UNIVERSAL
LIBRARY

OU_222296

UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—399—29-4-72—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵ ف ۳۳۳۰۵ رفسانہ Accession No. ۲۱۶۷۱ ۱۲۷۱

Author رفسانہ جلد اول

Title

This book should be returned on or before the date last marked below.

نمبر ۱ جلد اول جولائی سنہ ۱۹۰۲ء

افسانہ

یعنی

سیلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

OSMANIA UNIVERSITY
LIBRARY
HYDERABAD-7

ایڈیٹر و پروپرائٹر

ظفر علی خان - بی اے

باہتمام منیجر مطبع حیدرآباد پریس متصل مسجد فضل گنج مین طبع ہوا

افسانہ

۱۔ یہہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے ہوگا۔

۲۔ اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتھہ مہذب و نتیجہ خیز ہون گے ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھہ ہی فصیح و بامحاورہ ہو

۳۔ اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہوسکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (۴) سکہ انگریزی یا (۳) سکہ حالی معہ محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلہ مین کچھہ بھی نہین

۴۔ پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ کے بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵۔ نمونہ کا پرچہ ۶ رسکہ انگریزی یا ۸ رسکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا۔

۶۔ خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوش خط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین

۷۔ اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہوسکے گا۔

ظفر علی خان۔ بی۔ اے
مالک و ایڈیٹر افسانہ

التماس

افسانہ کا پہلا نمبر حضرات ناظرین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ اگرچہ "مشتے نمونہ از خروارے" کے عام اصول کے مطابق کل کا اندازہ جزو سے کیا جاتا ہے۔ لیکن قصص و حکایات اس کلیہ کے مستثنیات عامہ میں سے ہیں۔

افسانہ نگار ابتدائی فصول میں اپنے قصے کی دلچسپی کی صرف بنیاد رکھتا ہے اور جوں جوں عمارت اوٹھتی آتی ہے اوس کی خوبصورتی بڑھتی جاتی ہے۔ عمارت کی روکار کے حصۂ بالائی کی تزئین پہ معمار جو صناعی صرف کرتا ہے وہ بنیاد میں نہیں پائی جاتی۔

بڑے بڑے دریا اپنے منبع پر ناچیز نالوں سے زیادہ نہیں ہوتے مگر کچھ دور بہہ کر وہی نالے اس قدر بڑھ جاتے ہیں کہ میلوں تک اون کا پاٹ پھیل جاتا ہے۔

افسانہ کے ان چند ابتدائی اجزا کو اوس از خود رفتہ کر دینے والی دلچسپی کا معیار نہ سمجھنا چاہیئے جو آیندہ نمبروں میں حضرات ناظرین کی حظ طبع کا باعث ہوں گے جس کا ہم اونہیں پورا یقین دلاتے ہیں۔

یہہ بھی واضح رہے کہ اس سلسلے میں ہرگز کوئی مضمون ایسا نہ ہوگا جو خلاف تہذیب ہو یا ہمارے متین سے متین ناظرین کے مذاق کو بھی گراں گزرے۔

الملتمس

خاکسار ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فسانۂ لندن

جلد اول

تمہید

دسویں اور تیرہویں صدی کے درمیان تمدن مصر اور شام سے واپس ہوکر بڑے عرصہ کے لئے قسطنطنیہ ٹھیرا اور اس کے بعد مغربی یورپ کی طرف روانہ ہوگیا۔ اوس زمانہ سے یورپ ایک عظیم الشان کارخانہ بن رہا ہے جس کے اندر تمدن نے ہر علم و فن مین اپنے صنائع و بدائع سے لطافت پیدا کردی ہے۔ اور جہان سے دنیا مین اوس نے اپنے فیض کے چشمے ہر طرف جاری کردئے ہین۔ اوس نے تجارت کو سمندر کی موجون مین جہازون کے ذریعہ سے غلبہ رانی سکھائی۔ اوس نے گنتی کے قواعد دان بہادرون کو شاہان مشرق کی زبردست فوجون پر غلبہ پانے کے قابل بنایا اور اوس کے جانباز سپوتون نے قطبین کی دولمی برفستان مین اوس کے جھنڈے نصب کردئے۔ اوس نے امریکہ کے قدیم جنگلون کو صاف کردیا۔ تجارت کو وسط افریقہ کے ظلمتکدۂ جہالت مین پہونچادیا وقت اور فاصلہ کو دخانی قوت کی مدد سے معدوم کردیا اور اب اس فکر مین ہے کہ

سوئز[1] اور پناما[2] کی خاکناؤن مین سے کس طرح رستہ نکالے۔

عرضکہ تمدن کی برکتین فی زماننا تقریباً ہر جگہہ مسلم ہین۔ صدیون سے اپنا صدر مقام مغربی یورپ کے بڑے بڑے شہرون کو بنا رکھا ہے او تک بنائے رکھے گا۔ لیکن جس قدر تمدن کو فروغ ہوتا جاتا ہے اوسی قدر بھی بڑہتی جاتی ہے اور یہہ دونون سبب ومسبب کی طرح ساتہہ ساتہہ چلتے ہم

انہین شہرون مین سے ایک شہر ہے جس مین عجیب قسم کے تناقض جاتے ہین۔ نہایت کثیر دولت نہایت مہیب عُسرت کی ہمسایہ ہے۔ نہایت طمطراق نہایت نفرت انگیز نجاست کے پہلو بہ پہلو قائم ہے اور نہایت دلفہ تعیش اور نہایت خوفناک مصیبت کے درمیان صرف ایک پتلی سی دیوار حائل۔

وہ ریزے جو اہل دول کے دسترخوانون سے گرتے ہین لکھو کہا بھوکو من سہلوی معلوم ہوتے ہین مگر پھر بھی اونہین نصیب نہین ہوتے۔

اس شہر کے تمام حصون مین پانچ نمایان عمارتین ہین۔

(۱) گرجا جس مین زاہد ومتقی لوگ عبادت کرتے ہین۔

(۲) شراب خانہ جہان بدنصیب غربا اپنا غم غلط کرنے جاتے ہین۔

(۳) پرانا سامان بیچنے والون کی دکان جہان مصیبت زدہ عورتین غذا اور ا

---

[1] سوئز اوس مصنوعی آبنائے کا نام ہے جو بحر روم اور بحیرۂ قلزم کو ملاتی ہی۔ زمانہ قدیم مین یہہ ایک تنگ تہی جو افریقہ و ایشیا کو ملاتی تہی۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ اول اول سنہ ۶ قبل مسیح مین فراعنہ مصر مین ایک نے اس خاکنائے کو آبنائے کی شکل مین منتقل کیا۔ مسلمانون کے زمانہ مین حضرت عمرو بن العا نے اس نہر کو جواب گئی تہی صاف کرایا۔ کچہہ زمانے کے بعد یہہ نہر پھر مسدود ہو گئی۔ بالآخر ۳۰ نومبر ۱۸۵۴ء کو لسپس نامی ایک فرانسیسی انجنیر نے اسے از سر نو صاف اور جاری کیا۔ مترجم

[2] خاکنائے پناما جنوبی اور وسطی امریکہ کو ملاتی ہے اور طول البلد کے ۷۰ اور ۸۳ درجون کے درمیان واقع ہے۔ م

بسا اوقات منشیات خریدنے کے لئے اپنے اور اپنے بچون کے کپڑے گرو رکھتی ہین۔
(۴) جیل خانہ جہان سوسایٹی کی خرابیون کے کشتے اپنے اون جرائم کا کفارہ دیتے ہین جن کے ارتکاب پر گرسنگی اور مایوسی نے اون کو مجبور کیا۔
(۵) محتاج خانہ جہان مفلس وقلاش۔ عمر رسیدہ اور بے یار و مددگار اشخاص اپنے درد سے پٹتے ہوئے سرون کو فرش خاک پر رکھنے اور کڑھ کڑھ کر مرجانیکے لیئے جاتی ہین

اسی شہر کے ایک حصے مین بہت سے محل واقع ہین جہان سے راتون کو نغمے کی خوش آیند صدائین آتی ہین۔ جن کے کمرون مین پاؤن بیش قیمت قالینون کے فرش پر پڑتا ہے۔ جن کے نعمت خانے طلائی ونقرئی ظروف سے معمور ہین جن کے گودامون مین معتدل اور گرم ممالک کا آب جان پرور بھرا ہوا ہے۔ جن کے مکین مخملی شامیانون کے نیچے استراحت کرتے ہین اور ہر کہانی کے وقت پر ربع مسکون کی نعمتین نوشجان فرماتے ہین اور جن کی ہر خواہش زبان پر آتے ہی پوری ہوجاتی ہے

یہہ تناقض اور اختلافات اس درجہ وحشت انگیز ہین کہ چشم انصاف اون کے نظارہ کی تاب نہین لاسکتی۔

اس شہر کی پیشانی پر ہمیشہ ایک بدلی چھائی رہتی ہے جس کو صبح صادق کی مردہ جنبانی ایک ساعت کے لیے بھی کسی دن منتشر نہین کرسکتی اور وہ اس لئے کہ کہین آسمان پر اوس کی رسوائی نہ ظاہر ہوجائے۔ اس غدار شہر مین جس کے ہزارہا مینار حدنگاہ تک سر بہ فلک کشیدہ چلے گئے ہین اور اوس کی بے پایان وسعت و عظمت کی شہادت دے رہے ہین۔ امیر کی بیٹی ناز و نعم مین پرورش پاتی ہے اور عیش و طرب کے ساتھہ مہد سے لحد مین جا آرام کرتی ہے درحالیکہ مفلس کی بیٹی پیدا ہوتے ہی آنکھہ کھول کر افلاس کی ڈراونی صورت دیکھتی ہے اور آخر کار اپنی عصمت ایک قرص نان پر بیچ دیتی ہے۔

غربا کے افلاس اور بیکسی کی یہہ حالت ہے کہ عورتین اپنے ننھے دودھ پیتے بچون کو شدت یاس مین اپنی خشک چھاتیون سے چپٹاتی ہین۔ کم عمر نازک اندام لڑکیان طلوع آفتاب سے آدھی رات کے بھی بہت بعد تک اپنی طاقت کو مشقت مین زائل کرتی ہین اور پھر کو پھٹتے ہی کام مین مصروف ہوجاتی ہین اور اوس وقت تک محنت کرتی رہتی ہین جب تک کہ شمع کی دھندلی روشنی کوٹھری کی برہنہ دیوارون پر نہین پڑنے لگتی۔ فرش زمین تک بھی اوس بارغم کی گرانی سے وب کرنالہ کرتا ہے جس کا اوٹھانا اس شہر سراپا تناقض کے نشیب و فراز مین غربا کی قسمت مین لکھا ہے

اس عظیم الشان شہر کی اخلاقی لغت مین صرف دو الفاظ مشہور ہین کیونکہ کل نیکیان ایک مین مجتمع ہین اور کل برائیان دوسرے مین اور وہ الفاظ یہہ ہین۔

دولت | عسرت

اس شہر مین جرم کی کثرت ہے۔ دارالمجذومین۔ دارالقمامہ۔ جیلخانہ اور تنگ و تاریک کوچے انواع و اقسام کی بے عنوانیون سے اوسی طرح بھرے پڑے ہین جس طرح محل۔ کوٹھیان۔ کلب گھر۔ پارلیمنٹ اور پادریون کے مکانات اپنے مختلف درجے اور مختلف رنگ کی سیہ کاریون سے آلودہ ہین۔ لیکن ہم جرم اور سیہ کاری کو اون کے اصلی نامون سے کیون یاد کرین۔ جبکہ اس شہر مین جس کا ہم ذکر کر رہے ہین وہ دولت اور عسرت جیسے معنی خیز الفاظ مین ضم ہوگئے ہین۔ جرائم کی سنگینی کے دھبے کا مدار اون اشخاص پر ہے جو اون کا ارتکاب کرتے ہین۔ اور یہی وجہ ہے کہ دولتمند اشخاص کل اخلاقی بے عنوانیان بے باکی سے کر سکتے ہین حالانکہ غربا اپنے متمول پیشرووں کے نقش قدم پر چلنے کی وجہ سے قیدخانون مین ڈالے اور زنجیرون مین جکڑی جاتی ہین۔

اس عجیب تناقض سے بھرے ہوے شہر سے دو سڑکین نکلتی ہین جو دو مختلف مقامات کو جاتی ہین۔ ایک چکر کاٹتی ہوئی جرم۔ فریب۔ بدکاری۔ اور عیاشی کے تمام نجس

مقامات مین ہوکر گذرتی ہے اور دوسری اگرچہ اونچی نیچی چٹانون اور تکلیف دہ ٹیلون پر سے پیچ کہاتی ہوئی جاتی ہے لیکن اوس کے کنارے پر جا بجا فیکی اور پاکبازی کی فرودگاہین بنی ہوئی ہین۔

ان سڑکون پر دو نوجوان سفر کر رہے ہین جو ایک ہی مقام سے روانہ ہوے ہین۔ لیکن ایک پہلی سڑک پر اور دوسرا دوسری سڑک پر چلا جا رہا ہے۔ دونون اسی بلا کے تناقض والے شہر سے آئے ہین اور متخالف سمتون مین تقدیر کے پہیے کی لیکھہ پر چلے جا رہے ہین۔

وہ بلا کے تناقض والا شہر کہان ہے؟

یہہ نوجوان کون ہین جو ان متخالف سمتون مین چلے جا رہے ہین؟

اور وہ منزل تقدیر کس جگہہ واقع ہے جس پر یہہ سڑکین اونہین پہونچائین گی؟

پہلا باب

شہر و بگرفتہ لندن را بہ طرف شہر و بام و در + نم ابر و دم باد و تف برق و غوتندر

ہمارا قصہ ابتداے جولائی ۱۸۳۱ء سے شروع ہوتا ہے۔

رات تاریک اور طوفان خیز تھی۔ آفتاب میلے نافرمانی رنگ کے بادلون مین جو تھوڑی دیر کے لئے اپنے سنہرے ڈرّون کا رقص دکھاکر سیاہ اور ڈراونے ہو گئے تھے غروب ہو چکا تھا۔ آسمان کے لاجوردی حصے جو غروب آفتاب کے قبل کہین کہین نظر آتے تھے اب اون سیاہ گھنگھور بادلون سے ڈھک گئے تھے۔ جنھین طوفان اپنی کمینگاہ بنایا کرتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا جنگ عناصری شروع ہونے سے پہلے وہ اپنی ہیولانی صفین آراستہ کر رہے ہین۔

اسی طرح روے زمین پر بہی رسالے اور بلیٹن کے دستے صف آرا ہوتے ہین تاکہ اون کے متفقہ حملے کی قوت کا اثر زیادہ خوفناک اور زیادہ ناقابل مدافعت ہو جاے

ان سیاہ اور مہیب بادلون کا شامیانہ لندن پر تنا ہوا تھا اور اس عظیم الشان پایہ تخت کے گلی کوچون مین بلا کا حبس تھا اور ہوا کا ایک جھونکا بہی کسی طرف سے نہ آتا تھا ہر چیز سے طوفان کی علامتین نمودار تھین۔ امرا کے محلون اور غربا کے جھونپڑون کی کہڑکیان کہلی ہوئی تھین جن مین زن و مرد یہ سمان دیکھنے کے لئے جمع تھے اور سہمے ہوئے بچے اون کے پیچہے کہڑے تھے۔

حبس کی شدت بتدریج بڑہتی گئی اور آخر کار مینہہ کے بڑے بڑے قطرے فرش زمین پر دو دو۔ تین تین انچ کے فاصلے سے گرے اور بجلی کی لپک اون آتشین اژدہون کی خمدار زبان کی طرح جن کا ذکر ہم مشرق کے سحر و طلسمات کے

قصون مین پڑہا کرتے ہین کالے بادلون مین سے دفعتہً نمودار ہوئی۔ اس کی تبہوڑی ہی دیر بعد رعد کی گرج نے محرابہاے فلک پر گونج کر اور کبہی کم ہوکر اور کبہی اوس رتھ کے آہنین پہیون کے شور کی طرح جو کسی ناہموار سڑک پر سے گذرتا ہو بلند ہوکر اپنی خوفناک کڑک سے کانون کو سُن کر دیا اور کیا معصوم اور کیا خاطی سب کے دلون کو ہلا دیا۔ اور پھر جس طرح دور جاکر رتھ کی گڑگڑاہٹ موقوف ہوجاتی ہے اسی طرح یہہ بہی بند ہوگئی۔ اس کے بعد یکبارگی ہر چیز پر سناٹا چہا گیا۔ کچہ دیر ٹہیر کر بجلی نے پھر گنبد گردون کو منور کیا اور پھر رعد کی بے سُر صداون نے جن مین سے ایک صدا بہت سی آہنین سلاخون کو ایک ساتہہ ملا کر کھنکہنانے کی آواز سے مشابہ تہی پایۂ تخت کی ہر صدائی بازگشت کو شمال سے جنوب اور شرق سے غرب تک جگا دیا۔

اس مرتبہ اس ہیبت ناک سکوت کو بارش کے طوفان نے توڑا اور گلیون مین پانی کا سیلاب بہا کر دیا۔ ہوا کا نام تک نہ تہا۔ مینہہ بخط راست موسلادہار برس رہا تہا جس سے طراوت اور تازگی ایک نئی کیفیت پیدا ہوگئی جو پہلے کی دم گھوٹنے والی گرمی کے مقابلے مین نہایت خوشگوار اور سرور انگیز تہی۔ یہہ کیفیت ویسی ہی تہی جیسی کہ جلتے ہوئے ریگستان مین ایک سرسبز اور شاداب خطے مین چشمے کے کنارے پہونچ کر کسی مسافر کو محسوس ہوتی ہے۔

لیکن بجلی بدستور کوندتی رہی اور بادل گرجتا رہا۔ طوفان کی پہلی شورش کے وقت ہزارہا مرد عورتین اور بچے ادہر اودہر ہر سمت مین دوڑتے پہرتے تہے اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ گویا وبا کے خوف سے بہاگے جارہے ہین۔ ان مین ایک شخص ایسا تہا جس کی ظاہری ہیئت پر نظر ڈالتے ہی ممکن نہ تہا کہ دیکہنے والا بے اختیار اوس کا معترف اور گرویدہ نہو جائے۔ اوس کا جوانی کا عالم تہا اور بظاہر سولہ سال سے زیادہ عمر نہ تہی۔ اگرچہ اوس کا قد اس سن وسال کے لڑکون سے زیادہ لمبا تہا

لیکن اوس کی کم سنی کی دلیل اوس کے چہرے کا زنانہ اور نوخیز حسن تہا جو صباحت اور نزاکت مین ایک کم عمر لڑکی کے چہرے کی طرح تہا۔ اوس کے لمبے۔ گھنے خوبصورت سُنہرے بال جن مین کہین کہین پیچ وخم کی وجہہ سے سیاہی مائل رنگت پیدا ہوگئی تہی اوس کے بٹن دار چست نیلے فراک کوٹ کے کالر اور شانون پر لہرا رہے تہے اور اون کے افراط اور نرالے پن کو کسی قدر اوس کی ٹوپی کے چوڑے کنارے چھپائے ہوئے تہے۔ ٹوپی بالکل سر کے پیچھے کی جانب رکہی ہوئی تہی جس سے اوس کی بلند پر ذکاوت اور چمکتی ہوئی پیشانی جس پر تکلف سے مانگ نکلی ہوئی تہی نظر آتی تہی۔ اوس کا فراک کوٹ جو اکہرے بیش کا تہا اور جس مین۔ گلے تک بٹن لگے ہوئے تہے اوس کے نازک جسم کے تناسب کو نہایت خوبی سے ظاہر کرتا تہا۔ اوس کے شانے کشادہ اور ایسے گول اور سڈول تہے جو جنس اُناث مین علامت حُسن سمجہے جاتے ہین۔ اوس کے چمکدار چہوٹے سے بوٹ کی ایڑیون مین مہمیز لگے تہے اور اوس کے ہاتہہ مین ایک سبک سواری کا چابک تہا۔ مگر وہ پا پیادہ اور تن تنہا تہا اور جب بجلی کی چمک نے اوس کی بھوری دلفریب آنکھون کو خیرہ کیا تو وہ جلد جلد بازار اسمتہہ فیلڈ کے نجس اور غلیظ چوک مین سے گذر رہا تہا۔ شاعرانہ تخیل اس نوجوان کو ایک ایسے خوشنما پھول سے تشبیہ دیتا جو گھورے پر اُگا ہوا ہو۔

اس نوجوان نے چارون طرف خوفزدہ نگاہ ڈالی اور اوس کے رخسارے تمتما اوٹہے۔ ایسا معلوم ہوتا تہا کہ وہ رستہ بھول گیا ہے اور نہین جانتا کہ آنے والے طوفان سے بچنے کے لئے کہان جاکر پناہ لے۔ بادل اوس کے سر پر گرجا اور ایک لمحہ کے لئے اوس کے جسم پر لرزہ طاری ہوگیا۔ اوس نے ایک آدمی سے رستہ دریافت کیا لیکن جو جواب اوسے ملا وہ گستاخانہ اور فحش تہا۔ اوس کو پھر کسی سے رستہ پوچہنے کی جرأت نہوئی اور طوفان کی آمد آمد کو نکہت آمیز حقارت

سے دیکھتا ہوا اطمینان کے ساتھ تن بتقدیر آگے روانہ ہوا۔ اوس نے اپنی رفتار بھی آہستہ کردی اور حقارت خیز تبسم نے اوس کے لبون کو کچھہ دیر کے لئے جنبش دی جس سے یکبارگی ایسا معلوم ہوا کہ گویا دو گلاب کی پتیون مین موتیون کے دانے رکھے ہوئے ہین۔ اوس کا سینہ جو خوب اوبھرا ہوا تھا دب جاتا اور اوٹھہ اوٹھہ آتا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ کبیدگی پریشانی اور تنفر کی متخالف کیفیات کو جو اوس کی حالت موجودہ کا نتیجہ تھین فرو کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

ایسے کم سن نازک اندام اور بھولے بھالے لڑکے کے لئے رات کے وقت شہر کے ایک نجس حصے مین اتنا رطوفان مین رستہ بھول جانا اور ایک رذیل بدمعاش گاگستا خانہ فقرہ سننا کوئی خفیف سا واقعہ نہ تھا جسے ممکن تھا کہ ایک تجربہ کار اور زمانہ دیدہ شخص نظر انداز کر دیتا۔ اوس نے چاہا کہ اگر کوئی کرایہ کی گاڑی اوسے مل جائے تو اوسی پر سوار ہوکر اپنے گھر چلا جائے لیکن اس وقت ایک بھی گاڑی کہین نظر نہ آتی تھی۔ اس پر طرہ یہہ کہ ہر طرف مکانون کے دروازے بند تھے اور تاریکی لحہ بہ لحہ بڑھتی جاتی تھی۔

القصہ کوچہ گردی کرتا ہوا یہہ دلفریب اجنبی اتفاقیہ طور پر اون تنگ اور نجس گلیون کی بھول بھلیون مین جا پہونچا جو بازار ہمتہ فیلڈ کے شمالی و مغربی زاویہ کے متصل ہین۔ ایسی متوحش نواح مین اس وقت یہہ نوجوان بھٹکتا پھر رہا تھا۔ اور بظاہر اس خیال سے سخت متاثر معلوم ہوتا تھا کہ انسان ایسے ایسے کثیف اور متعفن مقامات مین بھی رہ سکتا ہے۔ اوس نے سڑک کے دونون جانب کے مکانات کو نہایت ہی تعجب۔ خوف اور نفرت کی نگاہ سے دیکھا جس سے پایا جاتا تھا کہ اس نے اس سے پہلے کبھی ایسے مکانات نہ دیکھے تھے جن کی صورت ہی کہے دیتی تھی کہ افلاس اور سیہ کاری اپنی بڑی سے بڑی شکل مین یہان رہتی ہے۔

اس اثنا مین برابر بجلی چمکتی رہی اور بادل گرجتا رہا یہان تک کہ مینہہ یکایک زور سے برسنا شروع ہوا اور نوجوان محض باتباع حرکت اضطراری اور بلا کسی ارادے کے جھپٹ کر ایک مکان کی سیڑہیون پر چڑہ گیا۔ جوان تنگ۔ تاریک اور غلیظ گلیون مین سے ایک گلی کے کنارے پر تہا جس کی وحشت بار شکل رہ رہ کر کسی تنگ کھڑکی مین سے آنے والی روشنی یا بجلی کی چمک سے نظر آجاتی تہی۔ دروازے کا چھجہ کسی قدر آگے کو نکلا ہوا تہا جس کے نیچے مینہہ سے کسی قدر پناہ مل سکتی تہی۔ نوجوان دب سمٹ کر دروازے سے لگ کر کہڑا ہوا ہی تہا کہ کواڑ پھٹ سے کھل گئے اور وہ دہلیز مین چارون شانے چت گرتے گرتے بچا۔ حواس بجا ہونے کے بعد نوجوان کو ایک گونہ خوشی ہوئی کہ بارش سے بچنے کے لیے اوسے چھجے سے زیادہ محفوظ مقام تو مل گیا۔ مگر اس کوفت و پریشانی سے وہ نہایت درجہ خستہ و ماندہ ہو رہا تہا اور اوس کے قویٰ ایسے نہ تہے کہ تکان کی صعوبت کے زیادہ دیر تک متحمل ہو سکتے اِس لئے اوس نے تاریکی سے جو اوسے ہر طرف سے گہیرے ہوئے تہی نکل کر مکان کے اندر اس خیال سے جانا چاہا کہ اگر اوس کے اندر کوئی متنفس ہوا تو اوسے بیٹہنے کو ایک کرسی دینے سے انکار نہ کرے گا اور اگر کوئی نہ ہوا تو زینے پر ہی بیٹہنے کو جگہہ مل جائے گی۔ اس خیال سے ٹٹولتا ٹٹولتا وہ آگے بڑہا اور کچہہ دیر کے بعد اوس کا ہاتہہ ایک کمرے کے دروازے پر پڑا۔ جسے کھول کر وہ اندر داخل ہوا۔ اتنے مین بجلی کی چمک نے جو معمول سے زیادہ روشن تہی اور دیر تک رہی سارے کمرے کو جس مین تاریکی چہائی ہوئی تہی منور کر دیا۔ نوجوان نے چارون طرف جو نظر ڈالی وہ تیزی مین اوس چمک سے کم نہ تہی جس مین گرد و پیش کی چیزین کچہہ دیر کے لئے اوسے نظر آگئین تہین۔ اس کمرے مین کسی قسم کا سامان نہ تہا۔ مگر فرش کے وسط مین اوس مقام سے جہان وہ کہڑا تہا تین فٹ کے

فاصلے پر ایک سیاہ مربع شکل اوسے نظر آئی۔

بجلی کی چمک موقوف ہوگئی اور اوس کے گرد پھر اندھیرا چھا گیا۔ اس لئے اوسے یہہ نہ معلوم ہو سکا کہ وہ سیاہ مربع شکل کیا تھی جو صاف اور نمایان طور سے فرش پر نظر آئی تھی۔

نوجوان پر اس سے جو خوف کی کیفیت طاری ہوئی وہ ناقابل بیان ہے۔ اوسکی پیشانی پر پسینہ بہنے لگا۔ پاؤن لڑکھڑانے لگے اور چند قدم پیچھے ہٹ کر وہ سہارے کے لئے چوکھٹ سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔

وہ اس وقت ایک غیر آباد مکان کے اندر خوفناک مکان مین تن تنہا تھا۔ اوسکی پریشانی کے دوبالا کرنے کے لئے قتل ہائے نیم شبی کے وحشت ناک قصے جو اوس نے پڑھے یا سنے تھے اوسے یکایک یاد آگئے اور واہمہ خلاق نے اون خوفناک جرائم کی وارداتون کو فرش پر کی اوس مہیب شکل کے مفہوم سے جس کی حقیقت وہ سمجھ نہ سکا تھا متعلق کر دیا۔ وہ حالت بیداری مین یہہ ڈراونا خواب جو کابوس خیالی سے زیادہ مہیب تھا دیکھہ رہا تھا کہ اتنے مین سڑک سے سامنے کے دروازے کی طرف سے کچھہ آدمیون کے جلد جلد قدم بڑھائے ہوئے آنے کی آہٹ سنائی دی اور کچھہ دیر مین وہ بلا توقف دہلیز مین داخل ہوئے۔ نوجوان اون کے داخل ہونے کے ساتھہ ہی دبے پاؤن کمرے کے دوسرے کنارے کی طرف سرک گیا۔ اوس کا جسم پسینے مین شرابور تھا اوس نے ہاتھہ سے زینے کو ٹٹولا۔ قدمون کی آہٹ قریب آتی گئی۔ وہ ہرن کی سی پھرتی سے ایسے دبے پاؤن زینے پر چڑھ گیا کہ نوواردون کو جو خود بھی زینے پر لگے تھے اوس کی موجودہونے کا مطلق علم نہوا نوجوان اوپر پہونچا اور جلد جلد کمرے کے دروازون کو ٹٹولتا ہوا آناً فاناً ایک حجرے مین داخل ہوا جو مکان کے عقب کے حصے مین تھا۔ اوس نے دروازہ

بند کرلیا اور اپنی پوری طاقت سے اوس کو ٹیکا دے کر کھڑا ہو گیا۔ لیکن بیچارے کو یہہ خیال نہ تہا کہ اوس کا نازک جسم باوجود اپنی پوری طاقت کے معمولی قوت کے انسان کے ایک دھکے کی تاب نہ لاسکتا تہا۔

اس اثنا مین نو وارد زینے پر چڑہ آئے۔

دوسرا باب

پرانے مکان کے اسرار

ہمارے نوجوان کی خوش نصیبی سے اون لوگون نے جو ابہی ابہی مکان مین داخل ہوئے تہے اوس کمرے کے دروازے کے کھولنے کا قصد نہ کیا۔ جس مین اوس نے پناہ لی تہی۔ وہ سیدہے بڑہے ہوئے چلے گئے اور بلا کسی تامل کے جس سے ظاہر ہوتا تہا کہ وہ اس مکان کی چپہ چپہ زمین کو اچہی طرح جانتے ہین اونہون نے پہلی منزل کے سامنے والے حجرے کا رخ کیا۔

تہوڑی دیر مین کسی چیز کے گرکہانے کی آواز دیوار کے قریب آئی اور اوس کے ساتہہ ہی اوس کمرے مین جہان نوجوان چہپا ہوا تہا روشنی کی شعاعین پڑنے لگین اوس نے خوف زدہ ہوکر اپنے چارون طرف نظر دوڑائی اور اوس دیوار مین جو دونون کمرون کے درمیان حائل تہی ایک چہوٹا سا مربع دریچہ دیکہا۔ یہہ دریچہ فرش سے پانچ فیٹ بلند تہا اور اس لئے نوجوان اوس مین سے جہانک کر دیکہہ سکتا تہا کہ دوسرے کمرے مین کیا ہو رہا ہے۔

ایک شمع کی روشنی مین جو ایک میلی چیڑ کی میز پر جل رہی تہی نوجوان نے دو آدمیون کو دیکہا جن کی ظاہری وضع سے اوس کا خوف و اضطراب اور بڑہ گیا۔ اون کا لباس

ادنی ترین پیشہ وروں کا سا تھا۔ ایک شخص فرغل نما کوٹ موٹے چمڑے کی گیٹس اور تسمہ دار بوٹ۔ اور دوسرا غف کپڑے کا شکاری کوٹ اور لمبی پتلون پہنے تھا دونوں کے دونوں کثیف تھے اور اون کی حجامت بڑھی ہوئی تھی ان میں سے جو شکاری کوٹ پہنے تھا اوس کی داڑھی خوب گنجان تھی لیکن بظاہر شانہ سے آشنا نہ معلوم ہوتی تھی۔ دوسرا داڑھی منڈاتا تھا۔ لیکن تین چار دن سے اوس پر استرا نہ پھرا تھا۔ دونوں قوی ہیکل اور تنومند تھے اور اون کے چہروں سے بیباکی استقلال اور خونخواری برستی تھی۔

جس کمرے میں وہ داخل ہوئے وہ سرد بھیانک اور بوسیدہ تھا۔ سامان کی قسم سے اوس میں ایک تو چیر کی میز تھی جس کا اوپر ذکر کیا جا چکا ہے اور تین ٹوٹی پھوٹی کرسیاں تھیں جن میں سے دو پر یہ آدمی بیٹھ گئے۔ لیکن یہ کرسیاں اس طرح سے رکھی ہوئی تھیں کہ دروازے کھلے ہونے کی وجہ سے زینہ ان دونوں آدمیوں کو نظر آسکتا تھا اور اس لئے نوجوان نے اس وقت زینے کی راہ سے فرار ہو جانا خلاف مصلحت سمجھا۔

اب ان دونوں شخصوں میں یہہ گفتگو شروع ہوئی:۔

فرغل نما کوٹ والا شخص۔ "ہاں یار بل! لاؤ تو برانڈی"۔

دوسرا شخص جو بل کے نام سے پکارا گیا تھا (اپنے کوٹ کی جیب سے شراب کی بوتل نکال کر ترش لہجے میں) "ڈک! تجھے تو ہمیشہ نشہ ہی کی پڑی رہتی ہے۔ تیرے منہ سے ہر وقت بوتل لگی رہنی چاہیے! مگر یہہ کرنیکی جم ابھی تک کیوں نہیں آیا۔ اور یہہ دروازہ کس گدھے نے کھلا چھوڑ دیا۔

ڈک "معلوم ہوتا ہے کہ جم یا ہمارا اور کوئی ساتھی یہاں آیا ہے اور دروازہ کھلا چھوڑ گیا ہے۔ مضائقہ نہیں اس سے تو اور شبہہ رفع ہوتا ہے"۔

بل (کچھ تامل کرکے) "آؤ پہلے حصۂ بحر اکرلین۔ اس کے بعد ذرا شراب اور ڈرائین گے اور اس نئے معاملے کے متعلق بات چیت کرین گے۔"

ڈک "اچھا تو پر پُرزے جہاڑ ڈالو"

یہہ کہہ کر اوس نے اپنے فرغل مین سے کئی بلندے نکالے جن کے اوپر بادامی کاغذ لپٹا ہوا تہا۔ دوسرے شخص نے بہی اسی طرح اپنے کوٹ کی جیبون مین سے کئی بلندے نکالے اور سب میز پر رکہدئے اس کے بعد ایک عجیب اور پراسرار کارروائی شروع ہوئی۔ شکاری کوٹ والا شخص آتشدان کے قریب گیا اور اپنی جیب مین سے ایک پیچ کش نکال کر اوس نے اوس سے آتشدان کی زنگ آلود جالی کے پیچ کہولے اور جالی کو اپنے مقام سے ہٹا دیا جس سے ایک بہت بڑا مربع جوف نظر آیا۔ اس مین دونون آدمیون نے اپنے اپنے بلندے رکہدئے اور پہر جالی بدستور لگا کر پیچ کس دئے۔ اس کے بعد فرغل نما کوٹ والا شخص دیوار کے اوس حصۂ کی طرف بڑہا جو دونون کھڑکیون کے درمیان تہا۔

نوجوان نے پاس کے کمرے مین سے اب پہلی مرتبہ دیکہا کہ ان کھڑکیون کے کواڑ بند ہین اور دروازون اور سوراخون پر بادامی رنگ کا موٹا کاغذ لگا ہوا ہے

ڈک نے دیوار کے اوس حصے پر ایک خاص طریقے سے ہاتہہ رکہا جس سے ایک تختہ اپنی جگہہ سے ہٹ گیا اور ایک بڑی الماری نظر آئی جس مین سے اونہون نے نفیس کہانا۔ گلاس۔ پائپ اور تمباکو نکالا اور تختے کو پہر بند کرکے میز پر کہانا کہانے بیٹہہ گئے

ان عجیب واقعات کے مشاہدے سے بیچارے نوجوان پر جو خوف طاری ہوا وہ بیان سے باہر ہے۔ ناظرین خود اوس کا اندازہ کرلین۔

اوس کی عقل نے اوسے بتایا کہ وہ بدمعاش چورون کے جو ممکن ہے کہ قاتل ہون مسکن مین ہے جس مین ہر قسم کی بداعمالی کے چہپانے کے مخفی ذرائع موجود

ہین - اوس نے اپنی آنکھہ اوس کھڑکی سے جس مین سے اوس نے یہہ عجیب واقعات دیکھے تھے ہٹالی اور جس کمرے مین وہ بیٹھا ہوا تھا اوس کے چارون طرف دیکھا - اوسے یہہ خوف ہونے لگا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ جہان وہ کھڑا تھا وہان بھی اوس کے پاؤن تلے سے کوئی تختہ سرک جائے اس خیال کے آتے ہی اوس نے بے اختیار نیچے دیکھا اور ایک چور دروازہ اوسے نظر آیا جس سے اوس کے ہوش جاتے رہے - دروازے کے موجود ہونے مین کچھہ شک نہ تھا جو صاف نظر آرہا تھا اور کم و بیش تین فٹ لمبا اور دو فٹ چوڑا اور چوکھٹے سے کچھہ نیچے دھسا ہوا تھا -

چور دروازے کے پاس ایک چیز پڑی ہوئی تھی جس کی طرف نوجوان کا خیال گیا اور جس سے اوس کا خوف اور دوبالا ہو گیا - یہہ ایک چھری تھی جس کا پھل لمبا اور نوکدار مثل خنجر کے تھا - اس پھل کی نوک پر کوئی تین انچ تک ایک خاص قسم کی زنگ چڑھی ہوئی تھی جسے دیکھہ کر نوجوان کانپ اونٹھا - اور دل مین کہنے لگا کہ یہہ خون تو نہین جس سے یہہ آلۂ ہلاکت آلودہ ہے - ایسے مقام مین خفیف سے خفیف بات بھی اوس کے اندیشون اور وسوسون کی تحریک کے لیے کافی تھی نوجوان دونون آدمیون کی آوازین سن رہا تھا اور جب اوس نے دیکھا کہ یہان سے بچ نکلنے کی ابھی تک کوئی صورت نظر نہین آتی تو گو اوس پر خوف طاری تھا پھر بھی اوس نے ان لوگون کی باتین کان لگا کر سننے کا ارادہ کیا -

بل کو اوس نے یہہ کہتے سنا :- "ڈک آؤ اب دوسرے معاملے کا ذکر کرین"

ڈک :- یہہ کام تو جم نے شروع کیا ہے"

بل :- "مگر وہ اس کا سارا حال مجھہ سے بیان کر چکا ہے اور اس لئے اوس کا تذکرہ کرنے مین کچھہ قباحت نہین - وہ مکان ایلنگٹن کی سڑک پر قصبہ کینٹ

اور لوٹر ہالوے کے بیچ مین ہے۔"

ڈک :- "مگر وہان رہتا کون ہے؟"

بل :- "ایک بڑی موٹی اسامی ہے۔ اوس کا نام مارکہم ہے اور وہ بہت بڈہا ہے۔ اوس کے دو بیٹے ہین جن مین سے ایک فوج مین نوکر ہے اور دوسرا کوئی پندرہ سال کا ابہی بچہ ہے۔"

ڈک :- "تو اوس سے کچہہ اندیشہ نہین مگر یہہ تو بتا نوکر چاکر کتنے ہین؟"

بل :- "صرف دو مرد اور تین عورتین ہین۔ مردون مین ایک تو بڈہا خانسامان ہے جس سے ہلا تک نہین جاتا۔ ہان دوسرا جوان ہے۔"

ڈک :- "بس اتنے ہی ہین؟"

بل :- "ہان۔ اب سنو۔ ہم تم اور جم مل کر آسانی سے چہاپہ مار سکتے ہین تو پہر کس دن ٹہیرے؟"

ڈک :- "کل رات ہی سہی۔ آج کل اندہیری بہی ہے اور دوسری جگہہ کام کا بازار بہی مدہم ہے۔"

بل :- "ایہا یون ہی سہی۔ اور یہہ لومین بڈہے مارکہم کے مکان پر چہاپہ مارنے کی کامیابی کا پیالہ پیتا ہون۔"

یہہ کہہ کر چور برانڈی کا ایک قدح چڑہا گیا اور اوس کے ساتہی نے بہی اوس کی تقلید کی۔ اس کے بعد وہ ادہر ادہر کی باتین کرنے لگے۔

ڈک :- "کہو بل کیا اس مکان مین عجیب عجیب تماشے نہین ہوئے؟"

بل :- "ہان کیون نہین ہوئے۔ یہہ وہی جونتیھن کا مکان ہے جس سے اوس کو بڑی دل بستگی تہی اور جونتیھن راز کے چہپانے مین بڑا ہوشیار تہا۔"

ڈک :- "بیشک دوسرے کمرے مین چور دروازے کے نیچے جو تہ خانہ ہے

اوس کی راہ سے بہت سے مردے پہنچکے جا چکے ہین۔"

بل ہان اور کسی کو اون کا حال تک معلوم نہ ہوا۔ مگر اب تو اس دروازے مین کیلین لگا دی گئی ہین اور عرصہ سے اوس کے کہلنے کی نوبت ہی نہین آئی۔

آفت زدہ نوجوان دوسرے کمرے مین سے یہہ باتین سُن کر مارے خوف کے زمین مین گڑ گیا۔

ڈک :- "مگر کیلین کیون لگا دی گئین ؟"

بل :- اس لئے کہ اب مسافرون کے یہان نہ ٹھیرنے سے یہہ مکان غیر آباد پڑا رہتا ہے اور اس چور دروازے کی ضرورت نہین پڑتی۔ اس کے علاوہ اگر ہم کو اس سہل ترکیب کی ضرورت بھی پڑی تو دوسرا۔"

اس موقع پر بادل کے زور سے گرجنے کی وجہہ سے اس فقرے کا باقی حصہ نوجوان کے سننے مین نہ آیا۔

ڈک :- مین نے سُنا ہے کہ شہر کے اس حصہ مین بہت کچھہ تغیر و تبدل ہونے والا ہے۔ اگر ایسا ہوا تو ہم کو اپنا بوریا بدہنا کہین اور لے جانا پڑے گا۔"

بل :- ارے ایسے اڈے ہمین بہت سے معلوم ہین جن مین ہم دس کٹکے رہ سکتے ہین اور پھر مزا یہہ کہ پولیس کی نظر کے تلے۔ کیونکہ جتنا ہم پولیس کے پاس ہون گے اتنا ہی ہم کو کم خوف ہوگا۔ بھلا کون جانتا ہے کہ اس محلہ مین اور پیٹیر اسٹریٹ اور سیفرن ہل مین بھی ایسے ایسے مکان ہین۔ یار قسم ہے کہ جب یہہ بات ہمارے تمہارے سننے مین آتی ہے کہ یہہ کونسل والے اور پارلیمنٹ کے ممبر اوٹھہ کر پولیس والون کی تعریف کے پل باندہ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ دنیا بھر مین لندن کی پولیس سے بہتر کوئی پولیس نہین اور بڑے دھڑلے کے ساتھہ یہہ رائے دیتے ہین کہ پولیس کی جمعیت پر خوب روپیہ خرچ کرنا چاہیئے تو مارے ہنسی کے

ہمارے پیٹ مین بل پڑ پڑ جاتے ہین"

ڈک: "اور بیس سال سے ادہر تو کوئی تبدیلی و بدیلی ہوتی بھی نہین۔ سرکار کا قاعدہ ہے کہ جب ادسے کوئی نیا انتظام کرنا ہوتا ہے تو مدتون پہلے سے اوس کا ذکر کیا جاتا ہے"

بل: "لیکن یہہ واضح رہے کہ جب ایک دفعہ رد و بدل شروع ہوگیا تو پھر تمہارے مکان کی خیر نہین۔ اگر اونہون نے یہہ گھر کھود ڈالا تو میرے دل کو بڑا صدمہ ہوگا۔ مگر ہمارے گھر کا برا چاہنے والے یہہ نہ سمجھین کہ صحیح سلامت بچ کر نکل جائین گے۔ ذرا آکر اس کی ایک کڑی کو تو چھو کر دیکھین۔ دس بارہ کو پکڑ کر چوڑ گڑھے مین نہ جھونک دیا ہو تو میرا نام بل نہین"

ڈک: "راج مزدور جب اس مکان کو گرانے کے لئے آئین گے تو ایسی ایسی عجیب باتین ظاہر ہون گی کہ دنیا حیران رہ جائے گی۔ زینہ کے نیچے کے زمین دوز حجرون کو جن مین آدمی پچاس سال تک چھپا رہے اور پولیس والون کو شبہ تک نہ ہو جب کھول کر دیکھا جائے گا تو ایک آدھ ہڈی ضرور نکلے گی اور وہ بھی کسی بھیڑ یا بکری یا گائے کی نہین بلکہ ——"

بل (کچھ دیر سکوت کرنے کے بعد):- "اس محلے کے رہنے والے بھی تو دن دہاڑے اس مکان مین اس ڈر سے نہین آتے کہ یہان بہوت پلید رہتے ہین لیکن میری جو پوچھو تو مین آدھی رات کو بھی بے دھڑکے یہان چلا آؤن خواہ ٹائبرن[1] یا نیوگیٹ[2] مین جو جو لوگ پھانسی پا چکے ہین وہ سب کے سب بھی زندہ ہوکر

---

[1] ٹائبرن لندن کی اوس مقام کا نام تھا جہان ۱۷۸۳ء تک عام مجرم پھانسی دئی جاتے تھے۔ ملکہ الزبتھ کے عہد مین جو ناہی گرامی کیتھولک مذہب کے پادری پروٹسٹنٹون کے قصب کا شکار ہوئے وہ یہین مصلوب ہوئے۔ اب یہان انسفرڈ اسٹریٹ ہے۔ مترجم

[2] نیوگیٹ لندن کے ایک مشہور قیدخانے کا نام ہے۔ نیوگیٹ کے معنی ہین نیا دروازہ اور اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ ۱۷۱۰ء سے یہہ لندن کے نیوگیٹ یعنی نئے دروازے کا صدر مجلس ہے۔ مترجم

بل اتنا کہہ کر دفعتہً رک گیا۔ اوس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور وہ مبہوت اور دم بخود ہو کر کرسی کی پشت سے جا لگا۔ اوس کے ہاتھ سے پائپ نیچے گر پڑا اور فرش سے ٹکرا کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

ڈک گھبراہٹ کے ساتھ چاروں طرف دیکھ کر): ”کہو بل! خیر تو ہے یہہ تمہاری حالت یکایک کیون بدل گئی؟“

بل (ہانپ کر اور خوف زدہ نگاہون سے ساتھ کے کمرے کے کی کھڑکی کی طرف اشارہ کر کے):- وہ دیکھو! دیکھتے نہین ہو کہ —“

ڈک نے جو اپنے ساتھی کی نسبت ایسے معاملات مین زیادہ جری تھا کہا:- ”کچھہ بھی نہین۔ حرامزادے کرنیکی جم کی کوئی چال ہے۔ دیکھو تو جا کی اوس کی کیسی مرمت کرتا ہون“ یہہ کہہ کر اوس نے شمع اوٹھائی اور کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اوس کا ساتھی اوس کے پیچھے یہہ پکارتا ہوا لپکا:- ”ٹھیرو ٹھیرو مجھے اندھیرے مین مت چھوڑتے جاؤ۔ مین اکیلا یہان نہ رہونگا اگر تم جاتے ہو تو مین بھی تمہارے ساتھہ چلتا ہون۔“

اس پر یہہ دونون بدمعاش پاس کے کمرے کی طرف بڑھے۔

تیسرا باب

چور دروازہ

نوجوان نے دونون بدمعاشون کی گفتگو کو کمال خوف و استعجاب سے سُنا تھا۔ اس شام کے تمام واقعات نے اوس کے نظام عصبی مین ایسی شدید کیفیت پیدا کر دی تھی کہ قریب تھا کہ وہ دیوانہ ہو جائے اور اوس کی یہہ حالت ہو گئی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ اوسے سوائے اس کے اور کوئی چارہ

نہین رہا کہ فرش پر گر کر زور سے چیخین مارے۔

جب تک چور مسٹر مارکہم کے مکان مین نقب لگانے کا ذکر کرتے رہے نوجوان اپنے جذبات کو روکے رہا۔ لیکن جب ان انسان صورت اور شیطان سیرت بدمعاشون کی گفتگو نے اوس کے تصور مین اوس وحشتناک مقام کے خطرات کی تصویر کھینچی جس مین وہ پناہ گزین ہوا تہا اور جب اوس نے اپنے کانون سن لیا کہ وہ درحقیقت اوسی زینے کے کنارے پر کھڑا ہوا ہے جس مین کثیر التعداد لوگ نیچے کی اندہیری خندق مین جھونکے جا چکے تہے اور ساتہہ ہی جب اوس نے یہہ خیال کیا کہ بعید از احتمال نہین کہ اوس کی ہڈیان بہی اوسی زمین دوز اور تیرہ وتار قعر مین اور لوگون کی نعشون کے ساتہہ جو سفاکی سے قتل کئے جا چکے تہے گل کر چونہ ہو جائین گی تو قریب تہا کہ اوس کے حواس جاتے رہین مارے خوف کے اوس کے بدن سے پسینہ بہنے لگا۔ اور اوس کی وہی کیفیت ہو گئی جو ڈراونے خواب کے دیکہنے سے کسی شخص کی ہوتی ہے۔ اوس نے اپنی ٹوپی زمین پر پھینکدی کیونکہ اوسے معلوم ہوتا تہا کہ اوس کا دم گہٹا جا رہا ہے۔ اوس کی روشن پیشانی اور دلفریب چہرے پر حد درجہ کے خوف وہیبت کی علامات طاری ہو گئے اور اوس پر مردنی سی چہا گئی۔

معلوم ہوتا تہا کہ موت اپنی بھیانک سے بھیانک شکل مین چارون طرف سے اوس کی طرف لپکتی ہوئی آ رہی ہے۔ راہ فرار کہین نہ تہی۔ اگر ایک طرف چور دروازہ تہا تو دوسری طرف زمین دوز خندق تہی یا اگر ان سے اوس کی جان بچتی تو اوس کا خون پینے کے لئے خنجر قاتل موجود تہا۔ غرضکہ اوپر نیچے آگے پیچہے اوسے موت ہی موت نظر آتی تہی۔

اس وقت دفعتاً بجلی کی کوند کی طرح ایک خیال اوس کے ذہن مین گذرا یعنی اوس نے قصد کیا کہ کسی طرح یہان سے نکل بہاگنے کی جان توڑکر کوشش کرے - اوس نے کمرہمت چست باندہی اور دروازے کو اس احتیاط سے کہولا کہ باوجودے کہ اوس کے قبضے پُرانے اور زنگ خوردہ تہے پہربہی اون سے آواز نہ پیدا ہوئی - اس وقت نہایت نازک موقع تہا - اگر وہ زینے کے اوس مقام کو جو بدمعاشون کی نظر کے سامنے تہا اونہین اپنی طرف متوجہ کئے بغیر طے کرجاتا تو وہ سلامت نکل جاتا - یہہ سچ تہا کہ خواہ چوراوے دیکہتے یا نہ دیکہتے پہربہی ممکن تہا کہ وہ اپنی پہرتی اور چالاکی کی وجہہ سے اس مکان سے فرار ہوجاتا لیکن اوس نے سوچا کہ یہہ آدمی مجہے پہر چندہی منٹ مین گرفتار کرلین گے کیونکہ مجہے اون پیچ در پیچ گلیون مین سے ہوکر گذرنا پڑے گا جن سے مین تو بالکل ناآشنا ہون مگر وہ لوگ اچہی طرح جانتے ہین اوس نے یہہ بہی خیال کیا کہ مین نے اون کے تمام راز سن لئے ہین اور اون کے اخفا کے پُراسرار طریقون پر آگاہی حاصل کرلی ہے اگر مین اون کے پنجے مین پہنس گیا تو یقیناً وہ مجہے مار ڈالینگے

یہہ خیالات آناً فاناً اوس کے دماغ مین گذرے اور اوسے پورا یقین ہوگیا کہ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ سخت ہی احتیاط اور حزم سے کام لیا جاوے - باہر ابہی تک طوفان زوردن پر تہا اور نوجوان نے عزم بالجزم کرلیا تہا کہ جس طرح بن پڑے اس مکان سے اس طرح نکل جاے کہ چورون کی اوس پر نگاہ نہ پڑے - ایک دفعہ باہر نکل کر بے رحم طوفان باد و باران کا مقابلہ کرنا ان لوگون کے قریب مین رہنے سے زیادہ پرامن تہا - وہ ایک بار پہر کھڑکی کی طرف یہہ دیکہنے کے لئے بڑہا کہ آیا آنکہہ بچاکر

زینے پر سے اوتر جانا ممکن ہے یا نہین - لیکن سو اتفاق سے وہ کھڑکی کے بالکل ہی نزدیک چلا گیا - شمع کی روشنی اس وقت پورے طور سے اوس کے چہرے پر پڑی جسے خوف اور پریشانی نے زرد اور ڈراونا بنا دیا تہا - یہہ وہ وقت تہا جبکہ چور نے اپنی ناپاک ہرزہ درائی کے اثنا مین اس کے چہرے کو دیکہا جس کی آنکھین اوس پر ٹکٹکی جمائے ہوے اور اوس کے تصور مین بہپرائی ہوئی معلوم ہوتی تہین اور اوس پر ایک مردنی سی چہا گئی تہی —

نوجوان نے دیکہا کہ اوس کا راز اب فاش ہو گیا ہے اور جو بلاے عظیم اوس کے سر پر تلی کہڑی تہی اوس کی پوری کیفیت معاً اوس کے ذہن مین آگئی وہ پلٹا اور کوشش کی کہ اس مہلک مقام سے بہاگ جائے مگر جس طرح واہمہ بسا اوقات اعضا کو کابوس کی حالت مین شکنجے مین جکڑ دیتا ہے اور سونے والے کو ایسے خطرے مین مبتلا کر دیتا ہے جس سے فرار ہونے کی وہ بے سود جد وجہد کرتا ہے اسی طرح اوس نے ہزار چاہا کہ یہان سے بہاگ جائے لیکن اوس کے پانون جگہہ سے نہ اٹہہ سکے - اوس کا دماغ چکرا گیا آنکھون مین تاریکی چہا گئی - اوس نے سہارے کے لئے دیوار کو تہاما کہ کہین گر نہ پڑے مگر اوس کے حواس اوسے جواب دے رہے تہے اور آخر الامر وہ غش کہا کر دہم سے زمین پر آرہا -

جب اوسے غش سے افاقہ ہوا تو اوسے معلوم ہوا کہ کوئی شخص اوسے اوٹہائے لئے جا رہا ہے - اس کے ساتہہ ہی اوس کی نگاہ ڈک کے کریہہ چہرے پر پڑی جس کے ہاتہہ مین اوس کے پانون تہے دوسرا بدمعاش اوس کے سر کو تہامے ہوے تہا - دونون اوسے زینے کے نیچے

لئے جا رہے تھے جس کی پہلی سیڑھی پر شمع ٹمٹما رہی تھی۔

اس واقعہ خیز شام کے تمام سوانح مصیبت زدہ لڑکے کی یاد مین دفعتاً تازہ ہوگئے اور اب اوسے اوس خوف ناک حالت کا بخوبی اندازہ ہوگیا جس مین وہ اس وقت تھا۔

تھوڑی دیر مین وہ زینے سے اوتر آئے۔ بدمعاشون نے اپنے بار کو ایک لمحے کے لئے نیچے ڈال دیا اور ڈک شمع لانے کے لئے زینے پر چڑھ گیا۔

اس وقت بدنصیب لڑکے کے سینے مین متناقض جذبات کا ایک خوفناک تلاطم برپا ہوا۔ اوس نے اپنی آنکھین بند کرلین اور موم بہر کے لئے جی ہی جی مین سوچتا رہا کہ خاموش رہے یا چیخ اوٹھے۔ اوس کے تصور مین یکایک ناگہانی موت کی تصویر کھنچ گئی اور ساتھ ہی اوسے یہہ خیال آیا کہ "ہائے ابھی میرے مرنے کے دن تو نہ تھے! کیا انسان ایسے بھی سفاک اور ناخدا ترس ہوسکتے ہین کہ اس جوانی کے عالم مین کسی کو ——"

لیکن جب دونون بدمعاش جھک کر اوسے پھر اوٹھانے لگے تو خوف دوسرے تمام جذبات اور خیالات پر غالب آگیا اور مارے ڈر کے اوس نے ایک زور سے چیخ ماری۔

اس وقت ایک ہیبت ناک نظارہ دیکھنے مین آیا۔ دونون بدمعاش نوجوان کو نیچے کی منزل کے سامنے والے کمرے مین لے گئے اور کچھہ دیر کے لئے اونہون نے اوسے فرش پر لٹا دیا۔ یہہ وہی کمرہ تھا جس مین وہ مکان مین داخل ہوتے وقت اول اول گھسا تھا۔ یہہ وہی کمرہ تھا

جس مین اوس نے بجلی کی تڑپ مین میلے فرش پر ایک سیاہ مربع شکل دیکھی تھی۔ کچھہ دیر تک در و دیوار پر اندھیرا گھپ چھایا رہا۔ آخر کار فرغل نما کوٹ والا شخص شمع ہاتھہ مین لئے ہوے آپہونچا۔ نوجوان نے سر اسیمہ ہوکر چارون طرف نظر ڈالی اور بہ آسانی اس کمرے کو پہچان لیا۔ اوسے یک بیک یاد آیا کہ جب اول اول فرش کی اوس مربع شکل پر اوس کی نظر پڑی تھی تو کس بلا کا خوف اوس پر طاری ہوا تھا۔ اپنے بایئن ہاتھہ کے بل اوس نے اپنے آپ کو اوپر اوٹھایا اور ایک دفعہ اور نظر بہر کر چارون طرف دیکھا۔

پناہ بخدا! کیا جو کچھہ اوس کے دیکھنے مین آیا وہی فی الحقیقت موجود تھا! اس سیاہ مربع شکل کی حقیقت اوس پر اب آشکارا ہوئی۔ یہہ ہیبت زا سیاہی۔ یہہ خوف انگیز مربع ایک قعر تیرہ و تار کا منہہ تھا جس پر سے ڈھکنا اوٹھا ہوا تھا۔ اس گڑھے کی تہ مین سے سڑی ہوئی بو نکل رہی تھی اور پانی کے چلنے کا دھیما سا شور سنائی دے رہا تھا۔

بدقسمت لڑکے کو معاً اس خوفناک قعر کا مطلب سمجھہ مین آگیا۔ وہ چونک کر اوٹھہ کھڑا ہوا اور ان سفاک و بیدرد و بدمعاشون کے سامنے جو اوسے یہان لائے تھے گھٹنے ٹیک کر منت و زاری کے لہجے مین کہنے لگا:

خدا کے لئے مجھہ پر رحم کرو۔ اس خوفناک طور پر مجھے مت مارو۔ میرے قتل کرنے سے تم کو کیا ہاتھہ آئے گا۔

بل ۔ (وحشیانہ لہجے مین) "بک مت۔ تجھے ہمارا راز اس قدر معلوم ہوگیا ہے کہ اگر تو زندہ رہا تو ہماری سلامتی نہین۔ اب ہمین سوائے اس کے اور کوئی چارہ نہین کہ تیرا خاتمہ کردین۔"

ڈک ۔ "اس مین ذرا شک نہین۔ یہہ تو ہمارے گھر کا پورا پورا بھیدی

ہو چکا ہے۔"

لڑکا - (یاس کے لہجے مین) "للہ مجھے چھوڑ دو - مین کبھی تمہارا راز افشا نہ کرون گا - ہاے! اس جوانی مین مجھے کیون مارے ڈالتے ہو - میرے پاس بہت سا روپیہ ہے - مین اپنی تمام دولت تم کو دے دون گا۔"

ڈک - (لڑکے کا ایک ہاتھہ خود پکڑکر اور دوسرا اپنے ساتھی کو دے کر) "چلو بہت جھپٹ ہو چکی - آؤ بل ذرا مجھے مدد تو دو۔"

لڑکا - (چلاکر اور ہاتھہ پاؤن مارکر) "اے ظالمو مان جاو - خدا کے واسطے رحم کرو - تم پچتاؤ گے جب تمہین معلوم ہوگا - کہ مین وہ نہین ہون جو مین ہون۔"

اس سے زیادہ اوس کے منہہ سے اور کوئی بات نہ نکلنے پائی اوس کے آخری لفظ غار کے منہہ پر نکلے اور پھر بدمعاشون نے اوسے چھوڑ دیا اور وہ نیچے گر پڑا۔

اونہون نے چور دروازے کو غار کے منہہ پر زور سے بند کیا اور لڑکے کی دردناک چیخ جو بے تحاشا اوس کے منہہ سے نکلی تھی ساتھہ ہی بند ہوگئی۔ اس کے بعد دونون قاتل اوپر کی منزل والے کمرے کو سدھارے

* * * *

* * * * *

دوسرے دن کوئی ایک بجے کے عمل مین مسٹر مارکہم کو جو ایک دولتمند شخص تھا اور لندن کے شمالی حصے مین رہتا تھا حسب ذیل رقعہ ملا:-

"خداے تعالی کی مشیت کی تائید سے راقم آپ کو اطلاع دیتا ہے

کہ آج کی رات آپ کے مکان مین نقب زنی کا قصد کیا جائے گا۔ جو بدمعاش اس جرم کے ارتکاب کا قصد رکھتے ہین وہ اس سے بھی زیادہ سنگین جرم کے مرتکب ہو سکتے ہین۔ خبردار رہیئے۔

آپ کا ایک نادیدہ دوست"

یہہ رقعہ جس کا خط نہایت خوشنما تہا کسی عورت کے ہاتہہ کا لکہا ہوا معلوم ہوتا تہا۔

مسٹر مارکہم کے مکان مین مناسب احتیاط عمل مین لائی گئی لیکن جس نقب کا انتباہی رقعہ مین اشارہ کیا گیا تہا وہ کسی نہ کسی وجہہ سے ملتوی ہو گیا۔

چوتھا باب

دو درخت

جن واقعات کا گذشتہ ابواب مین ذکر کیا گیا ہے اون کے پیش آنے کے تقریباً ایک ہفتہ بعد ایک سہانی شام کو آٹھہ اور نو بجے کے درمیان دو نوجوان مسٹر مارکہم کے دلکشا مکان سے جو لندن کے شمالی حصے مین واقع تہا نکلے اور آہستہ آہستہ قریب کی پہاڑی پر چڑہنے لگے ان دونون نوجوانون کی عمرون مین کوئی چار سال کا فرق ہوگا۔ بڑے کا سن انیس سے کچہہ اوپر اور چھوٹے کا پندرہ سال کے قریب ہے لیکن اون کے شکل و شمائل مین اس درجہ باہمی مشابہت تہی کہ دیکہنے سے بتا سکتا تہا کہ دونون بہائی بہائی ہین۔ دونون آگے بڑہے اور جس پہاڑی پر وہ ایک ڈہلوان پگڈنڈی کی راہ اوس کی چوٹی پر سے مسٹر مارکہم کا مکان پوری طرح سے

راہ مین دونون نے ایک دوسرے سے بالکل بات نہین کی - بڑا آگے آگے جا رہا تہا اور کچہہ کچہہ دیر کے بعد گھونسا مارتا تہا ابرو پر بل لاتا تہا اور جن غضبناک جذبات کا طوفان اوس کے سینے مین موجین مار رہا تہا اون کا اظہار اسی طرح کی دوسری خاموش مگر معنی خیز علامات کی وساطت سے کر رہا تہا - اوس کا بہائی نیچی نظرین کئے اوس کے پیچہے پیچہے چل رہا تہا اور اوس کے چہرے پر بہی اندرونی درد و کرب کی علامات طاری نہین - اس طور سے وہ پہاڑی کی چوٹی پر پہونچے اور ایک تپائی پر جو دو زیتون کے درختون کے بیچ مین پڑی ہتی بیٹہہ گئے -

دیر تک یہہ دونون بہائی خاموش رہے - آخر کار چہوٹے نے آنکہون مین آنسو بہر لاکر کہا :-

پیارے یوجین ! ہم نے الوداع کہنے کے لئے یہی مقام کیون منتخب کیا - شاید ہم ایسے بچہڑین کہ پہر ملنا نصیب نہ ہو "

بڑے بہائی نے اس کے جواب مین کہا :-

"رچرڈ - اس سے زیادہ موزون مقام ہم منتخب نہ کر سکتے تہے - چار سال ہوے کہ ہم نے اپنے ہاتہہ سے ان درختون کو بویا اور اوس وقت سے لیکر اب تک ہم انہین اپنے اپنے نام سے پکارتے رہے ہین - جب ہم ایک دوسرے سے اپنے اپنے مدرسے کو جانے کے لئے جدا ہوتے تہے تو ہم اپنی تجویزون کے متعلق گفتگو - اپنی خط و کتابت کے زمانے کا تعین اور جو جو مشاغل ہمین تعطیل کے زمانے مین مصروف رکہنے والے تہے اون کی نسبت پیش بندی کرنے کے لئے یہان آیا کرتے تہے اور جب ہم مکتب سے لوٹتے تہے تو ہاتہہ مین ہاتہہ ڈالے بعجلت تمام ہم یہان

دوڑے آتے تھے تاکہ دیکھین کہ ہمارے درختون نے کس قدر نشوونما پائی ہے اور ہم مین سے جس کا پودا زیادہ سرسبز و شاداب معلوم ہوتا تھا اوس کو دیکھ کر وہ جامے مین پھولا نہ سماتا تھا۔ رچرڈ! اگر ہم کبھی جھگڑتے تھے تو انہی درختون کے نیچے اگر ہم مین صلح کی ٹھیرتی تھی اور اس تپائی پر بیٹھ کر ہم آیندہ کے متعلق تجویزین سوچا کرتے تھے جو ممکن ہے کہ اب کبھی پوری نہ ہون

رچرڈ - (کچھ وقفے کے بعد جس کے اثنا مین وہ بظاہر یوجین کے الفاظ پر تعمق سے غور کرتا رہا) "پیارے بھائی! آپ بالکل بجا فرماتے ہین - ہمارے لئے اس سے زیادہ موزون مقام اس موقع کے لئے منتخب کرنا ممکن نہ تھا - پھر یہی جن مسرت افزا دنون کا آپ نے ذکر کیا ہے اونہین کی یاد اس وقت کو اور تلخ کر رہی ہے - فرمائیے تو سہی کہ کیا آپ نے چلے جانے کا مصمم قصد کر لیا ہے؟ کیا اور کوئی تدبیر کارگر نہین ہو سکتی؟ کیا بابا جان سے مین آپ کے معاملے مین آپ کی وکالت کر سکتا ہون مجھے تو باور نہین آتا کہ وہ آپ کو جن سے اونہین اس درجہ محبت تھی اور یقین ہے کہ اب تک ہے اس نوعمری مین عاق کر دین"

یوجین (ایک ایسے طنز کے لہجے مین جو اوس کی کم سنی کے لحاظ سے عجیب معلوم ہوتی تھی) "وکالت کرو اور وہ بھی بابا جان سے! ایسا ہرگز نہین ہوگا - وہ اپنی خواہش ظاہر کر چکے ہین اور مجھے حکم دے چکے ہین کہ اون کے مکان مین زیادہ دیر رہ کر مین اوسے اپنے وجود سے ناپاک نہ کرون - یہہ اونہین کے الفاظ ہین اور مین اون کی حرف بحرف تعمیل کرون گا"

رچرڈ - (جس کی روتے روتے ہچکیان بندھ گئی تھین اور آواز بھی سنائی نہین دیتی تھی) "جب بابا جان کے منہ سے یہہ الفاظ نکلے تو وہ سخت برہم

واشفتہ ہو رہے تھے - یقین جانئے کہ جو سختی اونہون نے آپ پر روا رکھی ہے اوس سے وہ کل ہی پچتائین گے "

یوجین - (سختی کے لہجے مین) "باباجان کو مجھے ملامت کرنے کا کوئی حق نہین تہا - جو کچھہ ہوا ہے وہ اون کے اوس برتاو کا نتیجہ ہے جو اونہون نے میرے ساتھہ کیا ہے - باپ اپنے بیٹے کے ساتھہ جو سلوک کرتا ہے وہ آیندہ کی زندگی مین بیٹے کی بربادی یا کامیابی کا باعث ہوا کرتا ہے "

رچرڈ - (کسی قدر ملامت کے لہجے مین) "بھائی صاحب مین کیا کہون - آپ باباجان کو ناحق مورد ملامت ٹہیراتے ہین اونہون نے تو ہمارے ساتھہ ہمیشہ نرمی اور محبت سے ہی سلوک کیا ہے اور جب سے اماں جان کا انتقال ہوا ہے "

یوجین - (بےصبری سے قطع کلام کرکے) "رچرڈ تم ابہی بچے ہو - جو الزام مین اپنے باپ پر لگاتا ہون اوسے تم اپنی نوعمری کے باعث سمجھہ نہین سکتے - بہرحال مین تمہین اپنا مطلب سمجھانے کی کوشش کرتا ہون تاکہ تم کہین یہہ نہ خیال نہ کرو کہ اپنے طرز عمل کو اگر حق بجانب ثابت کرنے کے لئے نہین تو کم از کم خفیف کرکے دکھانے مین مین ریاکاری سے کام لے رہا ہون - ہمارے باپ نے میری اور تمہاری تعلیم پر بےدریغ روپیہ صرف کیا اور بچپن سے ہی یہہ بات ہمارے ذہن نشین کی کہ ہم ایک دولتمند باپ کے بیٹے ہین جو ہمین اعلی درجہ کی سوسائٹی مین زندگی بسر کرنے اور اہل دول کی برابری کا دم بہرنے کے قابل بنائے گا - آج ایک سال ہوتا ہے کہ مین اپنی رجمنٹ متعینہ نائٹس برج مین شریک ہوا مین ڈیک بیک

اپنے آپ کو ایسے نوجوان افسرون کی صحبت مین پایا جو رنگین مزاج عیاش اور متمول تھے - ان مین سے اکثر میرے پرانے رفیق تھے جو سینڈہرسٹ کے شاہی فوجی کالج مین میرے ہم سبق رہ چکے تھے اونہون نے مجھے بہت جلد اپنا ہم نوالہ اور ہم پیالہ بنا لیا اور اپنی اوباشیون اور عیاشیون مین اپنا شریک کر لیا جس کی وجہ سے میرا خرچ میری تنخواہ کی آمدنی سے بہت بڑھ گیا - مین مقروض ہو گیا اور مجبوراً مجھے باباجان سے استدعا کرنی پڑی کہ اس بلا سے مجھے نجات دلائین مین نے نہایت عاجزی اور سماجت سے عریضہ لکھا جس مین عفو تقصیر چاہنے کے بعد مین نے وعدہ کیا کہ آیندہ اس قسم کے لہو ولعب سے محترز رہون گا اور حقیقت مین اس عشرت پرستی سے جس مین مبتلا تھا مین تنگ آگیا تھا اور اس قلیل مدت کی عیاشی مین جو تجربہ مجھے حاصل ہوا اوس سے مجھے بہت کچھ نفع پہونچا - یہہ موقع میرے لئے نہایت نازک تھا اور مین بیم و رجا کے درمیان کانپ رہا تھا کیونکہ اس وقت میرا ترانا اور ڈبانا باباجان کے ہاتھہ مین تھا اونہون نے میرے عریضہ کا جواب نہ دیا اور مجھہ مین اتنی جرأت نہ تھی کہ اون سے دوبدو ہوتا - مین نے پھر اون کو خط لکھا مگر اس پر بھی کوئی جواب نہ آیا مین قمار بازی مین بہت کچھہ روپیہ ہار چکا تھا اور اس کی وجہ سے مجھے بہت کچھہ روپیہ قرض لینا پڑا تھا - رچرڈ! ایسا قرض عزت بچانے کے لئے لیا جاتا ہے اور ضرور ہے کہ قرض خواہ کو خواہ وہ کیسا ہی دولتمند کیون نہ ہو کامل طور پر ادا کیا جائے خواہ ایسا کرنے مین اپنے نوکرون اور دوکانداروں کو جل دیکر اون کے محنت سے کمائے ہوئے روپیہ سے محروم ہی کیون نہ کرنا پڑے - پریشانی کے عالم مین باباجان کو مین نے تیسری مرتبہ ایک اور خط لکھا لیکن اس پر بھی اونہون نے التفات نہ کی -

جوے مین ہارا ہوا روپیہ جن افسرون کا میرے ذمہ تہا وہ مجھکو بنظر حقارت دیکھنے لگے اور میری حالت از خود رفتگی کے قریب پہونچ گئی۔ اس پر بہی مین نے کچہہ دن اور انتظار کیا اور ایک چوتہا خط بابا جان کو لکہا۔ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اونہون نے عزم بالجزم کرلیا تہا کہ اپنی حماقتون کی وجہ سے مین جن مصیبتون مین مبتلا تہا اوس کا مجہے مزا چکہایئن۔ چنانچہ اونہون نے میرے چوتہے خط کا بہی کوئی جواب نہ دیا۔ اس پر مین گہر آیا اور جب اون سے ملنا چاہا تو اونہون نے مجہہ سے ملنے سے انکار کر دیا جس کی تمہین بہی خبر ہے۔ اب مین کیا کر سکتا تہا۔ روپیہ میرے پاس نہ تہا جو مین قرض خواہون کو دیتا اور اون کے تقاضے کی یہہ کیفیت تہی کہ کسی وقت چین ہی نہ لینے دیتے تہے۔ اس پر طرہ یہہ کہ میرے ہم چشم افسرون نے مجہپر آوازے کسنے شروع کئے اور سرد مہری سے پیش آنے لگے۔ مین اس کی تاب نہ لاسکا اور اپنا کمیشن بیچ ڈالا۔ باقی کا حال تم کو خود معلوم ہے۔ مین گہر آیا اور بابا جان کے قدمون پر گر پڑا مگر اونہون نے مجہے دہتکار دیا رچرڈ! اب تم ہی، از برائے خدا انصاف کرو کہ مین نے کون سا ایسا بڑا جرم کیا تہا۔ کیا میرے باپ کی بے انصافی اور حد درجہ کی سختی میری ان تمام مصیبتون کا باعث نہین ہوئی؟"

رچرڈ۔ (ملائمت سے) "میرا منصب یہہ نہین ہے کہ آپ دونون مین حکم بنون۔"

یوجین "لیکن تمہاری عقل سلیم تمہین کیا بتاتی ہے؟"

رچرڈ۔ بلاشبہ بابا جان ہی اس معاملہ کو خوب سمجہتے ہین۔"

یوجین "بڈہون کی رائے باوجود اپنے تجربہ اور باوجود اپنے سن و

وسال کے بسا اوقات غلط ہوا کرتی ہے۔"

رچرڈ۔ "پیارے بھائی۔ مجھے ڈر ہے کہ میرا اس معاملے مین رائے زنی کرنا چھوٹا منہہ بڑی بات کا مصداق ہوگا۔ میرا دل اس بات کو بھی نہین چاہتا کہ اپنے باپ سے اختلاف رائے کرون یا اون کی دور اندیشی پر معترض ہون اور ساتھہ ہی اس کے میری یہہ بھی دلی خواہش ہے کہ جو باتین آپ کو حق بجانب ثابت کرین اون پر صدق دل سے یقین کرون۔ ایسی حالت مین بجز سکوت کے اور کیا کر سکتا ہون۔"

یوجین (بے صبری سے) "مین پہلے ہی جانتا تھا کہ تم اس معاملے کو نہ سمجھہ سکوگے۔ عجب دل لگی کی بات ہے کہ کسی شخص کو اپنی رائے قائم کرنے کی جرأت نہ ہو! تم ایٹن کو گئے اور کورے کے کورے ہی رہے مین تو یہی سمجھے ہوئے تھا کہ ایٹن مین بھی اتنا ہی تجربہ حاصل ہو سکتا ہے جتنا سینڈہرسٹ مین مگر۔ "خود غلط بود انچہ من پنداشتم"

یہہ کہہ کر یوجین کو ایک گونہ اضطراب اور پریشانی لاحق ہوئی کیونکہ گفتگو کا جو پہلو اب چھڑ چکا تھا وہ ایسا نہ تھا کہ باعث انشراح خاطر ہو۔ رچرڈ بھی ملول اور غمگین تھا اور اوس کے منہہ پر خاموشی کی مہر سی لگ گئی۔ اتنے مین آفتاب غروب ہو گیا اور تاریکی بتدریج زیادہ گہری ہوتی چلی۔ دفعتاً یوجین نے اپنے بھائی کا ہاتھہ پکڑا اور کہنے لگا:۔

"رچرڈ۔ اب مین رخصت ہوتا ہون۔"

رچرڈ۔ (فرط محبت سے) "ناممکن! یہہ نہ ہوگا کہ آپ مجھے اس طرح چھوڑ کر چلے جائین اور بابا جان کو بھی جنہون نے جلدی مین آکر آپ کو ایک سخت کلمہ کہہ دیا ہے جس کی وہ کل ہی بخوشی تلافی کر لین گے داغ مفارقت

دے جائین - دیکھئے مین بمنت آپ سے کہتا ہون کہ آپ اوس گہر کو جہان آپ پیدا ہوے - اور جس مین آپ نے اتنے دن مسرت و راحت سے گذارے خیرباد نہ کہیئے - گہر چھوڑ کر آپ کا کیا حال ہوگا؟ یہان سے جاکر آپ کیا کرین گے؟ کون سی تجویز آپ کے پیش نظر ہے؟"

یوجین "میری جیب مین چند اشرفیان پڑی ہین اور اکثر ایسا اتفاق ہوا ہے کہ ان سے بھی کمتر سرمایہ سے لوگون نے بیشمار دولت حاصل کر لی ہے"

رچرڈ - (جلدی سے) "قصون اور افسانون مین تو البتہ یہہ بات دیکھنے مین آتی ہے کہ لوگون نے آسانی سے دولت حاصل کر لی اور ممکن ہے کہ اگلے زمانے مین لوگون کو دفعتاً بہت سا مال و متاع ہاتھ آگیا ہو لیکن آج کل کے زمانے مین تو اس قسم کے واقعات النادر کالمعدوم کا حکم رکھتے ہین"

یوجین - (حقارت کے لہجہ مین) "رچرڈ! تم دنیا کا حال کیا جانو - لندن مین ہزارون شخص ایسے ہین جو بلا کسی ظاہری ذریعہ آمدنی کے بڑے مزے سے زندگی بسر کرتے ہین اور بڑے تزک و احتشام سے رہتے ہین - مجھے دنیا کا اتنا تجربہ حاصل ہے کہ یہہ بات سمجھہ لون کہ آخر الامر کامیابی اونہین کو حاصل ہوتی ہے جن کا اثاثہ شروع مین بہت ہی کم ہوتا ہے - خیر جو کچھہ بھی ہو مین جاکر قسمت آزمائی کرتا ہون - مجھہ سے اب ایسے باپ کے سامنے سر اطاعت جھکانا ممکن نہین جس نے میری زندگی کی پہلی ہی منزل مین مجھے برباد کر ڈالا ہے -

رچرڈ - (دلی جوش سے) "خدا آپ کے ارادون کو کامیاب کرے اور جس دولت کے آپ متمنی ہین اوس سے آپ کا جیب و دامان بھرے -

لیکن مین آخری مرتبہ پھر آپ سے التجا کرتا ہون کہ اپنے اس قصد کو جو تعجیل کا نتیجہ ہے عمل مین لانے سے احتراز کرین - میرے جان سے پیارے بھائی آپ رہ جائیے - اور مجھے اکیلا نہ چھوڑتے جائیے "

یوجین - (تپائی سے اوٹھہ کر نہایت شد و مد کے ساتھہ) "رچرڈ! انسانی ترغیب کی زبردست سے زبردست طاقت بھی مجھے اپنے موجودہ عزم کے ترک کر دینے پر آمادہ نہین کر سکتی - اب بہت دیر ہو گئی ہے اور میری روانگی کا وقت آپہونچا ہے - پیاری رچرڈ اب جو کچھہ مجھے کہنا ہے اوسی کان لگا کر سنو"

رچرڈ (سسکیان بھر کر) کہئیے کہئیے؟

یوجین - (اپنے بھائی کے اس غیر معمولی رنج سے کسی قدر متاثر ہو کر) اس قدر غمگین مت ہو - میری حالت اگرچہ اس وقت ناقابل اطمینان ہے مگر ممکن ہے کہ اوس کا انجام بخیر ہو -

(کام اچھا ہے وہ جس کا کہ مآل اچھا ہے)

مین نے قصد کر لیا ہے کہ اپنے باپ کے گھر مین پھر قدم نہ رکھون گا اب تم وہان جاؤ اور میرے کاغذات اور ضروری چیز بست مجھے لا دو -

رچرڈ "اور آپ اس جگہہ سے میری واپسی تک چلے تو نہین جائین گے؟"

یوجین "مین صدق دل سے اس کا وعدہ کرتا ہون کہ نہ جاؤن گا مگر پھر تم بھی مجھہ سے سچا وعدہ کرو کہ تم بابا جان سے نہین ملو گے اور مجھہ من اور اون مین مصالحت کی کسی طرح سے کوشش نہ کرو گے" یہہ دیکھہ کر کہ رچرڈ کچھہ کہنا چاہتے ہے "اس مین بحث کو دخل نہین - تم اپنی دلیلین پیش نہ کرو بلکہ مجھہ سے وعدہ کرو"

رچرڈ - (اندوہگین آواز مین) "مین وعدہ کرتا ہون - مجھہ سے جو چاہیے اقرار لے لیجئے"

یہہ کہہ کر اور محبت سے اپنے بہائی سے ہم آغوش ہو کر وہ پہاڑی سے اوترا اور جلد جلد مکان کی طرف روانہ ہوا کبھی کبھی وہ مڑکر دیکھتا بھی جاتا تہا کہ یوجین جس کی شکل ساعت بساعت بڑہنے والی تاریکی مین دہندلی سی نظر آرہی تہی دونون درختون کے درمیان سے چلا تو نہین گیا۔

رچرڈ مکان مین داخل ہوا اور دبے پانون اوس خوابگاہ مین گیا جہان اوس کا بہائی عام طور پر مکان مین موجود ہونے کی حالت مین سویا کرتا تہا۔ یوجین نے جو چند چیزین لانے کے لئے اوس سے کہا تہا اون کے جمع کرنے کے حسرت افزا کام مین وہ مصروف ہوا اور آنسو اوس کے رخسارون پر ٹپ ٹپ گرنے لگے۔ ایک دفعہ اوس کے دل مین بے اختیار یہہ بات آئی کہ جلدی سے باپ کے پاس جائے اور اوس سے یوجین کی روانگی کے ملتوی کرنے کے لئے کہے مگر پہر اوسے اپنا اقرار صالح یاد آگیا جس کے توڑنے کی اوسے جرأت نہ ہوسکی۔ بلاشبہ وشکاوس کا یہہ فعل غایت درجہ کی راست پسندی پر مبنی تہا جسے اس صورت مین بوجہ افراط کے باطل قرار دیا جاسکتا تہا لیکن پہر بہی یہہ وہ اصول تہا جس سے اس لڑکے کے تمام افعال منضبط تہے باوجودیکہ اوسے اپنے بہائی سے حد درجہ کی محبت تہی اور اوس کے چلے جانے کا اوسے بے انتہا صدمہ تہا پہر بہی اوس سے یہہ نہ ہوسکتا تہا کہ وعدہ خلاف بنے اور اپنے باپ سے جاکر اس ماجرے کو بیان کردے جس سے غالباً اس مصیبت کا خوف رفع ہوجاتا

رچرڈ کی راست بازی اور حق پسندی ہر موقع پر تمام خواہشات اور جذبات پر غالب آجاتی تہی اور اپنے بہائی کی فطرت کے اس خاصے کا یوجین کو پورا علم تہا۔ رچرڈ اون چیزون کا جو اوس نے منتخب کی تہین ایک

چھوٹا پلندا باندہ چکا تہا اور اپنے بہائی کے پاس واپس جانے کے قصد سے کمرے سے نکلنے ہی کو تہا کہ برآمدے مین اوسے کسی کے پانون کی چاپ دفعتاً سنائی دی۔

یہہ چونکا دینے والی آواز جس نے اوسے گہبراہٹ مین ڈال دیا تہا بہ مشکل فرو ہونے پائی تہی کہ دروازہ آہستہ سے کہلا اور خانساماں اندر داخل ہوا۔

اس شخص کی عمر کوئی پچاس سال کی ہوگی۔ اوس کے چہرے کا رنگ دانہ انار کی طرح سرخ تہا ناک کسی قدر چپٹی تہی۔ آنکہین چھوٹی چھوٹی اور روشن تہین۔ بال کٹے ہوے تہے اور اون مین کسی قدر سپیدی آگئی تہی گل مچھے اوس کے سفید گلوبند سے ایک انچہ اوپر تہے۔ قد اوس کا پانچ فٹ سات انچہ ہوگا اور وہ ایک خاص انداز سے کتر اکر تیزی کے ساتہہ چلتا تہا جو نعمت خانے سے باورچیخانے تک آنے جانے کی بسبت پنج سالہ مشق کا نتیجہ تہا۔ بڑا نیک دل اور صاف باطن تہا اور مزے مزے کی باتین کرتا تہا لیکن اپنے سے ادنی درجہ والون کے سامنے بڑے مشیخت اور خودنمائی کے ساتہ جاتا تہا بڑے بڑے ثقیل لفظون کے غلط طور پر استعمال کرنے مین اوسے ایک خاص ملکہ حاصل تہا اور چونکہ اپنے قول کے مطابق وہ اپنا آپ شاگرد تہا لہذا مقام تعجب نہین کہ گاہ بیگاہ وہ ان ثقیل لفظ کو ایک ایسے تلفظ اور مفہوم کی دسالت سے ادا کرتا تہا جو صحت و درستی کے ضوابط رائج الوقت کے منافی ستہے۔ اوس کے لباس پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا تہا کہ اوس کے گلوبند کی سفیدی اوس کے قمیص کی سچے وار جہالر اوسکی مرزئی کی زیبایش۔ لوس کی نیکر باکر کی تراش خراش۔

اوس کی سیاہ ریشمی جرابون کی نفاست اور اوس کے چمکدار بوٹ کی صفائی اپنی آپ ہی نظیر تھی۔

غرضکہ خانسامان صاحب اپنے خاص انداز کی چال کے ساتھہ بائین بغل مین ایک سفید تولیا دابے ہوئے خراماں خراماں کمرے مین داخل ہوئے اور کہنے لگے۔

"میان مجھے بھی تو بتائیے یہہ کیا معاملہ ہے؟"

رچرڈ۔ "کچھہ بھی نہین ہے۔ ٹمنگہم تم نیچے جاؤ شاید بابا جان کو کوئی کام ہو اور تمہاری ضرورت پڑے۔"

خانسامان۔ (ایک کرسی پر جو اوس میز کے قریب پڑی تھی جس پر رچرڈ نے پلند اتیار کر کے رکھا تھا بیٹھہ کر) "سرکار کو اگر کوئی ضرورت ہوگی تو اون کے حکم کی تامل تعلیم کرے گا۔ مگر جمیسون اور رُمالون کی یہہ پوٹلی جو سامنے رکھی ہے اوس کا کیا مطلب ہے؟

رچرڈ۔ "ٹمنگہم از برائے خدا مجھہ سے سوال مت پوچھو مین اس وقت جلدی مین ہون۔ اور ہے۔"

خانسامان۔ (متانت اور سنجیدگی کی راہ سے اپنا سر ہلا کر) میان مجھے ڈر ہے کہ کوئی بڑی غیر آمولی بات واقع ہونے والی ہے۔ آج کے دن جو جو بائین پیش آئی ہین مجھے وہ سب مالوم ہین" (اپنی ران پر ہاتھہ مار کر) "اُن مین اب سمجھا آپ کے بہائی قتا التالیق کرنا چاہتے ہین۔"

رچرڈ۔ "کیا کرنا چاہتے ہین؟"

خانسامان۔ "کیا آپ کی سمجھہ مین یہہ فرقہ نہین آیا۔ اچھا تو یون سہی کہ وہ ہمین شہر بادر کہتے ہین مگر رچرڈ میان ایسا ہرگز نہ ہونے پائے گا۔

رچرڈ ۔" وٹنگہم ۔"

خانساماں ۔"میان آپ میری باتون پر خفہ چینی کیون کرتے ہین یہی باتین اول اول آپ نے بہی بولی سکہی تہین میان دیکہیئے مجہے بات کرنے کا پورا حق حاصل ہے ۔ آپ دونون کو مین نے گودیون کہلایا ہے اور آپ دونون سے مجہکو محبت بہی ہے ۔ جب آپ ننہے سے تہے تو کون تہا جس نے آپ کی پرویش اور گہنہ داشت کی ۔ اور ۔"

رچرڈ ۔" اچہے وٹنگہم مجہے یہہ سب معلوم ہے ۔ اور ۔"

اس کے بعد کچہہ دیر تک سکوت رہا اور رچرڈ اور خانساماں دونون اپنے اپنے دلون مین کچہہ سوچتے رہے ۔ آخرکار خانساماں نے کہا

"مجہے آپ کے راز کے دریافت کرنے کی استمنا نہین ہے مگر جب مجہے یہہ خیال ہوتا ہے کہ آپ نے اوریوجین میان سے بڑہے وٹنگہم کو اپنا بہید بتانا مناسب نہ سمجہا تو میرے دل کو سدما ہوتا ہے رچرڈ میان یہہ دیکہو اس جگہہ اس سینے مین یہہ چوٹ رکہی ہوئی ہے" یہہ کہہ کر بیچارے کہن سال خانساماں نے اپنے سینے پر زور سے ایک دوہتڑ رسید کیا ۔

رچرڈ ۔" وٹنگہم ۔ اب مین تم سے رخصت ہوتا ہون تم میری واپسی تک یہین رہو ۔ سنتے ہو کہ مین کیا کہہ رہا ہون ؟"

خانساماں ۔"ہان میان مین نے سُنا مگر جو کچہہ آپ کا اشراد ہے اوس کی تعلیم اس وقت تو کرنے کا مین ہوادار نہین ہو سکتا ۔"

رچرڈ ۔" وٹنگہم تم نے کیا کہا ؟"

خانساماں ۔"میان مین نہی آپ کے ساتہہ چلون گا ۔"

رچرڈ- (یک بیک یہہ سوچ کر کہ اوس کے بھائی نے اس قسم کی مداخلت کے متعلق اوسے متنبہ نہین کیا تہا) "اچہا چلو اور خدا کرے کہ اس سے کوئی نیک نتیجہ نکلے"

خانساماں- (اطمینان سے مسکرا کر) "اب مین سمجہا کہ حقیقت مین آپ کو میری احتیاج ہے۔ رچرڈ اب کمرے سے نکل کر آگے آگے ہولیا اور خانساماں نہایت تمکنت سے اوس کے پیچہے پیچہے روانہ ہوا سیٹرہیون سے اوترکر دونہون نے باغ کو طے کیا اور اوس پگڈنڈی پر پہونچے جو پہاڑی کی چوٹی کی طرف جاتی تہی"

خانساماں- (استفسار کے لہجے مین) "شاید ہماری منزل مقصود وودرخت ہین"

رچرڈ- "ہان وہ وہین ہین۔ لیکن اوس زمانے کی یاد بہی جب کہ ہم نے ان پودون کو بویا تہا اونہین اپنے پرخطر عزم کے ترک کرنے پر آمادہ نہین کرسکی"

خانساماں (آپ ہی آپ بآواز بلند) "افسوس اوس کا دل رچرڈ میرا کا سا صاف نہین۔ یہہ دونون لڑکے شکل صورت مین اس قدر ملتے جلتے ہین۔ دونون طویل القیامت ہین۔ دونون کے بال سیاہ ہین۔ دونون کی آنکہین چمکدار اور رسیلی ہین۔ دونون کے جسم مین انتساب پایا جاتا ہے دونون کا قد تیر کی طرح سیدہا ہے مگر طبیعتین تو دیکہو کس درجہ متناقض ہین۔

رچرڈ اور خانساماں اب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچ گئے۔ یوجین تپائی پر بیٹہا ہوا کسی فکر مین مستغرق تہا اور ایسا محو ہو رہا تہا کہ جب اوس کا بہائی اور وفادار بڈہا خانساں اوس کے سامنے آکر کہڑے ہوگئے تب کہین وہ

اس محویت کی نیند سے بیدار ہوا۔ اور خانساماں کو پہچانتے ہی پکارا۔
"ایں کیا تم ہو وٹنگہم۔ رچرڈ مجھے خیال نہ تہا کہ تم ایسا کروگے"
خانساماں "میاں اس مین آپ کے بہائی بالکل قصوروند نہین
مین ایسا نا واقف نہ تہا کہ جو کچہ پیش آیا ہے اوسے اپنی دوربین سے سمجہ نہ جاتا"
یوجین "اچہے وٹنگہم مین جانتا ہون کہ آپ بابا جان کے وفادار
ملازم ہین اور آپ کو ہم دونون سے بہت محبت ہے پس مہربانی کرکے
اس وجہ سے اس معاملہ مین دخل نہ دیجے"
خانساماں (یوجین کے طرز خطاب سے متعجب ہوکر اور آنکہون
مین آنسو بہر لاکر) "میاں یہہ آپ نے کیا فرمایا کہ مین مخاولت نہ کرون"
یوجین "مین نے عزم بالجزم کرلیا ہے کوئی ترغیب میرے فیصلہ
کو منسوخ نہین کرسکتی۔ مین اپنا آپ آقا ہون۔ میرے باپ کے طرز عمل نے
مجہکو اوس تمام تعظیم و تکریم کی قید سے آزاد کردیا ہے جو بیٹے پر اپنے باپ کے
حق مین لازم ہے۔ رچرڈ۔ تم میری چیزین لے آئے؟ اوہ اب
رخصت ہولین"
رچرڈ "میرے جان سے پیارے بہائی"
خانساماں "میاں"
رچرڈ "آپ کہان جاتے ہین"
یوجین "مین اوس سڑک پر جاتا ہون جو ناموری اور منصب وجاہ کی
طرف جاتی ہے"
رچرڈ۔ (افسردگی کے لہجہ مین) "افسوس شاید آپ کو آگے چل کر
یہہ بات معلوم ہوگی کہ اس دنیا مین جاہ و مکنت کے حصول کے ذرائع اس

افراط کے ساتھہ موجود نہین ہین جیسا کہ آپ کا خیال ہے"

یوجین (بے صبری سے) "یہہ تمام عذرات اور دلائل لاطائل ہین - جلو اب رخصت ہوتین" (ذرا دیر ٹہہر کر اور کچھہ سوچ کر) "مگر ایک بات اور سن لو - تمہین میری کامیابی کے امکان کی نسبت شک ہے - حالانکہ مجھے اس کی نسبت پورا بھروسہ ہے - اب تم اوس باپ کے ظل حمایت مین جس کی دانشمندی پر تم اس قدر بھولے بیٹھے ہو اپنی زندگی بسر کرو - مین اپنی زندگی خود اپنے بل بوتے پر بسر کرون گا - آج ۱۰ جولائی ۱۸۱۳ء ہے آج سے بارہ سال بعد یعنی ۱۰ جولائی ۱۸۲۵ء کو ہم پھر اسی مقام پر انہین دونون درختون کے درمیان بشرطیکہ یہہ اوس وقت تک موجود ہون آپس مین ملین گے - یہہ وعدہ یاد رکھو - اوس وقت ہم ایک دوسرے کے ساتھہ اپنی اپنی کامیابی کا مقابلہ کرین گے"

یہہ بات کہتے ہی یوجین جلدی سے اپنے بھائی سے ہم آغوش ہوا جس نے اوسے روکنے کی ہزار کوشش کی مگر بے سود - اس کے بعد بڈہے خانساماں سے جو اس وقت بچہ کی طرح ہچکیان لے لے کر رو رہا تھا - ہاتھہ ملا کر عاق شدہ بیٹے نے اپنا بقچہ اوٹھایا اور جلد جلد اس مقام سے روانہ ہوا - پہاڑی سے مکان کی سمت مین عظیم الشان پایہ تخت کو اپنی منزل مقصود قرار دئے ہوئے یہہ اس سرعت سے اوترا کہ قبل اس کے کہ اوس کا بھائی یا وٹنگہم اوس کے تعاقب کرنے کا خیال بھی دل مین لاسکین وہ اون کی نظرون سے غائب ہوگیا -

یہہ دونون کچھہ دیر تک بلا بات چیت کئے پہاڑی کی چوٹی پر مضطرب الحال کھڑے رہے اور اوس کے بعد بدستور اوسی خاموشی کے ساتھہ آہستہ

آہستہ مکان کی طرف لوٹے۔

پانچوان باب

محبان بادہ پیما

چار سال گذر گئے۔

اس عرصے مین گھر سے نکلے ہوئے بیٹے کی کوئی خبر نا شاد باپ اور افسردہ دل بہائی کو نہ پہونچی۔ باپ نے اوس کی سراغ رسانی کے متعلق جو پیہم کوششین کین وہ سب رائگان ثابت ہوئین۔ اوس نے اس مقصد کے حصول کے لئے بے دریغ روپیہ خرچ کیا مگر بے سود۔ اوس نے انگلستان کے تمام بڑے بڑے صنعتی شہرون یورپ کے بڑے بڑے پایہ تختون مین اپنے بیٹے کی تلاش کے لئے جسے وہ بخوشی اپنے گوشہ جگر مین دوبارہ جگہہ دیتا قاصد روانہ کئے۔ مگر بے فائدہ جس کسی گمنامی مین اوس کا بیٹا جا چھپا تہا اوس کی جستجو مین اوس نے دنیا چھان ماری مگر گم گشتہ کا سراغ نہ ملنے والا تہا نہ ملا۔

آخر کار چار سال کی مدت کے منقضی ہوجانے کے بعد دل شکستگی کے رنج سے گھل گھل کر وہ مرگیا۔ اپنی موت سے کچھہ دن پہلے اوس نے اپنے دوسرے بیٹے کے حق مین جو اوس کے پاس رہ گیا تہا ایک وصیت نامہ مرتب کیا۔ اس بیٹے کا ولی اوس نے ایک شخص مسٹر مانرنامی کو مقرر کیا جو لندن کا ایک متمول سوداگر اور اوس کا قدیم اور سچا دوست تہا۔

اس طرح سے اونیس سال کی عمر مین رچرڈ اپنی حرکات و سکنات کا

خود مالک بن گیا اور ایک معتد بہ رقم کو اوس نے اپنی موجودہ ضروریات کا کفیل پایا اور دو سال کے بعد اوسے ایک بہت بڑے ترکہ کے ملنے کی امید تہی۔ مسٹر مانرو کو اس نوجوان کی مال اندیشی اور تدین اور مستقل مزاجی پر کامل بھروسا تہا۔ لہذا اوس نے اوسے اپنے ہی قدیم خاندانی مکان مین رہنے کی اجازت دی اور اوس کی ذات اور اوس کے مشاغل سے جس قدر کم ممکن تہا تعرض کیا۔

خاندان مارکہم کا قدیم مکان ایک وسیع اور فراخ عمارت تہی لیکن دیکہنے والے کو اوس کی وضع و قطع مین ایک طرح کا بہدا پن محسوس ہوتا تہا اور ایسا معلوم ہوتا تہا کہ اس مکان پر گویا اُداسی چہا رہی ہے۔ اس اُداسی کو اون سالخوردہ اور گنجان درختون نے جو عمارت کے چارون طرف اپنا گہنا سایہ ڈالے ہوے تہے دوبالا کر دیا تہا۔ مکان سے جو زمین متعلق تہی اوس کا رقبہ اگرچہ زیادہ نہ تہا مگر اوسے سبزہ و گل سے مزین کرنے مین مذاق سلیم سے کام لیا گیا تہا۔ اوس علاقہ کا مالک رچرڈ مارکہم تہا اوس مین وہ سبز پہاڑی بہی واقع تہی جس کی چوٹی پر زیتون کے دو درخت لگے ہوے تہے۔ اس پہاڑی کی چوٹی سے پایہ تخت لندن (وہ پایہ تخت جس کے ایک دل مین ہزارہا سودا تہا جس کے سینے مین متضاد جذبات۔ متخالف اغراض اور متناقض کیفیات کا حشر برپا تہا) اپنی عظیم الشان پہنائی کا دامن پہیلائے نظر آتا تہا۔

اگر نہایت تفصیل و وضاحت سے ورق کے ورق سیاہ کئے جائین تو شاید دونون بہائیون کی طبائع اور خصوصیات کا اس قدر صحیح تصور ناظرین کے ذہن مین نہین پیدا کیا جا سکتا جیسا کہ اون کی اوس گفتگو اور

طرز عمل سے ظاہر ہو چکا ہے جس کا ذکر ہم نے گذشتہ باب مین کیا ہے۔ یوجین نفسانیت اور خود پرستی کی تصویر تہا۔ رچرڈ صاف باطنی اور ریاضی مجسم تہا۔ یوجین مکار، چالاک اور فتنہ پردازی مین طاق تہا رچرڈ کی راست بازی اس حد تک بڑہی ہوئی تہی کہ بوجہ افراط صواب خطا نظر آنے لگا تہا۔

اس وقت ہمین یوجین سے بحث نہین ہے ہماری داستان کا مقصود اصلی اس وقت رچرڈ مارکہم کے سوانح ہین۔

اس نوجوان کی طبیعت مین خلوت پسندی پائی جاتی تہی لیکن یہ نہین کہا جا سکتا تہا کہ اوسے اپنے ابنائے جنس سے مغائرت ہے یا وہ فطری طور پر اوس واقع ہوا ہے۔ اوس کی طبیعت کا یہہ خاصہ اوس کے اکثر مکان پر رہنے کا نتیجہ تہا علمی مشاغل سے اوسے بغایت اُنس تہا۔ اور بارہا ایسا ہوتا تہا کہ اوس نے اپنے کتب خانے مین علمی اور نظری مضامین کی کتابون کے مطالعے مین کئی کئی گہنٹے گذار دیئے۔ جب وہ ہوا خوری اور ورزش کے خیال سے باہر نکلتا تہا تو بہاے اس کے کہ اپنے اوسیلین کرتے ہوے گہوڑے کو لندن کے مغربی حصے مین دولت اور طمطراق ظاہری کے بیچون بیچ آتے جانے کی نظرون کا آماجگاہ بنائے خود اپنے ہی مکان کے اطراف کے کہیتون مین پیادہ پا ایک لمبا سا چکر لگا لیا کرتا تہا۔

با این ہمہ ماہ اگست ۱۸۳۵ء مین ایک دلکشا سہ پہر کو رچرڈ کی صورت ہائڈ پارک کے مٹرگشت کرنے والون مین نظر آئی۔ وہ پا پیادہ تہا اور سیاہ رنگ کا لباس پہنے ہوئے تہا لیکن اوس کا دل فریب چہرہ۔ اوس کا شباب

جسم اور اوس کی شریفانہ اور تصنع سے عاری وضع ایسی نہ تھی کہ گذرنے والون کو اپنی طرف متوجہ نہ کرے۔

پارلیمنٹ کا اجلاس ہفتہ عشرہ پہلے ختم ہوچکا تھا اور اہل لندن اس وقت شہر مین موجود نہ تھے مگر پھر بھی یہہ ظاہر تھا کہ اگر تمام لندن والے نہین تو کم از کم ایک معتدبہ تعداد تو ضرور پایہ تخت مین موجود تھی کیونکہ بہت سی رفیع الشان گاڑیان سڑک پر چل رہی تھین اور صحن چمن مین جابجا پرتکلف لباس پہنے ہوے عورتین اور مرد پھر رہے تھے اور اکثر وضیع و شریف اکیلے باغ کی سیر کر رہے تھے جو گاڑیان گذرتی تھین اون مین سے اکثر مد بھری آنکھین تھوڑی دیر کے لئے رچرڈ کی طرف متوجہ ہو جاتی تھین اور انھین گاڑیون مین ایسی دلربایان کرشمہ سنج بھی موجود تھین جن کے سینون مین اوس دل خوش کن اختلاف کی وجہ سے دلولہ خیز جذبات کا ایک طوفان برپا ہو رہا تھا جو رچرڈ کی اوٹھتی جوانی - جوش شباب بلند بالا قامت مدوش دتابناک چہرے اور اون کے اپنے سال خوردہ نحیف و منحنی طفلانیش خاندون مین پایا جاتا تھا جن کی دولت نے اون کے جسم پر قابو پالیا تھا مگر جو اونکے دل تک نہ پہونچ سکے تھے۔

رچرڈ جو چلتے چلتے تھک گیا تھا ایک تپائی پر بیٹھ گیا - اور دلتنگی سے اوس میلے کو دیکھنے لگا - وہ اس نظارے مین مصروف تھا کہ دفعتاً ایک اجنبی آیا اور صاحب سلامت کرکے اوس کے پاس بیٹھ گیا اور ادہر اودہر کی باتین کرنے لگا۔

یہہ شخص کوئی بتیس سال کی عمر کا تھا - اوس کا لباس خوش وضع اوس کے اطوار پسندیدہ اور روس کی شکل صورت دل مین گھر کرنے والی تھی - شرافت کے

اس ظاہری خول کے اندر رچرڈ مارکہم سے زیادہ تیز نگاہ والا شخص اس اجنبی کی رفتار و گفتار مین ایک خاص انداز کا شہدپن اور ایک نرالے طرز کی بے باکی معلوم کر لیتا جو جہلا یا ناتجربہ کار اشخاص پر عمدہ اثر ڈالے بغیر نہ رہ سکتی تھی مگر جس سے ایک جہاندیدہ شخص کے وثوق اور اعتماد پر ہرگز اثر نہ پڑتا لیکن رچرڈ نے اپنے بے ساختہ پن اور صاف باطنی کی وجہ سے اجنبی کی بات کا بلا تامل اس لہجہ مین جواب دیا کہ اوسے مکالمہ قائم رکھنے کا حوصلہ ہوگیا۔

اجنبی۔ (ایک شخص کو دیکھہ کر جو گھوڑے پر سوار جا رہا تھا) معلوم ہوتا ہے کہ کاونٹ صاحب اب پھر باہر نکلے ہین! ان بیچارے کی حالت بھی قابل رحم ہے۔ آنکھہ مچولی کھیلتے کھیلتے انہین ایک مدت ہوگئی ہے۔

رچرڈ۔ خوب! یہہ کیون؟

اجنبی۔ (سوار کی جانب سے نظر ہٹا کر اور مارکہم کے چہرے پر تعجب اور دلچسپی سے نگاہ جما کر) جناب معلوم ہوتا ہے کہ آپ لندن مین بالکل نو وارد ہین؟

رچرڈ۔ تقریباً نو وارد ہی ہون اگرچہ مین نے اپنی تمام عمر اس کے قرب ہی مین گذاری ہے۔

یہہ کہہ کر رچرڈ نے اپنی قدرتی صاف دلی سے اپنے نئے واقف کو اپنے تمام حالات از ابتدا تا انتہا سُنا دئے۔ اگرچہ رچرڈ کی داستان زیادہ بسیط نہ تھی پھر بھی اجنبی کو معلوم ہوگیا کہ یہہ نوجوان کون ہے۔ اوس کے حالات کیا ہین اور اوس کی موجودہ اور آیندہ زندگی کے ذرائع کیا ہین۔ غرضکہ رچرڈ کے حالات سن کر اجنبی نے کہا:

"تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا دیکھنا چاہتے ہین"

رچرڈ "جی ہان آپ کا خیال صحیح ہے - مین نے کتابون کے ذریعہ سے دنیا کی بہت سیر کر لی ہے اور اب چاہتا ہون کہ کچھ اپنی آنکھون دیکھون اور کانون سنون "

اجنبی "آپ یہہ تو جانتے ہی ہین کہ تجربہ سے بہتر اور کوئی بات نہین

رچرڈ "آپ کا فرمانا صحیح ہے مگر میری راے مین تجربہ کی ضرورت اوس آدمی کو پڑتی ہے جو دولت کمانا چاہتا ہے مگر جس کے پاس دولت موجود ہو اوس کو اس کی کیا ضرورت ہے "

اجنبی "بجا ارشاد ہوا - مگر دولت کا قائم رکھنا دولت حاصل کرنے سے بسا اوقات زیادہ مشکل ہوا کرتا ہے "

رچرڈ "یہہ کیسے ؟ اگر مین اپنا روپیہ جو کہون مین نہ ڈالون تو پھر کیون نقصان ہونے لگا "

اجنبی "آپ نہ ڈالین گے تو دوسرے ڈالین گے "

رچرڈ "مین حقیقت مین آپ کا مفہوم نہین سمجھ سکا - چونکہ مین اپنے ذریعۂ آمدنی کے بڑھانے کا متمنی نہین ہون اس لیئے کہ میرے پاس کافی روپیہ موجود ہے لہذا مین نہ تو خود اپنا روپیہ جو کہون مین ڈالون گا اور نہ دوسرون کو اپنی طرف سے ایسا کرنے کی اجازت دون گا اور اس طرح جو کچھہ میرے پاس موجود ہے اوس کے ضائع ہونے کی نوبت ہی نہ آنے دی گی "

اجنبی نے مارکھم کو کچھہ دیر تک تشکیانہ انداز سے دیکھا اور اوس کے بعد اوس کے چہرہ پر ایک طرح کا حقارت آمیز تبسم ظاہر ہوا - اور پھر اوس نے کہا " آپ کھیلے تو کبھی نہین ؟"

رچرڈ "کیا کھیل ؟"

اجنبی "میری غرض یہہ ہے کہ آپ شرط لگا کر تاش تو کبھی نہین کھیلتے؟"

رچرڈ "کبھی نہین"

اجنبی "آپ نے بہت ہی بجا کیا۔ تاش کبھی نہ کھیلیے البتہ یہہ دوسری صورت ہے کہ آپ اپنے دوستون یا عزت دار آدمیون کے ساتھہ گاہے ماہے ایک دو بازی شرط لگا کر کھیل لیا کرین۔ لیکن اگر آپ تکلیف فرما کر میری گاڑی مین جو حاضر ہے سوار ہون اور مجھے اجازت دین کہ مین آپ کو ایک چکر پہرا لاؤن تو میری عزت افزائی کا باعث ہوگا"

یہہ کہہ کر اجنبی نے ایک نہایت خوبصورت فٹن کی طرف جس مین دو شاندار گھوڑے جتے ہوئے تھے اشارہ کیا۔ یہہ گاڑی کچھہ فاصلے پر کھڑی تھی اور ایک چست و چالاک کوچبان نیلی وردی پہنے جس پر روپہلی لیس ٹکی ہوئی تھی پائدان کے پاس کھڑا ہوا تھا۔

اس وقت رچرڈ نے اجنبی سے پوچھا "جن صاحب نے میرے حال پر اس قدر عنایت اور توجہ مبذول فرمائی ہے اگر مجھے اون کا اسم گرامی معلوم ہو تو میری عزت افزائی کا باعث ہو"

اجنبی "جناب والا مجھے اپنے قصور کا اعتراف ہے آپ کا اپنے سب حالات صاف صاف بیان فرما کر مجھے اپنے اعتبار کا شرف بخشنا اور میرا اپنی ذات کے متعلق اوس کے جواب مین ساکت رہنا ایک ایسی خطا ہے جس کی معافی مین آپ سے صدق دل سے چاہتا ہون۔ اس کے علاوہ جیسا کہ آپ پر بخوبی روشن ہے عزت دار آدمیون مین (اس لفظ پر جس سے بسا اوقات قمار باز مراد ہوتی ہے زور دیکر) اس قسم کے روابط لازمات سے ہین۔ مین اوس بے تکلفی کے لئے

طرز کو جو کسی پائدار بنیاد پر قائم نہین ہوتا اور جس کا رواج کل لندن مین اس قدر عام ہو رہا ہے پسند نہین کرتا۔ مثلاً روزمرہ یہہ بات ہمارے دیکھنے مین آتی ہے کہ دو پہلے مانس ایک دوسرے سے باند اسٹریٹ یا پارک یا برلنگٹن آرکیڈ مین ملتے ہین اور محض رسمی طور سے باہم یون گفتگو کرتے ہین :-

"اخاہ آپ ہین - مزاج عالی"

اس کے جواب مین دوسرا کہتا ہے :-

"مشفقی آپ تو خیریت سے ہین - لیکن بھائی معاف کرنا - اس کم بخت حافظے کا ستیاناس ہو - مین آپ کا نام بھول گیا"

(مسکرا کر) "لیکن میرا یہہ شیوہ نہین ہے - یہہ لیجئے میرا کارڈ لندن مین میرا قیام لانگس ہوٹل مین ہے - اور جب باہر جاتا ہون تو برک شائر مین رہتا ہون اور کبھی شکار کھیلنا چاہتا ہون تو اسکاٹ لینڈ چلا جایا کرتا ہون کہ وہان بھی میری جاگیر ہے - ان مقامات مین سے جہان بھی آپ تشریف لائین مین بخوشی تمام آپ کی ملاقات کا شرف حاصل کرون گا"

رچرڈ نے جسے اپنے نئے دوست کی صاف باطنی اور خوش خلقی بہت پسند آئی تھی اور جو اوس کی خوش بیانی سے بہت محظوظ ہوا تھا اوس کی عنایت آمیز دعوت کا مناسب الفاظ مین شکریہ ادا کیا اور جو کارڈ اوس کے ہاتھہ مین تھا اوسے کن انکھیون سے دیکھہ کر معلوم کیا کہ اوس کا مخاطب آنریبل آرتھر چیپٹر تھا -

جب دونون مل کر فٹن کی طرف جا رہے تھے تو ایک ادھیڑ عمر کا جنٹلمین جس کا لباس نہایت پر تکلف تھا اور جس کے اطوار خاص طور سے

پسندیدہ تھے بڑھ کر مسٹر چیپٹر سے یون ہم کلام ہوا :-
"اس زمانے مین جبکہ لندن بالکل خالی ہے اور مین محجوب ہون کہ مین کیون یہان نظر آتا ہون۔ تعجب ہے کہ آپ سے ملاقات ہوگئی۔ ہمارے اور آپ کے دوست ڈیوک نے تو مجھے یقین دلایا تھا کہ آپ اٹلی چلے گئے ہین۔"

مسٹر چیپٹر:- "اون کی تو ہمیشہ سے استہزا کی عادت ہے۔ ہمیشہ میرے ساتھ کوئی نہ کوئی دل لگی کر بیٹھتے ہین کہ جس کا خمیازہ مجھے مدت العمر کھینچنا پڑے۔ اون کی اسی عادت کی وجہ سے ایک دفعہ ایک نہایت حسینہ جمیلہ لڑکی نے خودکشی کر لی۔ مجھے اگر تمام عمر مین کسی سے عشق ہوا ہے تو اوسی دلربا سے۔ ان حضرت نے ایک دن آکر اوس جان جان سے کہدیا کہ مین جہاز پر سوار ہو کر امریکہ چلا گیا ہون۔ ہاے کچھ نہ پوچھو کہ اس کا کیا اثر ہوا۔ وہ سیدھی اپنے کمرے کو گئی۔ اور ـــ"

رچرڈ:- (تحیر آمیز استفسار کے ساتھ مسٹر چیپٹر کے آخری لفظ کو دوہرا کر) "اور ـــ"

مسٹر چیپٹر:- (ایک لمحے کے لئے اپنا سر ایک طرف کو پھیر کر اور رومال سے اپنی آنکھین ڈھک کر) "زہر کھا لیا۔"

رچرڈ:- "عیاذاً باللہ!"

مسٹر چیپٹر:- "مین اپنا ڈکھڑا آپ کے آگے رو کر آپ کے دل کو ناحق کیون صدمہ پہونچاؤن (ایک ادھیڑ عمر کے شخص کی طرف مخاطب ہو کر) سر روبرٹ! آپ سے ملئے۔ آپ میرے دوست مسٹر رچرڈ مارکہم ہین۔"
(رچرڈ سے روے خطاب کر کے) اور آپ میرے عنایت فرما سر روبرٹ ہاربروہین۔"

یہہ کتابین دفتر افسانہ سی مل سکتی ہین

سیر ظلمات

یعنی زمانہ حال کے سحر نگار مصنف رائڈر ہیگرڈ کے بے نظیر انگریزی ناول "پیپل آف دی مسٹ" کا فصیح و بامحاورہ اردو ترجمہ جس کی نسبت مشاہیر ملک اور اخبارات نے نہایت عمدہ رائین ظاہر کی ہین۔ یہہ کتاب اس درجہ مقبول ہوئی ہے کہ طبع اول مین سے تھوڑے سے نسخے باقی رہ گئے ہین۔ قیمت کتاب باوجود ۳۵۱ صفحے کی ضخامت کے صرف مبلغ عمھا ہے۔

جنگل مین منگل

یہہ کتاب آج کل کے مشہور انگریزی ادیب رڈیارڈ کپلنگ کی تصنیف موسوم "بہ جنگل بک" کا اردو ترجمہ ہے جو بہ تعمیل ارشاد عالی جناب نواب سرو قار الامرا مرحوم و مغفور وزیر اعظم دولت آصفیہ کیا گیا شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی بالقابہ نے اس ترجمہ کی نسبت نہایت اعلیٰ درجہ کی رائے ظاہر کی ہے۔ یہہ کتاب انوار سہیلی کے طرز کی ہے۔

حجم ۳۶۸ صفحے۔ قیمت (ے) مع محصول ڈاک

المشتہر

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

خیابان فارس

یعنی

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن ویسرائے کشور ہند کے بے نظیر سفرنامہ قلمرو
ایران کا اردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے کیا گیا اور علیحضرت
حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اسم گرامی سے باجازت خاص منسوب
کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ ورود حیدرآباد مین مترجم کو اس کتاب کا
ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ مین پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ترجمہ کی خوبی
کی یہ شہادت کافی ہے کہ مشاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی
بی۔ ای شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی بی۔ ای نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر شمس العلما
مولانا شبلی نعمانی۔ استاد الشعرا نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی اور مولانا
محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پایونیر۔ ابزرور۔ نیر آصفی مدراس
مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائین اس کی نسبت لکھی ہین۔
چودہ نصاویر لندن کے کارخانے کی تیار شدہ اور ایک تصویر ہز اکسلنسی
ممدوح کی کتاب مین موجود ہے جلد انگریزی خاص اہتمام سے تیار کرائی گئی ہے
ضخامت ۴۴۶ صفحے۔ قیمت جلد اول قسم اول عہ و قسم دوم عہ
سکہ انگریزی علاوہ محصول ڈاک ہے

المشتہر

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

نمبر ۲ جلد اول اگست سنہ ۱۹۰۲ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر

ظفر علی خان بی۔اے

باہتمام منیجر مطبع حیدرآباد پریس متصل مسجد فضل گنج مین طبع ہوا

افسانہ

۱ - یہہ رسالہ حیدر آباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے ہو گا -

۲ - اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتھہ مہذب اور نتیجہ خیز ہون گر ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھہ ہی فصیح و بامحاورہ ہو

۳ - اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (سے) سکہ انگریزی یا (ہے) حالی مع محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کی مقابلہ مین کچھہ بھی نہین

۴ - پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ کے بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا -

۵ - نمونہ کا پرچہ ۶ سکہ انگریزی یا ۸ سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا -

۶ - خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوش خط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین -

۷ - اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہو سکے گا -

ظفر علی خان - بی - اے
مالک و ایڈیٹر افسانہ

اس پر دونون جنٹلمینون نے اپنا اپنا سر خم کیا اور تعارف کی رسم پوری ہوئی

سر رویرٹ:- "آپ کا کدہر کا قصد ہے؟"

مسٹر چیسٹر:- ہمارا ارادہ تہا کہ گاڑی پر سوار ہو کر ایک گھنٹہ کے لئے ہوا خوری کر آئین اور اوس کے بعد مین نے دل مین سوچ لیا تہا کہ اپنے دوست مسٹر مارکم سے استدعا کرون کہ وہ لانگنس ہوٹل مین تناول ماحضر سے میری عزت افزائی فرمائین۔ سر رویرٹ اگر آپ بہی ہمارے ساتہہ شریک ہون تو زہے قسمت"

سر رویرٹ:- "مین نہایت خوشی سے آپ کا شریک صحبت ہوتا مگر مین پہلے ہی ڈیوک سے وعدہ کر چکا ہون کہ مین اون سے ٹیٹر سال مین ملون گا اور اوس کے بعد ڈائنا مجہہ سے حتمی اقرار لے چکی ہے کہ مین شام کا کہانا اوس کے ساتہہ مل کر کہاون گا اور کہانے کے بعد شام کا وقت وہین گذارون گا۔"

مسٹر چیسٹر:- "آپ کی رنگین مزاجی کے قربان جائیے۔ بہلا یہہ ممکن ہے کہ کسی مہ جبین کا نام آئے اور آپ سر کے بل اوس کی محفل مین نہ جائین"

سر رویرٹ:- یار بات اصل مین یون ہے کہ ڈائنا کی خوش خلقی سلیقہ شعاری اور گرمجوشی اور اوس کے ساتہہ اوس کا حسن گلو سوز اور دلربا ادائین کچہہ ایسی ہین کہ ممکن نہین کہ وہ کوئی خواہش ظاہر کرے اور مجہے اوس کی تعمیل مین عذر ہو۔ اوس کی طرف

ز فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجاست

اس مین شک نہین کہ اوس کی فرمایشین اور انوکہی ضرورتین بعض دفعہ

روپیہ کا خون کر جاتی ہین ۔"

مسٹر چیسٹر :۔ "ہاربرو! مجھے تمہاری یہہ باتین سن کے تعجب ہوتا ہے مقام حیرت ہے کہ جس عورت کے حسن کی دہاک انگلستان مین نہین تو لندن بہر مین ضرور بندہ رہی ہو اوس کی فرمایشون کا تمہارے جیسا شخص شاکی ہو جس کی سالانہ آمدنی سات ہزار پاونڈ ہے اور جسے اپنے چچا کی فاتح"

سر رو پرٹ :۔ (قطع کلام کر کے) بھئی قسم ہے کہ آج تک کبھی ایسا اتفاق نہین پیش آیا کہ اوس نے کوئی چیز مانگی ہو اور مین نے مہیا نہ کر دی ہو۔ تم ناحق مجھے الزام دیتے ہو۔ لیکن یہہ تو کہو کہ اگر شام کو تم اپنی صحبت سے مجھے اور ڈوآنا کو فخر بخشو۔ اور مسٹر مارکہم بھی بہ تقاضاے عنایت قدم رنجہ ۔"

مسٹر چیسٹر :۔ "بہ سر و چشم۔ اور مجھے یقین ہے کہ میرے دوست مسٹر مارکہم بھی انگلستان کی سب سے زیادہ حسینہ و جمیلہ اور جادو ادا عورت کی صحبت سے مستفیض ہونے کے اس موقع کو ہاتھہ سے نہ جانے دین گے"

رچرڈ نے اس کے جواب مین بطور اظہار رضامندی اپنا سر خم کیا۔ اوس کی مجال نہ تھی کہ اس وقت کوئی عذر پیش کرتا۔ آنریبل مسٹر آرتھر چیسٹر نے اوسے اپنی دوستی کا اعزاز بخشا تھا۔ اوس کے کانون مین اوس تکلف دعوت کی خوش آیند صدا پڑی تھی جو لانگس ہوٹل مین دی جانے والی تھی اور اوس نے سن رکھا تھا کہ یہہ ہوٹل طبقہ امرا و شرفا کے غیر متاہل نوجوانون کی فرودگاہ ہے۔ اور اب اوس نے اپنے آپکو شام کا وقت سر رو پرٹ ہاربرو اور ایک ایسی لیڈی کی صحبت مین گزارنے کے لئے پابند موعود پایا جس کی نسبت وہ اس سے زیادہ اور کچھہ نہ جانتا تھا کہ اوس کا نام ڈینا ہے اور وہ انگلستان بہر مین اپنے حسن کی دلاویزی اور اداؤن کی سحر انگیزی

کے لحاظ سے مشہور ہے۔ یہہ تمام باتین اوس کی آنکھون مین چکاچوند پیدا کر دینے کے لئے کافی تہین اور اس لئے اوس نے اپنے آپ کو سٹر آرتھر چیپٹر کی مرضی پر چھوڑ دیا۔

سر روپرٹ کو اب خیال آیا کہ کہین ایسا نہ ہو کہ ڈیوک اوس کے انتظار مین زیادہ دیر تک چشم براہ رہین۔ چنانچہ وہ اپنی نمایشی آن بان کے ساتھہ مسٹر چیپٹر اور رچرڈ سے رخصت ہوا۔ یہہ بات البتہ قابل ذکر ہے اور اس سے اس بات کا ثبوت بھی بہم پہونچتا ہے کہ اوسے ڈیوک کو اپنا منتظر رکھنے کی جنہ ان پر وانہ تہی کہ ٹیٹر سال کی سمت مین جانے کے بجاے اوس نے اکسفرڈ اسٹریٹ کا رخ کیا۔ لیکن اس خفیف مگر معنی خیز واقعہ کا مفہوم رچرڈ نہ سمجھہ سکا جس کی وجہ صاف یہ تہی کہ اس زمانہ مین اوسے یہہ نہ معلوم تہا کہ ٹیٹر سال کہان واقع ہے۔

رچرڈ اپنے دوست مسٹر چیپٹر کے ساتھہ اوس کی خوش وضع فٹن مین بیٹھا ہوا آہستہ آہستہ چکر کی سڑک پر جا رہا تہا کہ اوس کے دوست نے اوس سے پوچھا:۔ "میرے دوست بیرونٹ کی نسبت آپ نے کیا راے قائم کی؟"

رچرڈ:۔ "مین اون کی ملاقات سے بدرجہ غایت محظوظ ہوا اور اگر اون کی بیگم صاحبہ بہی اپنے خاوند کی طرح ۔۔۔"

مسٹر چیپٹر:۔ "معاف کیجیے گا اگر مین آپ سے یہہ کہون کہ آپ اس خاتون کو بیگم صاحبہ کے الفاظ سے یاد نہ کیجیے بلکہ محض مسٹر آرلنگٹن کہہ کر پکارا کیجیے"

رچرڈ:۔ "مین آپ کا مطلب نہین سمجہا۔ ذرا زیادہ وضاحت ۔۔۔"

مسٹر چیپٹر۔ (نہایت آہستہ سے گویا کہ اوسے یہہ خوف تہا کہ مبادا

اوس کی بات کوئی دوسرا سن لے) :"میرے پیارے دوست آپ پر واضح رہے کہ ڈاینا یعنی مسنر آرلنگٹن سر روبرٹ ہارپر دکی بی بی نہین ہے بیرونٹ کی ابہی تک شادی نہین ہوئی اور یہہ خاتون ۔"

رچرڈ :- (اپنے دوست کے جملے کو جلدی سے خود پورا کرکے) اُون کی داشتہ ہے ۔ ایسی صورت مین یقیناً مین اون کی عنایت آمیز دعوت کے قبول کرنے سے انکار کرون گا ۔"

مسٹر چیسٹر :- "مشفق من للہ کہین ایسا نہ کیجے گا ۔ آپ پر لازم ہے کہ جس طبقہ کے لوگون سے آپ کو سروکار رہے اونہین کی عادات واطوار اور رسم ورواج اختیار کیجئے ۔ آپ میری اور سر روبرٹ ہارپر دبیرونٹ کی طرح طبقہ امرا سے تعلق رکھتے ہین ۔ طبقہ اعلیٰ مین بالفرض اگر کسی کی منکوحہ بی بی ہو بہی تو وہ محض ایک بوجھ ہوتی ہے ۔ نفی شرافت کی اس سے بڑھ کر اور کوئی دلیل نہین کہ نوعمری کے عالم مین شادی کی جائے ۔ اور بال بچون کا ہوجانا اور بہی غضب ہے ۔ یہہ پھوہڑپن اور بدتمیزی کی علامت ہے ۔ اب تمکو لندن کے ہر باوضع شخص کا یہہ شیوہ ہے کہ اوس کی ایک نہ ایک داشتہ ہو ۔ یہہ ضرور نہین کہ وہ اوسے اپنے حظ کے لئے رکھے بلکہ داشتہ کا رکھنا دلیل پاس وضع ہے خواہ اوس سے رکھنے والے کے یار دوست مستفیض کیون نہ ہون غرض کہ امرا کے لئے یہہ شیوہ بالکل مستحسن اور جائز ہے ۔ مگر اس سے کہین آپ یہہ نہ سمجھ لیجے کہ مین بدچلنی کی حمایت کر رہا ہون ۔ میرا یہہ مطلب نہین کہ دھوبی ۔ قصائی اور کنجڑے اور بقال بہی یہی وتیرہ اختیار کرلین ۔ خدا نہ کرے کہ ایسا ہو ۔ اگر ان رذیل درجے کے لوگون نے بہی اپنی بیبیون کے علاوہ کسی دوسری عورت کو بطور داشتہ

یا معشوقہ کے رکھنا شروع کیا تو اوس صورت مین بدچلنی اور بدرویگی کی حد ہو جائے گی"

رچرڈ "چونکہ ایسا کرنا داخل شیوۂ شرفا ہے اور آپ مجھے یقین دلاتے ہین کہ بیرونٹ اور مسز آرنگٹن کے اس تعلق مین کوئی امر ناجائز نہین یا کم از کم اعلیٰ طبقہ مین اس قسم کے تعلقات کو جائز قرار دیا جاتا ہے لہذا مین مزید عذر پیش کرنے سے احتراز کرتا ہون"

رچرڈ کہنے کو تو یہہ بات کہہ گیا لیکن جس طرح دور سے گھنٹے کے ٹن ٹن کی آواز مدہم سنی کانون مین پڑتی ہے اسی طرح اوس کے دل مین یہہ خفیف سا شبہ گذرا کہ اوس کے رفیق نے جس اصول کی توضیح کی ہے وہ کسی بڑے متحقق اور مستحکم بنیاد پر مبنی نہین ہے۔

اس وقت شام کے ساڑھے چھ بجے تھے شاندار گاڑیان اور خوش وضع سوار یکے بعد دیگرے جلد جلد رخصت ہونے لگے لیکن مطلع ابھی تک بالکل صاف تھا اور صاف ہی نہین بلکہ روز روشن کا سب سے زیادہ دلفریب حصہ ہونے کے لحاظ سے نہایت دلکشا اور فرحت انگیز تھا۔ آسمان پر ایک ہلکے لاجوردی رنگ کا پردہ پڑا ہوا تھا جس پر برف کے سے سفید لکھ ہائے ابر جابجا نظر آرہے تھے مگر بالکل غیر متحرک اور ساکن تھے کیونکہ ہوا کا ایک جھونکا بھی کسی سمت سے آکر درختون کے پتون کو جنبش نہ دیتا تھا نیپلز یا البینو یا سورنٹم کے جنوبی شہرون مین ہی آسمان کبھی اس درجہ خوشنما اور دلفریب نہ نظر آیا ہوگا اور جب آفتاب مغربی افق کے خط انتہائی کے قریب پہونچا تو اوس نے زمین و آسمان۔ شجر و حجر۔ وادی و کہسار غرضکہ پورے منظر چشم کو سنہری روشنی کی ایک نورانی موج مین غوطہ دے دیا۔

سات بجے مسٹر چیسٹر اور اوس کا نیا رفیق لانگس ہوٹل کے کافی پینے کے کمرے مین مینر پر ایک ساتھ کھانا کھانے بیٹھے۔ جو جو قابین اون کے سامنے آئین وہ مزے کی تھین خصوصاً گھوے کا شوربا اور ہرن کے کباب نہایت ہی لذیذ تھے۔ مڈیرا شراب جو اون کے پینے مین آئی وہ بھی بیحد لطیف و پرسرور تھی۔ اثنائے طعام مین دونون دوستون مین ادھر اودھر کی باتین ہوتی رہین اور رچرڈ اپنے نئے دوست کا پہلے سے بھی زیادہ گرویدہ ہوگیا۔ مگر آنریبل مسٹر چیسٹر نے نہایت سہولیت اور دلجمعی سے شراب کے پے در پے پیالے جو غیر معمولی مقدار مین پیئے اوس سے رچرڈ کو کسی قدر تعجب ضرور ہوا۔

مسٹر چیسٹر نے اپنے مہمان کی قوت روح کا سامان اپنی مذاق سنجی و ظرافت اور اپنے نادر و لطیف چٹکلون سے بہم پہونچایا اور رچرڈ کو اثنائے گفتگو مین معلوم ہوگیا کہ اوس کا دوست نہ صرف براعظم یورپ کے تمام حصون کا سفر کرچکا ہے بلکہ سلاطین یورپ مین سے بعض بڑے بڑے فرمانروا ون کا ہم نوالہ و ہم پیالہ رہ چکا ہے۔ اس کے علاوہ ان باتون کا اثنائے کلام مین قصداً ذکر کرنے کے بجائے وہ ضمنی طور پر اون کی طرف اشارہ کر دیتا تھا جس سے اوس کا بیان اور زیادہ صحیح اور اہم معلوم ہوتا تھا۔

ساڑھے نو بجے کے قریب آنریبل مسٹر چیسٹر نے مسز آرلنگٹن کے مکان کو جانے کا قصد کیا۔ رچرڈ نے جو اپنے دوست کی تقلید اور گرمجوشی کی صحبت کی وجہ سے عادت سے زیادہ شراب پی گیا تھا۔ ایک دلخوش کن صحبت مین شریک ہونے کے موقع کو بہت غنیمت خیال کیا اور مسٹر چیسٹر کی تجویز سے بلا حیلہ و حجت اتفاق کیا۔

مسنر آرلنگٹن بانڈ اسٹریٹ مین ایک مکان کی پہلی اور دوسری منزل مین رہتی تہی - لہذا یہہ دونون جنٹلمین پیدل اس مکان مین روانہ ہوے اور تہوڑی دیر مین اوس ملاقات کے کمرے مین داخل ہوے جہان پیرونٹ اور اوس کی محبوبہ بیٹہی ہوی تہی -

چھٹا باب

مسنر آرلنگٹن

آنریبل مسٹر آرتھر جیسپر نے ساحرہ کے حسن وجمال کے بیان مین مبالغے سے کام نہین لیا تہا - ساحرہ اوسے اس لئے کہا گیا کہ اوس کے عاشق اوسے اسی نام سے پکارتے تہے - اوس کا حسن حقیقت مین بلا کا تہا - اوس کے بھورے سیاہی مائل بالون کی چوٹی دلربایانہ انداز سے گوندہی ہوئی تہی اور اوس کی جادو بہری مانگ جس پیشانی پر ختم ہوتی تہی اوس کی چمک اور سفیدی سنگ مرمر کو شرماتی تہی - آنکہین اوس کی بڑی بڑی تہین اور اون کا رنگ وہ دلاویز اخضریت لئے ہوے تہا جو دیکہنے والے کے سرور کے لئے امید اور لذت جاودانی کا ایک نیا عالم پیدا کر دیتا ہے اوس کا قد میانہ تہا مگر جسم کا تناسب جوش مستی کے سانچے مین ڈہلا تہا - اوس کی کمر ایسی پتلی اور نازک اور اوس کے سینے کا ابھار ایسا ولولہ خیز اور جوش انگیز تہا کہ ممکن نہ تہا کہ کوئی اوسے دیکہے اور مسحور و از خود رفتہ نہ ہو جائے - اوس کا منہہ غنچے کی طرح تنگ تہا اور جب وہ مسکراتی تہی تو اوس کے گلابی ہونٹون کے جدا ہونے سے مشرق کی موتیون کو غیرت دلانے والے دانتون کی ایک آبدار لڑی سی نظر آجاتی تہی -

اوس کے ہاتھہ ایسے خوبصورت تھے کہ ایک شہزادی کو بھی دیکھہ کر رشک آتا۔ لیکن باوجود اس تمام دل لبھانے والے حسن کے اوس مین کوئی بات ایسی ضرور تھی جس کو اگرچہ جسارت یا بے باکی سے تعبیر نہین کیا جا سکتا تھا پھر بھی وہ رچرڈ مارکہم کو فوراً ہی متانت کی ضد معلوم ہوئی وہ یہہ نہ بتا سکا کہ اس صاحب جمال عورت کے کمال کو ناقص کرنے والی چیز کیا تھی۔ لیکن پھر بھی اوس کے اطوار مین کوئی فی یقیناً ایسی نکلتی تھی جو یہہ کہے دیتی تھی کہ وہ ایک منکوحہ بی بی کے اطمینان قلبی اور وضع و روش کی بے تکلفی سے عاری ہے۔ وہ اپنے کمالات ذہنی یا انداز معشوقانہ کا ہر وقت کسی نہ کسی طرح اظہار کرتے رہنے پر تلی ہوئی معلوم ہوتی تھی اور اپنی حرکات و سکنات سے اوس جذبہ کو جس سے بیرونٹ کا دل اوس نے متاثر کیا تھا زندہ رکھنے کی کوشش کرتی تھی منکوحہ بی بی کو اپنے خاوند پر اس خیال سے کہ اوس کا دل میرا دل ہے اور اوس کی محبت کسی اور کی طرف منتقل نہین ہو سکتی اطمینان اور وثوق کے ساتھہ جو بھروسہ ہوا کرتا ہے وہ اس عورت مین موجود نہ تھا۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ اس بات کو خوب جانتی تھی کہ قانونی یا بدھی رشتہ بیرونٹ کو اوس کا پابند نہین کرتا اور اس لئے وہ خود آرائی کے آئینے کے سامنے نئے نئے ناز و انداز سے اس طرح کا بناؤ سنگار کرتی تھی کہ بیرونٹ ان مصنوعی قیود کا پابند ہو جائے اور اس ڈر سے کہ مبادا بیرونٹ کا ہر فعل اور ہر لفظ ریشم اور پھولون سے مل کر گوندھے ہوئے سلسلہ ناز کو منقطع کر دے وہ دوبارہ اپنی کرشمہ سنجی کی محنت مین مصروف ہو جاتی تھی اور پینلیوپی[۱] کی طرح اوس کو معلوم ہوتا تھا

[۱] یونانی روایت کے بموجب پینلیوپی یولیسیس شاہ اتھاکا کی عفت مآب

کہ جو کام وہ انجام دے چکی تہی وہ اوسے از سر نو پھر انجام دینا پڑے گا۔
اس مسلسل بے اطمینانی اور پریشانی کی وجہ سے اوس کے بدن
کی حرکات مین ایک طرح کی دائمی اضطراری کیفیت پیدا ہوگئی اور نشست و
برخاست کے وہ متعدد انداز جن کا مقصود اصلی یہہ تہا کہ اوس کے حسن کے
نشو و نما کے ممد و معاون ہون یا اوس کے عاشق کو یہہ موقع دین کہ اوس کے
نورانی سینے کے ابھار کی ایک جھلکی سی دیکھہ لے وہ اب بمنزلہ فطرت
ثانی کے ہو گئے - با این ہمہ اوس کا حسن اور بانکپن عجب شان دلربائی

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۵۸) بی بی تہی - جب یولی سیس جنگ ٹرائے مین جسے گویا یونان کا معرکہ کربلا سمجھنا
چاہیے شریک ہونے کے لئے گیا تو اوس کی غیبت مین چند سفلہ منش سردارون نے
قصد کر لیا کہ پینلوپی سے شادی کرین اور یولی سیس کی سلطنت کو دبا بیٹھین چنانچہ اس غرض سے
وہ پینلوپی کے پاس گئے اور ہر ایک نے اپنا عندیہ ظاہر کیا پینلوپی اپنی وفاداری اور
پارسائی کے اقتضا سے ان بدمعاشون کی یہہ بات سن کر نہایت طیش مین آئی مگر خاوند کے
موجود نہ ہونے سے بے بس تہی لہذا اوس نے مصلحت وقت سمجھہ کر ان لوگون کو یہہ جواب
دے دیا کہ مین اپنے خسر کے کفن کے لئے کپڑا بن رہی ہون جب بن چکون گی تو تم مین سے
ایک کے ساتھہ شادی کر لون گی - چنانچہ اوس نے یہہ کپڑا بننا شروع کیا مگر اپنے وعدے
کے ایفا سے بچنے کے لئے اوس نے یہہ ترکیب نکالی کہ جتنا کپڑا دن کو بنتی تہی اوتنا ہی رات کو
اودہیڑ ڈالتی تہی اور کام ختم ہونے مین نہین آتا تہا - ایک دن اس اودہیڑ بن مین اوس کے
چاہنے والون نے اوس کو پکڑ لیا اور اوس سے زبردستی اقرار لے لیا کہ فلان دن وہ
اون مین سے کسی سے شادی کر لے گی مگر حسن اتفاق سے یولی سیس اوس دن سے پہلے
آپہونچا اور آتے ہی اوس نے ان غاصبون کو مار کر بھگا دیا اس طرح پینلوپی کی خدا نے آبرو
رکھہ لی اور اوس کے خاوند سے اوسے ملا کر اوس کی پاکبازی اور عفت کا اوسے اجر دیا - مترجم

رکھتا تہا اور ایسا تہا کہ ایک نوجوان جس کا اوٹھتے شباب کا زمانہ ہو
نہار جان سے اوس پر نثار ہو جائے۔

اتفاق سے رچرڈ اوسی مسہری پر جس پر مسز آرلنگٹن بیٹھی ہوئی تہی
اوس کے برابر بیٹھا۔ اوسے جلد یہہ بات معلوم ہوگئی کہ مسز آرلنگٹن حقیقت مین
ویسی ہی یکتا اور کامل تہی جیسا کہ بیرونٹ نے اوسے ظاہر کیا تہا اور رائج الوقت
فن ادب۔ ناٹک کی نئی تصنیفات اور فن موسیقی کے جدید نکات کے
متعلق جو ناقدانہ رائے اوس نے گاہ بگاہ ظاہر کی اوس سے اوس کا
مذاق سلیم اور وسعت معلومات پائی جاتی تہی۔

رچرڈ کی نگاہ رہ رہ کر بے اختیار اوس کے چہرے پر جو مضامین زیر
بحث پر گفتگو کرنے کے جوش کی وجہ سے تمتما رہا تہا پڑتی تہی اور جب کبہی
اوس کی بڑی بڑی رسیلی آنکہین رچرڈ سے چار ہوتی تہین تو اوس کے
چہرے پر سرخی اور حیا نمودار ہوتی تہی اور اوسے اپنے قول و فعل کی خبر نہ رہتی تہی
ایک گہنٹے تک کافی کا دور چلتا رہا آخر کار مسز آرلنگٹن نے سلسلہ کلام
اس طرح شروع کیا۔

"اب دل بہلانے کی کیا تدبیر کریں"

بیرونٹ شغل گرچاہتی ہو جی کی بہلنے کی لئے دل مین آمیٹو کلیجہ مرا ملنے کی لئے

رنگین مزاج بیرونٹ کی شوخی طبیعت کی اس جولانی پر چیسٹر اور رچرڈ
بے اختیار مسکرا دئے اور مسز آرلنگٹن محجوب ہوگئین۔

اس کے بعد بیرونٹ نے کہا:

"جو کہیل سب کو پسند ہو مین بہی اوس مین شریک ہو جاؤن گا۔ اگر کہو تو
تاش کہیلین"

چیچسٹر۔ (بے پروائی سے) "جیسا آپ پسند فرمائیں"

اس مین دروازہ کھلا اور ایک کم سن چلبلا لڑکا کوئی چودہ سال کی عمر کا لاکھی رنگ کی وردی پہنے اور اپنی پرشین وضع کے کوٹ مین چمکدار بٹنون کی تین قطارین لگائے ایک نئے مہمان کی اطلاع کرنے کے لئے اندر آیا اس کے ساتھہ ہی ایک پست قد۔ فربہ۔ غیر شریفانہ وضع کا شخص جس کا سن تقریباً چالیس سال کا ہوگا ایک نیلے رنگ کا کوٹ جس مین پیتل کے بٹن لگے ہوے تھے اور زرد واسکٹ اور خاکی پتلون پہنے کمرے مین داخل ہوا اور آتے ہی نہایت ہی بدتمیزی سے پکارا:۔

"کہو یارچہ! اچھے تو ہو۔ ہاربرو۔ کیا خبرین ہین اور تم بولو چیچسٹر! میرے دلبر! کیا حال ہے"

بیرونٹ بعجلت تمام اس انوکھے ملاقاتی کی طرف بڑھا اوس سے ہاتھہ ملاتے وقت اوس کے کان مین کچھہ بات کہی اس پر نووارد فوراً ہی رچرڈ کی طرف متوجہ ہوا اور بیرونٹ نے مسٹر اگسٹس ٹالبٹ کے نام سے اوس کا تعارف رچرڈ سے کرایا۔ بیرونٹ اور یہہ شخص آپس مین کچھہ دیر تک باتین کرتے رہے اور اون کی مصروفیت کو غنیمت جان کر چیچسٹر مارکھم کے پاس آیا اور کہنے لگا:۔

ٹالبٹ بڑے مزے کا آدمی ہے اور جیسا ایک انگریز کو ہونا چاہئے ویسا ہے اگرچہ عادات و اطوار کے لحاظ سے اوسے زیادہ شستہ نہین کہا جا سکتا مگر نہایت دولتمند اور بڑا عالی خاندان ہے۔ آپ دیکھین گے کہ اگرچہ جس طرح اوس کے اطوار پسندیدہ نہین اسی طرح کمالات ذہنی سے بھی وہ معرا ہے لیکن اگر وقت آپڑے تو وہ جان تک سے دریغ نہ کرے گا

اور حقیقت یہہ ہے کہ ایک دفعہ اوس کا واقف ہو کر ممکن نہین کہ انسان اوسے پسند نہ کرے"۔

رچرڈ۔ جو آپ کا یا بیرونٹ کا دوست ہو وہ میرا بھی دوست ہے اور اگر حقیقت مین وہ عزت دار شخص ہے تو اوس کے اوضاع و اطوار کی تھوڑی سی درشتی بآسانی نظر انداز کی جا سکتی ہے"۔

مسٹر چیسٹر"آپ کی اس بات سے معلوم ہوا کہ آپ خود زمانہ دیدہ اور مردم شناس ہین اور اس کے علاوہ آپ کو خود اپنی وضع کا پاس ہے"۔

اس اثنا مین بیرونٹ اور مسٹر ٹالبٹ ایک کوچ پر بیٹھ گئے اور آنریبل مسٹر چیسٹر اپنی کرسی پر جا بیٹھے۔ اب سب مل کر عام طور سے ادہر اودہر کی باتین کرنے لگے۔

مسٹر چیسٹر۔"ٹالبٹ مجھے نہ معلوم تہا کہ تم لندن مین ہو"۔

بیرونٹ"اور مین آپ سے اس کا ذکر کرنا بھول گیا"۔

مسز آرلنگٹن"بالفاظ دیگر یون کہیئے کہ آپ کا یہہ ارادہ تہا کہ اپنے دوست مسٹر چیسٹر کے لئے تہوڑا سا سامان تعجب بہم پہونچا رکہین"۔

مسٹر ٹالبٹ"خاتون صاحبہ آپ کا مجاز تو اب اچہا ہے۔ پرسون جب مین آپ سے ملا تہا تو آپ کو نزلہ کی ترہیک کی شکایت تہی اور مین نے آپ کو ایلاج بتایا تہا کہ اپنے گلے کے گرد جراب پر شہد لگا کر لپیٹ لیجیے"۔

بیرونٹ (جلدی سے اوٹہہ کر اور اپنی کرسی کو فوراً کہڑا کرتا کہ مسٹر ٹالبٹ کا باقی کا جملہ سنائی نہ دے)"یار ٹالبٹ جب سے تم آئے ہو تم نے پینے کو کچہہ نہین مانگا کہو تو شراب کا ایک گلاس تمہارے لئے منگواؤن"۔

مسٹر ٹالبٹ (اپنے سلسلہ کلام کو بدستور تمام جاری رکہہ کر) مگر معلوم ہوتا ہے

کہ آپ نے میرے بتائے ہوے ایلچ پر امل نہین کیا۔ اور میری جو پوچھیے تو میرے پانون کی بڑی بُری حالت ہورہی ہے۔ اور وہ اس طرح ہوئی کہ میرے پانون کی ایک انگلی پر ایک بڑا بڑا گہٹہ پڑا ہوا تہا اب مین کیا کرتا۔ مین نے نکالا اپنا استرا اور تیز کیا اوسے بٹی پر اور لگا میان گہٹے کا گلا کاٹنے مگر گہٹہ تراشنے کے بجاے مین نے قریب قریب اپنی تمام انگلی کا ہی صفایا کر دیا اور ۔"

بیرونٹ (اس بے معنی بکواس مین یکایک دخل دکر) "وہ نوجوان تو ابہی تک نہین آیا جسے ہم اگلے دن شام کے وقت ناٹک مین ملے تہے۔"

ڈائنا:- "کیا آپ کی مراد اوس نازک اندام نوجوان سے ہے جس کا نام ہم نے دلفریب اجنبی رکہا تہا۔"

بیرونٹ:- ہان ہان وہی جس کا حال ہم کو کچہہ نہ معلوم ہو سکا مگر جو ہم سے واقفیت پیدا کرنے کا اس درجہ آرزومند معلوم ہوتا تہا۔

ڈائنا:- "اوس نے وعدہ کیا تہا کہ اس ہفتہ مین وہ کسی دن شام کے وقت یہان آئے گا اور ہمارے ساتہہ گنجفہ کی ایک بازی کہیلے گا وہ کہتا تہا کہ گنجفہ مین اوس سے کوئی بازی نہین لے جا سکتا۔"

مسٹر چیسٹر (جس کے لیے یہہ اندیشہ خار پہلو ہو رہا تہا کہ کہین مسٹر ٹالبٹ اپنی بکواس پہر نہ شروع کر دے):- "گنجفہ کا ذکر چھیڑا ہے تو آؤ ایک بازی کہیل لین۔"

مسٹر ٹالبٹ:- "بھئی اس مین تو مین بہی اقیناً شریک ہون گا" (ڈائنا کی طرف متوجہ ہوکر) گہٹہ کے تراشنے کا واقعہ تو رہ ہی گیا خیر پہر بیان کرون گا۔"

چیسٹر (بیرونٹ کے کان مین) "اس سخرے نے کیا دق کر رکہا ہے

دیکھتے نہین ہو کہ ہمارا نیا شکار تعجب آمیز نگاہون سے اوسی کیا گھور گھور کر دیکھ رہا ہے

بیرونٹ (جلدی سے اوسی لہجے مین) "کچھہ نہ کچھہ کہہ کر اوس کی تشفی کر دو - نہین تو مین ہی ڈانٹا سے کہتا ہون کہ کوئی ایسی دل لبھانے والی بات کرے جس سے یہہ اوجھن دور ہو جائے"

اس وقت پتے نکال کر میز پر رکھے گئے اور مسٹر ٹالبٹ اور آنریبل مسٹر چیسپیٹر نے کھیلنا شروع کیا - سر روپرٹ نے مسٹر ٹالبٹ کی طرف سے بازی لگائی اور اشرفیان اور نوٹ کثیر مقدار مین میز پر رکھہ دئے گئے تھوڑی دیر مین مسز آرنگٹن رچرڈ کی طرف متوجہ ہوئی اور ایک دلربایانہ ادا سے متبسم ہو کر کہنے لگی "کیا آپ کو گنجفہ سے شوق نہین - مین تو مسٹر چیسپیٹر کی طرف ایک گنی کی شرط لگاتی ہون - سر روپرٹ اون کے خلاف شرط لگا رہے ہین اور مجھے گنجفہ مین اون کے خلاف بازی لگانے مین مزا آتا ہے - دیکھیے تو کچھہ دیر مین اونہین کیا دق کرتی ہون"

یہہ کہہ کر یہہ ساحرہ اوٹھی اور جا کر مسٹر چیسپیٹر کے قریب بیٹھہ گئی اوس کی مقناطیسی کشش کا اثر ایسا نہ تھا کہ رچرڈ اپنی جگہہ بیٹھا رہتا - وہ بھی اوٹھا اور اوس کے برابر جا بیٹھا اور کچھہ دیر مین اس غارتگر عقل و ہوش کی ترغیب سے اوس نے بھی اوسی طرف بازی لگانی شروع کر دی جس طرف وہ لگا رہی تھی لیکن مسٹر چیسپیٹر کی قسمت نے اوس کی یاوری نہ کی اور وہ جتنی بازیان کھیلتا تھا سب ہار جاتا تھا - رچرڈ کو اس طرح سے قریباً تیس پاونڈ ہارنے پڑے لیکن اس خیال سے اوس کی ایک گونہ تسلی ہو گئی کہ بخت کی اس نامساعدت مین ایک پری پیکر بھی اوس کی شریک تھی - اس قدر روپیہ ہار جانے پر بھی وہ برابر اوس سے یہی کہتی رہی کہ یقین ہے کہ اگلی بازی مین قسمت ہمارا ساتھہ دے

اور اوس کی سادہ لوحی کی یہہ کیفیت تہی کہ اس ترغیب پر وہ آپ بہی مسٹر چیپٹر کی طرف سے ہی شرط لگاتا رہتا۔ لیکن مسٹر چیپٹر دفعتہً اوٹھہ کہڑا ہوا اور پتے پہینک کر کہنے لگا کہ اب مین تو کہیلتا نہین۔

اس پر مسٹر ٹالبٹ نے مسز آرلنگٹن سے کہا کہ اگر مرضی ہو تو مسٹر چیپٹر کی جگہہ آپ آکر ایک آدہ بازی کہیلیے۔ مسٹر چیپٹر نے پیرونٹ کی طرف دیکہہ کر اپنا سر ہلا دیا اور اوس نے بہی ڈائنا سے یہی اشارہ کیا جس پر ڈائنا نے کہیلنے سے انکار کر دیا۔ غرض کہ گنجفہ کا کہیل اب ختم ہوا اور سر رویرٹ کے ایما سے مسز آرلنگٹن پیانو پر جا بیٹہی اور گانے اور ساتہہ ہی بجانے لگی اوس کی آواز ایسی سریلی اور دلکش اور تصنع سے پاک تہی اور باجا اوس نے اس کمال سے بجایا کہ رچرڈ مارکہم پر محویت کا عالم طاری ہو گیا اور اوس کا دل اوس کے پہلو مین نہ رہا۔

اس وقت دفعتہً مکان کے سامنے کے دروازہ پر کسی کے دستک دینے کی آواز سے سارا مکان گونج اوٹہا اور ساتہہ ہی زور سے گہنٹی بجنے کی صدا بلند ہوئی۔ کچہہ دیر مین وہی نوخیز لڑکا جس نے مسٹر ٹالبٹ کی اطلاع کی تہی اندر آیا اور مسٹر والٹر سڈنی کا نام بطور اطلاع پکارا۔

جو نوجوان اس اطلاع کے ساتہہ کمرہ مین داخل ہوا اوس کا سن بظاہر انیس یا بیس سال سے زیادہ نہ معلوم ہوتا تہا۔ اوس کا قد میانہ تہا اور بدن کا وہ نہایت چہریرہ تہا ایک چست نیلا فوجی وضع کا فراک کوٹ جس کے گلے تک بٹن لگے ہوے تہے۔ سیاہ رنگ کی ایک ڈہیلی پتلون جو باوجود ڈہیلی ہونے کے یہہ بات نہ چہپا سکی تہی کہ اس نوجوان کے گہٹنون مین خم یا اور کوئی ایسا بگاڑ نہین ہے جس سے اوس کے تناسب مین نقص پیدا ہو اور ایک چوڑے

چھوٹے کی لڑکی اوس کے ملبوسات کا تکملہ کرتی تہی اوس کے ہاتھ پانون ایسے چھوٹے چھوٹے تہے کہ بعض دفعہ اونہین دیکھہ کر یہہ گمان ہونے لگتا تہا کہ کہین ان کی غیر معمولی چھوٹائی عیب مین تو داخل نہین۔ اوس کے لمبے لمبے سنہرے رنگ کے بال بل کہاتے ہوئے اوس کے کوٹ کے کالر بلکہ اوس کے شانون پر لہرا رہے تہے اور ان کی وجہ سے اوس کی شکل مین خاص طرح کا زنانہ پن پایا جاتا تہا۔ جب وہ کمرے مین داخل ہوا تو اوس کا دلفریب چہرہ جس کی سرخی و سپیدی مین ابہی ریش و بروت کی سیاہی کا امتزاج نہین ہوا تہا تمتما رہا تہا۔

مسز آرلنگٹن نے اس شرمیلے نوجوان سے ایک ایسے انداز سے جس سے اوس کی اہمیت خاطر متصور تہی یون خطاب کیا "مسٹر سڈنی آپ نے قدم رنجہ فرما کر غریب خانہ کی عزت دوبالا کردی۔ آپ کا آنا مبارک ہو۔ کچھہ دیر ہوئی کہ ہم آپ ہی کا ذکر کر رہے تہے اور ہمین تعجب تہا کہ آپ نے کیون اب تک تشریف لاکر ہمین اپنے شرف صحبت سے مسرور و مفتخر نہین فرمایا"

اس کے جواب مین مسٹر سڈنی نے ایک ایسی آواز مین جس کا سُریلا زیر و بم چاندی کی گھنٹی کی آواز کی طرح کان مین پڑا کہا: "خاتون صاحبہ! آپ کی توجہات اور عنایات مجہے شرمندہ کئے دیتی ہین لیکن مجہے ڈر ہے کہ مبادا ان مین مخل صحبت ہوا ہون۔ مجہے امید تہی کہ آپ اکیلی ہون گی۔ میرا مطلب یہہ ہے کہ سر روپرٹ اور آپ ہی اس وقت مکان پر ہون گی۔ لیکن اس وقت مین دیکہتا ہون کہ آپ کے کچھہ احباب موجود ہین"

اوس کی زبان لکنت کرنے لگی۔ جو عذرات اوس نے پے در پے پیش کئے اون کی وجہ سے وہ ضغطہ مین پڑ گیا اور اس کے بعد اوس نے

اپنے لباس پر نگاہ ڈالی جس سے گویا اوس کا مقصود اس امر کا اظہار تہا کہ وہ ہوا خوری کا لباس پہنے ہوے تہا حالانکہ اس وقت اوسے ملاقات کا لباس پہن کر آنا چاہیے تہا۔

بیرونٹ اور ڈائنا دونون نے بعجلت تمام ایسی گرمجوشی سے اوس کا خیر مقدم کیا کہ اوس کی تشفی ہوگئی اور پہر اونہون نے اوس کا تعارف مسٹر چیسپر مسٹر ٹالبٹ اور مسٹر مارکہم سے کرایا۔

نوجوان ملاقاتی نے جون ہی مارکہم کا نام سنا وہ چونک اوٹہا اور پہر اوس نے اپنی روشن اخضری آنکھین جن مین اس وقت تعجب آمیز دلچسپی بہری ہوئی تہی رچرڈ کے چہرے پر جمائین۔ اس وقت مسٹر چیسپر نے کوئی بات کی اور سڈنی اطمینان و مسرت سے گفتگو مین جو وقت کے عام پسند مضامین کے متعلق تہی شریک ہوگیا۔ رچرڈ کو اس زنانہ منش اور شرمیلے نوجوان کے طرز ادا کے غایت درجے کے فہمیدہ۔ موزون اور پرحیا ہونے پر تعجب ہوا اور بیرونٹ نے بہی جس کی معلومات حقیقت مین وسیع تہین اپنے دلفریب مہمان کی باتون کو توجہ اور تحسین سے سنا۔ باین ہمہ اس نوجوان کے مذاق مین حد درجے کی پاکیزگی پائی جاتی تہی جو بعض دفعہ اگر ناتجربہ کاری پر نہین تو کم از کم ایک ایسی نزاکت پسندی پر ضرور محمول کی جاسکتی تہی جو فی الواقع طفلانہ یا زنانہ تہی۔

ساڑہے گیارہ بجے رات کا کہانا میز پر چنا گیا اور سب مل کر اس کہانے پر جو دن رات کے تمام کہانون مین سب سے زیادہ مسرت بخش اور باعث لطف محفل ہوا کرتا ہے۔ شریک ہوئے۔ مسٹر ٹالبٹ کی قاب مین لذیذ نعمتون کا جو ڈہیر لگ رہا تہا اوس کا اوس پر گدھ کی طرح دندان و چنگال سے گرنا عجب مزا دے اور ہا تہا اور کہانے کے ساتہہ شراب کی جو تولین وہ بلا تکلف پے در پے

خالی کر رہا تہا اوس سے معلوم ہوتا تہا کہ اوس کا ذوق بادہ خواری بہی کسی طرح کم نہین - اثنائے طعام مین اوس نے ایک دفعہ اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ بہت سے لوگ مل کر شراب کی ایک بوتل ختم کرتے ہین اور کہا کہ یہہ طریقہ گنوارون کا ہے - پہر کچہہ دیر بعد اوس نے جب قومی کے تقاضے سے اون لوگون کو بُرا بہلا کہا جو یہہ دعویٰ کرتے ہین کہ فرانس کے بنی ہوئی یا ئی انگلستان کے مٹن چاپ پر ترجیح رکہتی ہے یا یہہ کہ پورٹ یا شیری کے مقابلے کلاریٹ زیادہ دماغ افروز ہے - ایک مرتبہ جب مسٹر چمپیٹر نے اوس کی لایعنی ہرزہ درائی سے تنگ آکر میز کے نیچے زور سے ایک لات اوسے جمائی تو وہ ڈکرا اوٹہا کہ یار میرے گہٹنے کا تو خیال رکہو اور چونکہ اوس کے دوست اس بات کے خواہان نہ تہے کہ اس دلچسپ داستان کی طبع ثانی معرض اشاعت مین آئے علی الخصوص ایسی حالت مین جب کہ ناظرین مین مسٹر والٹر سڈنی کا بہی شمار ہو لہذا اونہون نے زیادہ محتاط ہوکر اپنی ملامت کے اظہار کا ذریعہ لکد زنی کے بجاے چشمک زنی اختیار کیا -

کہانے کے بعد مسٹر ٹالبٹ اس بات پر مصر ہوے کہ مین پنچ کا ایک بہت بڑا قدح اپنے طریقے کے موافق تیار کرون گا لیکن اونہین یہہ معلوم ہوا کہ اس قدح کے خالی کرنے مین فقط مسٹر چمپیٹر ہی اون کے مددگار ہون گے مسٹر والٹر سڈنی کی یہہ حالت تہی کہ شراب کے گلاس کو اپنے لب تک لاکر پہر نیچے رکہہ دیتا تہا کچہہ دیر مین جب مسٹر ٹالبٹ کے دماغ کو شراب زیادہ چڑہی تو ان حضرت کو نغمہ آرائی کی سوجہی اور اپنی مکروہ اور بے ہنگام آواز مین اونہون نے ایک شکار کے گیت کی تان اوڑانی شروع کی - آپ نے اپنے دوستون سے یہہ بہی فرمایش کی کہ گیت کے کڑے مین میرے ساتہہ شریک ہو جیئے اور جب اونہون نے

فال ڈی لال۔ فال ڈی لال۔ فال ڈی لال

کی گنواری سے لیے مین اون کے ہم نواہونے سے انکار کیا تو آپ بہت بگڑے یہہ نہین کہا جاسکتا کہ اس کے بعد مسٹر ٹالبٹ کیا کچھہ نہ کرتی۔ مگر بیرونٹ۔ مسٹر چیسپیر اور ڈائنا کی خجالت اور پریشانی اور ساتھہ ہی رچرڈ مارکھم اور والٹر سڈنی کے تعجب کی کچھہ انتہا نہ رہی جب کہ فرط بدمستی سے وہ دفعتہً اڑا اڑا دہم زمین پر آرہی اور گرتے کے ساتھہ ہی خراٹے لینے لگے۔

مسٹر چیسپیر نے ایک اندوہگین آواز مین اپنا سر ہلا کر اور اپنے چت لیٹے ہوے رفیق بادہ پیما کی طرف اس انداز سے دیکھہ کر کہ گویا وہ اوس کی نعش کے سرہانے کھڑا ہوا اوس پر نوحہ پڑھہ رہا ہے کہا:۔

"کیا ہی افسوس کا مقام ہے۔ اگر اس شخص مین ایک عیب نہ ہوتا تو اس کے برابر دنیا مین کوئی آدمی نہ تھا۔ اور زیادہ افسوس تو اس بات کا ہی کہ یہہ واقعہ ہر رات کو پیش آیا کرتا ہے جس سے اوس کے خیال جلن پر بہت بڑا دہبہ لگتا ہے۔ اگر اس سے قطع نظر کیا جاے تو یہہ ایک بے نظیر شخص ہے اور دولت مند بھی پرلے درجہ کا"

اس وقت رچرڈ کی آنکھین والٹر سڈنی کی آنکھون سے چار ہوئین جس کے خوبصورت چہرے پر حقارت اور نفرت کی علامات واضح ترین صورت مین ہویدا تھین اور جو نظارہ کہ ابھی اوس کے دیکھنے مین آیا تھا اوس کے متعلق اوس کے لبون کی پُرغرور جنبش سے بھی یہی ظاہر ہوتا تھا۔ چند لمحون مین وہ رخصت ہونے کے لئے اوٹھا اور ڈائنا سے خلق آمیز سرد مہری کے ساتھہ میش آیا۔ بیرونٹ اور چیسپیر سے اجنبیون کی طرح رکتا ہوا ملا۔ لیکن جب مارکھم سے رخصت ہوا تو اوس نے نہایت گرمجوشی ظاہر کی۔ اور یہہ امید ظاہر کی کہ ہم پھر

ملین گے اور اس امید مین کچھہ ایسا اخلاص پایا جاتا تہا کہ دوسرون کے ساتھہ برتاو کا جو طرز اوس نے اختیار کیا اوس مین اور اس مین زمین آسمان کا فرق تہا۔
اس رات بیندرچرڈ مارکہم کی آنکھون سے جاتی رہی۔ مسز آرلنگٹن کی تصویر۔ اوس کی باتین اور دردلبا اور ولولہ خیز حرکات وسکنات رچرڈ کے تصور مین پھرتے رہے اور اگر کوئی شخص اوس کی خوابگاہ مین موجود ہوتا تو اوسے رہ رہ کر یہ شعر گنگناتا سنتا

تا بم زدل برد کافر ادائے بالا بلندے کو نہ قبائے
از زلف پر خم مشکین نقابے وز تابش تن زرین ردائے

لیکن گاہ بگاہ رچرڈ کے خیالات بٹ کر اوس دلفریب نوجوان کی طرف چلے جاتے تہے جو ابہی محض لڑکا معلوم ہوتا تہا اور اوس کی دوستی کا اس قدر متمنی تہا اور جو باوجودیکہ فطرتاً اکت سے اس قابل نہ تہا کہ دنیا کے نشیب و فراز کے صدمات کی تاب لا سکے پھر بہی اس کی مصیبتین سہنے کے لئے ابہی سے اس کے پرخطر دنگل مین موجود تہا۔ بعض دفعہ رہ رہ کر رچرڈ کو اس بات پر سخت ہی تعجب دامنگیر ہوتا تہا کہ خوش مذاق اور ذی ثروت سر ویرٹ ہاربرد۔ خوش سلیقہ اور خوشنما ڈالنا اور نازک طبع مسٹر آرتھر چیپٹر۔ مسٹر البٹ جیسے بدتمیز گنوار کی صحبت کی تاب کیونکر لا سکتے ہین

ساتوان باب

زینت منزل

جن واقعات کا ہم اب ذکر کرنے والے ہین وہ اوس صبح کو پیش آئے جو واقعات متذکرہ فصل گذشتہ کی شب کے بعد طلوع ہوئی۔ اب سین بدل جاتا ہے اور ہمین ایک چھوٹا سا خوش قطع بنگلہ محلہ اپر کلپٹن کے نواح مین نظر آتا ہے۔
یہہ دلفریب کنج عشرت جس مین دو منزلین تہین اور جس کے بازو مین

ایک بڑا کمرہ تہا زرد رنگ کی اینٹون سے تعمیر ہوا تہا جن کا رنگ اس وجہ سے کہ پایہ تخت کے دود آمیز ابخرون کی رسائی سے یہہ عمارت بہت دور تہی ابہی تک بحالت اصلی قائم تہا۔ اس عمارت کے چارون طرف ایک چہوٹا سا باغ تہا۔ جس کی چمن بندی کوئی پانزدہم شاہ فرانس کے خوشنما طرز کے مطابق کی گئی تہی باغ کے گرداگرد اوس سڑک کو چہوڑکر جو مکان کے سامنے کے دروازے تک جاتی تہی سدا بہار بیلون اور جہاڑیون کی ایک باڑہتی اور اس کے چارون طرف ایک کٹہرہ تہا جس پر سفید روغن چڑہا ہوا تہا۔

یہہ عمارت جس کے احاطہ کا رقبہ کوئی چار ایکڑ ہوگا لندن کے مضافات مین دلکشا ترین تہی اور اس کے عقب مین جہان تک نگاہ کام کرتی تہی سبزاور لہلہاتی کہیتون کا ایک فرحت افزا سلسلہ پہیلا ہوا چلا گیا تہا۔ عمارت کے سامنے زمردین سبزے کا ایک چہوٹا سا قطعہ تہا جس کے وسط مین صاف و شفاف پانی کا ایک حوض چہلک رہا تہا اور اس حوض کی سطح پر راج ہنسون کا ایک خوبصورت جوڑا دوسرے نئی قسم کے آبی پرندون کے ساتہہ تیر رہا تہا۔

گاہ بگاہ صبح کی مہر سکوت کو چند شکاری کتون کے بہونکنے کی آواز توڑتی تہی جو مکان کے عقب مین اون کوٹہریون مین بند ہے ہوے تہے جو صفائی کے لحاظ سے لکہو کہا ملت عیسوی کے پیرووں کے مکانات پر فوقیت رکہتی ہین لیکن با این ہمہ اس مکان کا مالک خیرات و مبرات سے عاری نہ تہا کیونکہ ابہی ابہی ایک غریب عورت اپنے دو بچون کے ساتہہ باورچیخانہ کی طرف سے کہانے اور دوسرے حوائج معیشت سے لدی ہوئی نکلی تہی۔

اصطبل کے دروازے پر ایک سائیس ایک شاندار سرنگ مادیان پر سے اوترتا ہوا نظر آیا جسے وہ ٹہلا کر باہر سے لایا تہا اور جس پر اوس نے اب فخرا ور

محبت بھری نگاہون سے نظر ڈالی۔

مکان کے دریچے انواع واقسام کے صنعتی گملون سے جن مین رنگ برنگ پھولون کے درخت لگے ہوے تھے مزین تھے اور پہلی منزل کے کمرون کی کھڑکیون کے باہر پنجرے لٹکے ہوے تھے جن مین خوبصورت پرند چہک رہے تھے۔

ہم اپنے ناظرین کی توجہ ان کمرون مین سے ایک کی طرف منعطف کرتے ہین۔ اس کمرے کا نام زینت منزل تھا اور اگرچہ اس کا مکین جنس اناث سے تھا۔ لیکن یہہ دیکھہ کر تعجب ہوتا تھا کہ اس مین مردانہ اور زنانہ لباس کے جوڑے اور دوسرے لوازم زینت جو دونون جنسون کے استعمال مین آتے ہین جابجا ایک ساتھہ بکھرے پڑے تھے۔

سنگار کی میز پر حسن اناث کی رعنائی کے دوبالا کرنے کا تمام ضروری سامان رکھا ہوا تھا اور ایک کرسی پر ایک کوٹ ایک واسکٹ اور ایک پتلون پڑی ہوئی تھی ولنگٹن وضع کے سیاہ وارنش دار چھوٹے پیمانے کے بوٹ کے ایک جوڑے کے ساتھہ ایک نازک ولایتی چمڑے کا جوتا رکھا تھا جس مین لکڑی کے تلے لگے تھے۔ ایک بہت بڑی الماری مین جس کے پٹ کسی قدر کھلے ہوے تھے ریشم۔ ساٹن اور انواع واقسام کے دوسرے قیمتی پارچات کے لباس تہ کئے ہوے رکھے تھے اور کھونٹیون کی ایک قطار پر ایک ارغوانی رنگ کا شکاری کوٹ۔ ایک سواری کی ٹوپی اور دوسرے مردانہ وضع کے کپڑے جو سیر وشکار اور مردانہ تفریح سے مخصوص تھے لٹکے ہوے تھے ایک گوشے مین ہلکی ریشمی چھتریان۔ چھڑیان۔ بید اور شکار کے چابک تلے اوپر پڑے ہوئے تھے۔ لیکن ان مختلف اور متخالف اشیاء کی پریشانی مین بھی ایسی جمعیت نمایان تھی کہ معلوم ہوتا تھا

کہ کسی نے دیدہ و دانستہ ان چیزون کو اس طرح سے ترتیب دیا ہے کہ دیکھنے والے کو یہہ گمان ہو کہ اس نہانخانہ عشرت کا مکین یا تو کوئی مرد ہے جس کے مذاق مین عجیب زنانہ پن موجود ہے یا کوئی عورت ہے جس کی طبیعت کا رجحان غیر معمولی طور پر مردانہ واقع ہوا ہے۔ زینت منزل تمول کی نمایش یا طمطراق سے معرّا تہا اس مین مکان کے باقی کمرون کی طرح آسایش و فارغ البالی اور مذاق سلیم کی علامات نمودار تھین مگر ضرورت سے زاید تعیش یا اسراف کی کوئی نشانی اوس مین نہ پائی جاتی تہی۔

زینت منزل کا دریچہ نیم باز تہا۔ ایک بڑا سا بلورین ظرف آب مصفا سے بہرا ہوا جس مین سنہری روپہلی مچھلیان تیر رہی تہین دریچہ کے طاق مین ایک تپائی پر رکہا ہوا تہا۔ کمرہ خوشبودار پھولون کی مہک سے معطر ہو رہا تہا اور خوش الحان پرندون کے چہچہانے سے گونج رہا تہا۔

دریچہ کے مقابل کی دیوار کے برابر ایک فرانسیسی وضع کا پلنگ بچھا ہوا تہا جس کے سرہانے اور پائنتی پر گلابی رنگ کی ساٹن کے پردے ایک تیر کے طلائی پیکان سے جو چھت کے قریب نصب تہا آویزان تھے۔

اس وقت نو بجے کا عمل تہا۔ آفتاب کی زرین شعاعین نیم باز دریچہ مین سے پلنگ پر پڑتی تھین جو اس قدر نرم اور گدگدا تہا کہ بیان نہین ہو سکتا۔

ایک نہایت ہی شکیلہ و جمیلہ عورت جس کا سن بظاہر پچیس سال ہوگا اس پلنگ پر لیٹی ہوئی کتاب پڑہ رہی تہی۔ سر ہاتہہ پر ٹکا تہا اور کہنی تکیے پر تہی اور اس ہاتہہ نے ہلکے سنہری رنگ کے بالون کو بازیچہ بنا رکہا تہا جو اوس کی پشت اوس کے سینے اور اوس کے شانون پر پریشان ہو رہے تھے۔ مگر یہہ پریشانی ایسی نہ تہی کہ سینے کی نورانی جھلک کو بالکل چہپا دیتی۔ اوس کے شانون کا دلفریب ڈہلاو اوس کی

ہنس کی سی گردن کی خوبصورتی اور اوس کے سینے کے ابھار کا سحر اثر تناسب ان گھنے اور چمکتے ہوے بالون مین سے بھی برابر نظر آرہا تہا۔

بلند اور فراخ پیشانی۔ اخضری آنکھین۔ سیدھی ناک۔ پتلے ہونٹ۔ صاف وشفاف دانت اور بھری بھری گول ٹھڈی اس دلربا تصویر کے حسن کو دوبالا کرنے کے مزید سامان تہے۔

بحیثیت مجموعی یہہ کل نظارہ ایسا تہا جسے دیکھہ کر روح کو نااندازاندازہ لذت حاصل ہوتی تہی۔ پرندون کا چہچہانا۔ پھولون کا کہلنا۔ بلورین ظرف مین سنہری روپہلی مچھلیون کا تیرنا جس کمرے کا نام اس فصل کے زیب عنوان ہے اوس کا خوش اسلوبی اور خوش سلیقگی سے سجا ہوا ہونا اور سب سے بڑہ کر فرانسیسی وضع کے پلنگ پر اوس ماہ وش کا محو استراحت ہونا ایسا منظر نہ تہا کہ کوئی دیکھے اور اوس کے دل مین بہر ہی تاب باقی رہے۔ اس کا فراد اکا سراوس دلفریب کہنی سے جس کی گوری رنگت کی جھلک کوشلوکے کی آستین کی رقابت بہی نہین چھپا سکی تکیے کا کام لے رہا تہا۔

کچہہ کچہہ دیر کے بعد یہہ حوروش کتاب سے آنکہہ اوٹھا کر کمرے کے چارون طرف اس انداز سے نظر ڈالتی تہی کہ معلوم ہوتا تہا کہ اگر اوسے تفکر دامنگیر نہین ہے تو کم از کم بے اطمینانی ضرور ہے۔ گاہ بگاہ اوس کی پیشانی پر جو عصمت اور صفاے باطن کی سجدہ گاہ معلوم ہوتی تہی تردد اور اضمحلال کی بدلی سی چہا جاتی تہی اور وہ سینہ جسے آفتاب کی گستاخ شعاعین بہیم بوسے دے رہی تہین ٹہنڈی سانسون کی جو لاگاہ بن جاتا تہا

تھوڑی دیر مین دروازہ آہستہ سے کہلا اور ایک معمر عورت جس کا لباس عمدہ مگر سادہ تہا اور جس کے چہرے سے متانت اور نقاہت نمودار تہی کمرے مین داخل ہوئی اس عورت نے جو خادمہ تہی اس خاتون سے کہا:۔

مسٹر اسٹیونس آئے ہوئے ہین۔ مین نے اون سے کہا کہ آپ
ابھی تک بیدار نہین ہوئین۔ اسپر وہ بولے کہ جب تک آپ بیدار نہ ہون وہ آپکا انتظار
کرین گے۔

خاتون (بےصبری سے) معلوم نہین کیا بات ہے کہ اس وقت میرا جی بالکل
نہین چاہتا کہ مسٹر اسٹیونس سے ملون حالانکہ وہ میرے محسن اور مربی ہین۔
(دفعتہً تردد اور تفکر کی علامات چہرے پر ظاہر کرکے) اچھی لوئیسا تو ہی بتا کہ یہہ کیا
پیش آنے والا ہے جو میرا ماتھا ایسا ٹھنک رہا ہے۔ مین اس وقت ایسی متوحش
اور پریشان ہو رہی ہون کہ میرا دل بے اختیار گواہی دیتا ہے کہ کوئی نہ کوئی
افتاد ضرور پڑنے والی ہے۔ اور۔"

خادمہ (قطع کلام کرکے۔ شفقت اور منت کے لہجے مین) بیوی اس قدر
دلگیر مت ہو۔ اپنے دل کو سنبھالو۔ آپ نہین جانتین کہ دیوار ہم گوش دارد۔ ذرا بلند
آواز سے آپ نے بات کی اور آپ کا راز طشت از بام ہو گیا اور اگر اس ماجرے
کی کسی غیر کو اطلاع ہو گئی تو خدا جانے کن کن مصیبتون اور بلاون کا سامنا ہوگا۔"

خاتون "ایسی ہیبت ناک اسرار کا ڈر تو مجھے ہلکان کئے ڈالتا ہے۔ ہر وقت
مجسم فریب بنے رہنے کو مجبور رہنا۔ اس بات کو پل پل محسوس کرنا کہ مین جیتا جاگتا
اور زندہ و متحرک جھوٹ ہون۔ اپنے قدرتی لوازم و حوائج یہان تک کہ اپنی جنس کی
کمزوریون کو بجبر و اکراہ اجنبی نظر سے دیکھنا۔ ایک زبردست لزوم کے اقتضاء کا جس سے
عنان تاب ہونا اب ناممکن ہے محکوم ہونا ایسی باتین نہین کہ ناقابل بیان درد کی چبھن
بعض دفعہ میرے دل مین نہ پیدا کرین۔"

خادمہ "بیوی پھر بھی سوائے صبر کے اور کوئی چارہ نہین۔ چند مہینے۔ صرف
تین مہینے اور صبر کیجئے اور اس تمام فکر و پریشانی کا نتیجہ جیسا کہ ہمین جتلایا گیا ہے

اچھا ہی ہوگا۔

خاتون "یہہ سب سچ ہے۔ جس شخص کے تمام افعال میری ذات کے متعلق ایسے غور و خوض کا پہلو لئے ہون اوس کی باتون پہ صدق دل سے یقین لانا ہمارا فرض عین ہے (کچھہ وقفہ کے بعد کسی سوچ مین مستغرق رہ کر) "مگر وہ اس عظیم الشان نتیجے کی ماہیت مجھ سے کیون چھپاتے ہین اور جب میرا اون پہ اس درجہ کامل اور واثق اعتماد ہے تو وہ مجھہ پر کیون بھروسہ نہین کرتے۔"

خادمہ (ناصحانہ لہجے مین) اوسنھین ڈر ہے کہ مبادا کسی ایسے وقت مین جب کہ آپ کو اپنے حزم و احتیاط پر قابو نہ ہو وہ راز جو اون کی دانست مین اہمیت کے لحاظ سے ہم سب کی کامیابی کی روح و روان ہے آپ کے مُنہہ سے نکل جاے۔"

(فرط محبت سے) اور بیٹا حقیقت مین۔ معاف کیجیے گا کہ مین اس بے تکلفی سے آپ کے ساتھہ ہم کلام۔"

خاتون "(تیسا) اس کا بالکل خیال نہ کرو۔ دنیا مین اگر کسی میرے ساتھہ محبت ہے تو تمہی کو ہے۔ تمہی نے اس ساڑھے چار سال کے زمانے مین جس کا ایک ایک گھنٹہ مجھہ پر ایک ایک سال سے بھاری تھا اس زہرہ گداز فریب والتباس مین میری ڈھارس بندھائے رکھی۔ یہہ تمہاری مہربانی کا طفیل ہے کہ۔"

خادمہ (ملاطفت کے لہجے مین) "مین نے صرف اپنا فرض منصبی ادا کیا ہے اور جس بات پر میرا دل گواہی دیتا تھا اوسی پر عمل کیا ہے۔ لیکن جیسا کہ مین ابھی آپ سے کہہ رہی تھی آپ بسا اوقات ایسی بے احتیاطی کر بیٹھتی ہین کہ یہہ کسی طرح سے توقع نہین ہو سکتی کہ مسٹر اسٹیونس ایک ایسی تجویز کا راز آپ پر افشا کر دین گے جو"

خاتون (قطع کلام کر کے) مجھہ پر تم بے احتیاطی کا الزام لگاتی ہو۔ بتاؤ تو مین نے

کون سی بے احتیاطی کی ہے۔ کیا مین نے تون کے ہر ایک ارشاد کی تعمیل نہین کی؟ اور کیا مین تمہارے ہر ایک مشورے پر کاربند نہین ہوئی؟ کیا مین نے اپنی زبان تک کو مسخ کر کے سائیس سے گھوڑون اور کتون کے متعلق سائیسی لب و لہجے مین گفتگو کرنے کی مشق نہین بہم پہونچائی؟ اور کیا مین اپنی سرنگ مادیان پر کھیتون اور وادیون مین اون کو اپنے کمیت گھوڑے پر ساتھ لئے سرپٹ نہین پھری جس سے دیکھنے والون کو بھی یہہ گمان ہوگا کہ دو دیوانے بگ ٹٹ جا رہے ہین؟ با این ہمہ تم کہتی ہو کہ مین بے احتیاط ہون۔ کوئی مجھے بتلا تو دے کہ جو بھیس مین نے اختیار کیا ہے اوس کی مناسبت قائم رکھنے کے لئے مین نے کون سا دقیقہ اوٹھا رکھا ہے مجھے نہین یاد پڑتا کہ اس گھوڑے کی سواری کے علاوہ جس کا مین نے ذکر کیا ہے کسی اور تقریب سے باہر جانے کا زیادہ اتفاق ہوا ہو۔ جن لوگون سے میری شناسائی ہے اونگلیون پر گنے جا سکتے ہین اور میرا ایک بھی ملاقاتی ایسا نہین جو اس کنج تنہائی مین مجھ سے آکر ملتا ہو۔ اس طرح میرے اس مکان کی حقیقت کسی راہب کے صومعہ سے زیادہ نہین اور پھر تم کہتی ہو کہ مین بے احتیاط ہون چڑیا جی سے گئی اور راجہ نے کہا کہ الونی کہائی۔

لوئیسا۔ (مسکرا کر) اس کمرے کی دہلیز سے باہر قدم رکھے بغیر بھی یہہ بات میرے بس مین ہے کہ۔"

خاتون" (قطع کلام کر کے اور اپنے نورانی بازو سے ساٹن کے اوس پردے کو جو اوس کے پلنگ کے سرہانے کی طرف تہا کھینچ کر اور جس الماری مین زنانہ ملبوسات رکھے ہوئے تھے ہاتھ سے اشارہ کر کے) میری جنس کے ان کپڑون پر تم ہمیشہ طعنہ زنی کرتی رہو گی۔ افسوس تم کو مجھ اتنی سی بات

کی بہی اجازت نہین دیتین۔ اگر مین گاہ بگاہ اپنے زنانہ جذبات کے اقتضار
کو اس لباس کے پہننے سے پورا نہ کیا کرون تو ممکن نہین کہ مین اس خوفناک
مکروزور اور تلبیس کی تاب لاسکون۔ کیا تمہارا یہہ خیال ہے کہ مین فطرت کے
قوانین کی خلاف ورزی کی مرتکب ہون اور اوس کا خمیازہ کھینچنے سے مستثنیٰ قرار
دی جاسکون؟ اس کے علاوہ جن مشاغل کو میری جنس کے ساتھہ قدرتی لگاؤ
ہے اون مین گاہے ماہے مصروف رہ کر مین نے اپنے دل کو تسلی دینے
کے علاوہ اور کبہی کسی بے احتیاطی کا ارتکاب نہین کیا۔ جب کبہی مین اپنے
بالون کو شانے سے آراستہ کرتی ہون۔ جب کبہی مین ریشم یا ململ کا لباس صرف
اس خیال سے پہنتی ہون کہ دیکہون تو سہی کہ آئینے مین مین کیسی نظر آتی ہون اور
تمہین بہی میرے ساتھہ اس امر مین اتفاق ہوگا کہ میرا یہہ غرور یا تزئین ایک حد
تک حق بجانب ہے تو مین ہمیشہ اس احتیاط کو مدنظر رکہتی ہون کہ اس گوشہ عزلت سے
میرا قدم باہر نہ نکلے اور یہہ تم کو معلوم ہی ہے کہ سوائے تمہارے اس بنا نخانی
مین پرندہ بہی پر نہین مار سکتا۔ سچ سچ کہنا کیا تمہین یاد پڑتا ہے کہ کبہی تم نے مجہے
دریچون کے پردے ہٹا کر لباس پہنتے ہوے دیکہا ہے۔ نہین کبہی نہین
دیکہا ہوگا۔ غرض کہ اس پریشانی پیدا کرنے والے التباس کے برقرار رکہنے
کے لیئے مین نے صرف اون تدابیر پر عمل کیا ہے جس سے میرے دل غمزدہ
کو ایک گونہ تسکین اور تشفی ہوسکتی۔ لیکن اگر تم لوگ یہہ چاہو کہ مین اپنی جنس کو
دل سے بالکل محو کردون اور مستقل اور مسلسل طور پر مردون کا لباس اختیار کرلون
اور ایک گہری بہر کے لئے (وہ بہی شام کے وقت) اپنے جی کے بہلانے
کے لئے اوس لباس کو نہ پہنون جو قدرت نے میرے لئے مخصوص کیا ہے
اور پہر اوس پر یہہ احتیاط کرون کہ اس چار دیواری سے باہر قدم تک نہ رکہون اور

سوائے تمہارے کسی کو اپنی صورت تک نہ دکھاؤن تو۔"

لوئیسا (قطع کلام کرکے دلاسے سے) بیوی جو کچھ آپ کے مزاج مین آئے کیجئے ہم کو ہر طرح سے آپ کی خاطر منظور ہے۔ مگر اسٹیونس آپکا انتظار کر رہے ہین مناسب ہوگا کہ آپ اون سے مل لین۔"

خاتون اس کے سوا اور چارہ ہی کیا ہے۔ اونہون نے میرے لئے ہر طرح کا آرام اور آسایش مہیا کی ہے۔ جو نعمتین کام و زبان کو مرغوب ہوتی ہین اور روپیہ سے خریدی جاسکتی ہین میرے واسطے اونہون نے تمام و کمال بہم پہونچائی ہین اور خواہ اون کے اس طرز عمل سے آنرالامر اونہین کیسا ہی فائدہ کیون نہ ہو پھر بھی فی الوقت تو مین ضرور اون کی مرہون منت ہون۔ اس لئے میرا فرض ہے کہ مین اون کی ملازمت حاصل کرون۔"

لوئیسا (اپنے لفظون پر زور دے کر) آپ کے ساتھ اون کے برتاؤ مین جس قدر تکلف پایا جاتا ہے اوسی قدر وہ فیاضی کا بھی اظہار کرتے ہین۔"

خاتون جہان باوجودیکہ ہمارے تعلقات مین ایک نرالے انداز کی خصوصیت پائی جاتی ہے پھر بھی اوس زمانے سے لیکر جب کہ میری اون سے ملاقات ہوئی آج تک اونہون نے کسی لفظ یا کنایہ یا اشارے سے اوس توقیر کو باطل کرنے کا قصد نہین کیا جس سے وہ ہمیشہ مجھے دیکھا کئے ہین۔ وہ اپنے معاہدے پر قائم ہین اور مین بھی اوسی طرح سے اپنے قول و قرار کا لحاظ رکھون گی۔"

خاتون اسی امید کا تو مجھے سہارا ہے۔ وہ وقت بھی عجب مسرت و شادمانی کا ہوگا جبکہ مین اس بندگران سے آزاد ہوکر اپنے وطن کے کسی دور دراز حصے یا کسی غیر ملک مین جاکر اپنی جنس کا لباس اختیار کرون گی اور اپنی طرز زندگی کو اوس انداز کے مطابق بناؤن گی جو قدرت سے توافق اور میرے

میرے مزاج سے مناسبت رکھتا ہے - انہی جان فزا اور دل خوش کن
وقتوں کا خیال وقتاً فوقتاً دل مین لاکر مین اس نہانخانہ کے حجاب مین اپنے
کو پوشیدہ کرلیتی ہون اور وہ لباس پہنتی ہون جس سے مجھے الفت ہے
اور جو میرا اپنا ہے - جب وہ پُرلطف زمانہ آئے گا تو مین ان دیرمین کٹنے
والے ہفتون اور مہینون کو یاد کرکے جن مین مین نے اپنے مذاق اور
مناسبت طبع پر صبر کرکے اون عادتون کا اختیار کرنا سیکھا ہے جن سے
جنس اناث بیگانہ ہے اپنے دل کو بہلایا کرون گی - اس وقت مین گھوڑون
اور کتون سے ایک بناوٹی اُنس اس خیال سے ظاہر کرتی ہون کہ میرے
یہہ مردانہ رجحان لوگون کی توجہ کو میرے زنانہ چہرے کی طرف منعطف کرنے
سے باز رکھین - مجھے ہر ایک لفظ کو جو میری زبان سے نکلتا ہے حزم و احتیاط
کے ترازو مین تولنا پڑتا ہے - اپنے جسم کی ہر وضع اور انداز کو نظر تعمق دیکھنا
پڑتا ہے اور جن مشاغل سے میری طبیعت کو فطری مناسبت ہے اونہین طوعاً
وکرہاً ترک کرنا پڑتا ہے "

اس تقریر کو ختم کرکے یہہ خاتون تکیے پر سر رکھہ کر لیٹ گئی اور کسی سوچ
مین پڑگئی - لوسیا چند منٹ تک تو انتظار کرتی رہی لیکن آخر کار اوس نے دبی آواز
مین مسٹر اسٹیونس کے معمول سے زیادہ منتظر رہنے کے متعلق یاددہانی
کی جسے سن کر خاتون پلنگ سے بے اختیار اوٹھہ بیٹھی -

اس کے بعد تبدیل لباس کا پراسرار مشغلہ شروع ہوا - خاص وضع کی کمانیون
کے استعمال سے وہ دوشیزگی کے سانچے مین ڈھلا ہوا بدن مرد کے جسم کے
مشابہ ہوگیا گدیون کو خفیف سے دباؤ کے ساتھہ لگانے سے سینے کا ابھار
دب کر قریب قریب نامعلوم ہوگیا سینے کو فراخ اور کشادہ بنانے کی غرض سے کم

معمول سے بہت نیچے کسی گئی اور یہہ سب اس سہولیت کے ساتھہ عمل مین آیا کہ معمول کو اس عجیب التباس سے کسی قسم کی تکلیف یا بے چینی محسوس نہ ہوئی فوجی وضع کے نیلے فراک کوٹ نے جس مین گلے تک بٹن لگے تھے اس تبدیل ہیئت کو مکمل کر دیا اور چونکہ اس وضع کا کوٹ ہمیشہ سینے پر کسی قدر اوٹھا ہوا ہوتا ہے اس لئے خود اس کی تراش سے بھی اخفا مین بہت کچھہ مدد ملی کیونکہ اوٹھتا ہوا جوبن باوجود اس بناوٹ کے بے اختیار پہٹا پڑتا تھا۔ لومیسا نے لمبے لمبے لہراتے ہوے بالون کو خاص توجہ سے سنوارا اور اوس زمانہ آرایش کو جو کسی شہزادی کے لئے بھی سرمایہ ناز ہوتی جہان تک ممکن ہو سکا مردانہ بنا دیا۔

جب تبدیل لباس ہو چکی تو یہہ نیچے اوتر کر ایک کمرے مین داخل ہوا۔ ادہر لومیسا نے زینت منزل سے نکل کر نہایت احتیاط سے دروازہ بند کر کے قفل ڈال دیا اور اوس کی کنجی اپنی جیب مین رکھہ لی۔

آٹھوان باب

مکالمہ

جس کمرے مین وہ صاحب جمال اور سراپا حجاب نازنین جو اس وقت کوئی بیس سال کا نوجوان معلوم ہوتی تھی داخل ہوئی وہ نہایت پر تکلف سامان کے ساتھہ سلیقے سے سجا ہوا تھا۔ ہر ایک شے نفیس اور خوش وضع تھی۔ دیوارون مین پھولون کی کثرت تھی جن سے ہوا مہک رہی تھی اور پردۂ نگاہ پر یہہ منظر ایک ایسی تصویر کھینچتا تھا جس سے بے اختیار فرحت حاصل ہوتی تھی۔

ایک طرف کتابون کی الماریان تھین جن مین انگلستان اور فرانس کے مشاہیر شعرا اور افسانہ نگارون کی تصانیف رکھی ہوئی تھین۔ دیوارون پر چارون طرف

سیر و شکار کے رنگین مرقعے آویزان تھے۔ البتہ آتشدان کی کارنس پر دو چھوٹی چھوٹی تصویریں رکھی ہوئی تھیں جو اعلیٰ درجہ کی صنعت کا نمونہ تھیں۔ ان میں سے ایک تو کسی سولہ برس کے لڑکے کی اور دوسری ایک بیس سال کی حسینہ و جمیلہ لڑکی کی شبیہ تھی۔

ان دونوں تصویروں میں حیرت انگیز مشابہت پائی جاتی تھی۔ وہی چمکدار رسیلی بھوری رنگ کی آنکھیں۔ وہی سنہرے گھنے ملائم اور گھونگر والے بال وہی سیدھی سوتوان ناک۔ وہی گلابی ہونٹ اور بھری بھری ٹھڈی دونوں میں موجود تھی۔ نگاہ ڈالتے ہی دیکھنے والے کو معلوم ہو جاتا تھا کہ یہ دونوں بہائی بہن ہیں اور چونکہ بہائی کے چہرے میں غیر معمولی زنانہ پن اور نزاکت پائی جاتی تھی اس لئے دونوں کی مشابہت اور بھی زیادہ قوی معلوم ہوتی تھی۔ بہائی کی تصویر کے نیچے مینا کار چوکھٹے پر سنہرے حرفوں میں بخط خفی لفظ والٹر اور بہن کی تصویر کے نیچے ایلائزا لکھا ہوا تھا۔

اس کمرے میں جس کی ہیئت کذائی اوپر بیان کی جا چکی ہے ایک کوچ پر ایک شخص آرام کر رہا تھا جس کا لباس پاکیزہ مگر بھڑک اور نمایش سے معرا تھا۔

اس شخص کی عمر حقیقت میں تو تینتیس یا چونتیس سال سے متجاوز نہ تھی لیکن اوس کے چہرے کی متانت سے جیسے یا تو اوس نے جان بوجھ کر ایسا بنایا تھا یا جو کاروبار و دماغی مصروفیت کی عادات سے ایسا ظاہر ہوتا تھا اوس کی عمر بظاہر دس سال زیادہ معلوم ہوتی تھی۔ یہ شخص خوش رو اور فربہ اندام تھا۔ اور بہ لحاظ عادات و اطوار کے بدرجہ غایت خلیق و متواضع تھا مگر تنہائی کے عالم میں یا ایسی حالت میں جب کہ گفتگو کا مشغلہ نہ ہوتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا

تہا کہ وہ کسی فکر مین مستغرق ہے اور اوس کا دماغ کثیر التعداد اور ضروری معاملات کی عقدہ کشائی مین مصروف ہے۔

جس وقت زینت منزل والی خاتون کمرے مین داخل ہوئی تو مسٹر اسٹیونس (یہی وہ شخص ہے جس کو اس کمرے مین ہم نے تنہا بیٹہا ہوا پایا تہا) اپنی جگہہ سے اوٹہا اور مہربانی ادب اور سرپرستی کے ملے جلے لہجے مین اوس سے یون ہم کلام ہوا :-

میرے پیارے والٹر حقیقت مین تم سے ملے ہوے زمانہ گذر گیا یہان آئے ہوے مجھے ڈیڑہ مہینہ ہوتا ہے مگر تمہین میرا وہ خط تو مل گیا ہوگا جس مین مین نے لکہا تہا کہ ایک نہایت ہی ضروری کام سے مجھے مجبوراً پیرس کا سفر اختیار کرنا پڑا ہے۔؟"

اس کے جواب مین خاتون نے (یا چونکہ آیندہ کے لئے اوس کا کوئی نہ کوئی نام ہونا چاہیے اس لئے ہم اوسے والٹر یا مسٹر والٹر سڈنی کہہ کر پکارین گے) کہا :-

آپ کا عنایت نامہ مجھے ملا تہا اور اوس کے ساتہہ جو شیرینی اور رقم آپ نے ارسال فرمائی تہی وہ بہی وصول ہوئی شکریہ قبول فرمائیے لیکن روپیہ کے مرحمت فرمانے مین تو آپ بے حد فیاضی کو کام مین لاتے ہین حالانکہ (مسکراکر) مجھے اسراف کے ارتکاب کا کبہی موقع ہی نہین ملتا کیونکہ روزانہ سواری کے سوا مین اور کبہی کہین باہر نہین جاتا اور یہہ آپ کو معلوم ہی ہے کہ نہ کبہی مین کسی سے یہان ملتا ہون نہ میرے ملاقاتیون کی تعداد ایسی کچہہ زیادہ ہے۔"

مسٹر اسٹیونس۔ عزیزمن مجھے معلوم ہے کہ تم حتی الامکان میرے

مشورے پر عمل کرتے ہو مگر میرے مقصد کے بر آنے مین اب صرف تین مہینے کی قلیل مدت رہ گئی ہے اس کے بعد ہم دونون کو قسمت کی تلون مزاجی کی کچھہ بھی پروانہ ہوگی اور پھر جو نتیجہ ان کوششون کا نکلے گا وہ کیسا عظیم الشان اور مسرت خیز ہوگا۔ جن جن تکلیفون کے اوٹھانے پر مین تم سے اب اصرار کر رہا ہون وہ اوس وقت مبدل بہ راحت ہو جائین گی۔"

والٹر (کسی قدر ملامت کے لہجے مین) "جناب من آپ نے شاید اس امر کو نظر انداز کر دیا کہ اس وقت جو باتین آپ مجھہ سے کر رہے ہین وہ میرے لئے معمے ہین۔ اس وقت مین آپ کے ہاتھہ مین بمنزلہ ایک آلے یا ایک کل کے ہون جس سے آپ جو چاہتے ہین کام لیتے ہین۔ مین"

مسٹر اسٹیونس (جلدی سے قطع کلام کر کے) "والٹر! تم اس بارے مین اصرار مت کرو۔ مین اپنے مہتم بالشان منصوبے کی اہمیت کا راز ابھی تم پر ظاہر نہین کر سکتا۔ چندے اور صبر کرو۔ اور یہہ تو تم بھی جانتے ہو کہ اس بات کا مین تمہین کافی ثبوت دے چکا ہون کہ میرا خیال تمہاری طرف سے اچھا ہے اور میرے دل مین تمہاری عزت ہے۔ ذرا سوچو تو سہی کہ میرے بغیر تمہاری حالت کیا ہوتی جبکہ دنیا بھر مین تمہارا ایک بھی عزیز اور قریب اور یار و مددگار نہین ہے۔ یہہ نہ سمجھو کہ مین اپنا احسان جتانے کے لئے یہہ کہہ رہا ہون بلکہ میرا مدعا ان باتون سے صرف اس امر کا اظہار کرنا ہے کہ مجھے اپنے منصوبے کی کامیابی کا پورا یقین ہے اور نیز یہہ کہ مین تمہارا سچا دوست ہون۔ والٹر! مین تم سے سچ کہتا ہون کہ مین ہمیشہ تمہاری جنس کو بھول جاتا ہون اور تمہین محض ایک لڑکا سمجھتا ہون گویا کہ تم میرے برادر زادے یا فرزند ہو۔ تمہاری طرف سے میرے دل مین یہی خیالات قائم ہین۔ مین تمہارا دوست ہی نہین

بلکہ اس سے بھی کچھ زیادہ ہون اس لئے کہ مجھہ کو تم سے پدرانہ اُنس ہے"
والٹر۔"اور مین آپکا بدرجہ غایت ممنون احسان ہون لیکن مین جو آپ سے ہمیشہ اصرار کرتا رہتا ہون کہ آپ مجھہ پر زیادہ اعتبار کرین تو اوس کی وجہ یہہ ہے کہ مین چاہتا ہون کہ مجھے اپنے ذاتی علم سے یقین ہوجائے کہ میرا موجودہ طرز عمل کسی بُرے یا خطرناک منصوبے کی کامیابی کا معین نہین ہے۔ میرے اس اظہار مافی الضمیر کو آپ معاف فرمائین گے کیونکہ بسا اوقات مجھے نہایت ہی متوحش خیالات پیدا ہوتے ہین اور گھنٹون ناقابل بیان وسوسے میرے دل مین گذرتے رہتے ہین اور معلوم ہوتا ہے کہ گویا مین آنکھون پر پٹی باندہے ہوے ایک قعر کے کنارے چل رہا ہون"
مسٹر سٹیونس (اپنی متانت اور خاطرجمعی کو ہاتھہ سے نہ دیکر)
"والٹر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ کیون تم ایسے شبہات ظاہر کرتے ہو جن سے میری آبرو پر حرف آتا ہے۔ مین تمہین بارہا یقین دلا چکا ہون اور اب پھر دلاتا ہون کہ تمہین خوف کی کوئی وجہ نہین"
والٹر (جوش کے ساتھہ) "تو پھر یہہ تبدیل ہیئت کیون؟ اور مجھے اپنی جنس کے اخفا پر مجبور کرنا اور علی الاتصال فریب دہی کے ارتکاب کی ترغیب کیون؟"
مسٹر سٹیونس۔ (اشتی کے لہجے مین) کیا سخت دیانت قوی سے قوی احتیاط کے ساتھہ تعلق نہین رکھہ سکتی؟ میری نیت کا اوس کی ظاہری حالت سے اندازہ مت کرو۔ عجیب و غریب منصوبے جو باوجود ندرت کے عزت و آبرو کا پہلو لئے ہوتے ہین اس دنیا مین بسا اوقات بدمعاشی اور سیہ کاری کے استیصال کے لئے کام مین لائے جاتے ہین"
والٹر (بظاہر اس دلیل سے معقول ہوکر) مین اپنی تشکیک کی معافی

چاہتا ہون۔ مین نے غلطی کی جو آپ پر شبہ کیا۔ آپ کا راز دریافت کرنے کی مین آیندہ اس قدر جسارت نہ کرون گا اور اپنے دل مین کوئی وسوسہ یا تردد نہ آنے دون گا۔ اب مجھے یقین ہوگیا کہ جن وسائط سے ہم دونون کی کامیابی عمل مین آنے والی ہے اون کو آپ مجھ سے محض میرے ہی نفع کی غرض سے چھپاتے ہین۔"

مسٹر اسٹیونس"۔ میرے عزیز اور باوفا اور مجھ پر بھروسہ کرنے والے مسٹر والٹر اب تم نے معقول بات کی۔ مین یہی چاہتا تہا کہ تمہاری طبیعت کو آج اسی ڈہنگ پر پاؤن کیونکہ اس وقت مجھے تم سے ایک نہایت ضروری بات کہنی ہے۔"

والٹر"۔ فرمائیے مین آپ کی ہدایت یا مشورے پر بدل وجان کاربند ہون گا۔"

مسٹر اسٹیونس"۔ والٹر مجھے تم سے یہہ کہنا ہے کہ بدین غرض کہ میرے منصوبے کامیاب ہون اور اون کی راہ مین خفیف سے خفیف موانع بھی حائل نہ ہون ایک تیسرے شخص کا ہونا ضرور ہے۔ لازم ہے کہ یہہ شخص ہمارا رازدار ہو اور اوسے سب کچھہ معلوم ہو۔ اوس کی زبان بندی کا بندوبست بعد مین کر دیا جائے گا۔ قصہ مختصر یہہ کہ مجھے ایسا شخص مل بھی چکا ہے جو اس کام کے لئے موزون ہوگا اور مین نے تمام حالات کی اطلاع اوس سے کر بھی دی ہے تمہین کبھی کبھی اوسے بطور مہمان کے یہان رکھنے مین کوئی عذر تو نہ ہوگا۔؟"

والٹر"۔ جناب من آپ کیسی باتین کر رہے ہین۔ بھلا میری مجال ہے کہ مین عذر کر سکون؟ کیا یہہ گھر آپ کا نہین ہے اور کیا آپ کو مجھ پر پورا اقتدار نہین ہے؟ آپ اس بات کو اچھی طرح جانتے ہین کہ آپ کے تمام احکام کی تعمیل مجھ پر لازم ہے۔"

مسٹر اسٹیونس۔ میرا یہہ خیال صحیح تہا کہ تم کو رضامندی اور آمادگی کے

ساتھہ میری رائے سے اتفاق ہوگا اور سچ پوچھو تو ازراہ جسارت مین اوس کو پہلے ہی اپنے ساتھہ آج کھانے مین شریک ہونے کے واسطے کہہ آیا ہون"

والٹر "آج"

مسٹر اسٹیونس - ہان - کیا تم کو اس مین کچھہ عذر ہے ؟"

والٹر - نہین عذر تو کچھہ نہین فقط یہہ خیال ہوا تہا کہ کھانے کی تیاری"

مسٹر اسٹیونس - اس کی فکر نہ کرو - جب تم کپڑے پہن رہے تہے تو مین نے باورچی سے کہا نے کے لئے سب کچھہ دیا تہا - تمہارے بڈہے باورچی کو اگرچہ آنکھون سے کم سوجہتا اور کانون سے کم سنائی دیتا ہے پہر بہی لذیذ کہانے تیار کرنے مین اوسے کمال حاصل ہے - اور چونکہ تمہارے تینون نوکرون کو یہہ خیال ہے کہ مین تمہارا ولی ہون اس لئے میری یہہ مداخلت باعث تعجب نہ ہوئی ہوگی"

والٹر "نوکرون کو اور خیال ہی کیا ہوسکتا تہا - کیا یہہ نوکر جاکر آپ ہی کے مقرر کئے ہوئے نہین ہین ؟ کیا وہ مجہہ کو اور آپ کو یکسان طور اپنا آقا نہین سمجہتے ؟ کیا وہ اس بات سے باخبر نہین کہ یہہ مکان آپ ہی کی ملک ہے اور کیا اونہین (باستثنائے لوئیسا کے کہ صرف اوسی کو یہہ راز معلوم ہے) یہہ یقین نہین دلایا گیا کہ چونکہ میری صحت اچہی نہین اس لئے آپ نے اپنے شہر والے مکان سے مجہے بغرض تبدیل آب وہوا یہان بہیج دیا ہے"

مسٹر اسٹیونس (مسکراکر) تو اس انتظام سے تم خوش ہو اس لئے مجہے بہی اطمینان ہوا - لیکن یہہ تمہین واضح رہے کہ مین نے اپنے دوست کو کہانا کہانے کے لئے ہی نہین بلایا ہے بلکہ وہ دن بہر رہے گا بہی یہین - اس سے ہم کو یہہ موقع ملے گا کہ بوقت فرصت آپس مین گفتگو کرسکین گے - (اپنی گہڑی

دیکھہ کر ہم امید ہے کہ وہ آتا ہی ہوگا۔"

اوس کے منہہ سے یہہ لفظ نکلے ہی تہے کہ سامنے کے دروازے پر کسی نے زور سے دستک دی جس سے سارا مکان گونج اوٹہا۔

تہوڑی دیر مین لوئیسا نے آکر مسٹر مانیٹگ کی اطلاع کی۔

نواں باب

ایک بیوپاری۔ سہتہہ فیلڈ کے واقعات

جارج مانیٹگ ایک قدآور اور تکیل نوجوان تہا جس کی عمر کوئی تیئیس چوبیس سال کی ہوگی۔ بال اور آنکھین سیاہ۔ رنگت مائل بہ ملاحت اور خط و خال نہایت متناسب تہے۔

اس شخص کے اخلاق وسیع اور اطوار پسندیدہ تہے مگر باین ہمہ اوس کے انداز سے پایا جاتا تہا کہ متانت کے ساتہہ کوئی چیز اوس مین ایسی ضرور ہے جس کا حال دوسرون پر نہین کھل سکتا مثلاً اوس کی ذات کے متعلق جب اتفاق سے گفتگو چھڑ جاتی تہی تو وہ اوسے قصداً ٹال دیتا تہا۔ جن لوگون سے اوسے سابقہ پڑتا تہا وہ اون کی اس غرض سے خوشامد کرتا تہا کہ اوس کی نسبت وہ لوگ اچہی رائے قائم کرین اور یہہ خوشامد بسا اوقات بیجا ہوتی تہی لیکن اس مین شک نہین کہ اوس کی معلومات عامہ وسیع اور اکثر مضامین پر محتوی تھین۔ اوس کی دلی آرزو تہی کہ جس طرح بن پڑے دنیا مین نام پیدا کرے۔ دولت پیدا کرنے مین وہ نہایت استقلال سے مصروف تہا اور اس بات کی چندان پروا نہ رکہتا تہا کہ اپنی اغراض و مقاصد کے حصول کے لئے جو وسائل وہ اختیار کر رہا ہے وہ فی نفسہ اچہے ہین یا بُرے۔ عیاشی اور رنگین مزاجی کو اگرچہ اوس کی طبیعت سے

مناسبت تھی مگر وہ کبھی اس بات کو جائز نہ رکھتا تھا کہ یہہ مسرت خیز مشاغل اوس کے کاروبار مین مزاحم یا اوس کے منصوبون کی تکمیل کے سدراہ ہون۔ اوس کے مذہب مین عشق کی حقیقت حسن کی کرشمہ سنجی سے زیادہ نہ تھی اور دوستی کی وقعت اوس کی نظر مین صرف اتنی ہی تھی کہ یہہ ایک رشتہ ہے جس نے مجھے اون اشخاص سے مربوط کر رکھا ہے جن سے ملے بغیر چارہ نہین۔ وہ پرلے درجے کا مطلب پرست اور خود غرض تھا مگر اس قدر سلیقہ اوس مین ضرور موجود تھا کہ اپنے نقائص وعیوب مین سے اکثر کو جن کے موجود ہونے کا خود اوسے اچھی طرح علم تھا دوسرون پر ظاہر نہ ہونے دیتا تھا اس کا نتیجہ تھا کہ اکثر مجالس مین لوگ اوس کو ایک دل خوش کن رفیق سمجھ کر آؤ بھگت کرتے تھے اور بعض لوگ تو اوس کی نسبت یہان تک حسن ظن رکھتے تھے کہ اوسے بڑی خوبیون کا آدمی کہا کرتے تھے۔ اور اور اس سے تو کسی کو بھی انکار نہ تھا کہ وہ نہایت تجربہ کار اور معاملہ فہم ہے۔ چوبیس سال کی عمر مین اپنی سیرت کو ایسے سانچے مین ڈھالنے کے لیئے ضرور ہے کہ درس گاہ عالم مین اوس نے نہایت ہی کم عمری مین ابجد خوانی شروع کی ہو۔

اس قسم کے قبل از وقت نشو ونما پائی ہوئی قساوت قلب اور خود غرضی کے بہت سے نمونے لندن مین پائے جاتے ہین۔ ہر شش ماہی کے اختتام پر نوجوان طلباء کا ایک ٹڈی دل یونیورسٹیون اور مدرسون سے نکل سوسائٹی پر چھا جاتا ہے۔ ان نوجوانون کے دلون مین سوائے اس کے اور کوئی خواہش نہین ہوتی کہ اپنا روپیہ یعجلت تمام برباد کر کے دوسرون کا روپیہ اوڑانے کی تدبیرین سوچین اور طرح طرح کی اوباشیون مین اپنا وقت خراب کرین اور جب یہی نوجوان سن کہولت کے قریب پہونچتے ہین تو اون نوجوانون کے استاد

بن جاتے ہین جنہون نے اون کی جوانی کے زمانے کی طرح منزل عیش وعشرت مین قدم رکہا ہے۔

لیکن مسٹر جارج مانیٹگ کو ان جہاندیدہ لوگون کے طبقے کا رکن قرار نہین دیا جاسکتا کیونکہ وہ اپنا بہت سا وقت تجارتی کاروبار مین صرف کرتا تہا اور ساہوکارون اور مہاجنی کوٹہیون مین اکثر لین دین مین مصروف نظر آتا تہا۔ بخلاف اس کے اگر اون لوگون کی حالت پر نظر ڈالی جائے جن کی طبائع اور مشاغل کا حال ہم اوپر لکہہ چکے ہین تو معلوم ہوگا کہ یہہ لوگ تجارتی کاروبار کو نہایت حقارت کی نگاہ سے دیکہتے ہین اور اوسے ایک سوقیانہ شغل سے تعبیر کرتے ہین۔ علاوہ اوقات کے حسب کہ اونہین ہنڈی کے سکار نے یا روپیہ قرض لینے کے لئے مہاجنون کے پاس جانے کی ضرورت پیش آئے وہ ان مقامات مین بہت ہی کم دیکہنے مین آتے ہین

مسٹر مانیٹگ کا اصول یہہ تہا کہ "ہرا لگے نہ پھٹکری رنگ چوکہا آئے" اور اس خیال کو ع کہ زر زر کشد در جہان گنج گنج

نہایت حقارت سے دیکہتا تہا۔ چنانچہ بسا اوقات وہ یہہ کہا کرتا

مین نے دنیا کے کاروبار مین ہاتہہ ڈالا تو مین بالکل تہیدست تہا

کوئی وقت ایسا نہین کہ میری جیب مین اشرفیان نہ کہنکتی ہون۔

جارج مانیٹگ کے مسکن کا حال کسی کو نہ معلوم تہا کبہی یہہ دیہے مین آتا تہا کہ وہ محلہ کہ اس کنیز مین فلاور پاٹ سے کرایہ کی گاڑی پر سوار ہوا ہی اور کبہی محلہ چیپ سائڈ مین اسٹی بس گاڑی مین سوار ہونے کے لئے اوس کے پیچہے پیچہے دوڑتا جارہا ہے۔ چونکہ یہہ جگہین بالکل مختلف ہین اس لئے ان سے اس امر کا اندازہ کرنا کہ اوس کا مکان کس محلہ مین ہے نہایت ہی مشکل تہا۔

ہم نے اس جنٹلمین کے حالات بیان کرنے مین معمول سے زیادہ تفصیل سے کام لیا ہے لیکن اس کے خاص اسباب ہین جو آیندہ چل کر ظاہر ہون گے۔

جب مسٹر اسٹیونس والٹرسڈنی سے اوس کا تعارف کرا چکا تو کچھہ دیر تک اِدہر اُدہر کی باتین کرنے کے بعد مسٹر مانیٹگ نے اون مضامین کو چھیڑا جن پر وہ آسانی و روانی سے گفتگو کر سکتا تہا۔ اس کے تہوڑی دیر بعد جب کچھہ سکوت ہوا تو مسٹر اسٹیونس نے پوچہا۔

"کہئے شہر مین کوئی نیا واقعہ پیش آیا ہے؟"

مسٹر مانیٹگ "کوئی خاص واقعہ قابل ذکر نہین۔ آج تو شہر جانے کا اتفاق نہین ہوا البتہ رات دیر تک وہین رہنا پڑا کیونکہ ایک معاملہ پیش آگیا تہا جو شکر ہے کہ بخیر و خوبی طے ہوا۔ ہان کل ساہوکار ے مین آخر وقت یہہ افواہ سننے مین مین آئی تہی کہ ایلڈرمین ڈکنس کا دیوالہ نکل گیا۔"

مسٹر اسٹیونس "مین تو سمجہتا تہا کہ یہہ شخص بڑا مالدار ہے۔"

مانیٹگ "نہین جناب اوس کے پاس روپیہ و پیسہ کچھہ بہی نہین رہا تہا مین اوس کی حالت سے خوب واقف ہون۔ آج سے ڈیڑہ سال پہلے بہی اوس کے پتلے ٹکانہ تہا معلوم ہوتا ہے کہ اس عرصے مین اوس نے مشترکہ سرمایہ کی ایک کمپنی کارنوال کی کانون مین سے ٹین نکالنے کے لئے قایم کی۔"

اسٹیونس (بات کاٹ کر) "اور کانون کا سرے سے وجود ہی نہین۔"

مانیٹگ "ہے تو سہی لیکن اوسی کے نقشہ جات و کاغذات پر۔ بہرحال وہ کچھہ نمونے جن کی نسبت اوس نے ظاہر کیا کہ کارنوال کی کانون کے ٹین کے ہین۔ لوگون کو دکہاتا رہا۔ لیکن اب عام طور سے یہہ بات مشہور ہو رہی ہے کہ یہہ

نمو نے ایلڈگیٹ کی ایک کمپنی نے اوس کے پاس بھیجے تھے۔"

اسٹیونس:۔" تو پھر اوسے ایلڈرمین کے عہدے سے مستعفی ہوجانا پڑیگا؟"

مانیٹگ:۔" مستعفی ہونا کیسا وہ تو اور لارڈ میئر کے عہدے رکے اعزاز حاصل کرنے کے لئے امیدواری کر رہا ہے اور اس جسارت اور بے باکی سے کہ گویا اوس کی آبرو پر کسی طرح کا حرف آیا ہی نہین۔"

اسٹیونس:۔" تو آپ کا خیال ہے کہ ڈکمنسن مستعفی نہین ہوگا؟"

مانیٹگ:۔" ہرگز نہین۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ شہر کے انتظام مین جس قدر جلد کوئی تبدیلی کی جائے گی اوتنا ہی اچھا ہوگا۔ بھلا خیال تو کیجئے کہ میونسپلٹی کو مختلف ذرائع سے کس قدر روپیہ وصول ہوتا ہے اور وہ کیسے بیجا طور پر صرف کیا جاتا ہے مثلاً بڑے بڑے رفیع الشان محلون اور عمارتون پر جو پہلے ہی مزین و آراستہ ہین مزید روپیہ بغرض آرایش و تزئین خرچ کیا جاتا ہے حالانکہ شہر کے بیچون بیچ غلاظت۔ جرائم اور سیہ کاری کے ایسے ایسے سنڈاس موجود ہین جن کا صاف کرنا ازبس ضروری ہے۔ مثال کے طور پر پیٹی کوٹ لین۔ اسمتھ فیلڈ۔"

جون ہی کہ مانیٹگ کی زبان سے یہہ الفاظ نکلے والٹر کے چہرے پر یکایک مردنی چھاگئی اور اوس کا تمام جسم کانپنے لگا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ کسی نہایت ہی الم ناک واقعے کی یاد اوس کے دل مین تازہ ہوگئی ہے۔"

اسٹیونس:۔" (گھبراکر) ہین خیر تو ہے کیا ہوا والٹر اپنے آپ کو سنبھالو۔ تمہارے لئے پانی منگواؤن یا کہو تو شراب کا ایک گلاس یا کوئی اور مفرح شے۔"

والٹر سڈنی (قطع کلام کرکے)" نہین کچھ نہین آپ تکلیف نہ کیجئے اب میری طبیعت اچھی ہے۔ لیکن حقیقت یہہ ہے کہ جب مین اوس خوفناک اور وحشت آور سانحے کو یاد کرتا ہون تو مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میری رگون مین خون دوڑتے

دوڑتے بند ہوگیا۔ محض لفظ اسمتھ فیلڈ کا سننا ہی ۔"

مانیٹگ ۔ (والٹر سڈنی کی حالت کے اس فوری تغیر پر متعجب ہوکر) "کیا مین نے نادانستگی مین کوئی ایسی بات کہہ دی ہے جس سے آپ کے قلب کو صدمہ پہونچا ہے؟"

والٹر ۔ (مسکرا کر) "آپ کو معلوم نہ تہا کہ آپ کے الفاظ میرے دل مین کس واقعے کی یاد تازہ کرین گے ۔ لیکن اگر آپ کو اوس خوفناک رات کے تفصیلی حالات معلوم ہون تو آپ یقیناً میری کمزوری سے درگذر کرین گے۔"

اسٹیونس "تم نے مسٹر مانیٹگ کے دل مین اشتیاق پیدا کردیا ہے اور اب سوائے اس کے چارہ نہین کہ اس واقعے کے تفصیلی حالات اون کے سامنے بیان کرو۔"

والٹر سڈنی "یہہ ایک نہایت ہی عجیب و غریب واقعہ ہے اور آپ اسے مشکل سے باور کرین گے لیکن اس کے ساتہہ ہی جب آپ اسے سنین گے تو آپ کے رونگٹے کہڑے ہوجائین گے۔"

مانیٹگ "مجہے آپ سے اس پر اسرار واقعے کے تفصیلی حالات سننے کا بدرجہ غایت اشتیاق ہے۔"

والٹر سڈنی تھوڑی دیر تک کچہہ سوچتا رہا۔ اوس کے بعد اوس نے اپنی داستان اس طرح بیان کرنی شروع کی:-

"چار سال سے کچہہ زیادہ ہوے اور یہہ ذکر میرے اس مکان مین آنے سے کچہہ ہی بعد کا ہے کہ جو سائیس اس وقت میری ملازمت مین ہے اوسے اپنے ہمراہ لئے مین گھوڑے پر سوار شہر مین داخل ہوا۔ مجہے شہر کے حالات بہت ہی کم معلوم تہے بلکہ یون کہنا چاہیے کہ مطلق معلوم نہ تہے اور اس لئے

مجھے یہہ اشتیاق پیدا ہوا کہ دنیا کی سب سے بڑی تجارت گاہ کی سیر
کرون اور چونکہ مجھے اپنے بچپن کا زمانہ بیرونجات مین گذارنے کا اتفاق
ہوا تہا اور لندن کے عجائبات قدرت کی حیرت افزا روایتین میرے سننے مین
آئی تہین لہذا مین نے قصد کیا کہ اس عظیم الشان شہر کے گلی کوچون مین
پاپیادہ چکر لگاؤن چنانچہ مین نے سائیس کو گھوڑا دے کر اسے حکم دیا
کہ پکاڈلی گیٹ کے ایک اصطبل مین ٹہیرے۔ سائیس سے دو تین گہنٹے
کے بعد واپس آجانے کا وعدہ کرکے مین نے چکر لگانا شروع کیا اور یہہ
مطلق خیال نہ کیا کہ بہت دیر ہوگئی ہے۔ اتنے مین شام ہوئی اور مطلع مکدر
ہوچلا۔ اب میری پریشانیون کا آغاز ہوا جس اصطبل مین سائیس گہوڑا لئے
میرا انتظار کر رہا تہا مین اوس کا پتہ بہول گیا اور مجھے معلوم ہوا کہ پایہ تخت پر
بادہ باران کا ایک خوفناک طوفان آیا چاہتا ہے۔ جن بدمعاشون سے
مین نے رستہ پوچہا تہا اونہون نے مجھے سخت جواب دیا۔ قصہ مختصر شام کی
تاریکی مین طوفان نے مجھہ کو ایک ایسی جگہہ آلیا جو بعد مین دریافت کرنے سے
معلوم ہوا کہ بازار اسمتہہ فیلڈ تہا۔ یہہ بات میرے حیطۂ تصور مین نہی نہ آسکتی
تہی کہ ایسے بڑے دولت مند شہر مین ایسے غلیظ ناپاک اور خوفناک مقام کا
ہونا جائز رکہا جا سکتا ہے اور بازار اسمتہہ فیلڈ تو ایک طرف مین اون تنگ و تار
گلیون کی نجاست کی کیفیت بیان کرنے کے لئے الفاظ کہان سے لاؤن
جو اس کے اطراف و جوانب مین ہین مجھے ایسا معلوم ہوتا تہا کہ مین نے جن
ہیبت ناک جرائم اور دردناک افلاس کے مساکن کے حالات قصون مین
تو پڑہے تہے مگر جن کا دارالحکومت کے عین وسط مین موجود ہونا مین کبہی باور
نہ کرسکتا اس وقت اونہین مساکن مین پہر رہا ہون۔ اس وقت مجھے یہہ خیال

آیا کہ تمدن نے صرف خاص خاص مقامات کو اپنے ورود کے لئے منتخب کیا ہے اور کچھ مقامات ایسے بھی ہین جن کے پاس سے وہ اس طور سے گذر اچلا گیا ہے کہ اوس کے نقش یا کا سراغ تک نہین ملتا ۔"

مانیٹگ "مگر اپنی خوفناک سرگذشت کو تو بیان کیجئے ۔"

والٹر "معاف فرمائیے گا کہ مین نے اس طول کلامی سے آپ کی سمع خراشی کی ۔ اندھیری رات مین جب طوفان زوردن پر تہا اور مین سخت ہی خستہ و ماندہ ہو رہا تہا مین نے ایک پرانے مکان مین پناہ لی ۔ اگر مین اس مکان کو پھر ڈہونڈہنے نکلون تو یقین ہے کہ اب مجھے اوس کا پتہ نہ لگ سکے مگر مین اندازاً کہہ سکتا ہون کہ اسمتھ فیلڈ کی جن شاخ درشاخ نجس گلیون کا مین نے ذکر کیا ہے یہہ مکان بہی اونہی مین سے ایک کے سرے پر تہا ۔ یہہ مکان ایسے لوگون کا مسکن تہا جو صورت مین تو انسان تہے مگر سیرت مین خونخوار درندون سے بہی بڑہے ہوئے تہے ۔ مجھے مجبوراً دو بدمعاشون کی جنہون نے اس مکان کو مال غنیمت کا مخزن بنا رکہا تہا ایسی گفتگو سننی پڑی جس سے رونگٹے کہڑے ہوتے تہے ۔ منجملہ دیگر خبث آمیز منصوبون کے ایک یہہ تہا کہ وہ ایک مکان پر چہاپا ماریں جو آبنگٹن کے شمال مین اور مارکہم نام کے ایک خاندان کا مسکن تہا ۔"

مانیٹگ ۔ (دفعتاً) "ہائین ۔ کیا ۔ ایسی عجیب بات ہے ۔" (اس کے بعد فوراً سنبہل کر اور بات بنانے کی کوشش کر کے) "تعجب کا مقام ہے کہ ایسا منصوبہ آپ کے سننے مین آیا ۔"

والٹر "حضرت وہ بڑے بدمعاش تہے ۔ ایسے ایسے کام اون کے آگے کیا تہے ۔ ایک سنگین جرم کے منصوبے پر بحث ختم ہوتی تہی کہ دوسری چھڑ جاتی تہی ۔ یہان تک یہہ باتین ہوتی رہین کہ مجھے یہہ خیال پیدا ہوا کہ میرے حواس

مختل اور میرا دماغ چکر مین آیا چاہتا ہے مین نے بجد وجہد تمام دہان سے فرار ہوجانے کی کوشش کی لیکن اونہون نے مجھے دیکھہ پایا۔ اس کے بعد جو کچھہ پیش آیا مجھے اوس کی خبر نہین کیونکہ میرے ہوش وحواس جاتے رہے بہ الفاظ دیگر مجھے غش آگیا"

ان الفاظ کے ساتھہ اوس کے چہرے پر حیا کی سرخی چھا گئی کیونکہ اس سے اوس کی جنس کی کمزوری پائی جاتی تھی اور وہ خوب جانتی تھی کہ اوس کے متعلق جو راز ہے وہ اوس کے مربی نے جارج مانٹیگ پر ظاہر کر دیا ہوگا۔ ادہر مانٹیگ اوس کو دلچسپی اور شوق کی نگاہ سے دیکھہ رہا تھا کچھہ دیر کے سکوت کے بعد والٹر نے اپنا سلسلہ بیان پھر شروع کیا:۔

"جب مجھے ہوش آیا تو ایک عجب خوفناک نظارہ دیکھا جسے آپ تو تصور مین لا سکتے ہین لیکن مین اوس کے اظہار سے قاصر ہون۔ وہ خوفناک سمان ابتک میری آنکھون کے سامنے ہے۔ یہہ بدمعاش مجھے نیچے کی منزل کے ایک کمرے کی طرف لے جا رہے تھے جس کے مقابل مین فرانس کے خوفناک جیل خانہ بسٹیل یا کیتھولک مذہب کے ہیبت زا دارالقصاص انکویزیشن کے تنگ و تار حجرون کی بھی کوئی حقیقت نہ تھی۔ اس مین ایک چور دروازہ تھا جو ایک قعر کے منہہ پر جس کا تعلق خندق سے تھا لگا ہوا تھا۔ مین نے اون سے رحم کی التجا کی۔ لیکن جب ان ظالمون کا پتھر دل پسیجا تو انھین مال و دولت کی طمع دلائی کیونکہ مین جانتا تھا کہ (مسٹر اسٹیونس کی طرف دیکھہ کر) میرے کرم فرما اور محسن مجھے اس قدر روپیہ دیدین گے کہ ان خبیثون سے اپنا وعدہ پورا کر سکون۔ لیکن ان قسی القلب قاتلون نے میری ایک نہ سُنی اور مجھے اوس تاریک اور متعفن غار مین پھینک دیا۔

مانیٹگ۔ ''معاذ اللہ''

والٹر۔ ''معلوم ہوتا ہے کہ یہہ مکان خندق کے اوپر نہ تہا بلکہ اوس کے ایک طرف کو تہا۔ لیکن اس مین شک نہین کہ چور دروازہ اس مطلب سے بنایا گیا تہا کہ جو آفت رسیدہ ان سنگ دل بدمعاشون کا شکار ہون اونہین وہ اس مین سے نیچے پھینک دیا کرین۔ جب مین کچہہ دور گرتا ہوا چلا گیا تو بجاے اس کے کہ سیاہ اور متعفن کیچڑ مین غرق ہو جاتا مین ایک ڈہلوان تختے پر جو خندق کی دیوار کے ایک بہت بڑے روزن کی طرف مائل تہا جا پڑا اس طرح خوفناک موت سے بچ جانا ایک ایسا واقعہ تہا جس سے مجہہ مین اس قدر ہمت اور جرأت پیدا ہو گئی کہ مجہے خود اوس پر تعجب ہونے لگا۔ آخر کار مین دل مین یہہ سوچ بچار کرنے لگا کہ آیا یہہ بہتر ہو گا کہ مین رات بہر یہین پڑا رہون اور صبح کی روشنی مین اس چور دروازہ کی راہ سے جو میرے سر پر تہا نکلنے کی کوشش کرون یا فوراً ہی یہان سے بچ نکلنے کی کوئی تدبیر کرون۔ مین نے ثانی الذکر تجویز پر کاربند ہونے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ مجہے یہہ خیال پیدا ہوا کہ اس زمین دوز قصر مین روشنی کسی طرح سے آ ہی نہین سکتی اس لئے طلوع صبح کا انتظار بے سود ہے اس کے علاوہ مجہے یہہ خوف بہی دامن گیر تہا کہ جو بدمعاش اپنی خونخواری اور سفاکی کا ثبوت پہلے ہی دے چکے ہین ممکن نہین کہ جب مین چور دروازہ کی راہ سے نکلون اور مجہہ سے اون کی مٹ بہیڑ ہو جائے تو وہ پورا انتظام کئے بغیر چہوڑ دین۔ ساتہہ ہی مین نے یہہ بہی سوچا کہ یہہ امر بہی قرین احتمال تہا کہ مین چور دروازہ کے پٹ کو اوٹہا بہی نہ سکون''

مانیٹگ۔ ''سخت ہی خطرناک موقع تہا''

اسیٹیونس۔ جو اس واقعے کو نہایت توجہ سے سن رہا تہا۔ باوجودیکہ

پہلے بھی کئی مرتبہ سن چکا تھا) خطرناک سا خطرناک اس کے تو تصور سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین۔"

والٹر۔"غرض کہ مین نے اپنے ہاتھہ پاؤن سے ہر طرف ٹٹولنا شروع کیا اور بہت جلد مجھے معلوم ہو گیا کہ مین جس مقام پر ہون اوس کی ہیئت کیا ہے۔ میرے پاؤن اوس عمودی دیوار کے ایک بڑے مربع روزن کے قریب تھے جو خندق پر تھی۔ مین باحتیاط تختے سے اوتر کر زمین پر جو گیلی تھی کھڑا ہو گیا اور چند منٹ تک اوس تجویز کو جو مجھے سوجھی تھی عملی صورت مین لانے کی غرض سے اپنے جرأت اور ہمت سے پورا کام لینے کی کوشش کرتا رہا۔ اس کے بعد مین نے روزن مین سے سر باہر نکال کر خندق پر نگاہ ڈالی۔ پانی تیزی کے ساتھہ بہتا ہوا معلوم ہوتا تھا کیونکہ اس کی گڑگڑاہٹ کی آواز میرے کانون تک پہونچ رہی تھی اور جو بدبو اوس سے اوٹھہ رہی تھی وہ ایسی سخت تھی کہ بیان نہین ہو سکتا۔ بائین طرف مین نے مڑکر دیکھا تو صدہا چراغ اون مکانات کی دوہری قطارون کے تنگ دریچون مین سے جو خندق پر واقع تھے ٹمٹماتے نظر آئے طوفان بالکل فرو ہو چکا تھا مینہہ تھم گیا تھا اور رات صاف اور سہانی تھی۔ چند منٹ مین اس جگہہ کا پورا نقشہ میرے ذہن مین آگیا اور مجھے معلوم ہوا کہ بچ نکلنا میری رسائی سے دور نہین جس روزن مین سے مین جھانک رہا تھا اوس سے کوئی تین فیٹ اوپر ایک تختہ تھا جو خندق کے عرض مین حائل تھا اور دوسری طرف (کیونکہ خندق یہان ایک دیوار سے دوسری دیوار تک دو گز سے زیادہ چوڑی نہ تھی) ایک تنگ کڑاڑا اوس مکان کے مقابل والے مکان کے ساتھہ ساتھہ اوٹھا ہوا چلا گیا تھا جس مین مین اس وقت موجود تھا بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہہ کڑاڑا پاس کے کسی کوچے یا بازار سے جا ملتا ہے۔ میری زبان

اس امر کے اظہار سے قاصر ہے کہ مین اس روزن مین سے نکل کر اس تختے تک جو میرے سر پر تہا کس ترکیب سے پہونچا۔ بہرحال مین نے اس خطرناک اور دشوار گذار مرحلے کو جون توں کر کے طے کیا۔ تختے کے پل پر سے گذر کر مین اوس کڑاڑے پر جا پہونچا جس کا مین ذکر کر چکا ہون اور جو اوس گلی پر جا کر ختم ہوتا تہا جس مین وہ خوفناک چورون کا گہر واقع تہا جس سے مین ایسے حیرت انگیز طور پر بچ نکلا تہا۔ اب مین بے اختیار جلد جلد سمت مخالف مین روانہ ہوا مگر زیادہ دور نہین گیا تہا کہ ایک مکان کا دروازہ بڑے زور سے کھلا اور مردون اور عورتون کا ایک جم غفیر اوس مین سے نکلا اور مین دفعتاً اون مین گھر گیا۔"

مانیٹگ "این۔ کیا اور کوئی نیا حادثہ پیش آیا؟"

والٹر "ہان۔ مگر ایسا نہین جو باعث تشویش ہو لیکن ایسا ضرور تہا کہ جس سے بے اختیار دل مین نفرت پیدا ہوئی۔ دریافت کرنے پر مجہے معلوم ہوا کہ دو عورتین آپس مین جہگڑ رہی تہین اور اون کی تو تو مین مین نے یہان تک طول کہینچا کہ دست و گریبان ہونے تک نوبت پہونچی دونون اس طرح سے لڑنے لگین جس طرح بلیان یا یون کہیے کہ چیلنے لڑتے ہین۔ چاندنی چہٹکی ہوئی تہی اور اس نفرت انگیز منظر پر پوری روشنی ڈال رہی تہی۔ ان خونخوار ہڑبنگیون کا تماشا دیکہنے کے لئے ادہر اودہر کے آدمی اون کے گرد حلقہ باندہ کر کہڑے ہو گئے۔ متواتر دس منٹ تک ان دونون مین لات مکی چلا کی اور دانتون اور ناخنون سے اونہون نے ایک دوسرے کی بوٹیان نوچ نوچ لین اور کپڑے پہاڑ پہاڑ ڈالے۔ مارے زخمون کے اونکی صورتین پہچانی نہین جاتی تہین ناک سے خون بہ رہا تہا۔ بال پریشان ہو کر برہنہ شانون پر بکہر گئے تہے جس سے اس قدر وحشیانہ پن خونخواری اور ہیبت اون کے چہرون سے ظاہر ہو رہی تہی کہ مجہے رہ رہ کر

یہی خیال پیدا ہوتا تھا کہ تہذیب یافتہ دنیا کے پایہ تخت مین کیونکر ایسا منظر دیکھنے مین آسکتا ہے۔"

مانٹیگ۔" اور وہ بھی پایہ تخت کے عین وسط مین!"

والٹر۔" دفعتاً یہہ شور برپا ہوا کہ کوتوالی والے آئے اور تماشائی اور دونون لڑنے والی عورتین بے تحاشا اوسی مکان مین گھس گئین جس مین سے نکلی تھین۔ باوجودیکہ مین نے بہتیری جدوجہد کی کہ اس جم غفیر سے نکل جاؤن لیکن میری کوشش بے سود ہوئی اور مین بھی ریلے مین اون کے ساتھہ مکان کے اندر پہونچ گیا۔ کچھہ دیر مین مین نے اپنے آپ کو ایک بہت بڑے کمرے مین پایا جس مین کم از کم تیس پیٹھے پرانے بستر فرش پر قریب قریب بچھے ہوے تھے۔ اور اس قدر نجس اور غلیظ تھے کہ پتھر کا سرد فرش یا کسی جھاڑی کے کنارے کی ٹھنڈی زمین استراحت کے لئے اون سے بدرجہا بہتر ہوتی اور مین اس غربت زدہ نشیمن کے ساکنون کا کیا حال بیان کرون جن مین سے اکثر ایک لاوارث کے گرد کھانا پکانے مین جس مین سے نفرت انگیز اوٹھہ رہے تھے مصروف تھے۔ انہی مین چند ایسی نوعمر لڑکیان میرے دیکھنے مین آئین جن کے تن پر رداے عریانی کے سوا اور کوئی کپڑا نہ تھا اور جن کے زرد ولاغر چہرون اور بے رونق آنکھون کو اون کے بیجا قہقہون اور مذاق سے ایک عجب وحشت ناکی اور تناقض تھا۔ البتہ ان بیچاریون مین سے بعض کے چہرون سے حسن وخوبی کے آثار جو قبل از وقت زائل ہوچکی تھی نمایان تھے۔ مردون کے نہ سرون پر ٹوپیان تھین نہ پاؤن مین جوتے۔ غرض کہ اس جماعت مین ایسے مرد وعورت شریک تھے جن سے زیادہ مفلس اور مصیبت زدہ لوگ مین نے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔ مین چاردن طرف پوری طرح سے نگاہ دوڑانے نہ پایا تھا کہ ان لوگون نے

یہہ کتابین دفتر افسانہ سی مل سکتی ہین

سیر ظلمات

یعنی زمانہ حال کے سحر نگار مصنف رائڈر ہیگرڈ کے بے نظیر انگریزی ناول پیپل آف دی مسٹ کا فصیح و بامحاورہ اردو ترجمہ جس کی نسبت مشاہیر ملک اور اخبارات نے نہایت عمدہ رائین ظاہر کی ہین۔ یہہ کتاب اس درجہ مقبول ہوئی ہے کہ طبع اول مین سے تھوڑے سے نسخے باقی رہ گئے ہین۔ قیمت کتاب باوجود ۳۵۱ صفحے کی ضخامت کے صرف مبلغ عنقا ہے۔

جنگل مین منگل

یہہ کتاب آج کل کے مشہور انگریزی ادیب رڈیارڈ کپلنگ کی تصنیف موسوم بہ جنگل بک کا اردو ترجمہ ہے جو بتعمیل ارشاد عالی جناب نواب سر وقار الامرا مرحوم و مغفور وزیر اعظم دولت آصفیہ کیا گیا۔ شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی بالقابہ نے اس ترجمہ کی نسبت نہایت اعلیٰ درجہ کی رائے ظاہر کی ہے۔ یہہ کتاب انوار سہیلی کے طرز کی ہے۔

حجم ۳۶۸ صفحے۔ قیمت (سے) مع محصول ڈاک

المشتہر

ظفر علی خان - بی۔اے

خیابان فارس

یعنی

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن ویسرائے کشور ہند کے بے نظیر سفرنامہ
قلمرو ایران کا اردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے کیا گیا اور
اعلیٰحضرت حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اسم گرامی سے باجازت
خاص منسوب کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ ورود حیدرآباد میں مترجم
کو اس کتاب کا ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ میں پیش کرنے کا شرف
حاصل ہوا۔ ترجمہ کی خوبی کی یہ شہادت کافی ہے کہ مشاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب
عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی۔ بی۔ اے۔ شمس العلما مولوی سید علی
بلگرامی۔ بی۔ اے۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر
شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ استاد الشعرا نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی
اور مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پایونیر۔ ابزرور۔
نیر آصفی مدراس۔ مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائیں اس کی
نسبت لکھی ہیں۔ جو دہ تصاویر لندن کے کارخانے کی تیار شدہ اور ایک تصویر
ہز اکسلنسی ممدوح کی کتاب میں موجود ہے۔ جلد انگریزی خاص اہتمام سے
تیار کرائی گئی ہے ضخامت ۴۴۰ صفحے۔ قیمت جلد اول قسم اول عہ قسم دوم عہ
سکہ انگریزی علاوہ محصول ڈاک ہے۔

المشتہر

ظفر علی خان بی۔ اے

نمبر ۳ جلد اول ستمبر سنہ ۱۹۰۲ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر

ظفر علی خان - بی اے

باہتمام منیجر مطبع حیدرآباد پریس متصل مسجد فضل گنج مین طبع ہوا

افسانہ

۱۔ یہہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے ہو گا۔

۲۔ اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہو کرے گا جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتھہ مہذب اور نتیجہ خیز ہون گے۔ ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھہ ہی فصیح و بامحاورہ ہو

۳۔ اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (سے) سکہ انگریزی یا (ہے) سکہ حالی معہ محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلہ مین کچھہ بھی نہین

۴۔ پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ کے بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵۔ نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۸ر سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا

۶۔ خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ نوشتہ خط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین

۷۔ اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہو سکے گا۔

ظفر علی خان۔ بی۔ اے
مالک و ایڈیٹر افسانہ

LIBRARY

مجھہ سے پہہ پوچھنا شروع کیا کہ کیسے آئے ہو؟ کیا چاہتے ہو؟ کیا یہان
رہنے کے قصد سے آئے ہو؟ اتنے مین ایک نے اپنے ساتھیون سے
کہا "اجی مین بتاؤن یہہ کوئی بڑے امیر ہین جو ہم غریبون کا مکان دیکھنے
آئے ہین۔ ضرور ہے کہ ہم کو ان سے کچھہ انعام ملے" مین ان کا مطلب
تاڑ گیا اور جھٹ ایک اشرفی نکال کر اوس شخص کو دی جس نے یہہ بات کہی تھی
اشرفی کی صورت دیکھتے ہی ان سب کے دل مین میری طرف سے اچھا
خیال پیدا ہو گیا۔ خدا ہی کو معلوم ہے کہ کتنی بوتلین شراب کی یہہ لوگ آن کی
آن مین پاس کی دوکان سے لے آئے اور جب سب ایک ایک گلاس
اپنے حلق مین انڈیل چکے تو ہر ایک نے خدمت گذاری کے لئے اپنے
آپ کو پیش کیا ایک نے کہا کہ اگر آپ اس محلہ کی سیر کو آئے ہین تو مین اس
گلی کی چپہ چپہ جگہہ آپ کو دکھا لاؤن۔ دوسرا بولا کہ اگر آپ نے جعل سازی یا کسی
دوسرے "شریفانہ جرم" کا ارتکاب کیا ہے تو مین یا تو آپ کو معاملہ کے رفع دفع
ہونے تک ایسی جگہہ چھپائے رکھون گا جہان کسی کے فرشتہ خان کو بھی خبر نہ ہو
اور یا کسی دوسرے ملک کو فرار ہو جانے مین مدد دون گا۔ مین نے ان
بدبختون کو یہی باور کرایا کہ مین یون ہی پھرتا پھراتا اس طرف نکل آیا ہون اور اس
نواح کی سیر کرنا چاہتا ہون۔ یہہ سن کر مکان کے مالک کو طلب کیا گیا تاکہ مراسم
میزبانی ادا کرے۔ چنانچہ ایک دقیانوسی بڑھیا جس کی آنکھون سے پانی جاری تھا
آئی اور کہنے لگی کہ چلئے مین یہہ سب مکان آپ کو دکھا لاؤن۔ نیچے والی منزل
کے دو کمرون کی طرف اشارہ کر کے اوس نے کہا کہ یہان وہ لوگ رہتے
ہین جو تین پنس بستر کا کرایہ دے سکین اور اپنا کھانا آپ پکائین۔ اس کے بعد
ہم زینہ طے کر کے دوسری منزل پر پہونچے۔ بڑھیا فخر اور اطمینان سے

تیس چالیس کو چون پر جو ذرا صاف تھین اور جن مین نیچے کی منزل کے بسترون کے مقابلہ مین کچھ ہی زیادہ فاصلہ تھا نگاہ ڈال کر بولی کہ ان کا کرایہ چار چار پنس ہے - اس منزل کے کمرون مین بھی کچھ لوگ رہتے تھے اور انھون نے بھی مجھ سے کچھ مانگا - تیسری منزل پر افلاس اور تنگدستی کی جو کیفیت میرے دیکھنے مین آئی وہ ایسی خوفناک تھی کہ بیان نہین ہو سکتا - یہان جو تنگ و تار کوٹھریان تھین وہ پیال کے بسترون سے جن کو صرف آٹھ آٹھ دس دس انچ اونچے تختون نے جدا کر رکھا تھا کچھا کچھ بھری ہوئی تھین - مرد عورتین اور بچے سب کے سب گٹھری ہو کر ایک ساتھ سو رہے تھے - پناہ بخدا ایسا ڈراونا اور نفرت انگیز نظارہ کبھی میرے دیکھنے مین نہین آیا - القصہ اس اخلاقی طاعون خانہ مین سے مین نکلا اور چند منٹ مین بازار ہمتھ فیلڈ مین ایک دفعہ اور پہونچا جس کثیف اور نحس مقام سے مین نکلا تھا اوس کے مقابلہ مین ہمتھ فیلڈ کی متعفن ہوا بھی مجھے زیادہ تازگی بخش معلوم ہوتی تھی"

اس وقت لوئیسا کمرے مین آئی اور کہا کہ کھانا تیار ہے - چنانچہ سب کے سب اوٹھ کر برابر والے کمرے مین آئے جہان میز لگی ہوئی تھی - مانٹیگ نے کھانے کے بعد شراب خوش گوار کا ایک گلاس پی کر سلسلہ کلام اس طرح شروع کیا "مگر آپ نے ان بدمعاشون کے استیصال کی غرض سے اس پرانے مکان کے متعلق پولیس مین بھی اطلاع کی ؟"

والٹر - "مین نے دوسرے ہی دن علی الصباح دو گم نام خط روانہ کئے تھے - ایک تو مسٹر مارکہم کے نام جس مین اون کو متنبہ کیا تھا کہ اون کے مکان پر چھاپہ مارا جانے والا ہے اور دوسرا لندن کے لارڈ میئر کے نام مسٹر اسٹیونس کو میری اس کارروائی سے اتفاق نہ تھا لیکن -"

مسٹر اسٹیونس - (جلدی سے قطع کلام کرکے) "بھلا مین اس بات کا کب روادار ہوسکتا ہتا کہ تم ایک ایسے معاملے کے متعلق خواہ مخواہ شور برپا کرو جس سے سوائے اس کے اور کچھہ حاصل نہ ہتا کہ تمہارا نام ظاہر ہو۔"

مانیٹگ - "اس مین تو شک نہین کہ اس واقعے کے بعد سے آپ کو غروب آفتاب کے بعد مکان سے باہر رہنے کا شوق کم ہوگیا ہوگا۔"

والٹر "شام کے بعد شہر مین پھرنے سے تو مجھے البتہ رغبت نہین رہی اس کے علاوہ مین لندن کو خواہ اور ہو خواہ سویر جاتا ہی بہت ہی کم ہون جس کی وجہ یہہ ہے کہ نہ تو کوئی سامان تحریص و ترغیب ہی ایسا ہے جو میرے وہان جانے کا محرک ہو اور نہ میرے دوست آشناؤن کی تعداد ہی اتنی زیادہ ہے کہ اون کی صحبت کے لطف کی آرزو مجھے وہان کھینچ کرلے جائے۔ ہان کچھہ دن ہوے کہ ایک دن سر شام مین ناٹک مین چلا گیا اور وہان اتفاقیہ طور پر ایک جنٹلمین اور ایک لیڈی سے جو میرے برابر بیٹھے ہوے تھے گفتگو چھڑ گئی نتیجہ یہہ ہوا کہ مجھے لیڈی نے جس کا نام مسز آرلنگٹن تہا اپنے مکان پر آنے کی دعوت دی اور۔"

مانیٹگ - (بے اختیار ہوکر) "مسز آرلنگٹن؟"

والٹر "ہان وہی - وہ سر رویرٹ ہاربرو کی آشنا ہے - میری یہہ تمنا ہے کہ تماشا گاہ عالم کی کچھہ سیر کرون اور اپنے موجودہ لباس سے اس مقصد کے حصول مین فائدہ اوٹہاؤن - چنانچہ مین پچھلی شام کو مسز آرلنگٹن کے یہان گیا اور زندگی کی درس گاہ مین ایک ایسا سبق سیکہا جو ابہی تک میرے دل پر نقش ہے وہان گوناگون طبیعتون اور مختلف مزاجون کے چند شخص میرے دیکہنے مین آئے ان مین ایک طرحدار عورت تہی - ایک بیرونٹ تہا - ایک خوش وضع جنٹلمین تہا -

اور ایک نوجوان تہا جس کی صورت اور وضع قطع دل پر بے اختیار اثر ڈالتی تہی اور ان سب کے ساتہہ ایک بد سلیقہ گنوار بہی تہا جس کا نام اگر میرا حافظہ غلطی نہین کرتا تو البٹ تہا۔ اس البٹ کی بد تمیزی اور بد اطواری کی یہہ کیفیت تہی کہ ایک سائیس بہی اوسسے دیکہہ کر شرما جاتا۔ لیکن اتنا ضرور تہا کہ اس فریب نوجوان کو اس کندہ ناتراش گنوار کی صحبت اور گفتگو سے ویسی ہی نفرت معلوم ہوتی تہی جیسی کہ خود مجہہ کو۔ ایک اتفاق البتہ عجب پیش آیا اور وہ یہہ کہ جس دل فریب نوجوان کا مین نے ذکر کیا ہے اوس کا نام مسٹر رچرڈ مارکہم تہا جو اوس ضلعین کے دو ممبرون مین سے ایک تہا جس کے۔"

مانیٹگ۔ (بے اختیار قطع کلام کر کے) "آپ نے کیا کہا! نہایت تعجب کا مقام ہے۔ واقعی نہایت تعجب ہے۔"

یہہ کہہ کر مانیٹگ مڈیرا شراب کا ایک پورا گلاس چڑہا گیا اور پہر اوٹہہ کر کہڑکی کے پاس جا کر کہڑا ہو گیا اور اپنی وضع سے ایسا ظاہر کرنے لگا کہ دریچہ مین جو خوشبودار پہول گملون مین لگے ہوئے تہے اون کی مہک سے اپنا دماغ تازہ کر رہا ہے۔

دسواں باب

نازنین کی داستان

اب ہم رچرڈ مارکہم کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

سر روپرٹ ہاربرو اور آنریبل آرتھر چیپر نے بظاہر اوس کے ساتہہ رابطہ اتحاد بہت کچہہ بڑہا لیا تہا کیونکہ اون کی اوس سے آئے دن یہہ قرار داد ہوتی رہتی تہی کہ وہ فلان مقام پر اوس سے شہر مین ملین گے اور جب کبہی وہ مقام مقررہ پر نہ آتا تہا تو یہہ اوس کے مکان پر جا کر اوسسے اوس کے گوشہ عافیت سے کہینچ لاتے تہے۔ ہفتے مین کم سے کم تین بار وہ ضرور سر آرتھر کے ہان کہانا کہاتا تہا

اور اگر سچ پوچھا جائے تو اوس کی صبح کے وقت کی ملاقاتون کی تعداد روز بروز بڑھنی شروع ہوگئی۔

غرض کہ رچرڈ اب بسا اوقات مسز آرلنگٹن کے ساتھ گھنٹون تنہائی مین وقت گذارنے لگا۔ باوجودیکہ وہ نہایت ضبط کرتا تھا پھر بھی کبھی کبھی اوس کی آنکھین بے اختیار مسز آرلنگٹن کے چہرے پر اپنی محبت بھری نگاہین ڈالتی تھین اور بتدریج مسز آرلنگٹن کی آنکھین بھی رچرڈ کے پیام محبت کا جواب دینے لگین۔ یہ نگاہین ایسی شوق آلودہ اور ساتھ ہی ایسی حسرت بار تھین کہ رچرڈ کے دل مین اونہون نے جنون کا ایک تلاطم برپا کر دیا اور گاہ بگاہ اوسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ کوئی چیز ہے کہ بے اختیار اوسے اس بات پر مجبور کر رہی ہے کہ اس دلربا معشوقہ کو اپنے آغوش اشتیاق مین لیکر لذت جاودانی حاصل کرے۔

ایک دن صبح کو رخصت ہوتے وقت رچرڈ کو ایسا خیال ہوا کہ مسز آرلنگٹن نے ہاتھ ملاتے وقت اوس کا ہاتھ معمول سے زیادہ جوش کے ساتھ دبایا۔ اس خیال کے پیدا ہوتے ہی اوس کے دل پر مسرت کی ایک ایسی کیفیت طاری ہوئی جس کا اوسے اس وقت تک بالکل علم نہ تھا اور جس کے مفہوم کو وہ اچھی طرح سمجھ نہ سکا۔

دوسری صبح کو وہ مسز آرلنگٹن کے مکان پر معمول سے زیادہ سویرے آیا۔ ڈائنا ایک نہایت پر تکلف لباس زیب بدن کئے ہوئے تھی جس کا مستی خیز شباب اپنے پورے تناسب اور رعنائی کے ساتھ ظاہر ہو رہا تھا۔ رچرڈ نے معمول سے زیادہ جوش کے ساتھ اپنے جذبات دلی کا اظہار کیا اور ساحرہ معمول سے زیادہ دل فریب نظر آئی۔

دونون ایک کوچ پر پہلو بہ پہلو بیٹھے ہوئے آپس مین باتین کر رہے تھے

کچھہ دیر کے بعد اون کا سلسلۂ گفتگو یکایک رک گیا۔ آخر کار رچرڈ نے ایک آہ سرد بھر کر کہا:۔

"میرے دل مین رہ رہ کر یہہ خیال آتا ہے کہ عنقریب وہ وقت آنے والا ہے کہ مجھے تمہاری روح آسا صحبت کو الوداع کہنا پڑے گا"

ڈائنا۔ "الوداع! یہہ کیون؟"

رچرڈ۔ "کبھی نہ کبھی تو ضرور ایسا ہوگا۔ کیونکہ ہماری تمہاری راہین بالکل جدا جدا ہین"

ڈائنا۔ "تو آپ کو اپنے اوپر پورا اقتدار نہین ہے؟"

رچرڈ۔ "ہے کیون نہین۔ لیکن ظالم آسمان ہی تو تفرقہ اندازی کے واسطے سر پر موجود ہے"

ڈائنا۔ "یہہ آپ نے سچ کہا" (پھر دبی آواز مین) "بعض شخص ایسے ہوتے ہین جنہین ایک ہی قسم کے احساسات اور جذبات کی کشش بے اختیار ایک دوسرے کی طرف کھینچتی ہے اور ایسون کے لیئے جدائی وہ درد ہے جس کا علاج مشکل ہے"

رچرڈ۔ "ڈائنا! خدا کی قسم تم نے تو میرے دل کی بات کہی"

ڈائنا نے مڑکر رچرڈ کے چہرے پر نظر ڈالی۔ اوس کے رخسار فرط حجاب سے تمتما اوٹھے اور اوس کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے لیکن ان آنسوؤن کے پردہ ہی مین اوس نے ایک ایسی نگاہ غلط انداز ڈالی جو رچرڈ کے جگر کے پار ہوگئی۔ یہہ نگاہ محبت اور الفت سے بھری ہوئی تھی اور اس نے رچرڈ کے دل تک اون سب جذبات کا پیغام پہونچایا جن سے وہ ابھی تک بالکل ناآشنا تھا۔ یہہ الفاظ کہ "تم نے تو میرے دل کی بات کہی" گویا درس گاہ الفت کے

اس طفل ابجد خوان کی طرف سے ایک نئے جذبے کا بے تصنع اظہار تھے
لیکن اس ماہ وش کی آنکھون مین جو آنسو چھلک رہے تھے اور جو سحر آلود
نگاہین اوس نے رچرڈ پر ڈالین اون سے اوس کے دل مین پھر ہمت عود کر آئی
اور وہ امیدین جو بالکل موہوم تھین پیدا ہو گئین - اوس نے فرط اضطراب سے کہا:-
"ڈائنا - تم کیون روتی ہو - خدا کے لئے بتاؤ کہ تمہارے اس غیر معمولی
رنج وغم کا کیا باعث ہے"؟

ڈائنا - (اپنی رسیلی آنکھون کو کچھ دیر تک رچرڈ کے چہرے پر جما کر)
"رچرڈ! معلوم ہوتا ہے کہ تم کو مجھ سے محبت ہے - حالانکہ مجھ کو یقین ہے کہ مین
تمہاری محبت کے کسی طرح قابل نہین ہون"
یہہ کہہ کر ڈائنا زار و قطار رونے لگی -

رچرڈ - یہہ سنتے ہی چونک اوٹھا - ڈائنا کے لفظون نے گویا اوسے
ایک دلخوش کن خواب سے یکایک جگا دیا - ڈائنا کا ہاتھہ جو کچھ دیر سے اوس کے
ہاتھہ مین تھا اوس کی پرجوش گرفت سے خود بخود چھوٹ گیا اور چند لمحون تک اوس پر
محویت کا سا عالم طاری رہا - اوس کی از خود رفتگی کی یہہ حالت دیکھہ کر ڈائنا نے
یاس کے لہجے مین کہا:-
"مین جانتی تھی کہ میری ان باتون سے تم اون فرائض سے آگاہ ہو جاؤ گے
جو اپنی ذات کے متعلق تمہارے ذمہ ہین - حقیقت مین مین اس قابل نہین ہون
کہ تم اپنا پاک اور معصوم دل مجھے دو - لیکن چونکہ مین جان و دل سے اس بات کی
آرزومند ہون کہ تم آیندہ چل کر جب کبھی میرا خیال دل مین لاؤ تو یہہ کہو کہ کسی راستباز
اور صاف باطن عورت سے تمہارا سابقہ پڑا تھا اور چونکہ مین یہہ چاہتی ہون کہ
اپنے ہی خلاف تم کو متنبہ کرون تاکہ مجھے تم اپنا سچا اور بے ریا دوست سمجھہ سکو

لہذا میں مختصر طور پر اپنی سرگذشت بیان کرکے تمہیں بتاتی ہوں کہ وہ کیا واقعات تھے جنہوں نے مجھے اس حالت کو پہونچا دیا۔

"میرا باپ ایک تاجر تھا جو بہت کچھ مال و متاع جمع کرنے کے بعد آخر میں کاروبار تجارت سے دست کش ہوگیا اور چونکہ میں اوس کی ایک ہی اولاد تھی لہذا میری تعلیم و تربیت اوس نے بوجہ احسن کی۔ غالباً اوس کا ارادہ تھا کہ میری شادی کسی بڑے امیر سے کرے اور چونکہ میری ماں میری صغر سنی میں ہی انتقال کرچکی تھی اس لئے ایسی کوئی بڑی بوڑھی گھر میں موجود نہ تھی جو اون نخوت آمیز خیالات کی اصلاح کرتی جو میرے دل میں اپنے باپ کی بیجا ستایش اور ناز پروری سے پیدا ہوگئے تھے۔ تین سال کا زمانہ ہوا کہ ناٹک میں جہاں میں اپنی چند سہیلیوں کے ساتھ تماشا دیکھنے گئی تھی میری ملاقات ایک نوجوان سے ہوئی جو تمہاری طرح بالا بلند دل فریب اور شکیل تھا۔ اوس نے میرے باپ کے نام رسمی طور سے تعارف کا ایک خط حاصل کرلیا جس کا یہہ نتیجہ ہوا کہ میرے باپ نے اوسے دعوت دی اور بہت جلد ہمارے گھر میں اوس کی آمد و رفت ہوگئی۔ اوس کی خوش سلیقگی اور مردم شناسی کی یہہ کیفیت تھی کہ ممکن نہ تھا کہ کسی شخص سے اوس کا سابقہ پڑے اور وہ فوراً ہی اوس کا مزاج داں نہ ہوجائے اور اوسی کے مذاق اور رجحان کے مطابق اپنی گفتگو کے رخ کو نہ پھیر دے۔ چنانچہ اپنے اس ملکہ سے اوس نے میرے باپ کو اپنا بالکل گرویدہ بنا لیا۔ وہ میرے باپ کے ساتھ شطرنج کھیلتا تھا۔ اوس کو شہر کے متعلق ہر قسم کی خبریں سناتا تھا اور اوس کے سامنے شام کا اخبار پڑھتا تھا۔ غرض کہ جارج مانیٹگ (یہہ اوس شخص کا نام تھا) بہت جلد میرے باپ کا نہایت ہی گہرا دوست بن گیا اور ان دونوں کی یگانگت اس حد تک پہونچ گئی کہ میرا باپ کوئی کام نہ کرتا تھا جس میں مانیٹگ سے مشورہ

: لیتا ہوا آخر الامر مانیٹگ نے میرے باپ کو یہہ پٹی پڑہائی کہ وہ اپنا روپیہ تجارت مین لگائے اور کہا کہ یہہ تجویز ایسی ہے کہ نہایت قلیل عرصے مین اوس کا سرمایہ چہار چند ہوجائے گا۔ چنانچہ میرا باپ راضی ہوگیا۔ مین بھی تقاضے سن اس نوجوان کی شکل و شمائل پر کچھہ ایسی فریفتہ ہوگئی تہی کہ بجائے اس کے کہ اپنے باپ کو اس ابلہ فریب نوجوان کے دم مین آنے سے روکتی مین نے اوسے اس منصوبے پر کاربند ہونے کے لئے اولٹا آمادہ کیا۔ اول اول اس تجارت مین بہت بڑا نفع ہوا لیکن کچھہ عرصہ کے بعد قسمت نے پلٹا کہایا۔ مانیٹگ نے اب روز ہمارے گہر آکر یہی خبر سنانا شروع کی کہ کل اتنا نقصان ہوا اور آج اتنا۔ ساتھہ ہی یہہ ضرورت پیش کرنی شروع کی کہ مزید رقم اس نقصان کی تلافی کے لئے صرف کرنی چاہیئے۔ اوس نے یہہ بہی کہا کہ جی کڑا کرکے آخری مرتبہ ایک پانسا اور پھینکنا چاہیئے جس سے یقین ہے کہ گیا ہوا روپیہ پہر ہاتھہ آجائے گا اور سب دلدر پار ہوجائین گے۔

"میرے باپ کو ایک طرح کا جنون سا ہوگیا اور جو کچھہ مانیٹگ مانگتا بیدھڑک دیتا چلا جاتا تہا مجھے اس کا مطلق علم نہ تہا کہ جو کچھہ ہو رہا ہے تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہے اور جب علم ہوا تو سر سے پانی گذر چکا تہا۔ انجام کار میرا باپ بالکل برباد ہوگیا اور جس رہی سہی امید پر آخری مرتبہ روپیہ لگایا تہا اوس کی بہی ناکامیابی کی خبر لے کر مانیٹگ ہمارے گھر آیا۔ میرے باپ نے اب پچتانا شروع کیا لیکن اب اس کا وقت جا چکا تہا۔ آٹھہ مہینے کی قلیل مدت مین اوس کی تمام عمر کی جمع کی ہوئی پونجی ضائع ہوگئی اور اوس کے پاس اتنا بہی نہ رہا کہ اپنا متفرق قرضہ بیباق کرسکے جس دلخوش کن امید پر اوس نے ادا نہ کیا تہا کہ عنقریب وہ مبارک وقت آنے والا ہے جب لکہو کہا اور کڑور ہا روپئے کی یکمشت رقم اوس کو مل جائے گی۔

افسوس! اس جانکاہ واقعے نے جہان میرے باپ کے عیش کو تلخ کردیا وہان اوس کی صحت کو بھی گھن لگا دیا۔ اوس نے مانیٹگ سے نہایت عجز والحاح سے کہا کہ اگر مجھے کوئی حادثہ پیش آجائے تو میری پیاری بچی کا ساتھ نہ چھوڑنا اور اوسی دن جبکہ اوس کی امید دن اور آرزؤن کا خون ہوا اوس نے زہر کھا کر اس دنیا سے مخصوص سے نجات پائی۔

رچرڈ جو مسٹر آرلنگٹن کی داستان کو محویت کے عالم مین سن رہا تہا اس وقت بے اختیار پکار اوٹھا "پناہ بخدا! یہہ مانیٹگ بھی عجب پاجی شخص تہا۔"

مسٹر آرلنگٹن "اب قرض خواہون نے اگر گہر گہرا اور جو رہی سہی چیزین تہین اون پر اپنا قبضہ و دخل جمایا۔ اس بے کسی اور پریشانی کے عالم مین قریب تہا کہ بے خانمان ہوکر مین گلی کوچون مین خاک پھانکتی پھیرون کہ اتنے مین پھر مانیٹگ آموجود ہوا۔ اوس نے اپنی جیب سے اشرفیان نکال کر قرض خواہون کی وہان نبی کی اور میری فوری ضرورتون کے لائق مجھے بھی روپیہ دیا۔ اب میرا کفیل ایک فقط وہی تہا کیونکہ میرے خویش واقارب یا عزیزون کو تو اتنی بھی توفیق نہ ہوئی کہ اس آڑے وقت مین دستگیری تو درکنار خالی خولی دل دہی ہی کرتے۔ میری اس حالت پر مانیٹگ بظاہر اظہار تاسف کرتا تہا اور ایسا معلوم ہوتا تہا"

رچرڈ (قطع کلام کرکے) "شاید تمہارے والد کی جائداد کے نقصان کے متعلق وہ اس قدر خطاوار نہ ہو جیسا کہ اب تک کے واقعات سے مترشح ہوا ہے۔"

مسٹر آرلنگٹن "اس کا اندازہ نتیجہ سے ہو جائے گا جتنا وہ بیدرد اور سفاک تہا اتنا ہی کمینہ بھی تہا۔ اگرچہ میری حالت اوس کے ٹکڑون کی محتاج ہونے کی وجہ سے ذلت کے انتہائی درجہ کو پہونچ چکی تہی لیکن میری قسمت مین اس سے بھی بڑھ کر خواری لکھی تہی۔ ایک وہ زمانہ تہا کہ وہ مجھ سے شادی کا ذکر کیا کرتا تہا یا اب یہہ وقت

آیا کہ اوس نے میری بیکسی سے فائدہ اوٹھایا اور مین اوس کے جذبات بہیمیہ کا شکار رہوگئی ۔"

رچرڈ ۔ (فرط غیظ سے) "لعنت ہے خبیث پر ۔"

مسنر آرلنگٹن "بظاہر اوس کے پاس دولت کثیر تہی لیکن اس کی توجیہ اوس نے مجہے اس امر کا یقین دلاکر کی کہ جس کاروبار مین میرے دلزدہ باپ کو ناکامی ہوئی تہی اوسی مین مدد دینے کے لیئے اوسے ایک اور دوست مل گیا تہا ۔ ہم چار مہینے تک اکٹہے رہے ۔ اس کے بعد اوس نے نہایت سرد مہری سے مجہہ کو آگاہ کیا کہ اب ہمین ایک دوسرے سے جدا ہونا چاہیئے ۔ مجہے اب معلوم ہوا کہ میرے دل مین اوس کی طرف سے فی الحقیقت کبہی سچی محبت کا جذبہ جاگزین نہ ہوا تہا اور جو ذرۃ الفت اول اول میرے دل مین چمکا اوسے اوس کی بیدردی وسفاکی نے بالکل بے نور کردیا ۔ مجہے بعد کو تجربہ ہوا کہ کس قسم کا قسی القلب یہہ شخص تہا ۔ اوس کے منہہ سے ہر موقع پر ایسے جگر دوز فقرے نکلتے تہے جو تیزی مین خنجر و پیکان سے بہی بڑہ کر ہوتے تہے ۔"

رچرڈ ۔ "یا حی حرامزادہ ۔"

مسنر آرلنگٹن "اگر مین نے اوس کی سفاکی پر آنسو بہائے تو اوس نے مجہہ سے اور زیادہ وحشیانہ سلوک کیا اور جتنی مین نے عاجزی کی اوتنا ہی وہ تند ہوا پس تم سمجہہ سکتے ہو کہ ایسے شخص سے جدا ہونا میرے لئے چندان موجب تکلیف نہ تہا ۔ اوس نے چلتے وقت مجہے بیس اشرفیان دین اور نہایت ٹہنڈے دل سے مجہہ کو رخصت کیا وہ دن اور آج کا دن ہے کہ مین نے نہ تو اوس کی صورت دیکہی ہے اور نہ سنا ہے کہ وہ کہان ہے اور کیا کرتا ہے ۔ اس علحدگی کے چند مہینے بعد میرا روپیہ ختم ہوگیا ۔ مین نے قصد کیا کہ اپنے پہلے گناہ کی تلافی کرون اور

پاکبازی اور عزت و آبرو کے ساتھہ زندگی بسر کرون - لیکن مجھے یہہ نہ معلوم تہا کہ جس سے ایک دفعہ افزش ہو چکی ہو اوسے تائب ہونے پر بہی سوسائٹی اپنے حلقہ مین شریک نہ کرے گی - بلکہ اوسے اس بات کا موقع ہی نہ دے گی کہ وہ تلافی مافات کر سکے - مین نے کوشش کی کہ کہین استانی گری کی خدمت مل جائے لیکن کہین نہ ملی - ہر جگہہ جہہ سے چال چلن کے صداقت نامے اور سفارشین مانگی گئین جو میرے پاس کچہہ ہی نہ تہین - مین نے ایک لیڈی کی خدمت مین حاضر ہو کر بہتیری منت و سماجت کی کہ مجھے ایک مہینہ کے لئے امتحاناً رکہہ کر دیکہے مگر اوس کا پتہر دل نہ پسیجا - اوس نے اولٹی مجھے گالیان دین - ایک اور لیڈی کے پاس مین گئی اور اوس سے اپنی تمام حقیقت بلا کم و کاست بیان کر دی اوس نے میرا واقعہ از ابتدا تا انتہا کان لگا کر سنا اور جب سب سن چکی تو اپنے نوکر کو حکم دیا کہ مجھے مکان کے احاطہ سے باہر نکال دے -

"غرضکہ اس سوسائٹی کے جور و جفا کے حالات کہان تک بیان کرون - سوسائٹی مجرم کو سزا ہی نہین دیتی بلکہ جس شامت زدہ عورت سے عمر بھر مین ایک ہی لغزش ہو جاتی ہے اوس سے نہایت کینہ توزی اور سفاکی کے ساتھہ انتقام لیتی ہے اور یا تو اوس کو خودکشی پر مجبور کرتی ہے یا نئے جرائم کے ارتکاب پر آمادہ کرتی ہے - سوائے ان دو باتون کے اور کوئی امر اختیاری ایک ایسی عورت کے لئے ہے ہی نہین جو بھولے سے جادۂ عصمت سے ایک قدم بہی متجاوز ہو -

"اگر اوس پریشانی کے عالم مین کوئی دوست میری دستگیری کرتا یا کوئی ایسا شریف النفس شخص مجھے مل جاتا جس کو یہہ باور آجاتا کہ معصیت کے بعد استغفار بہی ممکن ہے اور اگر مجھے پاکبازی کی راہ پر چلنے کا ایک بہی موقع مل جاتا تو مین بچ گئی ہوتی - ہائے اگر مجھے یہہ موقع ملا ہوتا تو مین تا بحد امکان تلافی مافات کی کوشش کرتی

اور گو مجھے محنت مزدوری کر کے اپنا پیٹ پالنا پڑتا یا کیسے ہی ادنی درجہ کی نوکری اختیار کرنی پڑتی پھر بھی مین ان تمام مشکلات کو روٹی کما کھانے کے اس طریقہ پر لاکھ درجہ ترجیح دیتی جس سے کلنک کا ٹیکا میرے ماتھے پر لگ گیا ہے۔ مگر سوسائٹی نے میرے ساتھ حقارت اور نفرت کا برتاؤ کیا۔ خدا کے لئے کوئی مجھے بتائے کہ اس مسیحی سرزمین مین کیون انجیل مقدس کے اس اک اصول کی تلقین کی جاتی ہے کہ "آسمانی بادشاہت مین ایک گنہگار کی توبہ پر زیادہ خوشی کی جاتی ہے بہ نسبت اون ننانوے پاک شخصون کی عبادت کے جن کو توبہ کی حاجت نہین" مین پھر پوچھتی ہون کہ جب سوسائٹی کے طرز عمل سے اس مقدس اصول کی صریح تکذیب ہوتی ہے تو کیون اس کی تلقین پر اصرار کیا جاتا ہے"

رچرڈ "عیاذاً باللہ! ڈائنا یہہ تم خواب کی باتین کر رہی ہو یا واقعات نفس الامری بیان کر رہی ہو؟"

مسنر آرلنگٹن "خدا جانتا ہے کہ جو کچھہ مین کہہ رہی ہون بالکل سچ ہے۔ قصہ مختصر یہ کہ احتیاج نے بہت جلد مجھے اپنی ڈراونی صورت آ دکھائی اور قریب تھا کہ مین نان شبینہ کو ترسنے لگون۔ فاقہ کشی سے بچنے کی کوئی صورت نظر نہین آتی تھی ایک دن مساعدت بخت یا یون کہئے کہ نامساعدت بخت سے مین سر دیرٹ ہارپر سے دوچار ہوئی۔ مین افلاس و ناداری کے ہاتھون مجبور تھی اس لئے مین نے بجز اس کے چارہ نہ دیکھا کہ اوس کی روسیاہی مین شریک ہون۔ یہہ ہے میری سرگذشت"

رچرڈ "بیرونٹ تم سے سلوک تو اچھا کرتا ہے؟"

مسنر آرلنگٹن "ہمارے تعلقات کا انحصار جن شرائط پر ہے وہ اس کے مقتضی نہین کہ بیرونٹ میرے ساتھہ حد سے زیادہ عنایت یا غیر معمولی سختی سے پیش آئے

رچرڈ - (اس ساحرہ کی صحبت مین جس نے اوسے نہ صرف اپنی شکل و شمائل بلکہ اپنی مصائب کے تذکرے سے ازخود رفتہ کر دیا تہا زیادہ دیر تک رہتے ہوئے ڈر کر) "اب مین رخصت ہوتا ہون ایک دو دن مین پھر تم سے ملون گا - جو کچہہ تم سے سرزد ہوا مین تمہین اوس مین قابل ملامت نہین سمجہتا مجہے تمہاری حالت پر رحم آتا ہے - کاش میرے بس مین ہوتا کہ تمہارے عیش گذشتہ کا زمانہ پہیر لاتا - اور - اور"

مسز آرلنگٹن "تم یہہ کہنے والے تہے کہ گئی گذری آبرو بہی پہیر لاتے"

رچرڈ "میرے امکان مین ہو تو تمہاری ایک ساعت کی سچی خوشی اور قلبی اطمینان پر دنیا کی تمام خوشیان نثار کر دون - اب سے ہم تم ایک دوسرے کے نہایت سچے اور بے ریا دوست ہون گے - جان سے پیاری ڈائنا تم مجہے آج سے اپنا بہائی سمجہو اور مین تم کو اپنی بہن خیال کرون گا"

یہہ باتین رچرڈ نے نہایت اضطراب اور درد کے لہجے مین کہین اور یک بیک کوچ سے اوٹہہ کہڑا ہوا -

ڈائنا نے جس کا قلب رچرڈ کی ان باتون سے نہایت درجہ متاثر ہوا تہا کچہہ جواب نہ دیا بلکہ دیر تک اوس کے ہاتہہ کو اپنے دونون ہاتہون مین دبائے رہی - اس کے بعد رچرڈ اپنی آرزوؤن کو حسرت کی گود مین دم توڑتا ہوا چہوڑ کر اس دلربا نازنین سے رخصت ہوا -

از در دوست چہ گویم بچہ عنوان رفتم ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرمان رفتم

گیارہوان باب

قہوہ خانۂ سرونٹس آرمس

جس دن یہہ واقعہ پیش آیا اوسی دن رچرڈ مارکہم کے خانسامان مسٹر ڈنگہم

نے اپنے آقا سے اجازت لی کہ شام کا وقت مسٹر ٹامس سگٹ کی صحبت مین جو
آنریبل آرتھر چیسٹر کا ملازم تہا گذارے۔ ونگہم نے مصمم قصد کر لیا تہا کہ آج جی
کھول کر مزے اڑائے اور میدان زندگی مین بیس سال کی اوٹہی جست لگا کر
یکایک بڈہے سے جوان ہو جائے۔ چنانچہ اس خیالی رجعت قہقری کا اثر یہہ ہوا
کہ وہ کمان سے تیر بن گیا اور تن کر چلنے لگا۔ ٹوپی سر پر ٹیڑہی جمائے اور مسٹر ٹامس
سگٹ کا ہاتہہ بغل مین دبائے اپنی چاندی کی موٹہہ والی لاٹہی کو جو اتوار اور تعطیل
اور تیوہار کے موقعون پر ہی نکالی جاتی تہی ہر ہر قدم پر زمین پر مارتا جاتا تہا۔ راستے
مین ان دونون مین جو چہ میگوئیان ہوئین وہ قابل ملاحظہ ہین :-

مسٹر سگٹ "بھئی میری طبیعت مین آج بے طرح امنگ ہے اور جی
چاہتا ہے کہ خوب ہی کہل کھیلون"

(یہہ کہہ کر آپ ایسے اینٹہے کہ ماش کا آٹا ہو گئے اور گلی کے لڑکون نے
اس ہیئت کذائی کو دیکہہ کر آوازے کسنے اور قہقہے لگانے شروع کئے جس پر
ونگہم بہت بگڑا)

ونگہم "یہہ لونڈے سلفے (سفلے) کیا ماخول کر رہے ہین۔ مجہے ان کی
اس حرکت بازی پر تعجب (تعجب) آتا ہے۔ حقیقت (حقیقت) یہہ ہے کہ انگلستان
کے ادنی درزہ (درجہ) کے لوگ نہایت شہدے ہوتے ہین مجہے ان کے
اوتار (اطوار) سے بڑی نفریت (نفرت) ہے"

سگٹ "ٹھیک ہے مین بہی ان لوگون سے جلتا ہون۔ جس بات مین
کچہہ بہی گنوار پن ہو مجہے ایک آنکہہ نہین بہاتی۔ مگر مسٹر ونگہم بتاؤ تو آپ چرٹ بہی پیتے ہو"

ونگہم "کبہی کبہی پی لیتا ہون بشرطیکہ سگار عمدی (عمدہ) قسم کا
بین آنہ کی قیمت والا ہو"

سگٹ "مجھے بھی ایسے ہی چرٹ پسند ہین - تین آنے میرے پاس نہ ہون تو مین کبھی چرٹ پیتا بھی نہین"

یہہ کہہ کر سگٹ ایک سگار بیچنے والے کی دوکان مین داخل ہوا جہان اوس نے چھہ عمدہ چرٹ خریدے اور جس نوجوان لڑکی نے اوسے چرٹ لاکر دئے تھے اوس پر دو چار گرما گرم فقرے چست کرکے باہر آکر اپنے رفیق کو ایک چرٹ پیش کیا - اب ان دونون نے چرٹ سلگائے اور مٹرگشت کرتے ہوے اوس نواح کی طرف روانہ ہوے جہان سرونٹس آرم کا قہوہ خانہ تھا - کچھہ دیر کے بعد وہ ایک بہت بڑی سفید عمارت مین داخل ہوے جس پر ایک تختہ لگا تھا اور اوس پر الفاظ "سرونٹس آرم" لکھے تھے - یہہ اس نواح مین اوسط اور ادنیٰ درجے کے لوگون کے لئے بہترین قہوہ خانہ تھا - اس کے مالک کو اس بات پر ناز تھا کہ جیسی شراب یہان ملتی ہے ویسی کہین اور نہین ملتی اور جیسے شایستہ ملازم یہان کے ہین ویسے کسی دوسرے قہوہ خانہ مین نہین - ایک شوخ و شنگ مہ پارہ یہان کے فرد شی پر مامور تھی اور باوجود اسکے کہ اس وقت گاہکون کا ہجوم تھا پھر بھی وہ اس پھرتی اور خوش اخلاقی سے ہر ایک کی فرمایش کی تعمیل کرتی جاتی تھی کہ کسی کو شکایت کا موقع نہ ملتا تھا اور اپنے بے تکلف دوستون سے دو گال ہنسی بولی بھی کر لیتی تھی -

ایک نے کہا "مس مجھہ کو ایل کا ایک گلاس دینا لیکن اس کا خیال رہے کہ ذرا ہلکی ہو" دوسرا بولا "کیرولاین اچھن کے تین ادّے ہے دینا" تیسرا چلایا "ڈیڑھ ادّا ادھر بھی" ایک اور طرف سے آواز آئی "مس گنگنی برانڈی کے چھہ پیگ ٹھنڈی جن کے چار اور تازہ ایل کا ایک ادّا اس طرف دینا" یہہ شخص اپنی فرمایش ختم کرنے نہ پایا تھا کہ دوسری طرف سے کسی نے کہا "چار پنس کی رم مجھے بھی دینا

لیکن دیکھنا سرد نہ ہو،، اس شخص کی بات پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک طرف سے ایک طرحدار نوجوان نے جو نہایت بے تکلف معلوم ہوتا تھا مسکرا کر بے باکانہ انداز سے کہا۔

"جان من! ایک پیگ تو اس طرف بھی عنایت ہو لیکن مجھے ایل ویل نہین چاہیے بلکہ شمپین کا ایک جام ہو جس مین تمہارے لعل لب کا آب حیات ملا ہو"

یہہ گرما گرم فقرہ ہمارے دوست ونگھم کے کان مین پڑا جو سگٹ کو لئے ہوے ابھی قہوہ خانہ مین داخل ہوا تھا۔ اسے سن کر اس نے تیوری چڑھائی اور اپنے رفیق سے کہا:-

"دیکھو سگٹ۔ آج کل کے ان چھچھورے لڑکون کو کہ ان کی آنکھون مین ذرا شرم لہذا (شرم ولحاظ) نہین۔ ہم جب جوان تھے تو مجال تھی کہ سرعام (شارع عام) پر چھوکریون سے اس طرح کا مذاق کرتے"

قہوہ خانے کے خادم نے نیم بے تکلفی کے ساتھ بڑھ کر سگٹ سے صاحب سلامت کی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ سگٹ یہان اکثر آیا جایا کرتا ہے۔ سگٹ نے بھی اس انداز سے جس سے مترشح ہوتا تھا کہ وہ خود بڑا آدمی ہے اور ملازم قہوہ خانہ نسبتہً مین اوس سے بدرجہا کم ہے جواب مین کہا "ولیم! اچھے تو ہو" پھر ونگھم سے مخاطب ہو کر بولا "کہو تو پانی ملی ہوئی برانڈی آپ کے لئے منگوائی جائے" اس کے جواب مین ونگھم نے بڑی شان سے سر ہلا کر کہا "ہان مسٹر سگٹ! مجھے ہمیش (ہمیشہ) سے اسی کے پینے کی عادت ہے"

غرض کہ شراب آئی جس کا دونون نے اول ایک ایک گھونٹ لیا اور جب دیکھا کہ مزے کی ہے تو متواتر کئی گلاس چڑھا گئے اور پھر کمرے کے چارون طرف نگاہ ڈالی کہ دیکھین کون کون موجود ہین۔ جو لوگ وہان بیٹھے تھے ان مین سے سگٹ کے

بہت سے شناسا نکلے جنہون نے اوس سے صاحب سلامت کی اور اوس نے بھی اشارے یا ایک آدہ فقرے سے جواب دیا۔

ایک ادھیڑ عمر کے آدمی سے جو سیاہ لباس پہنے تہا سگٹ نے مخاطب ہوکر کہا۔ "مسٹر گفنس مجھے جب یہان آنے کا اتفاق ہوا مین نے ہمیشہ آپ کو اسی کونے مین بیٹہا ہوا پایا۔ کیئے کوئی نئی کتاب چھپ رہی ہے؟ حقیقت یہہ ہے کہ آپ عالم فاضل لوگ کوئی نہ کوئی سامان دلچسپی کا اپنے لیئے بہم پہونچا ہی لیتے ہین" پھر ایک اور پست قامت چپٹک رو اور تیز نگاہ شخص سے جس کے بال ترشے ہوے اور پٹیان جمی ہوئین تہین اس طرح مزاج پرسی کی "مسٹر میک چرل! آپ کا مزاج تو خیریت سے ہے۔ کہیئے موکلون سے کیسی نبتتی ہے؟ کام تو خوب ملتا ہوگا؟ آپ وکالت پیشہ لوگ بہی مزے کرتے ہین" دفعتاً ادہر سے روے سخن پھیر کر وہ ایک اور شخص سے یون ہمکلام ہوا "اخاہ مسٹر ڈرمر ہین۔ فرمایئے آپ کے گرجا مین ابہی تک عبادت کرنے والون کی جماعت ویسی ہی کثیر ہے جیسی پہلے تہی"

یہہ شخص ادھیڑ عمر کا تہا اور بظاہر تہین اور ثقہ معلوم ہوتا تہا۔ لباس سیاہ پہنے تہا گردن مین ایک میلا کچیلا چکٹا ہوا گلوبند تہا جسے مہینون سے دہوبی کے جانا نصیب نہین ہوا تہا۔ ٹھہرے کا ایک بہت بڑا قدح جو اوس کے سامنے رکہا ہوا تہا وہ ایک سانس مین غٹ غٹ چڑہا گیا اور اس کے بعد سگٹ سے کہنے لگا "گرجا مین آنے والے بہت سے بندے ایسے ہی ہین جو خداوند یسوع مسیح کا دل سے خوف کرتے ہین اور بڑے نیک اور پارسا ہین اور اپنی بساط کے موافق تیری بہی خدمت کر دیتے ہین" اس کے جواب مین سگٹ نے کہا "خدا کا شکر ہے"

کچہہ دیر کے بعد سگٹ نے کمرے کے انتہائی کونے کی طرف نظر ڈالی جہان اوسے ایک پرانا واقف نظر آیا۔ اب ان مین اس طرح سے باتین ہونی شروع ہوئین۔

سگٹ ۔" آہا یار اسنا گلس اچھے تو ہو۔"

اسنا گلس ۔" بڑے مزے مین ہین ۔ کہو تو تمہاری کیسی گذرتی ہے۔"

سگٹ ۔" ڈٹ ڈٹ کے چین کرتے ہین گلچھرّے اوڑاتے ہین مگر یار تم یہان کیسے آنکلے؟"

اسنا گلس ۔" یون ہی پھرتا پھراتا چلا آیا اور چار بھلے مانس دیکھہ کر یہین ٹھہر گیا مگر مسٹر سگٹ آپ سے ملے ہوے تین سال کا عرصہ ہوا۔"

سگٹ ۔" ہان اور کیا مدت کے بعد ملے ہین ۔ مگر یہہ تو کہو اب تمہارا درجہ کیا ہے؟ کچھہ ترقی ورقی ہی ملی؟"

اسنا گلس ۔ (اندوہگین آواز مین) "ترقی کہان کی یہان تو اور اولٹا تنزل ہو گیا ۔ پہلے کوچمین تہا اور اب خدمتگار ہون ۔ آپ اپنی کہئے آپ کا اب کیا درجہ ہے؟"

سگٹ ۔" مین نے پچھلے مہینے سے کوچمینی چھوڑ دی اور اب خانسامان ہون"

اسنا گلس ۔ (ونگھم کی طرف اشارہ کرکے) "کیا یہہ صاحب بہی ہمارے ہی پیشہ سے تعلق رکھتے ہین؟"

ونگھم (نخوت سے سر کو خم کرکے) "صاحب مین مسٹر مارکہم کا خانسامان ہون اور مین بلا مغالبہ (مبالغہ) کہہ سکتا ہون کہ مین مسٹر مارکہم کا مرہم راس (محرم راز) بہی ہون ۔" (پھر کمرہ کے چارون طرف بڑے فخر سے دیکھہ کر) "اور صاحب آپ کو یہہ بہی واضع (واضح) رہے کہ اس بڑے شہر مین جس کا تمام دنیا مین کوئی شہر مقابلہ (مقابلہ) نہین کرسکتا مسٹر رچرڈ مارکہم اپنا آپ ہی لاجواب (جواب) ہے ۔ اور یہہ بات جو مین نے کہی ہے ایسی ہی سچ ہے جیسا یہہ واقعہ کہ یہہ میرا ہاتہہ ہے۔" یہہ کہتے ہی ونگھم نے دفعتاً اپنا ہاتہہ جس کے متعلق اوس نے اس قدر

وثوق ظاہر کیا تہا اوپر کو اوٹہایا لیکن اوٹہلاتے مین پادری ڈرمر صاحب کی دہنی آنکہہ مین جا لگا۔ اس پر میک چزل یکایک بول اوٹہا :۔

"ارتکاب حلۂ مجرمانہ۔ اور یہہ دیکہو استغاثہ کی طرف سے بارہ سے زیادہ گواہ بہی موجود ہین۔"

وٹنگہم "مین نہایت ندیم (نادم) ہون اور پادری صاحب سے معافی چاہتا ہون۔"

میک چزل۔ (وٹنگہم کے فقرے پر التفات نہ کرکے) "اس مقدمہ مین خاص جوری بیٹہے گی اور پانچسو پاؤنڈ بطور رہرہبہ کے دلائے جائین گے۔"

سگٹ۔ "اجی صاحب ان کی نیت ضرر رسانی کی نہ تہی۔"

اسنا گلس۔ "نہین جی جان بوجہہ کر تہوڑا ہی ایسا کیا ہے۔"

میک چزل۔ (کسی کی ایک نہ سُن کر) "فیصلہ بحق مستغیث! تجویز عدالت مفتوحہ مین سنا دی گئی۔ تعمیل حکم سزا فوراً کی جائے۔"

پادری ڈرمر۔ (مٹہی سے اپنی آنکہہ مل کر جس سے وہ اور زیادہ سُرخ اور متورم ہوگئی) "بہر ضعیف تو ناخدا ترس لوگون کے مظالم اور جور و جفا سہنے کا عادی ہی ہے۔"

وٹنگہم۔ "اگر مین پانی ملی ہوئی برانڈی کے ایک تیز گلاس کو شفارس (سفارش) مین پیش کرکے معافی مانگون تو پادری صاحب ناراض تو نہ ہون گے۔"

میک چزل۔ "رشوت دہی۔"

سگٹ۔ "نہین پنچ کا دور چلے۔"

میک چزل۔ "اور رشوت ستانی بہی۔"

غرض کہ پنچ کا ایک بہت بڑا اقدح منگوایا گیا اور حاضرین کو صلاے عام دی گئی۔ مسٹر میک چزل نے بہی دعوت کے قبول کرنے مین تامل نہ کیا اور پادری

ڈرمر نے وٹنگہم کو عفو تقصیر کا پورا یقین دلانے کے لئے پنچ کے ساغر پے در پے لنڈھائے اور آخر کار از خود رفتہ ہو کر وٹنگہم کی پیٹھ کو تھپکنا اور یہہ کہنا شروع کیا کہ "بھئی تم بڑے اچھے آدمی ہو۔ مین نے ایسا مزے کا آدمی آج تک نہین دیکھا"

اب سلسلہ گفتگو عام ہو گیا اور جو باتین ان لوگون مین ہوئین اون مین سے بعض اس قابل ہین کہ بطور اقتباس یہان درج کی جائین۔

ایک شخص نے جس کا نام مسٹر کابنگٹن تہا اور کتب فروشی کے علاوہ ایک ایسے کتب خانہ کا بہی مالک تہا جہان سے ممبرون کو گہر پر پڑہنے کے لئے کتابین بہیجی جاتی تہین وٹنگہم سے کہا:-

"حضرت مجہے امید ہے کہ آپ میرے ناچیز کتب خانے کی سرپرستی قبول فرمائین گے"

وٹنگہم "جناب دیکہنا یہہ ہے کہ آپ کے کتب خانے مین کتابین کس قسم کی ہین"

مسٹر کابنگٹن "میرے ہان صرف ایسے اخلاقی افسانون کا ذخیرہ ہے جن مین بدی کو التزام کے ساتہہ سزا اور نیکی کو جزا دی گئی ہے"

وٹنگہم "تب تو حقیقت (حقیقت) مین آپ مستحق توقیر (تعریف) ہین"

پادری ڈرمر (عجب انداز سے آنکہین مار کر) "سوائے ایک کتاب کے اور سب کتابین لغو اور بیہودہ ہین جو فحش گوئی۔ یاوہ سرائی۔ ہرزہ درائی اور سب سے بدتر یہہ کہ اوباشی و عیاشی کی تعلیم دیتی ہین"

مسٹر گفنس (جس نے اب تک کوئی بات نہ کی تہی اگرچہ پنچ کے دور مین برابر شریک رہا تہا) "پادری صاحب! یہہ واضح رہے کہ میری تصانیف اون

مزخرفات اور ہزلیات سے مبرا ہین جن کا آپ ذکر فرماتے ہین۔"

پادری (فرط مستی سے اپنی کرسی پر جھوم کر) "مجھے کسی کی تصنیف تنیف سے کچھ مطلب نہین بس اب میری یہہ تمنا ہے کہ اس فسق و فجور سے بھری ہوئی دنیا کی بے ثباتی پر اکیلا بیٹھا ہوا غور کیا کرون اور۔ اور بیچ خوش گوار کے گلاس اطمینان سے پیا کرون۔"

مسٹر گفنس "(اپنا غصہ اور ساتھہ ہی گلاس مین کا بقیہ پنچ پی کر دبی آواز مین) کیا بیہودہ ہے!"

مسٹر کانگٹن "بات اصل مین یون ہے کہ آج کل تصنیف مقبول نہین ہوتی جب تک اوس مین ظرافت کی چاشنی ملی ہوئی نہ ہو۔ اور تو اور لاطینی اور یونانی کی کتب صرف و نحوی زمانہ ایسی شائع ہوئی ہین کہ اون مین بھی خواہ مخواہ ظرافت ٹھونس دی گئی ہے اور مقام تعجب نہ ہوگا اگر انگریزی صرف و نحو کی بھی کوئی ایسی کتاب کہین چھپی ہو جس مین مصادر و افعال اور اون کے مشتقات و توابع لطیفون اور چٹکلون کی شکل مین درج ہون۔ ہمارے ہان کے دردناک اور حسرت انگیز ناولون کو بھی اس طرح سے ایکٹ کیا جاتا ہے کہ ظرافت کا کوئی نہ کوئی پہلو اون مین ضرور موجود ہو اور جس چیز کا مقصود اصل مین رولانا تھا وہ ہنسانے۔ میرا ذاتی تجربہ ہے کہ جب تک کسی کتاب مین مضحکہ انگیز تصویرین نہ ہون اوس وقت تک اون کو کوئی خریدتا ہی نہین چنانچہ یارون نے اس لے کو یہان تک بڑہایا کہ حسب ذیل کتابون کا سلسلۂ ظرافتیہ شائع کر دیا جو ہاتھون ہاتھہ بک گیا:-

۱۔ بضاعت الاقوام المعروف بہ میزان ظرافت۔

۲۔ خطبات بیت العوام و الخواص المعروف بہ بیان ظرافت۔

۳۔ روئیداد اراکین مجلس وضع قوانین غربا المعروف بہ نان ظرافت۔

۴ - دستور العمل طعام المعروف بہ نمکدان ظرافت -

۵ - فرائض اشرف المخلوقات المعروف بہ انسان ظرافت -

ان کتابون کو امرا کے بچے بڑے شوق سے پڑھتے اور نصاب کتب درسیہ کا قائم مقام سمجھتے ہین -

وٹنگھم "ظرافت کے پیچھے یہی لوگ بے طرح ہاتھہ دھو کر پڑ گئے ہین"

اسنا گلس "آپ نے سچ کہا"

یہہ کہہ کر اپنے بیان کی تائید مین اوس نے لیمو کا ایک چھلکا اوٹھایا اور پادری صاحب کی بائین آنکھہ مین مارا"

پادری "مار بھائی مار! مجھے شہید ہی کیون نہ کر ڈال - عجہ مظلوم کو نیکی کا بدلہ بدی ہی ملتا ہے - سنو بھائیو میرا نام اسٹیفن ڈرمر ہے اور مین جانتا ہون کہ مذہب کی خدمت گذاری مین ایک نہ ایک دن میری قسمت مین شہید ہونا لکھا ہے"

اس پر اوس نے رحم دلی فروتنی اور مصائب کی حالت مین راضی برضائے الٰہی ہونے کے اوصاف کی ستایش مین ایک بڑی لمبی چوڑی تقریر کرنی شروع کی اور دوبارہ اس امر کا اعادہ کیا کہ اوس کی قسمت مین شہید ہونا لکھا ہے لیکن جب اس پر فرمایشی قہقہہ پڑا تو آپ شہادت وہادت سب کچھہ بھول گئے اور یکایک غیظ و غضب مین آکر ایک رانگ کا تام لوٹ میز پر سے اوٹھایا اور اگر وٹنگھم نے پیچ کے ایک مزید قدح سے آپ کی توانع کر کے جوش کو فرو نہ کیا ہوتا تو بچارے اسنا گلس کی کھوپڑی کی خیر نہ تھی -

یہہ حالت دیکھہ کر ہمارے دوست مسٹر میک چرل کی رگ قانون دانی بے اختیار حرکت مین آئی اور اونہون نے یون زبان درافشانی کی:-

یہہ دونون شخص نقص امن کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہین - ضرور ہے

کہ ان سے سولہ سو پاؤنڈ کا مچلکہ حفظ امن اور پچاس پچاس پاؤنڈ کی ضمانت لی جائے"

مسٹر گفنس "مین یہہ تمام واقعہ اپنے ایک ماہواری رسالے مین ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج کرون گا"

میک چزل "اگر آپ نے ایسا کیا تو ازالہ حیثیت عرفی کی آپ پر نالش داغ دی جائے گی اور جس قدر واقعات سچ ہون گے اوسی قدر توہین زیادہ سمجھی جائے گی"

ادہر سگٹ اور اوس کے دوست اسنا گلس مین حسب ذیل گفتگو ہونی شروع ہوئی

اسنا گلس "مجھے تم سے ملے ہوے کوئی تین سال کا زمانہ ہوا ہوگا؟"

سگٹ "ہان آیندہ جنوری کو پورے تین سال ہو جائین گے"

اسنا گلس "مین نے اس عرصہ مین زمانے کے عجب عجب رنگ دیکھے ہین۔ اول اول مین ایک بانکے تیکھے جنٹلمین کے ساتھہ جس کا نام ونچسٹر تھا کومین ہو کر انگلستان سے باہر گیا"

سگٹ (جلدی سے قطع کلام کر کے) "کیا کہا؟ ونچسٹر کے ساتھہ؟ مین جس کے ہان ملازم ہون اوس کا نام چیسٹر ہے"

اسنا گلس "تو پھر یہہ دونون چچا زاد بھائی ہون گے۔ لیکن یاد رہین تمہارا آقا تمہارے ساتھہ اوسی طرح پیش نہ آئے جیسا میرا آقا میرے ساتھہ آیا۔ پہلے تو اوس کی جیبون مین خوب روپیہ کھنکھناتا رہا اور اوس نے وہ چین کئے کہ کوئی بادشاہ بھی کیا کرے گا۔ جو کھانا اوس کی میز پر آتا تھا وہ کسی طرح بادشاہی کھانون سے کم نہ ہوتا تھا لیکن بات یہہ ہے کہ دیوانی جیل خانے کے قیدی اپنے قرض خواہون کے مقابلے مین زیادہ آرام سے بسر کیا کرتے ہین۔ بہرحال وہ زیادہ دنون تک یہہ گلچہرے نہ اوڑانے پایا اور جلد اوس کا حال

پتلا ہوگیا۔ ہم بیڈن گئے جو معدنی چشموں کی وجہ سے مشہور ہے۔ وہاں میرا آقا جوے مین بہت روپیہ ہار گیا جس کی وجہ سے مجبوراً اُسے اپنا نام بدل کر واکر رکھنا پڑا۔ غرض کہ وہ سوتے جمعے وہاں سے ایسا نوک دم بھاگا کہ مین مع سامان کے وہین رہ گیا۔ مجھے اوس نے کئی مہینے سے تنخواہ نہین دی تھی اس لئے میرے پاس ہوٹل کا بل ادا کرنے کے لئے ایک پھوٹی کوڑی بھی موجود نہ تھی سامان تو ہوٹل کے مالک نے لوٹ پوٹ کر لیا اور مین بیک بنی دو دو گوش رہ گیا۔ اب مین حیران تھا کہ کیا کرون۔ انگلستان یہان سے کاٹے کو سون اور میرے پاس اللہ کا نام۔ لاچار پاپیادہ جون توں کر کے گھر پہونچا۔ جان بچی لاکھون پائے۔ جس رات سے ہمارے آقائے نامدار مجھے سوتا چھوڑ کر ٹھنڈے ٹھنڈے تشریف لے گئے آج تک مجھے اون کی زیارت نصیب نہین ہوئی۔ میرے آٹھ پاؤنڈ مارے ہے اونیس شلنگ اون پر تنخواہ کے چڑھے ہوے ہین بچا کہین اندھیرے اوجالے مل جائین تو ایسا گدا رسید کیا ہو کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے۔"

سگٹ۔ "یار تمہارا بھی عجب شہدے سے پالا پڑا تھا ہم شاگرد پیشہ لوگون کو چاہیے کہ اس قسم کے لفنگے آقاؤن کے دم جہانسون سے بچنے کے لئے ایک کمیٹی قائم کرین جس سے ہمارے حقوق کی حفاظت ہو۔"

اسناگلس۔ "یار بات تو تم نے کام کی کہی۔"

اس وقت قہوہ خانے کے ایک خدمتگار نے اطلاع کی کہ اوپر کی منزل پر کھانا تیار ہے جو صاحب کھانا چاہین چلین یہ سن کر سب لوگ جن کا تعارف ہم ناظرین سے کرا چکے ہین اوٹھ کر کھانے کے کمرے مین گئے جہان میز پر ایک سفید دسترخوان بچھا ہوا تھا اور سیاہ دستے کی چھریان اور کانٹے لگے ہوئے تھے۔ کچھ کچھ فصل سے نمکدان اور مرچدان رکھے ہوے تھے۔ کھانے مین گائے کا ابلا ہوا گوشت

بھنی اور اُبلی ہوئی اوجھڑی اور ران کے کباب آئے - پادری نے اصرار کیا کہ کھانا شروع ہونے سے پہلے دعا پڑھی جائے - چنانچہ اس کام کے لئے اونہین لوگون نے جنہون نے از راہ کرم اوسے سیٹر ہون پر چڑہنے مین مدد دی تہی اب اوس کو اوٹھا کر کہڑا کرنے مین بہی مدد دی - کیونکہ فرط بدمستی سے پادری صاحب کی ٹانگین لڑکہڑا رہی تہین - غرض کہ پادری صاحب نے دعا پڑہی اور کہانا شروع ہوا میز پر جو نعمتین چنی ہوئی تہین اون کے ٹہکانے لگانے مین ان لوگون نے اس تیزدستی سے کام لیا کہ آن کی آن مین دسترخوان صاف ہوگیا - مسٹر گفنس نے خاص کر اس موقع پر اس بات کا پورا ثبوت دیا کہ اوسے کبہی تمام عمر مین سوءہضم کی شکایت نہین ہوئی پادری ڈرمر صاحب بہی "سرونٹس آرمس" کے مطعومات و مشروبات پر حملہ کرنے مین کسی سے ہیٹے نہین رہے - اثناء طعام مین جب وہ اُبلے ہوئے گوشت کے بڑے بڑے ٹکڑے نگلتے جاتے تہے تو کم خوری اور نفس کشی پر اچہا خاصا لکچر بہی دیتے جاتے تہے - لیکن پادری ڈرمر اون لوگون مین سے تہے جو خود در افضیحت و دیگران را نصیحت کے اصول پر عمل کرتے ہین - کیونکہ جب پادری صاحب موصوف اس بات کو بداہت اور صراحت کے ساتہہ ثابت کر چکے کہ پرخوری اور کثرت سے نوشی الحاد و ارتداد اور فحش گوئی کا باعث ہوتی ہے تو وہ مالک قہوہ کی جانب جو کہانے پر موجود تہا اور جس سے حضرت نے چوتہی مرتبہ اپنی پلیٹ مین اور کہانا بھرنے کو کہا تہا یکایک پلٹے اور بگڑ کر فرمانے لگے کہ "ابے مسخرے تیری پہوٹ تو نہین گئی ہین کہ گوشت کے پارچے ایسے موٹے موٹے کاٹ کر لایا ہے"

کہانے کے بعد گرم پانی ملی ہوئی برانڈی کا دور چلا اور جوش و خروش سے باتین ہونے لگین - باوجودیکہ ان مین سے بہت سے لوگون کی نشہ کے مارے یہہ کیفیت ہو رہی تہی کہ جو گھنٹہ دیوار سے اگا تہا اوس کے آس پاس اونہین تین تین

چار چار گھنٹے اور نظر آنے لگے تب پھر بھی آدھی رات سے پہلے یہہ لوگ
یہان سے نہ ٹلے۔ ادہر پادری ڈرمر صاحب نے فرمایا کہ "یہہ لوگ خدا کو ایسا بھول
گئے ہین کہ میرا جی چاہتا ہے کہ رو کر اپنے آنسوؤن سے اون کے معاصی کے
داغ دہوؤن" لیکن افسوس ہے کہ اس زاہد و متقی شخص کو ان ناشکر گذار لوگون کی
طرف سے صرف یہہ صلہ ملا کہ اوس پر نشہ کی بہک مین رونے کا الزام لگایا گیا۔ اس
نالائق الزام نے پادری صاحب کو ایسا برافروختہ کیا کہ وہ دھڑام سے اوندھے
مُنہہ زمین پر گر پڑے اور ایک ٹھیلے مین لاد کر گھر پہونچائے گئے۔

یہان یہہ بیان کرنا خالی از لطف نہ ہوگا کہ دوسرے دن پادری صاحب کی
اس حرکت کا ڈہنڈورا قرب و جوار مین پٹ گیا اور اس لئے حضرت کو اس امر کی
ضرورت پیش آئی کہ آیندہ یوم السبت کو ممبر پر جلوہ افروز ہو کر اپنے طرز عمل کو حق بجانب
ثابت کرین۔ چنانچہ حقیقت مین آپ نے اس ثبوت کا حق ایسے پُر اثر طور پر ادا کیا کہ
دو بڈہی لیڈیان جن کی جیبون مین برانڈی کی چوٹی چھوٹی بوتلین موجود تہین گرجا سے
ایک خاص حالت مین باہر لائی گئین جس کی وجہ غالباً یہہ تہی کہ پادری صاحب کی
فصاحت نے اون پر از خود رفتگی کا عالم طاری کر دیا تہا۔ لیکن چند گھنٹے گذرنے
کے بعد وہ ہوش مین آگئین اور فوراً ہی اونہون نے اس غرض سے چندہ کی
فہرست کھولی کہ پادری اسٹیفن ڈرمر صاحب کو چاندی کا کوئی برتن بطور ہدیہ کے
دیا جائے اور ساتھہ ہی اون لوگون کی طرف سے جو گرجا مین جا کر عبادت کرتے
ہین اون کا شکریہ ادا کیا جائے۔ اب ان تقدس مآب پادری صاحب کی سنئے
جب شکریہ اون کی خدمت پیش کیا گیا تو اونہون نے اوس کے قبول کرنے سے
اس بنا پر بہ ادب تمام انکار فرمایا کہ وہ اوس کے لائق نہین ہین لیکن جب نقدی ظرف
کی پیش کش کا وقت آیا تو کسی قدر اصرار کے بعد آپ اوس کے قبول کرنے پر راضی

ہوگئے۔ اوس وقت سے لیکر آج تک اون کے گرجا مین جاکر عبادت کرنے والے لوگون کی تعداد مین برابر ترقی ہورہی ہے اور اگرچہ کچھ لوگون نے ازراہ حسد وعناد یہہ ظاہر کیا کہ خود پادری صاحب نے بہت سی چھوکریون پر اپنا دست شفقت پھیرکر اپنی جماعت کی تعداد مین بقدر تین معصوم کم سن بچون کے اضافہ کرلیا ہے لیکن حضرت پادری صاحب نے اس الزام کی تردید مناسب نہین سمجھی اور اون کے مقتدیون کا یہہ خیال ہے کہ وہ خداوند یسوع مسیح کے بندہ خاص ہین۔

بارہوان باب

بینک نوٹ

جب رچرڈ ڈائنا کی سرگذشت سن کر رخصت ہوا تو وہ گھوڑے پر سوار ہوکر اس تیزی سے اپنے مکان کی طرف گیا کہ اوس کے خیالات کی رفتار اوس کے گھوڑے کی چال سے بڑھ نہ سکی۔

مکان پر پہونچکر وہ سیدہا اپنے خلوت خانے مین گیا اور واقعات گذشتہ پر بیٹھکر غور کرنے لگا۔

اس وقت دو باتین اوس کے پیش نظر تہین۔ ایک یہہ کہ وہ اپنے دل مین ایک ایسے جذبے کو جگہہ دے رہا تہا جو باعتبار اون تعلقات کے جو اس جذبے کے مقصود اور ایک دوسرے شخص یعنی پیرونٹ مین قائم تہے ہر طرح سے پاس وضع اور عزت وآبرو کے اصول کے خلاف تہا۔ دوسری یہہ کہ اگر بالفرض ان تعلقات کی وجہ سے جو رکاوٹ اوس کی راہ مین حائل تہی وہ دور بہی ہوجاتی پہر بہی ڈائنا ایسی عورت نہ تہی جسے وہ اپنا شریک رنج وراحت بنا سکتا۔ پاکبازی اور حق پرستی کے اصول اوس کے دل مین نہایت راسخ طور پر جاگزین تہے۔

اور یہہ خیال کرکے اوسے نہایت ہی افسوس ہوا کہ کیون اوس نے ایک بے اختیار کر دینے والے جذبے کے تقاضے سے جس کا روکنا اوس کا فرض تہا اپنی زبان سے ایسے الفاظ نکالے جن سے ڈائنا کے متعلق اوس کا مافی الضمیر ظاہر ہوگیا۔ اور جن کا بیرونٹ کو معلوم ہوجانا اوسے منفعل کر دینے کے لئے کافی تہا۔ اوس کی حق پرستی اس حد تک پہونچ گئی تہی کہ مثلاً اگر وہ کسی کے اخفاے راز کا عہد کرتا تو اوسے مرجانا قبول ہوتا لیکن کسی صورت مین اوس کا افشاء نہ کرتا یا مثلاً اگر کوئی شخص اوس پر بھروسہ کرکے کہتا کہ مجہہ سے یہہ جرم سرزد ہوگیا ہے تو وہ مجرم کو عدالت کے حوالے کرکے ابناے جنس کو بہی نفع پہونچانے کا ہرگز روادار نہ ہوتا۔ غرض کہ اپنی طبیعت کی اس افتاد سے وہ ایک ایسے ضغطہ افراط و تفریط مین مبتلا ہوگیا تہا کہ اگر اخلاقی اصول سے وہ بالکل معرا ہوتا تو بہی نتیجہ ایسا ہی خطرناک ہوتا۔

اگر ناظرین کو تعجب ہو کہ یہہ کیسے ممکن تہا کہ جس نوجوان کی حق جوئی و حق پرستی کی یہہ کیفیت ہو وہ پاس وضع و خودداری کو یہان تک بہول جائے کہ جو عورت اوس کی نظرون مین بمنزلہ اوس کے دوست کی بی بی کے تہی اوس پر اپنا عشق ظاہر کردے تو اون کو خیال رکہنا چاہیے کہ رچرڈ سے اپنے جذبۂ عشق کا اظہار بلاارادہ ہوگیا تہا اور یہہ کہ کسی اندرونی مقناطیسی تحریک نے مسلسل ملاقاتون صحبتون اور تخلیون کی تائید سے جن مین مقصود محبت ہمیشہ اوس کی مشتاق آنکہون کے سامنے موجود رہا اوس کو بے اختیار ایسی حالت تک پہونچا دیا تہا جس مین ایک لفظ کے اوس کے منہہ سے نکلنے پر اوس کی قسمت کے فیصلے کا دارومدار تہا۔

عشق ایک ایسی تیز رو ندی ہے کہ جو شخص سفینہ جذبات مین سوار ہوکر اس مین سفر کرتا ہے وہ اس بات کو نہین دیکہتا کہ اوس کی کشتی ندی کے

کنارون سے ٹکرا کر اشنا مرورین اون خوشنما پھولون کو برباد کر ڈالتی ہے جو ندی کے کنارے پر اوگے ہوتے ہین - یہہ وہ ندی ہے جس کی موج نسیان ہے جو تمام دوسرے جذبات احساسات اور ادراکات کے سر سے گذر جاتی ہے

اے عورت! وہ کون سی زبردست طاقت ہے جو تجھہ کو مرد کے دل پر حاصل ہے؟ تو حسن و رعنائی اور دل فریبی و دل آویزی کی دیوی ہو کر دنیا مین آئی ہے - جس سرزمین سے تجھے تعلق ہوا اوس مین نہ تو رسم و رواج اور نہ وضع و لباس تیری فطرت کو اوس شان دل ربائی اور بانکپن سے معرا کر سکتا ہے جو زندگی کے تمام تعلقات مین تیری خصوصیات سے ہین -

رچرڈ عالم تنہائی مین زیادہ دیر نہ رہنے پایا تھا کہ کمرے کے دروازے پر کسی نے دستک دے کر اوسے خواب محویت سے بیدار کر دیا اور تھوڑی دیر مین مسٹر چیسٹر کمرے مین داخل ہوا اور آتے ہی اوس سے کہنے لگا :-

"یار مارکہم! معاف کرنا کہ مین تمہاری خلوت مین مخل ہوا - لیکن اس گوشہ گزینی کے کیا معنی ہین - ہم سے تم سے تو یہہ قرار داد ہوئی تھی کہ آج بیچ کی دعوت مین تم ہاربرد کے ساتھہ شریک ہوگے اور پھر شام کا کھانا ہم سب مل کر ایک ساتھہ کھائین گے - تم ڈائنا کے ہان گئے تھے اور جو کچھہ تم نے رخصت ہوتے وقت اوس سے کہا اوس سے اوسے یہہ خیال پیدا ہوا کہ تم سیدھے اپنے مکان کو جاتے ہو چنانچہ مین تمہین لینے کے لئے سرپٹ چلا آرہا ہون - تم ہی عجب چیز ہو کہ دوستون سے اس طرح بہاگتے ہو اور مکان مین آکر چپ رہتے ہو جس سے یہہ خیال ہونے لگتا ہے کہ خدانخواستہ تم اپنی جان پر کھیل جانا چاہتے ہو"

رچرڈ "میری طبیعت اچھی نہین ہے - چاہتا ہون کہ کچھہ دیر تنہا رہون"

چیسٹر - مگر مین تمہین تنہا نہ رہنے دون گا - اگر تم پر اداسی چھا جائے تو

میرے پاس اس بات کا کون وثیقہ موجود ہے کہ تم خودکشی نہ کرلوگے یا کوئی حسرت انگیز نظم نہ تصنیف کرنے لگوگے کہ وہ بھی اقدام خودکشی کا حکم رکھتی ہے"

رچرڈ "مین نہ یہہ کرون گا نہ وہ"

چچیسٹر "بھائی دیکھو ہم ناراض ہوجائین گے۔ چلو اوٹھو کپڑے پہنو اور میرے ساتھہ چلو۔ بیرونٹ منتظر ہے"

رچرڈ "بھئی اس وقت تو مجھے معاف"

چچیسٹر "مین عذر وذر ایک نہ سنون گا۔ فوراً سے پہلے سائیس کو حکم دو کہ تمہاری سرنگ ماریان پر زین کس کرلے آئے تاکہ ہم جلد روانہ ہوجائین"

رچرڈ "خیر اگر نہین مانتے ہو تو چلتا ہون۔ مگر شرط یہہ ہے کہ پہلے مجھے سیدہا شہر جانا ہوگا کیونکہ پہلے مجھے اپنے ولی کے ساہوکار سے ملنا ہے"

چچیسٹر "تو یون کرو کہ شام کے ٹھیک سات بجے ہاربرو کے مکان مین جو کنڈیٹ اسٹریٹ مین واقع ہے آجاؤ۔ ہم وہان تمہارے منتظر ہون گے لیکن دیکھنا زیادہ دیر نہ لگانا"

رچرڈ "(جسے اس وقت دفعتاً چلنے پھرنے اور ملنے جلنے کی خواہش محسوس ہوئی) یقین مانو کہ مین ضرور وقت مقررہ پر آؤن گا۔ مگر وہان ہوگا کون کون؟"

چچیسٹر "صرف بیرونٹ۔ تم مین اور ٹالبٹ ہون گے۔ بس اپنے ہی خاص جلسے کے لوگ ہون گے۔ ٹالبٹ حقیقت مین دل کا بڑا اچھا ہے اور تم سے اوسے بہت اُنس ہوگیا ہے۔ اس کے علاوہ سیرچشمی اور فیاضی مین وہ اپنی نظیر نہین رکھتا۔ کل اوس نے لندن کے ہر ہر اسپتال مین سو سو پاؤنڈ کی رقم بھیجی جو منجملہ اوس کے سالانہ عطیات کے تھی اور سمجھتا یہہ ہے کہ کسی کو اوس کی اس فیاضی کا علم نہین ہمیشہ خیراتی چندون کی فہرست مین اپنا نام الف عین

کر کے لکھتا ہے۔ بیچارے مین تفاخر اور خود نمائی کا شائبہ بھی نہین۔"

رچرڈ "اوس کی سیرت کا یہہ ایک اعلیٰ درجہ کا جوہر ہے۔"

چچسٹر "بے شک ابھی ابھی اوس نے سنا کہ ایک مفلس اور بے کس شخص پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ اس شخص پر صرف سو پاؤنڈ قرض تھے قرض خواہون نے نالش داغ دی اور ڈگری ہوگئی۔ بیچارے کو نوچھوٹے چھوٹے بچون اور ایک بی بی سمیت جس کے ایک اور بچہ ہونے والا تھا قید خانے جانا پڑا۔ یہہ حالت سن کر ٹالبٹ سے نہ رہا گیا اوس نے فوراً ہی مجھے بُلایا اور چپکے سے میرے کان مین کہا: "بھائی چچسٹر! آج مین کسی وجہ سے خود کہین نہین جا سکتا یہہ لو پانچسو پاؤنڈ کا نوٹ ہے مہربانی کر کے اسے بھنا لاؤ اور اس مین سے سو پاؤنڈ اس ناشاد خاندان کو دے کر اس مصیبت سے رہا کراؤ۔" (رچرڈ کو نیچی نظرون سے ایک خاص انداز سے دیکھہ کر) یہہ اوسی کے الفاظ ہین جن کا مین نے تمہارے سامنے اعادہ کیا۔"

رچرڈ۔ (انسانی ہمدردی کی ان قابل تحسین مثالون کے سننے سے مسٹر ٹالبٹ کے گنوارپن کو بھول کر) "اس فیاضی بلند حوصلگی اور کریم النفسی کے کیا کہنے ہین۔ حقیقت مین بڑا شریف آدمی ہے اور یار سچ پوچھو تو مین خود اپنے مہاجن کے یہان کچھہ روپیہ لینے جا رہا ہون۔ آج شام کو جب مین تم سے ملون گا تو اس بیکس خاندان کی مدد کے لئے بیس پاؤنڈ تم کو دون گا۔"

چچسٹر "بھائی جان یہہ آپ کیا فرماتے ہین۔ اپنا روپیہ آپ اپنے پاس رکھئے۔ مین اور بیرونٹ مل کر ان تباہ حال لوگون کی مدد کر لین گے۔"

رچرڈ "نہین میرا کہنا نہین ضرور ماننا پڑے گا۔"

چچسٹر "مجھے افسوس ہے کہ یہہ واقعہ مین نے تمہارے سامنے بیان ہی کیون کیا

رچرڈ۔ ''تمہین افسوس ہے اور مجھے خوشی۔''

چیچسٹر۔ ''اچھا آپ ہی کی مرضی سہی'' (اپنے انداز سے دفعتاً ایسا ظاہر کرکے کہ کوئی نیا خیال اوس کے ذہن مین آیا) ''تم شہر کو اپنے مہاجن کے پاس جاتے ہو نہ؟''

رچرڈ۔ ''ہان اور تم؟''

چیچسٹر۔ ''مین چاہتا ہون کہ جس قدر جلد ممکن ہو اپنے ہوٹل کو چلا جاؤن اگر تم چاہو تو ساتھہ ہی میرا بھی ایک کام کر سکتے ہو۔''

رچرڈ۔ ''کہو''

چیچسٹر۔ (اپنی جیب مین سے ایک پانچسو پاونڈ کا بینک انگلستان کا نوٹ نکال کر) ''شہر سے یہہ نوٹ میرے لئے بھناتے لانا۔''

رچرڈ۔ (نوٹ لے کر) ''بہت اچھا۔''

اس کے بعد دونون نے اپنی اپنی راہ لی۔ رچرڈ تو گھوڑے پر سوار ہوکر ساہوکارے کی طرف چلا گیا اور ادس کے دوست نے اپنے ہوٹل واقع ویسٹ اینڈ کا رخ کیا۔

شام کے سات بجے رچرڈ سمرڈیرٹ ہاربرو کے دیوانخانے مین جو کنڈیٹ اسٹریٹ مین تہا داخل ہوا۔ اوسے دیکھتے ہی چیچسٹر جو ایک کوچ پر لیٹا ہوا تہا پکارا:۔

''آخر آپ تشریف لے ہی آئے۔ مین جانتا تہا کہ تمہاری افسردگی تمہاری پابندی وقت مین ہرگز مخل نہ ہوگی۔''

بیرونٹ۔ (رچرڈ کا ہاتہہ معمول سے زیادہ تپاک کے ساتہہ دباکر) ''بھئی واللہ اس وقت تمہارے آنے سے بے حد خوشی ہوئی۔''

ٹالبٹ - (چلاکر) "اچھے تو ہو جانی! چیپٹر نے تو ہم سے کہا تھا کہ تمہارے سر پر بھوت سوار ہے۔"

رچرڈ "حقیقت مین آج میری طبیعت بہت خراب تھی اور کسی سے ملنے کو جی نہین چاہتا تھا اس لئے مین نے سوچا کہ تھوڑا آرام۔"

ٹالبٹ "آرام وارام سب پھکوڑیات - مین بتاؤن ٹھرّے کی ایک تیز بوتل سموچی غٹ غٹ چڑھا جاؤ پھر اگر سستی تمہارے پاس بھی پھٹک جائے تو میرا نام ٹالبٹ نہین - لو تم بھی کیا یاد کروگے - یار لوگ تمہین ایک اور دوا ایسی بتاتے ہین کہ ناچنے لگو - تمہین خبر ہے کہ جب مین بیمار ہوتا ہون تو کیا پیا کرتا ہون؟"

رچرڈ "مجھے کیا خبر۔"

ٹالبٹ "تو تم بھی نرے بودم ہی ہو - اجی سونے سے پہلے مین گھڑا چنی کا ایک اوہا چڑھا جاتا ہون لیکن اس کو مٹن کے تام لوٹ مین خوب گرم کرکے پینا چاہیئے اور نمدا اوڑھ کے سو رہنا چاہیئے - رات مین بالٹی بھر پسینا آئے گا اور صبح کو بدن ایسا ہلکا ہو جائے گا کہ واہ رے واہ۔"

رچرڈ "مگر یہ گھڑا چنی کیا بلا ہے؟"

ٹالبٹ "تم ابھی بچے ہو سمجھ کے کچے ہو ان چیزون کو تم کیا جانو لو اس کی ترکیب سنو - تیز سے تیز ٹھرّے یا اگر بوزہ پسند ہو تو بورے کا ایک اوہا - رم کا ایک پوّا"

چیپٹر - (ٹالبٹ کے مزخرفات کی تاب نہ لاکر) "گھڑا چنی ایک قسم کا نشہ ہے جو جن بیر اور شکر ملاکر بنایا جاتا ہے۔"

ٹالبٹ - (منہ بگاڑکر) "خواہ مخواہ دخل دینے کے کیا معنی - میرے منہ مین سے بات چھین لینے سے تمہین کیا ڈگری مل گئے - مگر تمہین یہ معلوم نہین کہ میری ترکیب تمہاری بتائی ہوئی ترکیب سے جدا ہے - خیر مطلب یہ ہے کہ پیٹ کے درد

کہنی ڈکار یا ہاتھہ پاؤن کی اینٹھن کے لئے گھڑنا چنی سے اچھی کوئی دوا نہین اور میری جو پوچھو تو ۔"

چیچسٹر ۔ (غصے سے بے اختیار ہوکر) "تمہاری ایسی تیسی"

اُس وقت حسن اتفاق سے دروازہ کہلا اور ایک خدمتگار نے آکر اطلاع کی کہ کھانا تیار ہے ۔ مسٹر ٹالبٹ نے کہا نے کے کمرے کی طرف جانے مین جس تعجیل سے کام لیا اوس سے فائدہ اوٹھاکر رچرڈ نے بنک انگلستان کے نوٹون کا ایک پلندا اور کچھہ اشرفیان چیچسٹر کو دین اور چپکے سے اوس کے کان مین کہا :-

"یہہ لو تمہارا نوٹ بھنا لایا ہون اس مین وہ بیس پاونڈ بھی شامل ہین جو اس نادار و مفلس خاندان کی مدد کے واسطے ہین جس کا تم نے ذکر کیا تہا"

چیچسٹر "یار تمہین بہت تکلیف ہوئی معاف کرنا"

یہہ کہہ کر اوس نے آنکھون ہی آنکھون مین بیرونٹ سے اپنا اطمینان اور خوشی ظاہر کی ۔ ادہر ٹالبٹ جو بدحواس ہوکر کھانے کی میز کی طرف بھاگا تا کہہ رہا تہا کہ مارے بھوک کے پلیتھین نکلا جا رہا ہے اور دو چھریان جو اوس کے سامنے رکھی تھین ایک دوسری سے تیز کرنے لگا ۔ بیرونٹ اور چیچسٹر آمنے سامنے بیٹھے اور رچرڈ ٹالبٹ کے مقابل بیٹھا جب کہانا شروع ہوا تو چیچسٹر نے کہا :-

"یہہ شوربا نہایت مزیدار ہے اس سے پہلے ایک مرتبہ اس مزے کا شوربا میرے چکھنے مین آیا ہے اور وہ شاہ پرشیا کی میز پر"

ٹالبٹ "مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک مرتبہ ڈیوک آف لیمتہہ کی میز پر مٹر کا بڑا لچھے دار شوربا مین نے بھی پیا تہا ۔ لیکن یہہ میرے گھٹنے پر لاتین کون مار رہا ہے"

چیچسٹر "مارکہم شراب کا گلاس لوگے ؟"

ٹالبٹ ''بات تو یہہ کہی ہے مزے کی۔ اس مین تو ہم سب شریک ہین۔''

بیرونٹ ''تمہارے ساتھہ شراب مین پیون گا۔''

ٹالبٹ ''بڑی خوشی سے۔ مگر اس کے بعد کون سا کھانا آئے گا۔ یار ہاربرو تم نے میرے لئے اوجھڑی نہین منگوائی جو مجھے بہت پسند ہے رات کے کھانے کے لئے اوجھڑی کے سالن اور پیاز سے بہتر کوئی چیز نہین ہوسکتی۔''

غرض کہ کھانا ختم ہوا اور شراب کا دور چلنا شروع ہوا۔ رچرڈ کی طبیعت مین پھر اُمنگ پیدا ہوگئی اور جب چیسٹر نے یہہ تجویز پیش کی کہ ریجنٹ اسٹریٹ مین سگار پیتے ہوے چہل قدمی کے لئے چلنا چاہئے تو اوس نے کوئی عذر نہ کیا۔

بیرونٹ اور ٹالبٹ پہلے باہر نکلے رچرڈ بھی اون کے پیچھے جانے کو تھا کہ چیسٹر نے اوسے روک کر کہا:۔

''بھئی معاف کرنا۔ لیکن مین تم سے ایک بات کہتا ہون۔ تم آج اپنے ساہوکار کے ہان گئے تھے اگر تمہارے پاس زیادہ مقدار مین روپیہ ہو تو ساتھہ مت لیجاو کیونکہ لندن کے گلی کوچون مین روپیہ لے کر رات کے وقت نکلنا خطرے سے خالی نہین۔''

رچرڈ ''میرے پاس پچین پاونڈکی اشرفیان ہین اور پچاس پاونڈ کے نوٹ۔''

چیسٹر ''نوٹون کے ساتھہ رکھنے مین تو چنداں قباحت نہین لیکن اشرفیون کا ہونا خطرناک ہے۔ ممکن ہے کہ کوئی عیار تمہاری جیب کا صفایا ہی کردے۔ اس سے بچنے کی ترکیب مین تم کو بتاتا ہون۔ جو پچاس پاونڈ تمہارے پاس ہین وہ مجھے دے دو اون کے بدلے مین مین تمہین پچاس پاونڈ کا نوٹ دیے دیتا ہون

اور یہہ پچاس اشرفیان بیرونٹ کے صندوقچے مین بند کئے جاتا ہون جس کی کنجی خوبی قسمت سے قفل ہی مین لگی ہوئی ہے۔"

یہہ کہہ کر چیسٹر نے صندوقچے کی طرف دیکھا جو ایک چھوٹی سی میز پر ایک طرف کو رکھا ہوا تھا۔

رچرڈ "مین تمہارے اس خیال کا بڑا مشکور ہون۔"

یہہ کہہ کر اوس نے اشرفیون کی تھیلی اپنے دوست شفیق کے حوالے کر دی۔ مسٹر چیسٹر نے اپنی جیب مین سے نوٹون کا ایک بہت بڑا پلندا نکالا اور اوس مین سے پچاس پاؤنڈ کا ایک نوٹ چھانٹ کر رچرڈ کو دیا۔

اس کے بعد یہہ دونون جلد جلد بیرونٹ اور ٹالبٹ کے پیچھے روانہ ہوئے جن سے وہ ریجنٹ اسٹریٹ مین جا ملے۔ ان سب نے مٹرگشت کرتے ہوئے اپنلنج کو اوڈرینٹ کی طرف کیا اور ٹالبٹ نے تو ادہر رچرڈ کو باتون مین لگایا اور ادہر چیسٹر نے چند جملون مین بیرونٹ سے اوس روپیہ کے معاملے کی تفصیل بیان کی جو ابھی ابھی پیش آیا تھا۔

تیرھوان باب

قمارخانہ

جب یہہ لوگ ریجنٹ اسٹریٹ مین تھوڑی دیر تک چکر لگا چکے تو بیرونٹ نے کہا:۔

"بھئی اس بیکار ٹرک ناپنے سے تو ہمارا جی اکتا گیا۔"

ٹالبٹ "یارو! چلو کہین تھوڑی دیر بیٹھہ کر مزے اوڑائین۔"

چیسٹر "چونکہ ہمارے دوست مارکھم کو دنیا کے عجائبات دیکھنے کی تمنا ہے

اس لئے بہتر ہوگا کہ ہم لوگ نمبر۔ والے مکان واقع کوآڈرنٹ مین چل کر ایک آدہ گھنٹہ گذارین"

رچرڈ۔ "یہہ کون مقام ہے؟"

چیچسٹر۔ (بے پروائی سے) "دارالتفریح جس مین شرط لگاکر پانسے پھینکتے اور تاش اور اسی قسم کے دوسرے بے ضرر کھیل کھیلتے ہین"

نواح کوآڈرنٹ مین شام کے وقت مردون اور عورتون کا ہجوم ہوتا ہے جو بغرض سیر و تفریح ادہر ادہر پھرتے نظر آتے ہین۔ یہان بدکار عورتون کے غول کے غول عیاشی اور اوباشی کے مشاغل مین تھوڑی دیر گذارنے اور اوس سیہ کاری کا جال پھیلانے کے لئے جس پر اون کی وجہ معاش کا دارومدار ہے پھرتے ہوے دکہائی دیتے ہین دن کے فوق البھڑک اور غیر معمولی تراش خراش کے لباس کو دیکہہ کر تاڑنے والے ایک نظر مین تاڑ جاتے ہین کہ یہہ لباس محض ایک ظاہری خول ہے اور اس طلس و دیبا مین اون ٹوٹے دلون کے ٹکڑے لپٹے ہوے ہین جو کسی سنگ دل کی سرد مہری سے پاش پاش ہو چکے ہین یہہ رنگین لباس زبان حال سے اون وعدون کی داستان سنا رہے ہین جو پورے نہین کئے گئے اور اون محبت کا مرثیہ پڑہ رہے ہین جس کا کسی ناخدا ترس کی بے وفائی نے عین عالم شباب مین خون کر دیا۔

وہ نوجوان جو یہان ہاتھہ مین ہاتھہ ڈالے چکر لگاتے پھرتے ہین اور وہ پرانے گنہگار جن کی شہوت انگیز نگاہین ان پاکیزہ عصمت سے گری ہوئی لیکن صاحب جمال عورتون کے محرمون کے اندر گہس جاتی ہین شاید یہہ نہین جانتے کہ ان بھڑکیلے اور قیمتی لباسون کے اندر کس قدر درد والم چھپا ہوا ہے۔ وہ ان کے مستی خیز جوبن کے ابھار کو دیکھتے ہین لیکن وہ عدم۔ جو گھن کی طرح ان کے دل کو اندر ہی اندر کہائے

جارہا ہے اون کے وہم و گمان مین بھی نہین آتا۔ وہ ان شاہدان دلربا کے لب لعلین پر تبسم کی بہار دیکھتے ہین لیکن نہین جانتے کہ ہنسنے والے کا شیشۂ دل چور چور ہے۔

غرض کہ شام کے وقت کو اڈرنیٹ مین خاص قسم کے لوگون کا مجمع ہوتا ہے یا کم از کم یون کہیے کہ چٹپٹے کے بعد یہان وہ لوگ اکثر آیا جایا کرتے ہین جن کے خصائل و شمائل کی تعریف آسانی سے کی جاسکتی ہے۔

نمبر ۔ کے دروازے پر ایک تیز لیمپ روشن تہا۔ مسٹر جیپٹر نے تحکمانہ انداز سے اس دروازے پر زور سے دستک دی اور ایک پولیس کا سپاہی جس کے پاس بلاشبہ اس مکان کے متعلق ہر ایک بات کے نظر انداز کرنے کے لئے بہت سے زرین وجوہ تہے فوراً ایک چھوٹے سے لڑکے کے پیچھے اوسے گرفتار کرنے کے لئے دوڑا جس کی نسبت اس بناء پر اوسے چور ہونے کا شبہ تہا کہ اس کمبختی کے مارے کی ٹوپی معمول سے زیادہ میلی اور بھدّی تہی۔

مسٹر جیپٹر کی دستک کا جواب دیر تک کسی نے نہ دیا لیکن جب پانچ منٹ گذر گئے تو کسی نے اندر سے دروازے کو تھوڑا سا کھولا اور درز مین سے ایک کریہ المنظر چہرہ نظر آیا۔

جس شخص کا یہہ چہرہ تہا اوس نے سوال کے لہجے مین کہا۔ "کہیے"

جس کے جواب مین جیپٹر بولا "سب معاملہ ٹھیک ہے"

اس پر دروازہ پورا کھلا اور جیپٹر اور اوس کے رفیق اندر داخل ہوے ایک غلام گردش کو طے کر کے یہہ لوگ ایک زینے پر پہونچے جس پر خوشنما قالین بچا ہوا تہا۔ جیپٹر آگے آگے ہو لیا اور زینہ طے کر کے اپنے ساتھیون کو اوپر کی منزل مین لے گیا جہان متعدد کمرے پر تکلف سامان اور شیشہ آلات سے

سجے ہوے تھے - ان مین سرخ ساٹن کے پردے جن مین بیش قیمت جھالرین ٹکی ہوئی تھین کھڑکیون پر پڑے تھے - کارنسون پر خوشنما آئینے اور فرانسیسی وضع کی گھڑیان رکھی ہوئی تھین سامنے کے کمرے مین ایک طرف کو ایک میز رکھی ہوئی تھی جس پر انواع و اقسام کی شرابون کی بوتلین چنی ہوئی تھین - اسی کمرے کے وسط مین جوا کھیلنے کی میز تھی جس کے دو طرف دو آدمی سبز رنگ کی ٹوپی پہنے اور ہاتھ مین لمبی سی چھڑی لئے بیٹھے تھے - ان کا یہہ کام تھا کہ خیال رکھین کہ پانسہ کتنی دفعہ پھینکا گیا اور روپیہ جمع کرتے جائین - ان مین سے ایک کے سامنے ٹین کا ایک صندوقچہ رکھا تھا جسے بنک کہتے ہین اور اس کے ہر طرف شمار دانون کے ڈھیر رکھے ہوے تھے -

دو تین آدمی جو پر تکلف مگر صحیح مذاق کے خلاف لباس پہنے ہوے تھے اور بر منگھم کے بنے ہوے طرح طرح کے زیورات سے لدے ہوے تھے اس میز کے گرد بیٹھے جوا کھیل رہے تھے - یہہ جواری باہر کے لوگ نہ تھے بلکہ قمار خانے کے مالک کی طرف سے اس بات کی تنخواہ پاتے تھے کہ نو وارد لوگون کو پھانسین اور جب کوئی اجنبی مکان مین داخل ہو تو اپنی وضع سے ایسا ظاہر کرین کہ کھیل مین سخت ہی محو ہین -

جن شخصون کے ہاتھ مین چھڑیان تھین ان کے چہرے پر کسی قسم کا جوش یا تغیر نہ پایا جاتا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا موم کی مورتین ہین کہ تار کے اشارے پر حرکت کر رہی ہین - یہہ لوگ بازی کا شمار بتاتے تھے جیتا ہوا روپیہ سمیٹتے تھے یا ہارا ہوا روپیہ اوٹھا کر جیتنے والے حریف کو دیدیتے تھے مگر مجال کیا جو ان کے ماتھے پر بل آجائے یا چہرے سے ظاہر ہو کہ اس ہار جیت کا کچھ بھی اثر ان پر پڑا ہے مگر پھانسنے والے جواریون کی حالت اس سے بالکل مختلف تھی ان لوگون

کو جیت کی حالت میں بے انداز خوشی اور ہار کے وقت بے پایان رنج یا غصّے کا مصنوعی اظہار کرنا پڑتا تھا کچھ کچھ دیر کے بعد وہ شراب پینے کی میز پر جاکر ایک آدہ پیگ پی آتے تھے یا چرٹ سلگا کر پینے لگتے تھے۔ یہہ چیزیں قمار خانے کے مالک کی طرف سے اون تمام لوگون کو جو اوس کے ہان آتے تھے مفت دی جاتی تھیں اور یہہ ظاہر ہے فیاضی اس اصول پر مبنی تھی کہ "اگر مرغ پھانسنا چاہو تو پہلے تھوڑا سا دانہ خرچ کرو"

جب کوئی اجنبی قمار خانے میں موجود نہیں ہوتا تو یہہ دونون قسم کے ملازم یعنی بازی کا شمار بتانے اور "بنک" کی نگرانی کرنے والے اور مصنوعی جواری اپنی بناوٹی وضع کا خول اوتار کر پھینک دیتے ہیں اور آپس میں ہنستے بولتے ہیں یا شراب اور سگار پیتے ہیں لیکن جہان سیڑہیون پر کسی کے پاؤن کی چاپ سنی کہ جھٹ ان لوگون نے اپنے معمولی تصنع کا لبادہ اوڑہ لیا۔

جس شام کو جیسپر۔ مارکہم۔ بیرونٹ اور ٹالبٹ اس مکان میں آئے سامنے کے کمرے میں لوگون کا بہت ہجوم تہا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی رچرڈ یک بیک جھجک کر پیچھے ہٹ گیا اور جیسپر کو ایک طرف لے جاکر گھبرائی ہوئی آواز میں اوس کے کان میں کہنے لگا: "یہہ قمار خانہ تو نہیں ہے؟" اس کے جواب میں جیسپر نے کہا: "ہان ہے تو قمار خانہ ہی۔ لیکن یہان صرف اون لوگون کی آمد و رفت ہے جو عزت آبرو والے ہیں اس کے علاوہ تم دنیا بہی تو دیکہنا چاہتے ہو"

یہہ کہہ کر وہ رچرڈ کو ہاتہہ پکڑ کر جوے کی میز کی طرف لے گیا۔ اس میز پر سبز بانات منڈہی ہوئی تہی اور ٹھیک اوس کے اوپر وسط میں ایک برقی لیمپ چھت سے آویزان تہا جس کی روشنی دن کو مات کرتی تہی۔ ایک نوجوان فوجی افسر کوئی

بیس سال کی عمر کا مینر کے دوسرے سرے پر بیٹھا ہوا تھا اور اوس کے سامنے نوٹون اور اشرفیون کا ایک بڑا ڈھیر لگا ہوا تھا۔ لیکن کچھ کچھ دیر کے بعد بازی کی رقم کو جو یہہ نوجوان لگاتا اور ہارتا چلا جاتا تھا خزانچی اوٹھا کر ٹین کے صندوقچے مین ڈال لیتا تھا اور اس طرح اس روپیہ کا ڈھیر بتدریج کم ہوتا جاتا تھا۔

کچھ دیر تک تو خاموشی کے ساتھہ کھیل جاری رہا لیکن جب نوجوان نے دیکھا کہ وہ بازی پر بازی ہارے چلا جاتا ہے تو اضطراب کے لہجے مین کہنے لگا:

"سخت تعجب ہے۔ آج تک کبھی ایسا اتفاق نہین ہوا تھا کہ قسمت یکایک پلٹا کھا کر مجھہ سے ایسی برگشتہ ہو جائے۔ بہرحال مجھہ مین ابھی مقدرت ہے کہ کچھ اور ہارون کیونکہ کل رات اس بینک کا مین نے ہی صفایا کیا تھا۔"

ریچرڈ۔ (چیسٹر کے کان مین) "یہہ اس نے کیا کہا؟"

چیسٹر۔ "اس کا مطلب یہہ ہے کہ قمارخانے کے مالک نے جو روپیہ اس ٹین کے صندوقچے مین جمع کیا تھا وہ سب اس نے جیت لیا۔"

ریچرڈ۔ "تمہارے اندازے مین یہہ روپیہ کس قدر ہوگا؟"

چیسٹر۔ "یہی کوئی ڈیڑھ دو ہزار پاونڈ۔"

ادہر نوجوان افسر نے جو ابھی ابھی دوسری بازی ہارا تھا چلا کر خدمتگار سے کلاریٹ کا ایک گلاس مانگا۔ خدمتگار شراب لے کر اوس کے سامنے آیا۔ مگر نوجوان جس نے ابھی ابھی ایک اور بازی لگائی تھی نتیجہ کے انتظار مین اوس کی طرف متوجہ نہوا اس مرتبہ وہ ہارا اور شراب کا گلاس لینے کے لئے پلٹا۔ مگر جب اوس کی نظر گلاس پر پڑی تو مارے غصے کے اوس کا چہرہ لال ہوگیا اور اوس نے چلا کر کہا:

"اے بے گدھے کے بچے مین نے تجھہ سے کہا تھا کہ چلو بہر شراب لا جس سے میرا حلق تر نہو؟ جا کلاریٹ کا بڑا گلاس لے کر آ۔ میرے حلق مین کانٹے

پڑے ہوے ہین اور میرا معدہ تنور کی طرح پھنک رہا ہے۔"

خدمتگار اس حکم کی تعمیل کے لئے جلدی سے شراب کی الماری کی طرف گیا اور کلاریٹ کا ایک بڑا گلاس لبالب بھر کر لایا۔ اس کے بعد کھیل پھر شروع ہوا۔

اب کی مرتبہ بھی افسر بازی ہار گیا اور خوفناک جوش کی حالت مین چلایا "سگار لاؤ! مجھے ایک سگار دو!"

خدمتگار نے نہایت عمدہ ہوانا کے چرٹون کا ایک ڈبہ اوس کے سامنے لاکر پیش کیا تاکہ اپنی پسند کا چرٹ نکال لے لیکن نوجوان جواری نے جس کے تن بدن مین متواتر ہار سے آگ لگ رہی تھی اور جو اپنا غصہ کسی نہ کسی پر اوتارنا چاہتا تھا نہایت جوش و خروش کے عالم مین خدمتگار سے کہا: "ابے حرام زادے چرٹ کے ساتھ دیا سلائی لاتے ہوے تیرے ہاتھ ٹوٹتے تھے؟" ادھر بیچارہ خدمتگار اوس کے اس حکم کی تعمیل کے لئے بھی بدحواسی کے عالم مین ایک کونے کی طرف جھپٹا اور ادھر اوس نے نہایت مغلظ اور فحش گالیون کا اوس پر جھاڑ دیا ندیدہ دیا

اب کھیل پھر شروع ہوا اور نوجوان افسر پھر بھی ہارا۔ جو اشرفیون کا ڈھیر اوس کے سامنے رکھا ہوا تھا وہ اب بالکل غائب ہوگیا اور جو ایک نوٹ اوس کے پاس رہ گیا تھا اوس کا بھی دیر تک انچی نے اوس کے حوالے کیا جسے لے کر اوس نے کہا:- یہہ تین ہزار کی رقم ہوتی ہے جو مین ہار چکا ہون" اس پر مصنوعی جواریون مین سے ایک بولا "اس مین غالباً وہ رقم بھی شامل ہے جو کل رات آپ جیتے تھے" اس کے جواب مین افسر نے غضب ناک ہو کر کہا۔ "جیتا تو اوس مین تمہارے باپ کا اجارہ ہے؟ کیا مین یہان برابر ڈیڑھ مہینے

سے ہر رات نہین آتا ہون اور کیا مین نے ہزارون کی رقمین اسی میز پر نہین ہاری ہین؟ اس عرصے مین سوائے کل کی رات کے کب مجھے جیتنے کا موقع ملا؟ لیکن کچھ پروا نہین - مین برابر کھیلون گا - مین آخر تک بازی لگا دون گا - مین یا تو سب ہارا ہوا روپیہ پھر جیت لون گا اور یا سب کچھ ایک ساتھ ہار جاؤن گا اور پھر - اور پھر -"

یہہ کہہ کر وہ رُک گیا - اب کی مرتبہ جو بازی اوس نے لگائی اوس مین بھی ہار ہوئی - اوس کا چہرہ زرد پڑ گیا اور شدت کرب مین اوس نے اپنے ہونٹ اس زور سے کاٹے کہ لہو نکل آیا - اوس کا دماغ چکرانے لگا اور چیرمٹ پھینک کر وہ زور سے چلایا "کلاریٹ لاؤ! اور کلاریٹ لاؤ! اس سگار سے تو میرا تالو اور خشک ہوا جاتا ہے -"

اس کے بعد کھیل پھر شروع ہوا - مارکھم نے چیسپٹر کے کان مین کہا:-

"مجھے اس نوجوان کا چہرہ دیکھ کر ڈر معلوم ہوتا ہے -"

چیسپٹر "کیون؟"

رچرڈ "میرا دل گواہی دیتا ہے کہ اگر یہہ شخص سب کچھہ ہار گیا تو خودکشی کر لے گا - جو لوگ اس کا روپیہ جیتے ہوے چلے جا رہے ہین اون سے مین اپنا یہہ خدشہ بیان کرنا چاہتا ہون -"

چیسپٹر "تم چپ رہو - اگر تم کوئی ایسی حرکت کر بیٹھے تو خواہ مخواہ ہماری ہنسی اوڑے گی -"

رچرڈ "مگر ہمارے اپنے جنس مین سے جب کسی کی جان جاتی ہو تو؟"

چیسپٹر "اونہین اس سے کیا -"

رچرڈ "کیا تمہارا مطلب یہہ ہے کہ یہہ لوگ ایسے خبیث ہین کہ -"

چیچسٹر۔ "میرا مطلب یہہ ہے کہ مُردہ دوزخ مین جائے یا بہشت مین طاکو اپنے حلوے مانڈے سے کام"

رچرڈ اس سفاکانہ خیال کے اظہار سے خوف زدہ اور ششدر رہ گیا لیکن چیچسٹر نے جو کچھہ کہا تھا اوس کا حرف حرف سچ تھا۔

واقعات کی حالت اب خوفناک ہو گئی تھی۔ نوجوان افسر کی دلی کیفیت جنون کے درجہ تک پہونچ چکی تھی وہ برابر ہارتا چلا جا رہا تھا اور قسمت کا ستارہ ایک دفعہ بھی اوس پر نہین چمکا۔ تاہم وہ جان بوجھہ کر برابر تمام بربادی کے اس قعر مین اوترتا ہی چلا گیا! اوس کے نوٹ پر نوٹ بھُن رہے تھے۔ آخرکار اوس کے پاس صرف ایک نوٹ رہ گیا اور اوس کی بھی اشرفیان بھنائی گئین اب اوس پر بالکل ہی یاس چھا گئی اور اوس کا چہرہ ڈراونا ہو گیا۔ قمار بازی کے جنون اور شراب کے جوش انگیز اثر نے جس کے وہ متواتر گلاس پر گلاس چڑھاتا گیا تھا اوس کے چہرے کو جو اصل مین نہایت خوبصورت تھا خوفناک بنا دیا تھا۔

رچرڈ نے اپنی عمر بھر مین ایسا ہیبت ناک منظر پہلے کبھی نہ دیکھا تھا اور اوس پر خوف طاری ہو گیا لیکن اوس کے ساتھیون نے نہایت بے پروائی سے اس کو ایک معمولی واقعہ سمجھا۔ کھیل پھر شروع ہوا اور چند ہی منٹ مین افسر آخری بازی بھی ہار گیا۔ اس وقت خزانچی دفتر گئے اور تمام آنکھین نوجوان افسر پر جم گئین جو عام دلچسپی کا مرکز بن رہا تھا۔ اوس نے سب سے مخاطب ہو کر کہا:۔

"مین نے کہا تھا کہ مین اوس وقت تک کھیلتا رہون گا جب تک کہ مین سب کچھہ جیت نہ جاؤن یا سب کچھہ ہار نہ جاؤن۔ چنانچہ مین اپنے قول پر قائم رہا خدمت گار میرے لئے کلاریٹ کا ایک اور گلاس لا۔ شاید اس سے کچھہ تسکین ہو" یہہ کہہ کر وہ تلخی سے ہنسا۔ اتنے مین خدمتگار کلاریٹ لایا جسے وہ پورا

پی گیا اور پھر اوس نے گلاس کو میز پر دے مارا جہان وہ ٹوٹ کر چکنا چور ہو گیا۔ خزانچیون مین سے ایک نے بلا کسی قسم کی برافروختگی ظاہر کئے خدمتگار کو حکم دیا کہ میز پر سے مکڑون کو چن لے اور اس حکم کی فوراً تعمیل ہوئی مصنوعی جواریون نے جب دیکھا کہ اور اجنبی بھی موجود ہین تو مجبوراً برباد شدہ افسر کی طرف سے اپنی توجہ ہٹا لی اور کھیل شروع کر دیا۔ نوجوان افسر نے کچھ دیر کے بعد جس کے اثنا مین وہ اپنی بے نور آنکھون سے کھیل کو دیکھتا رہا۔ خدمتگار سے اپنی ٹوپی مانگی جس کے جواب مین اوس نے کہا کہ شاید غلام گردش مین کسی کھونٹی پر ٹنگی ہوئی ہوگی۔ اس پر افسر بولا کہ نہین اندر کے کمرے مین ہے مین خود ہی جا کر لئے آتا ہون۔ خدمتگار نے "بہت خوب" کہہ کر اپنی جگہہ کھڑا رہا اور نوجوان افسر بظاہر اطمینان کے ساتھہ آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا اندر کے کمرے کی طرف گیا۔ رچرڈ نے چیمپٹر کے کان مین کہا "کیا دردناک نظارہ ہے۔ اچھا ہوا کہ مین نے ایک دفعہ آکر یہان کی حالت دیکھہ لی۔ اس سے مجھے ایسا سبق مل گیا ہے جو مین تمام عمر نہ بھولون گا"

اس وقت طمنچے کے چلنے کی آواز سے سارا مکان گونج اوٹھا سب لوگ بے تحاشا اندر کے کمرے کی طرف دوڑے۔ رچرڈ کا خیال صحیح نکلا۔ نوجوان افسر نے جا کر خودکشی کر لی تہی اوس کا مغز اوڑ گیا تہا اور وہ قالین پر خون مین لتھڑا پڑا تہا۔

یہہ جانکاہ نظارہ دیکھہ کر سب کے منہہ سے ایک ساتھہ ندائے خوف نکلی اور ایک ہی ساتھہ وہ دروازے کی طرف جھپٹے۔ ان لوگون مین بیرونٹ چیمپٹر اور ٹالبٹ سب سے آگے تہے اور وہ بچ کر نکل گئے۔

رچرڈ نقش تصویر بنا ہوا اس جگہہ کھڑا تہا اوسے معلوم نہ تہا کہ اوس کے ساتھی اوسے چھوڑ کر چلے گئے ہین اور وہ خوف زدہ ہو کر اس ہیبت ناک منظر کو

جو اوس کے پیش نظر تھا دیکھہ رہا تھا - اس وقت دفعتاً یہہ شور اوس کے کان مین پڑا کہ "پولیس آئی" اور ساتھہ ہی ہماری قدم سیڑہیون پر کھٹ پٹ کھٹ پٹ کرتے ہوے آتے سنائی دیے - خزانچیون مین سے ایک پکارا "بینک کی حفاظت کرو" دوسرے نے کہا "بہت اچھا" اور یہہ کہتے کے ساتھہ ہی تمام چراغ گل ہو گئے گویا کہ ایک جادو کی چھڑی تھی جس کے اشارے سے ہر طرف اندھیرا چھا گیا -

ایک قدرتی خواہش کے اقتضا سے رچرڈ دروازے کی طرف بڑھا مگر ایک زبردست ہاتھہ نے اوسے روک لیا اور دفعتاً ایک لالٹین کی تیز شعاع اوس کے چہرے پر پڑی اور اوس نے اپنے آپ کو ایک پولیس افسر کی حراست مین پایا -

چودھوان باب

تھانہ

جس وقت پولیس والے پستول کی آواز سن کر قمار خانے مین گھس آئے تو جو لوگ وہان موجود تھے اون مین سے ایک فقط رچرڈ مارکہم ہی گرفتار ہوا باقی لوگ جو اس قسم کے ناگہانی اتفاقات کے موقعون پر باہر نکل جانے کے مخفی رستون سے خوب واقف تھے سیڑہیون کی طرف بے تحاشا بھاگ کر مکان کے چھجے پر سے بازو کے مکان مین چلے گئے اور جب شور و غوغا فرو ہو گیا تو ایک ایک کر کے چپکے سے باہر گلی مین نکل آئے -

افسر پولیس رچرڈ کو پاس کے تھانے مین لے گیا - دونون مل ایک پست اور تاریک کمرے مین داخل ہوے جس مین دو مقابل کی دیوارون مین زمین سے

ڈہائی فٹ اونچی ایک کڑی لگی ہوئی تہی جو کمرے کو دو حصون مین تقسیم کرتی تہی انگیٹھی مین آگ روشن تہی اور اس کے قریب ایک آرام کرسی پر ایک پستہ قد فربہ اندام سرخ رو بارعب شخص بائین کان پر قلم رکھے ہوئے بیٹھا تہا۔ یہہ شخص انسپکٹر پولیس تہا۔ ایک سپاہی وردی پہنے ایک اونچی میز کے قریب کھڑا ہوا ایک بہت بڑی کتاب کی ورق گردانی کر رہا تہا اور ایک افسر سادہ لباس مین (جو حقیقت مین نہایت سادہ اور میلا تہا) انگیٹھی کے سامنے بیٹھا ہوا آپ رہا تہا اور ایک پتلی سی بید کی چھڑی سے اپنی پتلون مین سے گرد جھاڑتا جاتا تہا۔

جب افسر پولیس رچرڈ کو لے کر کمرے مین داخل ہوا اور اوس کرسی کے قریب لایا جو کمرے کے بیچ مین حائل تہی تو انسپکٹر نے ترش روئی سے پوچھا:۔

"کہو کیا ماجرا ہے؟"

اس کے جواب مین افسر پولیس بولا:۔

"مین اور جونس اور جنکنس مکان نمبر۔ واقع کوارنیٹ مین ایک پستول کی آواز سن کر داخل ہوے اور اس نوجوان کو پکڑا باقی سب بہاگ گئے۔ جونس اور جنکنس مکان مین اوس شخص کی لاش کے پاس ٹہرے ہوے ہین جس نے خودکشی کی ہے۔"

انسپکٹر نے اس وقت رچرڈ کے چہرے پر نگاہ جمائی اور دیر تک ٹکٹکی لگائے اوسے دیکہتا رہا اور جب اچہی طرح سے دیکہہ چکا تو کہنے لگا:۔

"اچہا کرسپ یہہ بیان لکہو۔"

جو سپاہی میز کے قریب کہڑا تہا اوس نے یہہ سن کر اوس بڑی کتاب کا ایک ورق الٹا جو اوس کے سامنے رکہی تہی اور جس افسر نے رچرڈ کو گرفتار

کیا تھا اوس کا اظہار قلمبند کیا۔ جب اظہار لکھا جا چکا تو انسپکٹر نے نہایت شان اور تحکم سے قیدی سے سوالات پوچھنے شروع کئے :۔

انسپکٹر "لڑکے! تمہارا نام کیا ہے؟"

رچرڈ "رچرڈ مارکہم"

انسپکٹر "یہہ کہو۔ تمہارا نام رچرڈ مارکہم ہے۔ کرسپ یہہ بھی درج کرلو۔ اور تم رہتے کہاں ہو؟"

رچرڈ "مارکہم منزل مین ہالوے کے قریب"

انسپکٹر "کرسپ۔ اس کو بھی لکھہ لو۔ ہاں اب مجھے یہہ بتاؤ کہ آیا تم اپنے کسی دوست یا عزیز کو اطلاع دینا چاہتے ہو کہ تم اس وقت مصیبت مین ہو"

رچرڈ "پہلے آپ مجھے یہہ بتائیے کہ مجھہ پر کیا الزام لگایا جاتا ہے اور مجھے کس واسطے روکا جاتا ہے"

انسپکٹر "تم پر الزام یہہ ہے کہ تم ایک ایسے مکان مین جہان ایک ناجائز فعل یعنی قمار بازی کا ارتکاب ہوا کرتا ہے پائے گئے۔ اور یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ وہان خودکشی بھی ہوئی لہذا تمہین نہ صرف بغرض شہادت کارونر (افسر تفتیش کنندہ مرگ) کے سامنے جانا پڑے گا بلکہ مجسٹریٹ کے اجلاس مین بھی حاضر ہونا پڑے گا"

رچرڈ "کیا مین کل تک ضمانت پر رہا کیا جا سکتا ہون؟"

انسپکٹر "مین تم کو نہین چھوڑ سکتا۔ اگرچہ بیان کیا جاتا ہے کہ یہہ واردات خودکشی کی ہے اور مجھے بھی یقین ہے کہ ایسا ہی ہوگا لیکن پھر بھی ممکن ہے کہ قتل ہو۔ البتہ تمہارے ساتھہ بوجہ اس کے کہ تم بظاہر معزز معلوم ہوتے ہو اتنی رعایت کی جائے گی کہ رات کے وقت حیلخانہ کے حجرے مین تم نہین

بند نہین کیا جائے گا۔ اگر تم چپ چاپ بیٹھے رہو تو تم کو اجازت ہے کہ آگ کے قریب کرسی پر بیٹھ جاؤ۔"

رچرڈ "مین کم سے کم آپ کی اس مہربانی کا تو مشکور ہون۔ مگر کیا آپ مجھے ازراہ عنایت یہہ بتا سکتے ہین کہ مین کس حد تک واجب التعزیر ہون۔ مین نے خود جو انہین کھیلا۔ صرف چند دوستون کے ساتھہ اوس مکان مین گیا تہا۔"

انسپکٹر "زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ تم پر مجسٹریٹ چند پاونڈ جرمانہ کردے گا اور بس۔"

رچرڈ "تو پھر مین اپنے اقربا و احباب کو اپنی موجودہ حالت کی اطلاع دینا نہین پسند کرتا کیونکہ بغیر اون کی مدد کے بھی مین اس مخمصے سے نکل سکتا ہون۔"

جو مہرہ گداز نظارہ رچرڈ کے دیکھنے مین آیا تہا اوس کی یاد سے اگرچہ ابھی تک ایک عجیب خوف ملے ہوے جوش کی کیفیت اوس پر طاری ہو رہی تہی لیکن انسپکٹر کی دل دہی سے ایک حد تک مطمئن ہو کر وہ انگیٹھی کے قریب بیٹھہ گیا اور بہت جلد کوتوالی والون کے ساتھہ باتون مین لگ گیا۔ یہہ لوگ سوائے اپنے یا اپنے مشاغل کے اور کسی مضمون پر گفتگو نہ کر سکتے تہے۔ معلوم ہوتا تہا کہ جس سرزمین کے وہ رہنے والے ہین وہان کا آسمان بھی پولیس ہے اور گرد و پیش کی چیزین بھی پولیس ہین۔ اون کے خیالات مین تھانون مجسٹریٹ کی کچہریون حوالاتون اور فوجداری عدالتون کے سوا اور کوئی بات گذرتی ہی نہ تہی۔ اس کے علاوہ اون کی گفتگو مین ہر دو چار فقرون مین چور دن کے روزمرہ اور مجرمون کی اصطلاحون کی کوئی نہ کوئی آمیزش پائی جاتی تہی۔ اگرچہ وہ خود مجرم نہ تہے مگر جرم سے اس درجہ مانوس معلوم ہوتے تہے کہ نیکی و پاکبازی کو ایک منٹ کے لئے بھی معرض بحث مین نہ لاتے تہے۔ اون کی گفتگو کے موضوع ایسے اشخاص تہے جن پر گرفتاری کی تعریف صادق آتی ہو لیکن ایسے لوگون کا وہ نام بھی نہ لیتے تہے جو قید خانہ سے آزاد ہون

یہہ کتابین دفتر افسانہ سے مل سکتی ہین

سیر ظلمات - یعنی زمانہ حال کے سحر نگار مصنف رائڈر ہیگرڈ کے بے نظیر انگریزی ناول پیپل آف دی مسٹ کا فصیح و بامحاورہ اردو ترجمہ جس کی نسبت مشاہیر ملک اور اخبارات نے نہایت عمدہ رائین ظاہر کی ہین - یہہ کتاب اس درجہ مقبول ہوئی کہ طبع اول مین سے تھوڑے سے نسخے باقی رہ گئے ہین باوجود ۵۳۴ صفحہ کی ضخامت کے صرف عہ

جنگل مین منگل - یہہ کتاب آجکل کے مشہور انگریزی ادیب رڈیارڈ کپلنگ کی تصنیف موسوم بہ جنگل بک کا اردو ترجمہ ہے جو بہ تعمیل ارشاد عالی جناب نواب فخار الامرا مرحوم و مغفور وزیر اعظم دولت آصفیہ کیا گیا - شمس العلماء مولوی سید علی صاحب بلگرامی با لقابہ نے اس ترجمہ کی نسبت نہایت اعلیٰ درجہ کی راے ظاہر کی ہے - یہہ کتاب انوار سہیلی کے طرز کی ہے - حجم ۳۶۸ صفحے - قیمت (ے) مع محصول ڈاک -

الغزالی علامہ شبلی نعمانی کی سب سے آخری تصنیف جس مین علامہ موصوف نے اول حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری بیان فرما کر امام صاحب کے فلسفہ پر خصوصاً اور اور تصانیف پر عموماً نہایت مبصرانہ اور محققانہ پہلو سے نظر ڈالی ہے - کوئی علمی لائبریری اس سے خالی نہ ہونی چاہیے - قیمت قسم اول مجلد (ہ) غیر مجلد (ے) قسم دوم غیر مجلد (عہ) مع محصول ڈاک

درخواستین علامہ موصوف کے پاس براہ راست یا دفتر افسانہ مین آنی چاہئین

المشتہر

ظفر علی خان - بی - اے

خیابان فارس

یعنی

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن ویسرائے کشور ہند کے بے نظیر سفرنامہ قلمرو ایران کا اردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے کیا گیا اور اعلیٰحضرت حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اسم گرامی سے باجازت خاص منسوب کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ ورود حیدرآباد مین مترجم کو اس کتاب کا ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ مین پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ترجمہ کی خوبی کی یہہ شہادت کافی ہے کہ مشاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی۔ بی۔ اے۔ شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی۔ بی۔ اے۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ استاد الشعراء نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی اور مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پایونیر۔ ابزرور۔ نیر آصفی مدراس۔ مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائین اس کی نسبت لکھی ہین۔ چودہ تصاویر لندن کے کارخانے کی تیار شدہ اور ایک تصویر ہز اکسلنسی ممدوح کی کتاب مین موجود ہے جلد انگریزی خاص اہتمام سے تیار کرائی گئی ہے۔ ضخامت ۱۴۴ صفحے۔ قیمت جلد اول قسم اول عہ وقسم دوم عہ سکہ انگریزی علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

نمبر ۴ جلد اول اکتوبر سنہ ۱۹۰۲ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر

ظفر علی خان۔ بی اے

باہتمام منیجر مطبع حیدرآباد پریس متصل مسجد فضل گنج مین طبع ہوا

افسانہ

۱۔ یہہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے ہوگا۔

۲۔ اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتھہ مہذب اور نتیجہ خیز ہون گے۔ ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھہ ہی فصیح و بامحاورہ ہو

۳۔ اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (سے) سکہ انگریزی یا (ہے) سکہ حالی معہ محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلہ مین کچھہ بھی نہین

۴۔ پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ کے بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵۔ نمونہ کا پرچہ ۶ سکہ انگریزی یا ۸ سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا۔

۶۔ خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوش خط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین

۷۔ اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہو سکے گا۔

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

مالک و ایڈیٹر افسانہ

جس شخص کا نام کرسپ تہا اوس نے سلسلہ کلام یون شروع کیا: "آخر کرنیکی جم کا دانون چل ہی گیا"

انسپکٹر "چل تو گیا لیکن مال اوس نے کہان چہپایا ہوگا؟"

سادہ لباس والا افسر "اجی اوس کے تو ہتکڑی بہی پڑ گئی۔ اب کہان نکل کر جاتا ہے مگر ہے بڑا شوقین جب ہم اوسے اڑنگے پر لائے تو ایسا عمدہ کوٹ پہنے ہوے تہا کہ ہم نے تم نے کبہی خواب مین بہی نہ دیکہا ہوگا"

کرسپ "ہان اور پاکٹ مین ایسا بھڑک دار رومال تہا کہ واہ رے وہ"

سادہ لباس والا افسر "مگر روپیہ دو پیسہ اوس کے پاس سے کچہہ بہی نہ نکلا کیونکہ جب اوسے جن کی طلب ہوئی تو اوس نے چاہا کہ کوٹ اُتار کر کسی کباڑی کے پاس گرو رکہہ دے"

کرسپ "اور چونکہ تم نے اوسے منع کر دیا تہا اس لئے اوس نے تمہارے گہونسا رسید کیا۔ کیون کیسی سیتے کی کہی"

سادہ لباس والا افسر (بغلین جہانک کر) "لیکن مین نے بہی اوس کے ایک ایسا گدار رسید کیا کہ چہٹی کا دودہ یاد آگیا ہوگا"

کرسپ "اولڈ بیلی کی عدالت مین یہہ شخص اب تیسری دفعہ آتا ہے"

سادہ لباس والا افسر "اس لئے ضرور ہے کہ اب کی وہ کالے پانی بہیجا جائے"

انسپکٹر "ایسے پُرانے چور کو کوئی نہایت ہی چلتا پُرزا وکیل چہڑا لے تو چہڑا لے ورنہ اوس کے بری ہونے کی کوئی امید نہین"

کرسپ "بات کرنے سے مجہے پیاس بہت لگتی ہے اگر اس وقت حلق تر کرنے کو ایک گہونٹ شراب کا مل جائے تو کیا کہنے"

رچرڈ کو کچھ یون ہی سا خیال پیدا ہوا کہ مسٹر کرسپ پیاسے ہین لہذا اوس نے کرسپ سے کہا کہ "آپ لوگ شوق سے پینے کو کچھ منگوایئے دام مین دون گا۔ اس پر سادہ لباس والے افسر کو پورٹر کے چند بیگ لانے کے لئے بھیجا گیا اور شاندار اور بارعب انسپکٹر پولیس نے بھی ایک گھونٹ لینے پر آمادگی ظاہر کی لیکن یہہ ایک گھونٹ آگے چل کر سیر بھر کا ہوگیا۔

اس لطف کی صحبت مین ایک کانسٹبل نے آکر خلل ڈال دیا جو ایک مفلس پھٹے حال فاقہ زدہ اور لاغر لڑکے کو جس کے پانون مین نہ جوتے تھے نہ جرابین تھین کشان کشان لایا۔ انسپکٹر اوسے دیکھتے ہی بولا:-

"الزام کیا ہے"

کانسٹبل "بدمعاشی اور آوارہ گردی"

انسپکٹر "کرسپ یہہ لکھہ لو (پھر کانسٹبل کی طرف مخاطب ہوکر) تمہین کیسے معلوم ہوا کہ یہہ بدمعاش اور آوارہ گرد ہے؟"

کانسٹبل "اس لئے کہ وہ مارا مارا پھرتا تھا اور کوئی مکان نہین جہان جاکر رہے اور نہ کسی دوست عزیز کا پتہ دے سکتا ہے۔ مین نے اوسے بھیک مانگتے ہوے دیکھا"

انسپکٹر "اچھا کرسپ یہہ بھی لکھہ لو شاید اس چھوکرے کو کھانا وانا نہین ملا ہے اور بھوکا ہے"

لڑکا (جو کرسی کے قریب کھڑا ہوا مارے سردی کے کانپ رہا تھا) "حضور مجھے کل رات سے کھانے کو کچھہ نہین ملا"

انسپکٹر "ابے جھوٹ کیون بکتا ہے۔ سچ سچ بول"

کانسٹبل (بیچارے کو ایک زور کی گردنی دے کر) "سچ سچ بول"

انسپکٹر "کرسپ! تم نے یہہ لکھہ لیا"

کرسپ "جی ہان جناب"

انسپکٹر "خیر اس وقت تو ان بیچاری کو ایک ٹکڑا روٹی دے کر حوالات مین بند کردو۔ صبح ہوتے ہی تین مہینے کو ٹھنڈے ٹھنڈے بڑے گھر بھیجدئے جائینگے"

چنانچہ اس بدقسمت لڑکے کو پورا سہر خشک روٹی دی گئی اور ایک غلیظ کوٹھری مین بند کردیا گیا۔

رچرڈ مارکہم جو قریب ہی بیٹھا ہوا تہا انسپکٹر سے پوچھنے لگا "آپ کے خیال مین اس بیچارے کا کیا حشر ہوگا؟"

انسپکٹر "تین مہینے تک جیل مین چکی پیسنا پڑے گی"

رچرڈ "لیکن آخر کس جرم مین؟"

انسپکٹر "اس جرم مین کہ وہ بدمعاش اور آوارہ گرد ہے"

رچرڈ "آوارہ گرد تو خیر ہوگا اس لئے کہ بیچارے کا نہ گھر ہے نہ در لیکن یہہ آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ وہ بدمعاش ہے"

انسپکٹر "یہہ ایسے معلوم ہوا کہ اوسے بھیک مانگتے پکڑا ہے"

رچرڈ "تو کیا بھیک مانگنے سے آدمی بدمعاش ہوجاتا ہے"

انسپکٹر "بے شک قانون کی نظر مین بدمعاش ہی ہوجاتا ہے"

کرسپ (قہقہہ لگاکر) "اور لطف یہہ کہ قانون کی نظر بے عینک کے کام کرتی ہے"

رچرڈ بدمعاشی اور آوارہ گردی کی تعریفات قانونی پر غور کر رہا تہا کہ ایک کانسٹیبل ایک سن رسیدہ آدمی کو لے کر آیا جو تہا تو ادنی درجے کے لوگون مین

لیکن اوس کا لباس بہت صاف اور ستھرا تھا۔ ان کو آتے دیکھہ کر انسپکٹر نے کانسٹیبل سے پوچھا "کیا واردات ہے"۔

کانسٹیبل "یہہ شخص میرے گشت کے راستے مین اپنی گاڑی جس مین سیب بھرے تھے لے آیا اور ہر چند مین نے راستے سے ہٹانا چاہا مگر نہ ہٹا۔ اس لئے مین نے گاڑی تو سبزی منڈی مین بھیج دی اور اس کو یہان لے آیا ہون"۔

اس مین اس بے چارے مصیبت زدہ نے آنکھہ سے آنسو پوچھہ کر کہا "جناب! مین گلی گلی پھل پھلاری بیچ کر جائز طریقے سے روٹی پیدا کرتا ہون۔ ایک بی بی اور سات بچون کے پالنے کا بوجھہ میرے سر پر ہے۔ آج رات کو مین اس لئے اتنے اوپر تک پھرتا رہا کہ دن بھر کچھہ بکری نہ ہوئی تھی اور گھر مین کوڑی کوڑی کی محتاجی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ مجھے گھر جانے دینگے اگر مین پلٹ کر گھر نہ جا سکا تو میری عورت اور بچے کلیجہ پھاڑ کر مر جائین گے۔ میرا بڑا لڑکا میرے گھر پہونچنے تک جاگتا رہتا ہے اور اگر سونے سے پہلے بابا کا بوسہ نہ لے گا تو غریب بہت روئے گا"۔

اس مصیبت زدہ شخص کی وضع اور لب و لہجے سے غایت درجے کی سچائی اور دل پر اثر کرنے والی کیفیت پائی جاتی تھی۔ رحم ڈرنے بے اختیار چاہا کہ اس معاملہ مین ہاتھہ ڈالے اور اوس کی سفارش کرے لیکن اوسے یاد آیا کہ اوس کو صرف اس شرط پر اس کمرہ مین ٹھہرنے کی اجازت ملی ہے کہ وہ چپ چاپ بیٹھا رہے اور وہ خود انہی جاہل سخت گیر اور سنگ دل آدمیون کے بس مین تھا۔ یہہ خیال کر کے اوس نے اپنی زبان بند رکھی۔

انسپکٹر "دیکھون کرسپ یہہ واردات قلم بند کر چکے۔؟"

کرسپ ۔ ''جی ہان جناب''

انسپکٹر ۔ ''اچھا تو اس شخص کو حوالات مین رکھو صبح کو مجسٹریٹ صاحب فیصلہ کرین گے''

باوجودیکہ اس غریب مصیبت زدہ نے اپنی رہائی کے لئے بہت ہی کچھ ہاتھ پاؤن مارے مگر حوالات مین بھیج ہی دیا گیا۔ اوس کے چلے جانے کے بعد رچرڈ نے انسپکٹر سے پوچھا:

''جناب میری سمجھہ مین اچھی طرح سے نہ آیا کہ اس نئے حوالاتی نے کیا جرم کیا تھا''

انسپکٹر (نہایت تمکنت سے) ''شارع عام کو روکنا اور ارتکاب امر باعث تکلیف خلائق''

رچرڈ ۔ ''مگر جہان تک میرا خیال ہے وہ جائز طریقے سے روٹی کما کہانا چاہتا ہے اور شارع عام سب کے واسطے کہلا ہوا ہے جس پہ آنے جانے کا ہر شخص کو اختیار ہے''

انسپکٹر ۔ ''نہین ایسا نہین ہے۔ ان چھوٹی چھوٹی گاڑیون سے اُمرا کی گاڑیون کے گھوڑے بھڑک جاتے ہین اس لئے ان کو سڑک پہ آنے جانے کی اجازت نہین دی جاسکتی۔ اس کو ایک مہینے کی ضرور سزا ہونا چاہیے۔ کئی مرتبہ اس کو تنبیہ کی گئی مگر یہہ ایسا ضدی ہے کہ نہ مانا۔ مین یہی مجسٹریٹ صاحب سے بھی کہون گا۔

رچرڈ ۔ ''اچھا اگر یہہ جیل خانہ مین گیا تو اس کے جورو بچے کہان جائین گے؟''

انسپکٹر ۔ ''جورو بچے! جورو بچے دارالشفقت مین جائین گے اور کہان''

اتنے مین ایک تیسرا کانسٹیبل آیا جس کے ساتھہ ایک نہایت ہی تبہ حال عورت اور تین بچے تھے اور سب کے چیتھڑے لگے تھے۔ ان کو دیکھہ کر انسپکٹر نے پوچھا "کیا واردات ہے"

کانسٹیبل "یہہ دار المشقت کی واردات ہے۔ یہہ عورت آج رات کو یونین کے دار المشقت مین اپنے تین بچون کے ساتھہ داخل کی گئی مہتمم دار المشقت نے حکم دیا کہ بچے اس سے علٰحدہ کئے جائین جس پر اس عورت نے وہ شور مچایا کہ آسمان سر پر اوٹھا لیا۔ یہہ دیکھہ کر مہتمم نے اس کو مع بچون کے باہر نکال دیا اور مجھے بلا کر میرے حوالہ کیا"

انسپکٹر "کرسپ یہہ سب قلم بند کرلو"

عورت (سسکیان بھر کر) "ہان ہان یہہ سچ ہے۔ مجھے اس بات کے اقرار کرنے مین کچھہ شرم نہین کہ مین اپنے بچون سے محبت کرتی ہون اور اس وقت تک وہ مجھ سے کبھی علٰحدہ نہین ہوئے اگر مجھہ سے چھڑائے گئے تو ان کے ننھے ننھے کلیجے پھٹ جائین گے۔ مین غریب اور محتاج ہون مگر اپنے بچون کو جان سے زیادہ چاہتی ہون"

یہہ مصیبت کی ماری کچھہ اور کہنا چاہتی تھی مگر روتے روتے اس کی ہچکیان بندھ گئین اور آواز نہ نکل سکی۔

یہ چڑچڑے کے دل پر اس زہرہ گداز منظر نے بہت قوی اثر کیا تھا۔ یہہ دیکھہ کر ضبط نہ کرسکا اور انسپکٹر سے کہنے لگا:۔

"انسپکٹر صاحب! کیا آپ مجھے اجازت دیں گے"

انسپکٹر "لڑکے میان تم چپ رہو۔ یہہ عورت دار المشقت سے ہمارے حوالے مین دی گئی ہے اور دار المشقت مختار مطلق ہے"

رچرڈ ۔ ''حقیقت مین ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔''

انسپکٹر ۔ ''خاموش تمہاری مداخلت کی ضرورت نہین۔'' (کرسپ سے) ''کیون یہہ واردات قلم بند کر چکے نہ؟''

کرسپ ۔ ''جی ہان جناب۔''

انسپکٹر ''تو اچہا ان کو بہی حوالات مین بند کر دو۔''

یہہ سن کر مصیبت زدہ عورت جو ہچکی بادری محبت کے ساتہہ اپنے تینون بچون کو کلیجے سے لگائے ہوے رہی کہنے لگی ''شکر ہے کہ یہان میرے بچے میرے پاس تو رہین گے۔''

ایک گہنٹہ گذرا تہا کہ ایک اور کانسٹیبل ایک شخص کو جس کا لباس خدمتگارون کا سا اور چہرہ لہولہان تہا لے کر آیا جسے دیکہہ کر انسپکٹر نے پوچہا۔ ''کہو۔ کیا واردات ہے؟''

''اس نے بلوڈریگن کے ہوٹل مین دنگا کیا۔ مالک ہوٹل نے اس کو نکال دیا اور مین پکڑ لایا ہون۔''

انسپکٹر ۔ ''کرسپ یہہ بہی قلم بند کر لو'' (حوالاتی سے) ''ابے تیرا نام کیا ہے؟''

حوالاتی ۔ ''جان اسناگلس۔''

انسپکٹر ''کرسپ یہہ بہی لکہہ لو'' (رچرڈ سے) ''یہہ چڑیا خوب پہنسی کیون مسٹر مارکہم؟''

اسناگلس ۔ (تعجب کے لہجے مین) ''مسٹر مارکہم!''

رچرڈ ۔ ''ہان میرا یہی نام ہے۔ کیون کیا تم مجہے جانتے ہو؟''

اسناگلس ۔ ''نہین جناب صرف آپ کا نام سن کر مجہے خیال

آیا کہ آج شام کو مین ایک شخص سے ملا تہا۔ جو ایک صاحب مسٹر مارکہم نامی کے ہان نوکر ہے۔ مین قہوہ خانۂ سرونٹس آرم سے ٹھیک پانچ بجے نکلا اور سیدہا اس طرف کو ہی آرہا تہا۔ مجہے اس محلے مین آئے آدہ گہنٹہ بہی نہ ہوا ہوگا کہ ایک ہنگامے مین پہنس گیا۔"

رچرڈ۔ (بے صبری کے ساتہہ) "خیر یہہ تو ہوا مگر یہہ بتاؤ کہ اوس آدمی کا نام کیا ہے جس سے تم آج شام کو ملے تہے؟"

اسناگلس "بہت سے آدمیون سے ملا مگر جس کا ابہی ذکر آیا اوس کا نام وٹنگہم ہے۔"

رچرڈ "وٹنگہم! یہہ تو میرا خانسامان ہے۔ بے چارہ میرے لئے بہت پریشان ہوگا۔"

اسناگلس (رکہاوٹ کے ساتہہ) "جی وہ آج اتنی چڑہائے ہوے ہے کہ پریشانی کے درجے سے گذر گیا ہے۔ صرف مین ہی ایک آدمی تہا جو ہوش وحواس کے ساتہہ چلا آیا۔"

اس مین انسپکٹر جو خانسامان کا لفظ سنتے ہی سمجہہ گیا تہا کہ رچرڈ سوسائٹی کے اعتبار سے کس وقعت واعزاز کا آدمی ہے۔ بات کاٹ کر بولا:۔

"اجی مین بتاؤن کہ کیا کرنا چاہئے اگر تمہاری یہی مرضی ہو۔ اس شخص پر دعوی کرنے والا تو کوئی یہان موجود نہین ہے۔ کانسٹیبل اپنا الزام واپس لے لے گا اس لئے اگر تم اسے کوئی چٹھی لکہہ دو تو تمہارے گہر لے جاکر دے دے گا۔"

رچرڈ "آپ کی عنایت کا بے انتہا ممنون ہون" (اسناگلس سے) "مگر تم نے تو کہا کہ میرا خانسامان بدمست تہا۔"

اسنا گلس "ہان پیئے ہوے تو بے شک ہے"

رچرڈ "خیر تو تم کل صبح چھ یا سات بجے میرے مکان پر جا سکتے ہو؟"

اسنا گلس "بے شک جا سکتا ہون"

رچرڈ "تو چٹھی لکھنے کی ضرورت نہین ہے۔ صرف اوس سے زبانی کہہ دینا کہ مین مسٹر مارکہم سے ملا تہا اور وہ دن مین کسی وقت واپس آجائین گے۔ تم یہہ نہ بتانا کہ مین تمہین کہان ملا کیون کہ مین نہین چاہتا کہ وہ میری تلاش مین یہان آئے"

یہہ کہہ کر رچرڈ نے ایک نصف اشرفی سے اسنا گلس کی مٹھی گرم کی اور وہ اس بات کا صحتی وعدہ کر کے کہ اس حکم کی تعمیل بسر و چشم کرے گا تہانے مین رات بسر کرنے کی تکلیف سے اس طرح بچ جانے پر خوشیان مناتا ہوا رخصت ہوا

اب ایک بج چکا تہا اور رچرڈ کو نیند آنے لگی تہی اس لئے کرسپ کا لبادہ اوڑہ کر وہ ایک بنچ پر لیٹ گیا کہ وہ ایک گہنٹہ آرام کرلے"

پندرہوان باب

عدالت پولیس

صبح ہوئی لیکن بارش اور سردی نے اوس کا لطف بالکل کہو دیا تہا۔ رچرڈ جس کی کسل مندی سات گہنٹہ کی نیند بہی زائل نہ کر سکی اور جسے خواب مین بہی قمار خانے مین خودکشی کرنے والے جوان افسر کی روح برابر نظر آتی رہی بستر سے اوٹہا۔ اوس کے بدن پر لرزہ اور دل مین خوف طاری تہا جو کسی آنے والے نامعلوم خطرے کی خبر دیتا تہا۔ کرسپ کی مہربانی سے اوسے منہہ ہاتہہ دہونے اور کنگہا کرنے کا سامان مل گیا کہ عدالت پولیس مین پہلے مانسون

کی شکل سے تو جا سکے ۔ اسی عہدہ دار نے اوس کے واسطے ناشتہ بہی منگوا دیا لیکن جب رچرڈ نے عذر کیا کہ مین اس وقت ایک لقمہ بہی نہ کہا سکون گا تو اوس نے فرط عنایت سے رچرڈ کے بدلے کہانے کی تکلیف بہی خود ہی گوارا کی ۔

ساڑہے نو بجے کے قریب سب کانسٹیبل اپنے اپنے حوالاتیون کو عدالت پولیس مین لے جانے کی غرض سے تہانہ مین پہونچ گئے ۔ جن لوگون پر سنگین الزامات تہے اون کے ہتکڑی ڈال دی گئی ۔ ان مین سے جو پرانے تجربہ کار تہے اونہون نے اپنے ہاتہہ اس طریقہ سے کوٹ کے نیچے کر لئے کہ یہہ بڑے گہر کا زیور لوگون کو نظر نہ آئے ۔

رچرڈ کو عورتون کی اوس بڑی تعداد کو دیکہہ کر تعجب ہوا جن کا شراب پی کر بدمستی کے حرکات کرنے کے جرم مین چالان کیا گیا تہا اور جو محبت وقعت جنس اُناث کی اوس کے دل مین تہی اور جو عنفوان شباب کا خاصہ ہے اوس مین ان عورتون کی بدزبانی اور چہرون کی کرختگی کی وجہ سے بہت کچہہ کمی ہو گئی ۔

رچرڈ اور وہ کانسٹیبل جس نے اوسے رات کو گرفتار کیا تہا ایک گاڑی مین سوار ہو کر عدالت پولیس واقع مارلبرو اسٹریٹ کی طرف روانہ ہوے وہان پہونچ کر معلوم ہوا کہ مجسٹریٹ صاحب کے سامنے پہلے شراب نوشی اور حملہ آوری کے مقدمات پیش ہون گے ۔ یہہ سن کر سپاہی نے رچرڈ سے کہا :-

"آپ کے مقدمہ کی پیشی مین ابہی ایک گہنٹہ سے زیادہ کا وقفہ ہے ۔ اگرچہ قانوناً میرا فرض ہے کہ مقدمے کی پیشی کے وقت تک آپ کو حوالات مین رکہون لیکن اگر آپ کی راے ہو تو ہم قریب کے قہوہ خانے مین چل کر بیٹہین

جب پیشی کا وقت آئے گا تو میرے ساتھہ کا سپاہی دوڑکر ہمین اطلاع کرجائے گا۔"

رچرڈ نے اس تجویز کو نہایت خوشی سے منظور کیا اور کانسٹیبل کو ساتھہ لیکر وہ قریب کے قہوہ خانے مین گیا اس عنایت کے بدلے مین رچرڈ نے نصف اشرفی تو نقد کانسٹیبل کی نذر کی اور جو کچھہ کانسٹیبل اور اوس کے رفقا نے جو اس نئے شکار کو دیکھتے ہی قہوہ خانے مین آپہونچے تھے پیا پلایا اوس کے دام ادا کرنے پڑے۔

ہم چاہتے ہین کہ ناظرین کو تھوڑی دیر عدالت پولیس کے اندر کی سیر کرائین۔

ایک تنگ و تاریک کمرے مین ایک سن رسیدہ شخص میز کے سامنے بیٹھا ہوا ہے۔ یہی میجسٹریٹ صاحب ہین ان کے پاس جو شخص کھڑا ہوا ہے یہہ عدالت کا کلارک ہے جس سے میجسٹریٹ صاحب بار بار اور بات بات مین صلاح لیتے ہین جس سے شبہہ ہوتا ہے کہ یہہ آدمی نہین بلکہ مجسّم ضابطہ فوجداری ہے۔ میز کے سامنے ملزمین کے کھڑے ہونے کا کٹہرا بنا ہوا ہے۔ کٹہرے سے دروازے تک جو جگہہ ہے اوس مین پولیس کے سپاہی اور ماخوذین مقدمہ کے خویش و اقارب بھرے ہوے ہین۔

پہلا مقدمہ پیش ہوا اور حوالاتی بلایا گیا۔ ایک شخص جس کا لباس معمولی مزدورون کا سا تھا حاضر کیا گیا جس پر یہ الزام تھا کہ وہ شراب پی کر اس قدر مست ہوگیا کہ اپنے افعال و حرکات کی نگہداشت نہ کرسکا۔ میجسٹریٹ صاحب نے نہایت ترش اور خشن چہرہ بناکر سختی کے لہجے مین سوال کیا۔

"جس جرم مین تیرا چالان ہوا ہے اوس مین کیا صفائی پیش کرتا ہے؟"

ملزم نے سر کھجلا کر نہایت عاجزی کے لہجے مین جواب دیا :-
"حضور تھوڑے دنون سے مین بالکل بیکار ہون - گھر مین جو کچھ تھا
وہ بچون کے لئے کھانا خریدنے کی غرض سے میری بی بی نے گرو رکھ دیا
کل صبح مین بلا ناشتہ کئے گھر سے نکلا کہ محنت مزدوری تلاش کرون -
ایک بہلے مانس نے مجھ سے وعدہ کیا کہ وہ پیر کے روز مجھے کچھ کام
دے گا - اوس کے بعد مجھے ایک دوست مل گیا جس نے ایک گلاس کی
میری تواضع کی حضور خود خیال کرین کہ نہار منہ شراب کا گلاس "

میجسٹریٹ صاحب جو دوران صفائی مین اخبار کے مطالعے مین
مصروف و منہمک تھے شراب کے گلاس کا نام سنتے ہی ملزم کی طرف دیکھ کر فرمانے لگے
"تجھ کو جرم سے اقبال ہے لہذا پانچ روپیہ جرمانہ - دوسرا مقدمہ لاؤ"

ملزم "لیکن حضور"

مجسٹریٹ "اس کو ہٹاؤ - دوسرا مقدمہ لاؤ"

دو کانسٹیبلون نے بے چارے کو کٹہرے سے باہر نکال کر اپنی
حوالات مین لے لیا اور ایک دوسرا شخص جس کا سن کوئی پچیس چھبیس
سال کا اور جس کا لباس نہایت ہی فوق البہڑکتا مجسٹریٹ صاحب کے سامنے پیش کیا گیا

کلارک "تمہارا نام کیا ہے ؟"

ملزم (نہایت بے باکی اور بے اعتنائی سے) "ہمارا نام ؟ اچھا
لکھ لو جان جنکنس" اس پر مجسٹریٹ اور کلارک مین سرگوشیان ہونے لگین -
جس کانسٹیبل نے ملزم کو پیش کیا تھا اوس نے کٹہرے کے قریب
آکر واقعات جرم بیان کئے کہ "ملزم نے ایک بجے رات کے وقت
ہے مارکیٹ کے ایک اول درجے کے شراب خانے سے باہر نکل کر

سڑک پر شور مچانا دروازون کی گھنٹیون کو بجانا اور طرح طرح کے حرکات و افعال ناشائستہ کرنا شروع کیا۔ جب مین نے مداخلت کی تو ملزم نے مجھے دھکا دے کر زمین پر گرادیا۔ اگر دوسرا سپاہی فوراً عین موقع پر نہ آپہونچتا تو ملزم کسی طرح حوالات مین نہ لیا جا سکتا۔"

جس دوسرے سپاہی نے اس مقدمے مین شہادت دی اوس سے میجسٹریٹ نے نہایت سختی کے ساتھ جرح کی۔ اس دوران مین ملزم اپنی ایک آنکھہ پر چشمہ لگائے اس تمام کارروائی کو اس اطمینان اور بے پروائی سے دیکھہ رہا تھا گویا تھیٹر مین اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا تماشا دیکھتا ہو۔ آخرکار انصاف کے دیوتا میجسٹریٹ صاحب نے مسکرا کر نہایت لجاجت کے لہجے مین ملزم سے کہا:-

"اس امر مین شبہ کرنے کے قوی وجوہات ہین کہ آپ کا نام جان جنکنس نہین۔ بلکہ حقیقت مین مجھے معلوم ہے کہ حضور کون ہین۔"

اس پر ملزم نے میجسٹریٹ کی آنکھون مین آنکھین ڈال کر کہا۔

"اچھا اگر تم اسی پر تُلے ہوے ہو تو لکھہ لو میرا نام لارڈ پلے متہ ہے"

میجسٹریٹ (اپنے آپ کو نہایت بے لاگ ثابت کرنے کی غرض سے) "حضور یہ خفیف بے عنوانیان حضور کے شایان شان نہین مین اس کرسی پر اس واسطے بیٹھا ہون کہ امیر و غریب سب کے ساتھہ یکسان انصاف کرون۔"

لارڈ۔ (غصے سے چلا کر) "ہان ایسا ہے؟ سنو اگر تم نے میرے سامنے جیل خانے یا دارالتنبیہ کا نام لے کر اپنی بے وقوفی ثابت کی تو مین اس کا متحمل نہ ہو سکون گا۔ تم بھی جانتے ہو اور مین بھی جانتا ہون

کہ جب کسی بیرسٹر کو میجسٹریٹ مقرر کیا جاتا ہے تو اوس کو بلا کر پہلے فہمایش کر دی جاتی ہے کہ فیصلہ کرتے وقت طبقۂ اُمرا کی عزت کا خیال رکھے لہٰذا تم میرے سامنے کوئی لایعنی بات نہ بکو بلکہ معمولی جرمانہ کر کے اس نقل کو ختم کرو۔"

میجسٹریٹ نے اس ڈانٹ سے خوف زدہ ہو کر اور ملزم سے آنکھ چرا کر کلارک کی طرف دیکھا اور پھر جی کڑا کر کے ملزم کی طرف خطاب کیا:۔

"حضور مین نے تو پہلے ہی عرض کیا کہ مین امیر و غریب سب کے ساتھہ یکسان انصاف کرنے کے واسطے اس کرسی پر بیٹھا ہون۔ شراب پی کر بدمست ہونے کی سزاے جرمانہ پانچ روپیہ ہے اور یہی رقم مین حضور پر بھی جرمانہ کرتا ہون۔ رہا کانسٹیبل پر حملہ اوس کے لئے مین حضور کو اجازت دیتا ہون کہ عدالت کے باہر کانسٹیبل سے بات چیت کر لین۔"

معزز ملزم نے جیب مین سے پانچ روپیہ نکال کر نہایت حقارت اور شوخ چشمی سے میز پر کلارک کی طرف کو پھینک دئے اور اوس بے چارے نے حضور لارڈ صاحب کا اس عاجزی سے شکریہ ادا کیا گویا یہہ رقم اوس کو انعام مین عطا ہوئی تھی۔

حملہ کے الزام کا تصفیہ باہر نہایت آسانی سے ہو گیا اور لارڈ صاحب ایک نہایت شاندار گاری مین سوار ہو کر رخصت ہوے اور اون کے پیچھے ہی پیچھے بے چارے مزدور کی عورت روتی پیٹتی پیادہ پا اس غرض سے گھر کو چلی کہ جو کچھہ بچا کھچا سامان ہو اوسے گرو رکھہ کر جرمانہ کی رقم عدالت مین جمع کر دے تاکہ اوس کے بدنصیب خاوند کو قید سے نجات ہو۔

اس کے بعد بہت سے مقدمات شراب پی کر بدمست ہونے اور

پولیس کے فرائض منصبی مین مزاحمت کرنے کے پیش ہوے۔ مقدمات آخر الذکر مین نہایت خفیف سے خفیف اور سنگین سے سنگین وارداتین شامل تہین۔ ان تمام مقدمات مین اہالیان پولیس نے بات کا بتنگڑ اور سوئی کا پہالا بنا کر دکہایا اور اگرچہ ان پر خلاف بیانی کے دو چار مقدمات ثابت ہو چکے تہے تاہم چونکہ مجسٹریٹ صاحب پولیس کے ہر ملازم کو صداقت مجسم اور اوس کے ہر لفظ کو آیت حدیث سمجہتے تہے اس واسطے تقریباً ہر مقدمے مین سزایابی یقینی تہی۔

اس کے بعد دوسرے حوالاتی یعنی مفلس و فاقہ کش لڑکا جو بہیک مانگتے پکڑا گیا تہا۔ سیب کی گاڑی والا۔ اور دار المشقت سے نکالی ہوئی عورت عدالت مین لائے گئے۔ حسن اتفاق سے انسپکٹر پولیس عدالت مین اس وقت موجود نہ تہا کہ اپنے ذاتی اثر سے اول الذکر دونون ملزمین کو سزا دلا سکے اور دار المشقت کا مہتمم بہی وقت پر نہ پہونچ سکا کہ آخر الذکر عورت پر استغاثہ کرے اس لئے تینون کو بعد تنبیہ رہا کر دیا گیا۔ پہلے ملزم یعنی لڑکے کو تنبیہ ہوئی کہ آیندہ بہیک نہ مانگے اور بے خانہ و خانمان نہ پہرے۔ دوسرے شخص کو ہدایت ہوئی کہ اکل حلال سڑکون پر پہل پہلاری بیچ کر نہ پیدا کرے تیسری ملزمہ یعنی عورت کو فہمایش ہوئی کہ دار المشقت مین بچون سے علیحدہ رہے جانے پر شور و شغب نہ کرے۔

جیسے ہی یہہ تینون عدالت سے باہر نکلے مسٹر کرسپ نے جو دروازے پر ان کے انتظار مین کہڑا تہا ان سے کہا کہ ایک جنٹلمین جو قریب کے قہوہ خانے مین بیٹہا ہوا ہے تم سے بات کرنا چاہتا ہے۔ چنانچہ تینون بدبخت کرسپ کے ساتہہ ہو لئے اور قہوہ خانے کے ایک کمرے مین پہونچے جو رچرڈ نے

تھوڑی دیر کے واسطے کرایہ پر لے لیا تھا۔ رچرڈ کی صورت دیکھتے ہی تینوں کے دلوں مین امید اطمینان اور خوشی کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ رچرڈ ان کو آتے دیکھ کر اوٹھہ کھڑا ہوا اور پاس آکر کہنے لگا :۔

"میرے دوستو۔ رات جب تم تھانے مین آئے تو مین بھی وہین موجود تھا تمہارے مصائب سن کر میرے دل کو سخت صدمہ ہوا" (آوارہ گرد اور بدمعاش لڑکے کی طرف مخاطب ہوکر) "مصیبت زدہ لڑکے! تم کیا کرنا چاہتے ہو اور مین تمہاری کس قسم کی مدد کرون؟"

لڑکا۔ "صاحب! میرا بھائی آسودہ ہے اور اگر مین اوس کے پاس پہونچ جاؤن تو میری پرورش اچھی طرح سے کرسکتا ہے۔ وہ اڈنبرا مین رہتا ہے اور گاڑی سازی کے کام مین خوب پیدا کرتا ہے"

رچرڈ۔ "یہہ لو یہہ دو اشرفیان ہین تم فوراً اپنے بھائی کے پاس چلے جاؤ۔ خدا کرے وہان تم کو آرام و اطمینان نصیب ہو۔ میرا شکریہ ادا نہ کرو۔ جاؤ اور فوراً ریل مین سوار ہوجاؤ" بے چارہ لڑکا نہایت شکرگذاری کے ساتھہ رچرڈ کے ہاتھہ کو بوسہ دیکر آنسو بھری آنکھون اور مسرت بھرے دل کے ساتھہ فوراً رخصت ہوا۔

اس کے بعد رچرڈ نے سیب کی گاڑی والے سے مخاطب ہوکر کہا :۔

"کہو بھئی تم کیا کرنا چاہتے ہو؟"

گاڑی والا۔ "صاحب سچ پوچھئے تو مین خود نہین جانتا کہ کیا کرون گا معلوم ہوتا ہے کہ پولیس نے پکا ارادہ کرلیا ہے کہ مجھے حلال کی روٹی پیدا کرنے نہ دے اور مین نے بھی پکا ارادہ کرلیا ہے کہ اپنے بچون کو اپنی آنکھون کے سامنے فاقون مرنے نہ دون اس لئے مجھے اور کوئی رستہ نہین سوجھتا

سوائے اس کے کچوری پر کمر باندھون - اس شہر مین مین ہی پہلا آدمی نہین ہون جس کو پولیس نے اس طرح سے چوری کرنے کے لئے مجبور کیا ہو"

رچرڈ "تم بہت جلی کٹی کہہ رہے ہو"

گاڑی والا "ہان بے شک - مگر سب سچ کہہ رہا ہون - میری گاڑی مجھے واپس ملے گی - لیکن جب مجھے سڑکون پر بیچنے کا حکم ہی نہین تو اب گاڑی اور سیب میرے کس کام کے"

رچرڈ "ایک چھوٹی سی دوکان کیون نہین کھول لیتے؟"

گاڑی والا - (آہ سرد بھر کر) "صاحب اس کے لئے روپیہ چاہئے"

رچرڈ "کس قدر روپیہ؟"

گاڑی والا - پہلا چار پانچ پاونڈ تو ہون - مجھ محتاج کے پاس اس قدر رقم ——"

رچرڈ "مین تم کو اس نیک کام کے لئے پانچ پاونڈ دیتا ہون"

یہہ کہہ کر اوس نے اپنی پاکٹ بک مین سے ایک نوٹ نکال کر اوس کے ہاتھہ مین دیا - اس شخص کی احسانمندی اور شکر گذاری کے بیان کرنے کی کوشش بے سود ہے اور جو مسرت کہ اس وقت اس نیک اور محبت کرنے والے باپ کے چہرے سے برستی تہی جو اپنے بچون کو فاقہ کی مصیبت سے بچانے کے لئے چوری تک کی ذلت اوٹھانے کو مستعد تہا اوس کا الفاظ کے ذریعہ سے ایک وہندلا سا خاکہ کہینچنا بہی ہمارے قلم کی طاقت سے باہر ہے -

سب سے آخر مین رچرڈ نے بچون والی عورت سے کہا :-

"نیک بخت تم کیا مدد چاہتی ہو - مگر پہلے یہہ بتاؤ کہ تمہارے خاوند پر

کیا بلا نازل ہوئی کہ تم کو تنہے تنہے تین بچون کے ساتھہ فاقہ کشی اور احتیاج کی مصیبت جھیلنی پڑی"

عورت "صاحب میرا خاوند جیل خانے مین ہے"

"یہہ کہتے ہی اوس کے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے اور تینون بچے اوس سے اور چمٹ گئے"

رچرڈ "جیل خانے مین کس جرم مین؟"

عورت "جرم! صاحب میرے خاوند نے جس فعل پر سزا پائی وہ قانون کی نظر مین تو جرم ہے مگر انسان یا خدا کے نزدیک بالکل جرم نہین ہے"

رچرڈ "نیک بخت یہہ بالکل بعید از قیاس ہے۔ بھلا کوئی ایسا جرم ہوسکتا ہے جو صرف قانون کی نظر مین واجب التعزیر ہو اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ نہ ہو؟"

عورت "صاحب خدا نے ہمارے استعمال مین لانے اور فائدہ اوٹھانے کے واسطے جو چیز پیدا کی ہے اوسی کے استعمال مین لانے اور فائدہ اوٹھانے سے قانون ہم کو منع کرتا ہے"

رچرڈ - (بے صبری کے ساتھہ) "یہہ لغو منطق ہے۔ کیا وہ دل جو بچون کی محبت مین اس قدر نرم ہے جرم کی طرف سے اس درجہ سخت ہوگیا ہے کہ گناہ کو گناہ نہین جانتا؟"

عورت "صاحب! ایسا خیال نہ کیجئے۔ میرا خاوند نہایت ایماندار اور محنتی تہا جس نے تمام عمر کبھی شراب خانے کی شکل نہ دیکھی اور اپنے جورو بچون کو اپنی مزدوری کے ایک پیسہ سے بھی محروم نہ کیا وہ گھر گرہست لوگون کے لئے ایک نمونہ تہا اور اوس کی ساری خوشی یہی تہی کہ اپنے بچون کو اچھی طرح کہلائے

پہنائے۔ ہم اپنی حالت مین خوش تھے۔ مگر افسوس کہ ہم پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹنے والا تھا۔ جس کارخانے مین میرا خاوند مزدوری کرتا تھا وہ تعطیل کی وجہ سے بند تھا اور وہ گھڑی نہایت منحوس تھی جب وہ شکار کی غرض سے باہر نکلا اور ایک امیر کی اراضی مین ایک خرگوش کا شکار کیا اس جرم مین اوس کا چالان ہوا اور ایک سال کی قید سخت کی سزا ملی اس میعاد مین ابھی کوئی ڈیڑھ مہینہ باقی ہے لیکن خدا ہی جانتا ہے کہ اس عرصے مین مجھ پر اور میرے بچون پر کیسی کیسی مصیبت گذری ہے۔"

رچرڈ جو اس واقعہ سے نہایت درجہ متاثر ہوا عورت سے نہایت ہمدردی کے لہجے مین کہنے لگا:۔

"نیک بخت مین تم سے معافی مانگتا ہون کہ ابتدا مین مجھے یاد نہ رہا کہ قانون خود اس قسم کے ظلم وستم کا مجرم ہوسکتا ہے اور مین نے تم سے سختی سے گفتگو کی۔ مجھے اب یاد آیا کہ مین نے قانون کے اس قسم کے ظلم وجبر کے بہت سے واقعات سنے ہین۔ پناہ بخدا! کیا یہہ ممکن ہے کہ قانون اپنے سید ہے ہاتھہ سے اُمرا کے حقوق کی حفاظت کرے اور اولٹے ہاتھہ سے غربا کے خاندانون کو مصیبت کے سمندر مین ڈھکیل دے۔"

عورت "ہاے یہہ بالکل سچ ہے اور اس کی مثال (اپنے یتیم مُردہ اور سردی سے کانپتے ہوے بچون کی طرف اشارہ کرکے) یہہ ہین۔"

رچرڈ "خیر صبر کرو تمہارا خاوند ڈیڑھ مہینے مین چھوٹ آئے گا۔ اس عرصہ مین اس قلیل رقم سے اپنے اور اپنے بچون کے گزارہ کا انتظام کرلینا۔"

یہہ کہہ کر اوس نے پاکٹ بک مین سے ایک اور پانچ پونڈ کا نوٹ نکالا اور چپکے سے اس غریب عورت کے ہاتھہ مین دے دیا۔ عورت

نے دلی شکریہ کے ساتھہ نوٹ لے لیا اور دعائین دے کر کہنے لگی کہ "اے خدا کے نیک دل بندے! تو نے میری اور میرے بچون کی جان بچائی ورنہ خدا ہی کو معلوم ہے کہ اس غدار شہر مین میرا کیا حال ہوتا" بچے رچرڈ کے پاؤن سے لپٹ گئے اور رو رو کر اوس کا شکریہ ادا کرنے لگے۔ دولت مند ہونے کے سچے لطف کا اصلی مفہوم رچرڈ کے ذہن مین اوس روز سے پہلے کبھی نہ آیا تہا۔

اسنے مین ایک سپاہی نے آکر اطلاع دی کہ رچرڈ مارکہم کا مقدمہ دس منٹ مین پیش ہونے والا ہے۔ یہہ سن کر رچرڈ اور اوس کا محافظ کانسٹیبل عدالت پولیس کی طرف روانہ ہوے اور تہوڑی دیر مین یہہ نوجوان مجسٹریٹ کے روبرو کٹہرے مین کہڑا تہا۔

نام اور عمر اور سکونت کے متعلق معمولی صنابطے کے سوالات کئے گئے جن کے جواب رچرڈ نے نہایت خودداری کے ساتھہ دئے۔ اوس کے بعد کانسٹیبل نے استغاثہ پیش کیا جس سے ہمارے ناظرین اچھی طرح واقف ہین۔ ڈاکٹر کی شہادت سے یہہ بات پورے طور سے ثابت ہوگئی کہ نوجوان فوجی افسر نے خود اپنے ہاتھہ سے اپنے گولی ماری اور یہہ موت کسی جھگڑے فساد کا نتیجہ نہ تہی۔

رچرڈ نے اپنی صفائی مین بیان کیا کہ "شب گذشتہ مین اپنے چند دوستون کے ساتھہ جن کا نام ظاہر کرنا نہین چاہتا قمار خانے مین گیا تہا۔ خود مین جوا نہ کہیلا اور نہ کہیلنے کا قصد تہا۔ مین اس مکان مین بلا قصد اور بلا علم و اطلاع اس امر کے کہ اس مین کیا ہوتا ہے اپنے دوستون کی ترغیب دہی سے گیا تہا"

مجسٹریٹ نے اوس سے نصیحتاً کہا کہ اس قسم کے مکانات مین اوس کی موجودگی اوس کی عزت پر بدنما دھبہ لگاتی ہے اور اوس پر پانچ پاونڈ جرمانہ کیئے جو فوراً ادا کر دئے گئے۔

رچرڈ عدالت پولیس سے باہر نکل رہا تھا کہ عدالت کے چپراسی نے اطلاع دی کہ نوجوان افسر کی خودکشی کے متعلق شہادت دینے کے لئے اوس کو چار بجے شام کے قمارخانے مین حاضر ہونے کا حکم ہوا ہے۔

سولھوان باب

آغاز مصائب

جس رات قمارخانے مین واقعۂ خودکشی ہوا اوس کی صبح کو تقریباً آٹھ بجے دن کے جب کہ رچرڈ ہنوز پولیس کی حراست مین ہی تھا سر رابرٹ ہاربرو اور آنریبل آرتھر چیچسٹر ایک خوبصورت گاڑی مین سوار رچرڈ کے مکان کی طرف جا رہے تھے۔ راستے مین ان دونون مین جو باتین ہوئین اون سے ناظرین پر بعض اون امور کی حقیقت منکشف ہو جائے گی جو اب تک راز سربستہ معلوم ہوتے تھے۔

چچسٹر "مجھے فکر ہے کہ اوس کا کیا حشر ہوا"

بیرونٹ "واللہ مجھے اوس وقت اوس کا تو خیال ہی نہ آیا"

چچسٹر "نہ مجھے آیا مجھے تو اوس وقت اپنے نکل بھاگنے ہی کی پڑی تھی"

بیرونٹ "ہمارے اس نازیبا طور سے اوس کو تنہا چھوڑ کر بھاگ جانے سے وہ ناراض ضرور ہوگا"

چیچسٹر۔" اس طرف سے آپ خاطر جمع رکھئے اور اس کا انتظام مجھہ پر چھوڑ دیجئے۔ وہ ایسا بھولا بھالا اور ناتجربہ کار ہے کہ معمولی سے معمولی بہانہ بھی اوس کے اطمینان دلانے کو کافی ہوگا۔"

بیرونٹ۔" اور ساتھہ ہی کس قدر پابند وضع ہے ہمارے پنجے مین پھنس جانے سے تو امید پڑتی ہے کہ وہ دنیا کے نشیب و فراز سے آگاہ ہوکر پکا ہو جائے گا ورنہ مین سچ کہتا ہون کہ یہہ شخص ساری عمر ولی ہی رہتا"

چیچسٹر۔" مجھے پورا یقین ہے کہ ہم اسے ٹھیک ٹھاک کرکے اپنے ڈھب کا بنا لین گے اور اس کے ذریعہ سے خوب کام نکالین گے۔ لیکن یہہ بدتمیز گدھا ٹالبٹ سارا کام مٹی کر دے گا۔ اگرچہ ہم نے رچرڈ کو یقین دلا دیا ہے کہ ٹالبٹ ایک بڑا دولت مند اور حد درجہ کا فیاض اور مخیر شخص ہے لیکن اس گنوار کی بدتمیزی اور بیہودہ سرائی سے بعض وقت اوس کو اس درجہ نفرت ہوتی ہے کہ دولت اور فیاضی کا یقین بھی اوسے زائل نہین کر سکتا۔ اس کے علاوہ دیکھتے ہو کس درجہ بدمذاقی کی باتین کرتا ہے۔ مثلاً رات جب مین نے شاہ پرشیا کے ہان کے شوربے کے متعلق دروغ مصلحت آمیز بیان کیا تو آپ نے جھٹ میری تقلید کی اور فرمانے لگے کہ ڈیوک آف لیمبٹ کی میز پر مٹر کا شوربا مین نے بھی پیا تھا۔ بھلا خیال فرمائیے کہان ڈیوک آف لیمبٹ اور کہان مٹر کا شوربا۔"

بیرونٹ۔" اور گھٹا اور گھڑا چینی اور اوجھڑی تو بھول ہی گئے۔ باوجودیکہ اس کام مین ہاتھہ ڈالنے سے پہلے ہی ہم نے اسے اچھی طرح سب کچھہ سکھا پڑھا دیا تھا مگر پھر بھی گدھے کا گدھا ہی رہا۔ جب مین سوچتا ہون کہ میرا اتنا روپیہ سامان کے خریدنے۔ کام کے لائق کاغذ ڈھونڈھنے اور اس شخص

کی ظاہری برزخ درست رکھنے پر خرچ ہو چکا ہے تو اس کی حماقتین دیکھہ دیکھہ کر میرا تو دماغ چکر کھانے لگتا ہے کہین ایسا نہ ہو یہ سارا بھانڈا پھوٹ جائے اور اولٹی آنیتین گلے پڑین"

چیچسٹر "مگر اب کیا کیا جائے۔ تم ہی نے مجھہ سے کہا تھا کہ ایسا آدمی تلاش کرنا چاہیے جو نقوش کھودنے اور حرف بنانے مین کامل دستگاہ رکھتا ہو اس لئے مجھے ضرور ہوا کہ اس حرام زادے پوکاک کو لاسے پر لگاؤن کیونکہ جہان تک مجھے علم ہے اس سے بہتر آدمی اس کام کے واسطے ملنا محال ہے۔ اس کی ساری عمر ننکون مین نقاشی اور صناعی مین ہی گذری ہے اور اپنے فن مین جواب نہین رکھتا۔ مگر یہی ٹیکا رہے کہ اول درجہ کا گنوار ہے۔ نام ہی بدلوا کر شرفا کا سا (ٹالبٹ) رکھایا۔ ظاہری ٹیپ ٹاپ بہی درست کی مگر کسی کے جی مین جی تھوڑا ہی ڈالا جاتا ہے وہی موچی کا موچی رہا۔ بہتر ہوتا کہ شروع ہی مین جو روپیہ تم دیتے تھے وہ لے کر الگ ہو جاتا کہ پاپ کٹتا۔ مگر افسوس اوس نے ایک نہ سنی اور اب تک کہہ رہا ہے کہ میرے ساتھہ انصاف کرو۔"

پیرونٹ "اجی وہ تو پورا حصہ مانگتا ہے"

چیچسٹر "اسی پر تو اڑا ہے۔ پہلی ہی رات جب اوس نے رچرڈ کو ڈائنا کے ہان دیکھا تو اوسی وقت اوس کے منہہ مین پانی بہر آیا تھا اور چاہتا تھا کہ اوس کا سارا روپیہ جیت لے وہ تو کہئے بڑی خیر ہوئی کہ ہم نے روک دیا ورنہ اگر ایسا ہوتا تو یقین جانئے کہ پہلے ہی روز شکار بدک جاتا اور سارا اڈہو ڈہا دہم سے زمین پر آ رہتا۔ مین تو کل دہ بیس پاونڈ کی رقم تک لینا نہین چاہتا تھا جو رچرڈ نے اوس غریب خاندان کی مدد کے واسطے دی

جس کی مصیبت کی داستان مین نے فوراً گھڑکر اوسے سنائی تھی"

بیرونٹ "اجی توبہ کرو ایسے چھوٹے چھوٹے لقمون سے کہین پیٹ بھرتا ہے اور ایسی رقمون سے اوس بڑی رقم کا معاوضہ ہوسکتا ہے جو مین اس کام پر گرہ سے لگا چکا ہون؟ ہم کو چاہئین ہزارون کے ترنوالے۔ یہہ رچرڈ ہماری گون کا ملا ہے۔ کل ذرا یون ہی سی جانچ کی تھی کہ دیکھین یہہ تدبیر چلتی ہے یا نہین لیکن شکر ہے کہ ایسی ٹھیک اُتری کہ باون تولے پاو رتی مہاجن کے ہان نوٹ بھن گیا اس سے بڑھ کر کیا کامیابی ہوگی۔ اب اگر ایسے موقع پر اگر یہہ کم بخت ٹالبٹ ہمین تمہین اور رچرڈ کو (جس کی ہمین سب سے زیادہ ضرورت ہے اور جس سے بڑھ کر نوٹون کے چلانے مین ہمین کوئی مدد دے ہی نہین سکتا کیونکہ نہ اوس پر کسی کا شبہ ہے نہ خود اوس کو اس معاملہ مین شبہ پیدا ہوا ہے) اپنی بے وقوفی اور گنوارپن سے ڈوبا دے تو ——"

چیسٹر "ہم تو کلیجہ پہاڑ کر مر جائین گے"

بیرونٹ "اس کے علاوہ میرے قرض خواہ تو سر کہا جائین گے اون کا منہہ تو الکہہ جتن کر کے بند کرنا چاہئے۔ اور ہرڈائنا کے اخراجات کہائے جاتے ہین مین چاہتا ہون کہ جلدی اوس سے پیچھا پاک کرون کیونکہ مین تاڑ گیا ہون کہ وہ اس چھوکرے پر بے طرح ریجھی ہے اور ہمارے کام مین اس ڈر سے مدد نہ دے گی کہ اگر کام چل گیا تو ایسا نہ ہو کہ رچرڈ جھپٹ مین آجائے"

چیسٹر "جو تدابیر ہم نے سوچی ہین اون سے تو کامل یقین ہے کہ اگر بھانڈا پھوٹا تو ہم پر آنچ بھی نہ آئے گی اور سب کچھہ اوسی کے ماتھے جائے گی

تاہم ہمین جلدی کرنا چاہیئے اور لندن پہونچکر ہاتھہ صاف کرکے پیرس کو اڑ جانا ہوجانا چاہیئے اور وہان کے صرفے مین چار پانچ ہزار کے نوٹ چھوڑ کر سیدھے جرمنی - وہان سے اٹلی - اٹلی سے اسپین کا چکر لگاتے ہوئے انگلستان جنت نشان -"

ع "پھر آگئے وہین ہر پھر کے ہم جہان سے چلے"

بیرونٹ - (جوش مسرت مین پھولے نہ سماکر) آہاہا - یار ہاتھہ لانا کیا نایاب تدبیر ہے - مزے ہی مزے ہین - اگر ہماری یا ہمارے شرکا کی بے احتیاطی سے کام بگڑ گیا تو بڑا صدمہ ہوگا"

چیسٹر " اور نوخیر مگر اس گدھے شرابی ٹالبٹ کا بالکل اعتبار نہین - دیکھہ لینا ایک دن یہہ اپنے ساتھہ ہمین بھی لے ڈوبے گا - اس کم بخت کو شرفار کی طرح پی کر مدہوش ہونا آتا ہی نہین"

بیرونٹ "میری راے مین اوس سے صاف دوٹوک بات کہنا چاہیئے دیکھین کیا جواب دیتا ہے - جب اوسے یہہ بات معلوم ہوگی کہ ہم نے مصمم ارادہ کرلیا ہے کہ اوسے اپنے ساتھہ نہ رکھین اور اگر ساتھہ رہنے پر اصرار کرے تو فوراً کام بند کردین تو پھر دیکھنا چپکے سے مان جائیگا وہ چھوکرا والٹر سڈنی شروع شروع مین دو ایک روز آیا جس سے پایا جاتا تھا کہ ڈائنا کی طرف اوس کا میلان طبیعت ہے اور مین نے سوچا تھا کہ اوس سے یہی ہم کچھہ کام لین گے مگر اوس روز کے ٹالبٹ کی سیہ مستی کے تماشے کے بعد سے پھر وہ آیا ہی نہین اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسے ٹالبٹ سے بوجہ اوس کے حرکات کے اور ہم سے بوجہ اس کے کہ ایسے گنوار کے لٹھہ کو اپنی صحبت مین کہتے ہین نفرت ہوگئی"

چیسٹر۔" تو یہہ ٹھیک ہے کہ ٹالبٹ سے اس بات کا فیصلہ کرلیا جائے۔ اور تم ذرا ڈاننا کو بھی آنکھہ دکھانا اور اوس کے ذریعہ سے رچرڈ سے کام نکلوانا۔"

بیرونٹ۔" اور اگر وہ نہ مانے تو مین فوراً اوس سے قطع تعلق کرلون گا۔ اگر ان خراج اور عالی دماغ عورتون سے اتنا بھی فائدہ نہ ہو کہ ہمارے شکارون کو پھانسین تو ایسے ہاتھی پالنے پر تین حرف۔"

یہہ مزیدار چہ میگوئیان یہان ختم ہوئین اس لئے کہ چیسٹر اور بیرونٹ رچرڈ کے مکان کے دروازے پر پہونچ گئے۔ بیرونٹ نے چھڑی سے دروازہ کھٹکھٹایا جسے سُن کر وٹنگہم باہر نکل آیا۔

چیسٹر۔" تمہارے آقا مکان مین ہین؟"

وٹنگہم۔" نہین جناب کل آپ کے مرقش (مرخص) ہوجانے کے بعد ہی کے باہر گئے ہوے ہین اور رات بھر اپنے آشیانے (کاشانے) مین شاباش (شب باش) نہین ہوے۔ لیکن ایک شخش (شخص) نے جو میرا واقف (واقف) اور ایتوار (اعتبار) والا ہے ابھی مجھے آکر ایتلا (اطلاع) دی ہے کہ صاحب زادہ صاحب دن مین کسی نہ کسی وخت (وقت) تشریف لائین گے"

رچرڈ کے ساری رات گھر نہ آنے کا حال سُن کر چیسٹر کا ماتھا ٹھنک گیا کچھہ دیر تک سوچتے رہنے کے بعد اوس نے وٹنگہم سے پوچھا۔

"اس شخص نے تمہارے آقا کو کہان دیکھا ہے؟"

وٹنگہم۔" مین نے بھی اوس سے یہی پوچھا تھا مگر وہ اس کو ٹال گیا اور کوئی قافیہ بافیہ (کافی ووافی) جواب نہ دیا۔"

چیسٹر۔" نہایت تعجب کی بات ہے" (پھر کچھہ سوچ کر) "خیر ہم مسٹر مارکہم

واپسی تک یہین انتظار کرین گے۔ اور مین اس شخص سے تنہائی مین کچھ پوچھنا چاہتا ہون۔ تم سمجھے وٹنگہم۔ تنہائی مین۔"

وٹنگہم "حضور میری سمایت (سماعت) درست ہے آپ تقلیہ (تخلیہ) مین اوس سے کچھ جواب سواب (سوال جواب) کرنا چاہتے ہین مین اس شخش (شخص) کو کتب خانے مین آپ کے پاس بہیجتا ہون۔"

مسٹر جیسپر گاڑی مین سے اوتر کر سیدہا کتب خانے مین پہونچا اور بیرونٹ اصطبل مین گیا تاکہ سائیسون کو ہدایت کرے کہ اوس کے گہوڑے کی (جس کا اوسے حد درجہ خیال تہا) مالش اور چارے کا پورا انتظام کرین۔

مسٹر جیسپر کتب خانے مین ٹہلتا جاتا تہا اور رچرڈ کے غیر حاضری کے وجوہ پر غور کرتا جاتا تہا۔ اوسے خیال آیا کہ مبادا پولیس کے پنجے مین پہنس گیا ہو لیکن اس خیال کی اوس نے یون تردید کی کہ اگر ایسا ہوتا تو رچرڈ اوسے (جیسپر کو) یا بیرونٹ کو ضرور بلوا بہیجتا۔ یہہ بات اوس کے خود غرض دل مین ایک لمحہ کے واسطے بہی نہ گذری کہ جس شخص کو یہہ لوگ تباہی کے سمندر کی طرف لئے جا رہے تہے اوس کی شرافت طبع کبہی اس کی مقتضی نہ ہوگی کہ ایسا کوئی فعل کرے جس سے اوس کے دوستون پر حرف آتا ہو۔

کتب خانے کا دروازہ کہلا اور اوس مین ایک شخص داخل ہوا۔ جسے دیکہتے ہی جیسپر کا رنگ فق ہوگیا اور نہایت اضطراب مین اوس کی زبان سے نکلا:

"ہین۔ جان! تم کہان۔"

اسنا گلس "ہین مسٹر ونچسٹر! آپ کہان۔"

چیسٹر (اپنا اضطراب فرو کر کے) خاموش۔ زبان بند رکھو۔ اس وقت تمہین دیکھہ کر مین خوش ہوا۔ مین نے اوس ناخوش گوار واقعے کے بعد اکثر تم کو یاد کیا۔ امید کہ تم کو اوس سے کچھہ تکلیف نہ ہوئی ہوگی۔ خیر اب اوس کا معاوضہ کر دیا جائے گا۔"

اسناگلس "خیر صبح کا بھولا شام کو آئے تو بھولا نہین کہنا چاہیے۔"

چیسٹر "اگر تم مجھہ سے نہایت سچائی سے وعدہ کرو کہ اس بات کا کسی سے ذکر نہ کروگے تو مین ہمیشہ تمہاری مدد کے لئے آمادہ رہون گا۔ ہان۔ اور یاد رکھو۔ میرا نام اب چیسٹر ہے ونچسٹر نہین۔ خدا کے لئے اس بات کو نہ بھولنا۔"

اسناگلس (بے تکلفی سے ہنس کر) "ہم پکے ہین۔ آپ اطمینان رکھین۔"

چیسٹر "یہہ لو پیس پاؤنڈ کا نوٹ ہے اس سے تمہارے نقصانات کی تلافی ہو جائے گی۔ بلکہ کچھہ فائدہ ہی مین رہوگے۔"

اسناگلس "یہہ بھی بہت ہے۔"

چیسٹر "بہتر یہہ ہوگا کہ تم یہہ ظاہر نہ کرو کہ تم مجھے پہلے سے جانتے ہو۔"

اسناگلس "جیسی آپ کی مرضی۔"

چیسٹر "میری رائے مین یہی مناسب ہے۔ اچھا اب دوسری بات تم نے رچرڈ مارکہم کو کہان دیکھا تھا؟"

اسناگلس "اسٹریٹ کے تہانے مین۔"

چیسٹر "تہانے مین! کس جرم مین؟"

اسناگلس "اس کی میرے فرشتہ خان کو بھی خبر نہین۔ جو کچھہ

مجھے معلوم ہے وہ یہہ ہے کہ اوس نے مجھے آدہی اشرفی دی کہ آج صبح کو آکر اوس کے بڈھے خانساماں کو خبر کرون کہ وہ آج دن مین کسی وقت مکان کو آجائے گا۔"

چیسٹر "بس تم کو صرف اسی قدر معلوم ہے؟"

اسنا گلس "بس اسی قدر"

چیسٹر "خیر اب بتاؤ کہ کیا مین اس بات کا اطمینان رکھون کہ تم اُس معاملے کو مخفی رکھو گے؟"

اسنا گلس "مین آپ سے وعدہ ہی کر چکا ہون۔"

چیسٹر "اچھا تو ڈنگھم سے یہہ کہنا مناسب نہین ہے کہ اوس کا آقا تہانے مین ہے۔"

یہہ کہہ کر چیسٹر نے اسنا گلس کو رخصت کیا اور فوراً بیرونٹ کے پاس جا کر کہنے لگا۔

"اور سنا! رچرڈ تو۔ اسٹریٹ کے تہانے مین ہے۔"

بیرنٹ "سچ! کس جرم مین؟"

چیسٹر "اس کا پتہ نہ لگ سکا کہ کس جرم مین۔ لیکن تمہارے خیال مین یہہ تعجب کی بات نہین ہے کہ اوس نے ہم مین سے کسی کو بلوا بہی نہ بہیجا؟"

بیرونٹ "بے شک تعجب کی بات ہے۔ ہم کو ابہی شہر چلنا چاہیے اور کسی ایسے شخص کو جسے رچرڈ نہ جانتا ہو فوراً عدالت پولیس مین بہیجنا چاہیے تاکہ اس مقدمے کا حال دریافت کر کے خبر دے۔ اس سے ہمین پتہ لگ جائے گا کہ نوٹون کا حال تو نہین کہل گیا۔"

چیچیسٹر "ہان اس مین ایک لمحے کی دیر بھی نہین کرنا چاہیئے"
چند منٹ مین گاڑی پھاٹک پر لائی گئی۔ اس عرصے مین چیچیسٹر نے
ڈنگھم سے کہا کہ "چونکہ رچرڈ کا کچھہ حال معلوم نہین ہوا لہٰذا ہم شہر مین اوس کی
تلاش کو جاتے ہین"
جب گاڑی دور نکل گئی تو ڈنگھم نہایت افسردہ دلی کے ساتھہ باورچیخانے
مین واپس آیا جہان اسنا گلس بیٹا ٹھنڈے سموسے اور ٹھرا اوڑا رہا تھا۔ اس
شخص کی عادت مین داخل تھا کہ اگر کوئی بات اوسے معلوم ہو جائے تو جب
تک چار آدمیون مین اوس کا تذکرہ نہ کر لے پیٹ پھولا ہی رہے۔ چنانچہ
ڈنگھم کو دیکھتے ہی کہنے لگا۔
"ڈنگھم صاحب! آج ہمین ایک نئی بات معلوم ہوئی"
ڈنگھم "کون سی نئی بات؟"
اسنا گلس "یہہ بات کہ ونچیسٹر چیچیسٹر ہے اور چیچیسٹر ونچیسٹر"
ڈنگھم "یہہ تو دو بڑے بڑے شہر ہین جو الگ الگ بستے ہین
اور جن مین مغرب مشرق (مشرق مغرب) کا فاصلہ (فاصلہ) ہے"
اسنا گلس "خیر شہر الگ الگ ہون مگر آدمی ایک ہی ہے"
ڈنگھم "بھئی میری سمجھہ مین خاک نہین آیا"
اسنا گلس "اچھا تو مین صاف صاف بیان کرتا ہون۔ رات
سرونٹس آرم کے قہوہ خانے مین تم نے مجھے سگٹ سے اپنے پرانے
آقا کا ذکر کرتے ہوے سنا تھا یا نہین؟"
ڈنگھم "نہین مین اوس وقت کسی اور شخص (شخص) سے باتین کر رہا تھا"
اسنا گلس "خیر تو مین ساری رام کہانی تمہین پھر سناتا ہون"

یہہ کہہ کر اسنا گلس نے ونچسٹر کے ہان نوکر ہونے اور اوس کے ساتھہ بیڈن جانے اور اخیر مین ونچسٹر کے راتون رات فضرو ہونے کا بیان کر کے کہا کہ یہہ وہی شخص ہے جس نے اب اپنا نام بدل کر چیسٹر رکھا ہے۔

وٹنگہم یہہ حالات سن کر ششدر رہ گیا اور جب اوس کی پریشانی کم ہوئی تو اپنے عالمانہ الفاظ مین بہت دیر تک استنباط نتائج کرتا رہا جو ناظرین پر رحم کر کے ہم قلم انداز کرتے ہین۔

قریب ساڑھے بارہ بجے کے رچرڈ اپنے مکان پر واپس آیا اوس کے چہرے سے پریشانی و اضطراب برستا تہا جسے اوس نے مصنوعی تبسم سے چہپانے کی بے سود کوشش کی۔

وٹنگہم "میان شکر ہے کہ آپ خیرافت (خیر و عافیت) سے گہر آگئے۔ مجہے بڑا ڈر تہا کہ کہین آپ کے دشمن کسی دام تصویر (دام تزویر مین) نہ پھنس گئے ہون"

رچرڈ "وٹنگہم! ایک نہایت ہی ناخوشگوار واقعہ جس کا حال مین تم سے پہر فرصت مین بیان کرون گا ایسا پیش آیا جس سے مین رات گہر واپس نہ آسکا۔ مین رات سر رو پرٹ ہاربرو اور مسٹر چیسٹر"

وٹنگہم۔ (قطع کلام کر کے نہایت جوش سے) "چیسٹر اچہا آدمی نہین ہے"

رچرڈ "اس کا کیا مطلب"

وٹنگہم "جو مین کہتا ہون وہی مطلب ہے۔ بیرونٹ اور چیسٹر آج صبح یہان آئے تہے"

اوس کے بعد خانسامان نے نہایت طول کلامی کے ساتھہ بڑے بڑے الفاظ مین چیسٹر اور اسنا گلس کا سارا واقعہ اور اون کی صبح کی اتفاقی ملاقات کا حال بیان کیا جسے سن کر رچرڈ کہنے لگا۔

"حقیقت مین نہایت ہی عجیب بات ہے۔"

وٹنگہم "میان مین سچ کہتا ہون کہ مجھے چیسٹر سے قلمی نفرت (قلبی نفرت) ہے بڑا شیخی باز اور چیا چیا کر باتین کرنے والا ہے۔ اس سے تو بیرونٹ بہت اچھا ہے۔ بچارا (بے چارہ) ہمیش (ہمیشہ) مجھے مسٹر وٹنگہم کہتا ہے۔ اور چیسٹر جب پکارتا ہے تو خالی وٹنگہم کہہ کر۔ اور وہ گنوار ٹالبٹ جو دو ایک مراتبے (مرتبہ) یہان آیا۔ وہ تو میری پیٹھہ ٹونک کر یوحتا ہے "کہو دلبر وٹنگہم مزے مین تو ہو۔" اب میان خیال کرو خانسامان لوگون کو دلبر کہنا اشرافیت (شرافت) کی بات ہے؟"

رچرڈ اپنے دلی اضطراب سے مغلوب ہو کر کتب خانے کے کمرے مین ٹہلتا اور کمال استعجاب کے ساتھہ یہہ تقریر سنتا رہا اور جب خانسامان اپنی بات پوری کر چکا تو آپ ہی آپ کہنے لگا:۔

"مین نے اپنے ملاقاتیون کے انتخاب مین دہوکہ کہایا اس مین کچھہ شک نہین ہے کہ مجھے سخت دہوکہ ہوا۔ یہہ شخص ٹالبٹ خواہ کتنا ہی دولتمند کیون نہ ہو پھر بھی بیرونٹ جیسے مہذب و خوش مذاق جنٹلمین سے ایسے گنوار کے اس قدر گہرے تعلقات ہونا خالی از شبہہ نہین۔ اور پھر چیسٹر کا اپنے نوکر کے ساتھہ ایسا برتاؤ۔ بیرونٹ اور چیسٹر کا مجھے ایک معمولی قمار خانے مین لے جانا اور سب سے زیادہ یہہ کہ ایسے نازک وقت پر مجھے تنہا چھوڑ کر بھاگ جانا۔ بے شک مین نے دہوکہ کہایا! اور ہان ڈائنا۔ مجھے اوس سے پھر کبھی

نہ ملنا چاہیئے اوس کی فسون سازی و دلربائی نہایت خطرناک ہے۔"

وٹنگہم "کیا کہا میان قمارخانہ؟"

رچرڈ۔(خانسامان سے مخاطب ہوکر) "وٹنگہم افسوس ہے کہ مین ایسی سوسائٹی مین پہنس گیا ہون جو میرے یا میرے رتبہ کے شایان نہین خیر ابھی کچھ نہین گیا ہے اور اس سے پیچھا چھڑانے کی تدبیر میرے ہاتھ مین ہے۔ ابھی چند ہی ہفتے ہوے ہین کہ مسٹر مانرو میرے ولی نے مجھے اجازت دی تھی کہ مین برّاعظم یورپ کا سفر کرآؤن چنانچہ اب میرا ارادہ ہے کہ اس اجازت سے استفادہ حاصل کرون۔ آج چار بجے شام کے مجھے شہر مین ایک صاحب سے ملاقات کرنا ہے اور زیادہ سے زیادہ سات بجے تک ضرور واپس آجاؤن گا۔ تم سامان سفر اور ایک گاڑی تیار رکھنا مین آج ہی رات کو ڈوور کو روانہ ہوجاؤن گا۔ صرف تم کو میرے ساتھ چلنا ہوگا"

وٹنگہم "میان چلنا چاہیئے اور ضرور بے ضرور (ضرور بالضرور) چلنا چاہیئے اور نالت (لعنت) بھیجنا چاہیئے ایسے پاجیون کی سوہبت (صحبت) پر جو بھلے مانسون کے بچون کو مصیبتون مین مُتلا (مبتلا) کردین اور جو خانسامان لوگون کو دلبر کہین"

یہہ کہہ کر وٹنگہم تو رخت سفر درست کرنے چلا گیا اور رچرڈ وہ خط لکھنے کے لئے میز پر بیٹھہ گیا۔

پہلا خط تو مسز آرلنگٹن کے نام تھا جس کے الفاظ یہہ تھے:۔

"چند وجوہ خاص جن کی تشریح و توضیح اس مقام پر قرین مصلحت نہین مجھے مجبور کرتی ہین کہ دفعتاً لندن چھوڑکر باہر چلا جاؤن۔ مجھے امید ہے۔ کہ آپ یہہ خیال نہ فرمائین گی کہ مجھے آپ کی جانفزا صحبت کے چھوٹنے کا قلق نہ ہوگا

بظن غالب ہم انشاء اللہ جلد ملین گے اور اوس وقت ممکن ہے کہ مین
اس فوری روانگی کے وجوہ و اسباب سے آپ کو اطلاع دے سکون
جن کو سُن کر آپ تسلیم کرین گی کہ میرا لندن مین ایک منٹ ٹھہرنا بھی خالی از
خطر نہ تہا۔ مین اس قدر متوحش اور متفکر ہون کہ مجھے نہین معلوم کہ میری قلم سے
کیا نکل رہا ہے۔ پریشان نگاری کا معافی خواہ

رچرڈ مارکہم"

دوسرا خط مسٹر مانرو کے نام تہا۔ جس کا مضمون یہہ تہا:۔

"آپ یہہ سُن کر سخت درجہ متعجب ہون گے کہ مین آپ کی صلاح و اجازت
سے فائدہ اوٹہانا اور فوراً بر اعظم یورپ کی سیر کو جانا چاہتا ہون جو اطلاعات
و اخبارات میرے متعلق عنقریب آپ کے کان تک پہونچنے والے ہین
اون کی نسبت یہہ عرض کرنا اپنا فرض جانتا ہون۔ کہ گذشتہ چند ہفتون سے
کل تک مین جس راستے پر آنکہہ بند کئے اور بے سوچے سمجھے دوڑا چلا جا
رہا تہا اوس کے خطرات پر اب مجھہ کو تنبہ ہوا ہے اس سے زیادہ حوالہ قلم
کرنے کی مجھے جرأت نہین۔ مین اس وقت بدرجہ غایت متاسف و منفعل
ہون امید کہ میرا انفعال و تاسف آپ کو میری عزت و آبرو کے تحفظ پر
مائل کرے گا۔ آپ کا بندۂ احسان

رچرڈ مارکہم"

یہہ خطوط لکہہ کر رچرڈ اپنی خوابگاہ کی طرف گیا کہ ضروری سامان سفر خود علیحدہ
کر دے۔ ابہی اس سے فارغ نہ ہوا تہا کہ ونگہم نے آکر اطلاع کی۔

"میان دو اجنبی شخص (شخص) آپ سے فوراً اسی وقت (وقت)
ملاقات کرنا چاہتے ہین"

وٹنگھم اپنا جملہ پورا بھی نہ کرنے پایا تھا کہ دونون آدمی جو غالباً اوس کے پیچھے ہی پیچھے آئے تھے بلا انتظار جواب خوابگاہ کے کمرے مین درائے ہوے چلے آئے اور ادن مین سے ایک نے رچرڈ کی طرف مخاطب ہوکر کہا :-

"تمہارا ہی نام رچرڈ مارکہم ہے نہ؟"

رچرڈ - "ہان نام تو میرا ہی ہے مگر اس کے کیا معنی کہ تم اس ناقابل معافی گستاخی کے ساتھہ بلا اجازت گھس آئے؟"

اجنبی - "بلا اجازت گھس آنے کی بھی خوب کہی - میان صاحبزادے تمہارے رفع انتظار کے لئے یہہ تبلا دینا مناسب ہوگا کہ ہم دونون عہدہ دار سرکاری ہین اور تمہاری گرفتاری کے واسطے وارنٹ لے کر آئے ہین"

رچرڈ اور وٹنگھم (ایک ساتھہ) "وارنٹ!"

پولیس افسر - "جی ہان وارنٹ - یقین ہے کہ خود ہی تمہارا ماتھا ٹھنک گیا ہوگا کہ کس جرم مین - تم جیسے لڑکے اگر اس قسم کے کھیل کھیلوگے تو تم کو امید کرنا چاہیے کہ کبھی نہ کبھی دھر لئے جاوگے - بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی"

رچرڈ - "لیکن آخر کچھہ معلوم بھی تو ہو کہ مین نے کیا جرم کیا ہے یقیناً اس مین کچھہ غلط فہمی واقع ہوئی ہے - مین نہین کوئی اور ہوگا جسے تم گرفتار کرنا چاہتے ہو"

پولیس افسر - "کل تم شہر مین کسی مہاجن کی کوٹھی مین گئے تھے؟"

رچرڈ - "ہان گیا تھا اوس سے کچھہ روپیہ وصول کرنا تھا جو میرے ولی مسٹر مانرو نے میرے خرچ کے واسطے اوس کے پاس جمع کر دیا تھا"

پولیس افسر - "اور وہان تم نے ایک پانچ سو پاونڈ کا نوٹ بھی

بہنایا تہا؟ یعنی تمہاری آسانی کی غرض سے کلارک بہنا لایا تہا؟"

رچرڈ۔ "بے شک مجہے اس سے انکار نہین۔ مجہے نوٹ بہنانے کی ضرورت تہی۔ مگر اس معاملے سے اور تمہارے اس وارنٹ سے کیا تعلق ہے؟"

پولیس افسر "تعلق یہہ کہ پانچ سو پاونڈ والا نوٹ جعلی تہا۔"

رچرڈ (جوش کے ساتہہ) "جعلی! ناممکن محض!"

وٹنگہم "جعلی نوٹ! ایسی گستاخی سے توبہ کرو ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے۔"

پولیس افسر "غلطی وغلطی کچہہ نہین ہوئی ہے۔ اس بہروپ سے کچہہ حاصل حصول نہین۔ ہم لوگ ایک کرایہ کی گاڑی مین آئے ہین جو گلی کے نکڑ پر کہڑی ہے۔ لہذا فوراً تیار ہو جاؤ کہ جلدی بو اسٹریٹ کو چلین۔"

رچرڈ "مین تمہارے ساتہہ چلنے کو تیار ہون کیونکہ مین اچہی طرح اس بات کو جانتا ہون کہ مجسٹریٹ صاحب کی عدالت مین مجہے ایک منٹ بہی روکا نہ جائے گا۔"

پولیس افسر "اس سے مجہے غرض نہین (اپنے ساتہی سے مخاطب ہوکر) جم مین قیدی کے ساتہہ جاتا ہون تم یہان تہوڑی دیر ٹہہر کر مکان کی تلاشی لو اور اس بات کا اطمینان کر کے کہ مکان کے اندر کسی قسم کا ثبوت ہے یا نہین ہمارے پیچہے پیچہے چلے آؤ۔"

"وٹنگہم رچرڈ کے ساتہہ جانے پر مصر تہا جسے بڑی مشکل سے اوس نے یہہ سمجہا کر باز رکہا کہ عہدہ دار پولیس مکان کی تلاشی لینے والا ہے اور اس حالت مین ضرور ہے کہ وہ گہر پر موجود رہے کیونکہ کسی غیر آدمی پر سارا گہر بار چہوڑ دینا مصلحت کے خلاف ہے۔

جب بڈھا خانساماں رچرڈ کے سمجھانے سے مان گیا تو رچرڈ پولیس افسر کی حراست مین گاڑی مین بیٹھ کر بو اسٹریٹ کی عدالت پولیس کی طرف روانہ ہوا۔

اس منحوس مکان مین داخل ہونے کے بعد رچرڈ سے اوس کی پاکٹ بک اور روپیون کا بٹوا لے لیا گیا اور چونکہ مجسٹریٹ صاحب اس وقت کسی دوسرے مقدمے کے انفصال مین مشغول تھے لہذا اون کے فارغ ہونے تک رچرڈ کو حوالات مین بند کر دیا گیا۔

بالفعل ہم رچرڈ کو اسی مقام پر چھوڑتے ہین کیونکہ اوس کی گرفتاری کے بعد والی رات مین ایک دوسرے مقام پر نہایت ہی خطرناک واقعات پیش آئے۔

سترہوان باب

ہیبت ناک مکان

نول اسٹریٹ فیلڈ فیلڈ لین اور سیفرن ہل آج ہم کو جس قدر غلیظ۔ گندے میلے کچیلے اور بدہیئت معلوم ہوتے ہین چند سال ہوئے کہ اس سے دس حصہ زیادہ تھے اوس زمانے مین ان مقامات مین بہت ہی کم چھپر بچے تھے اور جو تھے بھی اون مین نالیان نہ تھین۔ نتیجہ یہہ تھا کہ پانی ہر جگہہ سڑتا اور ہوا کو متعفن کرتا تھا۔ اس پر مستزاد یہ تھی کہ اوکسیل اسٹریٹ کے بدبخت اور قصاب خانون کی وہ دستری ہوئی اور دماغ پاش پاش کر دینے والی بدبو جو اب تک بدستور چلی جاتی ہے۔ ان مذبحون اور قصاب خانون مین بایہ تخت سے کتون اور بلیون کے راتب کے واسطے گھوڑون کا گوشت اوبالا جاتا ہے اور قصاب خانون کی

کھڑکیون مین گھوڑون کی بڑی بڑی ہڈیان خشک ہونے کی غرض سے لٹکائی ہوئی ہین اور جس طرح اس طرف سے گذرنے والے کی قوت شامہ یہان کی بدبو سے پناہ مانگنے لگتی ہے اوسی طرح قوت باصرہ اس ہیبت ناک نظارے کی تاب نہین لا سکتی۔ ہر قصاب خانے مین روزانہ ساٹھہ سے اوپر گھوڑے ذبح کیے جاتے ہین جن مین سے اکثر بڑی منزل پر بھیجے جانے کے وقت بیماری کے اخیر درجے مین ہوتے ہین۔ جو لوگ شہر کے کتون اور بلیون کے راتب تقسیم کرنے کا بیوپار کرتے ہین اگر جلدی سے اگر اس گوشت کو نہ لے جائین تو فوراً سڑنے لگتا ہے اور ایسی بدبو پھیلتی ہے کہ سارے نواح کو طاعون زدہ کرنے کے واسطے کافی ہے۔

اول تو یونہین یہہ حصہ شہر گندگی اور تعفن سے سنڈاس ہو رہا ہے اوس پر طرہ یہہ کہ یہان پانی کا قحط ہے گویا اہتماماً اس کی غلاظت کو حد کمال تک پہونچانے مین کوئی دقیقہ نہین اوٹھا رکھا گیا ہے۔ بعض مکانات کے پیچھے چھوٹے چھوٹے باڑے ہین جن مین مالک مکان کے پلے ہوئے خنزیر رہتے ہین۔ کچھہ عرصہ ہوا کہ ایک غریب بیوہ جو انہین مکانات کے پچھواڑے رہتی تھی اوس کا بچہ مر گیا۔ چونکہ بے چاری اکیلی تھی اس لئے مُردہ بچے کو چٹائی پر ڈال کر کپڑے سے ڈھک گئی اور خود کفن دفن کی فکر مین باہر گئی۔ اوس کی غیر موجودگی مین ایک خنزیر باڑے مین سے گھر مین گھس آیا اور بچے کا آدھا جسم نوچ نوچ کر کھا گیا۔

اس نواح مین جس کا ہم ذکر کر رہے ہین آبادی کی یہہ کثرت ہے کہ سیکڑون خاندان ایسے ہین جن کے پاس سارے خاندان کے رہنے سہنے اور سونے کے لئے ایک ایک کمرہ ہے۔ اگر ان مین سے کوئی شخص

مرجائے تو اوسی تنگ کمرے مین مردہ بھی پڑا رہتا ہے اور گھر کے لوگ بھی سوتے رہتے ہین - بسا اوقات مرنے والے کے اقربا کو بوجہ عسرت کے اتنی مقدرت نہین ہوتی کہ تجہیز و تکفین کا انتظام جلد کرسکین - اور مردہ دنون بلکہ ہفتون یون ہی پڑا رہتا ہے جس مین سڑنے کے علاوہ کیڑے پڑنا شروع ہوجاتے ہین اور چوبیس گھنٹہ کے اندر جسم کے اندر باہر اوپر نیچے رینگتے نظر آتے ہین اور سڑے ہوے بدن کو جھلنی کردیتے ہین جسے دیکھکر بعض وقت اس درجہ گھن اور کراہت آتی ہے کہ غسال اور کفن دوزون کو استفراغ ہونے لگتا ہے -

سوسائٹی کے طبقہ امرا کے لوگ ان بے چارے غربا کو ان باتون پر جو حقیقت مین اون کی بدمعاشی سے نہین بلکہ بدنصیبی سے منسوب کی جاسکتی ہین لعنت ملامت کرنے کے واسطے تو مرد ہین مگر ان خرابیون کے استیصال مین کوشش کرتے ہوے اون پر ترس پڑجاتی ہے -

گھر بھر کے لوگون کے ایک ہی کمرے مین اور ایک ساتھ سونے سے لڑکیون مین شرم و حیا نام کو نہین رہتی اور جب شرم ہی نہ رہی تو اون کی عصمت کا خدا حافظ ! لیکن افسوس کہ اس عسرت و ناداری سے جس کی وجہ سے بہن بھائی - خالہ بھانجے سب ایک ساتھ مل کر لپٹ کر ایک ہی تنگ و تار کمرے مین سوتے ہین - بسا اوقات ایک نہایت ہی قبیح و شنیع اور مکروہ و مغضوب فعل کا ارتکاب ہوجاتا ہے -

جب کبھی ان مکانون مین چیچک یا لال بخار پھیلتا ہے تو یہ مقام طبقہ جہنم بن جاتا ہے اور اموات کی اس قدر کثرت ہوتی ہے کہ گھر کے گھر پٹ ہوجاتے ہین -

غرض کہ یہہ ہے ناگفتہ بحالت اوس حصہ شہر کی جو اس عظیم الشان پایتخت کے بیچون بیچ واقع ہے۔ سینٹ جان اسٹریٹ سے سیفرن ہل تک اور ویسٹ اسٹریٹ سے کلرکن ویل گرین تک چھوٹے چھوٹے کوچون اور گلیون کا بہنور جال ہے جو کوڑے کرکٹ سے اٹے ہوے ہین اور تعفن کی یہہ کیفیت کہ گذرتے ہوے دماغ پھٹا جاتا ہے۔ اور یہان اون لوگون کی گنجان آبادی ہے جو غلاظت مین پیدا ہوے ہین جرائم پیشگی اور شکستہ حالی مین زندگی بسر کرتے ہین اور عسرت اور فاقہ کشی مین جان دیتے ہین۔

اسی مقام پر فیلڈ لین اور ایلائی پلیس کے درمیان ایک گلی ہے جس کا نام اپر یونین کورٹ ہے۔ یہہ گلی اس قدر تنگ ہے کہ گاڑی اس مین سے نہین جاسکتی۔ صرف پیدل ہی گذر سکتے ہین۔ اس کے دونون جانب کے مکانات پست اور غلیظ اور تنگ و تاریک ہین جن مین آفتاب کی شعاعون کا گذر نہین ہوسکتا۔ یہہ مکانات سستے کرایہ پر دوئے جاتے ہین۔ لیکن نیچے کے درجون مین اکثر دوکانین ہین جن مین بچون کی کتابین۔ تماشا گردن اور ڈاکوؤن کی تصویرین۔ دیاسلائیان۔ سوئی پیکین۔ مٹھائی کی ٹکیان ادنی درجہ کے سوتی کپڑے رکھے ہوے ہین۔

رات کے تقریباً نو بجے ہون گے کہ اسی گلی مین دو چھوٹے چھوٹے بچے یعنی ایک سات برس کا لڑکا اور پانچ برس کی لڑکی ایک دوسرے کا ہاتھہ پکڑے بڑی طرح روتے چلاتے جارہے ہین۔ دونون کے کپڑے تہڑے لگے ہوے ہین اور پاؤن مین نہ جرابین ہین نہ جوتے۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد چلتے چلتے ٹھہر جاتے ہین اور بھائی اپنی چھوٹی سی بہن کی دلہی کرتا ہے اور کہتا ہے:-

"اچھی بہن! مت روؤ۔ مین اماں سے کہدون گا کہ میری خطا ہے کہ ہمین زیادہ پیسے نہ مل سکے۔ اگر اماں مارین گی تو مین مار کہالون گا۔ تم مت روؤ"

اسی طرح سے بھائی اپنی بہن کو تسلی اور دلاسا دیتا ہوا اور اوس کی آئی ہنسی اپنے سر لینے کا وعدہ کرتا ہوا اوس کا ہاتھ پکڑے آگے بڑھا۔ یہہ بچے چلتے چلتے اوس مکان کے دروازے پر ٹھہرے جس مین ان کی ماں رہتی تھی۔ دروازے پر پہونچ کر لڑکی پھر ٹھٹک گئی اور گھر مین گھستے ڈری پھر بھائی نے دل دہی کی اور کہا۔

"فینی بہن خدا کے لئے مت روؤ اور گھر مین چلو اگر اماں تم کو مارنا چاہین گی تو مین تمہارے بدلے کی بھی مار کہالون گا۔ اور کل جب ہم مانگنے نکلین گے تو سیلا پیسا جو ہمیں ملے گا اوس کی تم کو ناشپاتی لے دون گا۔ چاہے اوس کے بعد مجھے کوئی پیسا نہ ملے اور گھر آنے پر اماں مارتے مارتے میری جان ہی نکال دین۔ تو اب مت روؤ۔ اچھا!"

بھائی نے دروازہ کھولا اور بہن کا ہاتھ پکڑ کر اندر داخل ہوا۔

ایک شخص جس کے پھولے ہوئے گالون پر سخت گھنی داڑھی تھی اور ایک میلا کچیلا کوٹ پہنے تھا آگ کے پاس بیٹھا ہوا پائپ پی رہا تھا اور ایک لاغر و نحیف عورت جس کی صورت سے بدمزاجی اور سنگ دلی برستی تھی میز پر کھانا چن رہی تھی۔ اس گھر کا سامان کلہم اجمعین ایک بھی میز تین ٹوٹی پھوٹی کرسیان اور ایک میلا بچھونا تھا جو ایک طرف کونے مین پڑا تھا۔

لڑکا جب دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا تو پہلے تو اوس شخص کو آگ کے پاس بیٹھے دیکھ کر متعجب ہوا۔ لیکن ایک لمحہ کے بعد ہی خوشی سے تالیان بجا کر کہنے لگا:۔

"آہا ابّا جان گھر آ گئے!"

لڑکی بھی رونا دھونا بھول گئی اور خوشی سے اچھل کر چلا اوٹھی:-

"ارے ہمارے ابّا جان آ گئے!"

دونوں معصوم نہایت سچی محبت اور بالکل غیر مصنوعی خوشی سے دوڑ کر باپ کے گلے سے لپٹ گئے۔

بچے ابھی طرح سے گلے میں بانہیں ڈالنے نہ پائے تھے کہ باپ نے نہایت وحشیانہ پن کے ساتھ یہہ کہہ کر اونہیں الگ ڈھکیل دیا:-

"خدا غارت کرے حرام زادو! تم نے تو میرا پائپ ہی توڑا ہوتا"

لڑکا اپنا سا منہہ لے کر الگ ٹھٹک گیا اور لڑکی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

مرد "اب یہہ نخرے رہنے دو اور بتاؤ کہ آج کتنا کما کر لائے تمہاری ماں کہتی ہے کہ جب سے ہم بڑے گھر کو گئے تم کچھ نہ کچھ مانگ مونگ لاتے ہو"

عورت "ہاں بولو ہیری جلدی بولو اور اپنے بہانے بتے رہنے دو نہیں تو تم مجھے جانتے ہو"

لڑکا - (اپنی جیب سے پیسے نکال کر) "اچھی اماں جان - یہہ سب پیسے فینی نے مانگ کر اکٹھے کئے ہیں مجھے ایسی بھوک اور سردی لگی تھی کہ کسی سے کچھ بھی نہ مانگ سکا - اگر آج ہم تھوڑا مانگ کر لائے ہیں تو آپ مجھے ماریں - فینی بے چاری کی اس میں خطا نہیں ہے"

لڑکے نے جب یہہ الفاظ کانپتی ہوئی آواز میں اور آنکھوں میں آنسو بھر لا کر کہے تو وہ اپنی بہن کے آگے کھڑا ہو گیا تاکہ ماں کے غصے سے اوسے بچا لے۔

عورت ۔ (جھپٹ کر اور لڑکے کا ہاتھہ پکڑ کر جس مین پیسے تھے) "لا ادہر دکھا"

(اس کے بعد یہہ دیکھہ کر کہ رقم تھوڑی ہے) "رہ تو سور کے بچے! تجھے ان بہانون بتون کا مزا چکھاؤن گی اور تیرا کلیجہ بھون کر کھا جاؤن گی"

مرد "کتنا لایا ہے؟"

عورت (آگ بگولا ہو کر) "کتنا لایا ہے! خاک لایا ہے! مس کر کے شراب کے دام نکلین گے۔ یہہ لو آٹھہ آنے ہین"

(لڑکے کی طرف جھپٹ کر) "رہ تو جا تیری چمڑی نہ ادھیڑی ہو تو بات نہین"

یہہ کہہ کر اوس نے لڑکے کا ہاتھہ پکڑا اور اوس کی پیٹھہ مین اس زور سے ایک گھونسا مارا کہ اوندھے منہہ گرا۔ اس کے بعد اس بے رحم ماں نے بے چارے معصوم پر لات گھونسون اور گالی کوسون کا مینہہ برسا دیا"

اوس کے بعد لڑکی کی باری آئی اور جس بے دردی سے لڑکے پر مار پڑی تھی اوسی طرح اس پانچ برس کی جان کا پلیتھن نکالا گیا۔ ہان اتنا فرق تھا کہ اس موقع پر ہیری ہاتھہ جوڑ جوڑ کر ماں سے کہتا جاتا تھا کہ "اماں جان فینی کی خطا نہین ہے میری خطا ہے آپ اسے نہ ماریں" لیکن جب ماں اس پر بھی باز نہ آئی تو بہن کو بچانے کی غرض سے بیچ مین آگیا اور اوس کی مار اپنی پیٹھہ پر لے کر اس عمر مین اپنی رحم دلی اور نیک طینتی کا ثبوت دیا۔

آخر کار عورت تھک کر بیٹھہ گئی اور لڑکا اپنی بہن کو پچھونے پر بٹھا کر اوس کے آنسو پونچھنے لگا۔

اس عورت کا خاوند اس عرصے مین بالکل خاموش اور بے حس

حرکت بیٹھا پاپ پیتا رہا اور اگر اوسے بچون کے پیسے تھوڑے لانے پر غصہ نہ آیا تھا تو اون کو پیٹتے ہوے دیکھہ کر رحم بھی نہ آیا۔

عورت (ہانپ کر) "اب ٹھیک ہوے ہین۔ دیکھون تو اب کبھی اٹھارہ آنے سے کم جیب مین ڈال کر گھر مین گھسین۔ کوئی جانے کہ اس مین بچون کا قصور نہین بلکہ دینے والے لوگون کا قصور ہے مگر مین جانتی ہون کہ انہین سور کے بچون کا قصور ہے اس لئے کہ لوگ روز بروز زیادہ فیاض ہوتے جاتے ہین جتنی بدکاری بڑھتی جاتی ہے اوتنی ہی سخاوت بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے۔"

مرد (موٹی بھدی آواز سے) "ٹھیک ہے کوئی چلتا ہوا مانگنے والا ہو تو اور نہین تو پانچ روپیہ روز پیدا کر سکتا ہے۔ اگر اسی سڑکون پر اس کونے سے اوس کونے تک چکر لگائے تو ہر سڑک پر کیا ایک آنہ بھی نہ ملے گا؟ بس پورے پانچ روپیہ ہو گئے۔"

عورت "ہان اور کیا۔ اسی لئے کہتی ہون کہ اگر یہہ اپاہج۔ کاہل اور سست بچے کو شش کرتے تو اٹھارہ آنے پیدا کرنا بڑی بات نہ تھی۔ تمہارے اس پہلی دفعہ جیل خانہ مین جانے کے بعد اگر یہہ کوشش کر کے بہت بہت سا مانگ کر نہ لاتے تو اب تک خدا جانے میرا کیا حال ہو گیا ہوتا۔ مگر تھوڑے دنون سے ان پر ایسی موت پڑی ہے کہ کچھہ بھی نہین لاتے۔ اسی سے اب یہہ حال ہے کہ گھر مین بھونی بھانگ نہین جو کچھہ دھرا دھکا تھا سب کا صفایا ہو گیا۔"

مرد "اب ہم لوٹ کر آ گئے ہین پھر سب کچھہ ہو جائے گا۔ تھوڑی دیر مین ڈک آتا ہو گا۔ ہم اور وہ کہین نہ کہین لگا لگانے کی فکر کرین گے خالی

ہاتھ پر ہاتھ رکھے کب تک بیٹھے رہین - تم ڈک کے آنے سے پہلے پہلے
لونڈیا لونڈون کو کہلا پلا کر سلا دو "

عورت " اچھا "

یہہ کہہ کر اوس نے ایک خشک روٹی کے ٹکرے کئے اور
ایک ایک ٹکڑا بچون کی طرف پھینک کر نہایت کرخت آواز مین کہنے لگی :-
"جلدی سے نگل کے بچھونے مین دب رہو نہین تو چپٹا لے کے
آتی ہون "

لڑکے نے روٹی کا بڑا ٹکڑا بہن کو دیا اور چھوٹا خود کھایا - اور بچھونے
پر لٹا کر نہ صرف اوسی کے چیتھڑے بلکہ اپنے کپڑے بھی اوسی پر ڈالے
تاکہ اوسے سردی نہ معلوم ہو اور چپکے سے اوس کی برابر لیٹ گیا -

یہہ وہ بچے سو رہے ہین جو ابھی کٹ چکے ہین اور جن کے بدن
مین درد اور آنکھون مین آنسو موجود ہین جو نہین جانتے کہ پیٹ بھر کھانا کیا ہوتا ہے
جن کو بیٹھتے گھونسا اور اوٹھتے لات ملتی ہے - جو باپ کی صورت دیکھتے ہی
دوڑے گئے تھے کہ گلے سے لپٹین گے لیکن باپ نے اون کو دھتکار دیا
جو باوجود ماں کی سختیون اور ماریٹ کے اوس سے محبت کرتے ہین اور
جس کے ایک پیار کے لفظ ایک تبسم پر دونون عالم قربان کرنے کو موجود ہین
خدا خوب جانتا ہے کہ اس تصویر مین مبالغہ کا رنگ مطلق نہین ہے
اس بات کے خیال سے ہمارا خون جوش کھاتے لگتا ہے کہ انسانی شکل
مین درندے بھی ہین جن مین سے بہتون کا شمار اوس جنس مین ہے جو قدرتاً حلیم
و رحیم اور نرم دل و نازک طبع ہے - یہہ درندہ خصائل اور انسان شمائل عورتین
اپنے بچون کو زندہ درگور کر دیتی ہین جن کے نصیب مین دن رات سوائے

دھول جوتے اور گالی کوسے کے اور کچھ نہین ہوتا۔ افسوس! کہ اس قسم کی کتنی مائین نکلین گی جن کا وجود بنی نوع انسان کے واسطے باعث ننگ و عار ہے۔ نہین یہہ چڑیلین ہین جنہون نے ہماری جنسی شکل اختیار کی ہے ہم مین رہتی سہتی ہین اور ہماری نوع کو بدنام کرنے کی غرض سے ہم مین بُرے نمونے قائم کرتی ہین۔

جب بچے سو گئے تو عورت باہر گئی اور چند منٹ کے بعد ٹھرّے کی دو بوتلین لے کر آئی۔ اس امر کے اظہار کی ضرورت نہین ہے کہ یہہ بوتلین اونہین پیسون سے خریدی گئی تہین جو بچے سارا دن لوگون سے بھیک مانگ کر لائے تھے۔ اوس کے بعد عورت ایک کونے مین سے بہنا گوشت اور روٹی اوٹھا لائی اور جورو شوہر نے خوب پیٹ بھر کر زہر مار کیا۔ گوشت اس قدر کثرت سے تہا کہ اگر ایک ایک ٹکڑہ بچون کو دیا جاتا تو بھی بہت سا بچ رہتا۔ روٹی جو انہون نے کہائی وہ تازہ اور سپید اور نرم تہی مگر جو بچون کو دی گئی تہی وہ باسی اور سیاہ اور خشک تہی۔

جب دونون کہانا کہا چکے اور ٹھرّا اُڑا چکے تو عورت نے جس کے چہرہ سے سنگ دلی اور شرارت برستی تہی مرد سے چپکے چپکے کہا:۔

"سنتے ہو مین نے فینی کے کار آمد بنانے کی ایک بہت اچھی تدبیر سوچی ہے"

مرد "کہو پالی وہ کیا تدبیر ہے"

عورت "ان دنون مین یہی سوچتی رہتی ہون کہ میری تو اب کوئی اولاد نہین تمہارے کامون مین مدد دینے کے لائق ہوتا ہے۔ چھوٹا سا تو ہے ہی کھڑکیون مین سے نکل جایا کرے گا چھپ چپ کے گھر مین گھس جایا کرے گا اور کوٹھری مین دبک کر بیٹھ رہا کرے گا کہ رات کو تمہارے لئے دروازہ

کہول دے اور ہزار طرح تمہاری مدد کر سکے گا"

مرد "ہان یہ سچ ہے۔ اب کوئی دن مین مین اوسے اپنے کام پر لگا لون گا"

عورت "اچھا تو ہیری تو کچھ نہ کچھ تمہارا کام کرے گا مگر یہہ بتاؤ کہ فینی کیا کرے گی۔ ابھی تو وہ برسون تک ہمارے کسی کام کی نہین۔ مجھے اس بات کا تو یقین ہے کہ وہ بھیک نہ مانگے گی۔ مین خوب سمجھتی ہون کہ ہیری اوس کے بچانے کے لئے جھوٹ موٹ کہتا ہے کہ وہ بھیک مانگتی ہے۔ اب میرے جی مین ہے کہ ایک تدبیر کرون جس سے وہ آپ ہی آپ اور اپنی خوشی بھیک مانگنے لگے"

مرد "تو وہ تدبیر تو بتاؤ کہ کیا ہے"

عورت "تدبیر یہہ ہے کہ ایسا کرنا چاہیے کہ وہ ہمارے بس مین ہو جائے اور ساتھہ ہی اوس کی صورت ایسی ہو جائے کہ جو دیکھے رحم کرے اور ضرور اوسے کچھہ دے۔ مین شرط بدتی ہون کہ میری تدبیر سے اوسے کم سے کم پانچ روپیہ روز ضرور ملین گے اور خیال کرو پانچ روپیہ تھوڑے نہین"

مرد "آخر کیسے"

عورت (مرد کے سوال کی طرف التفات نہ کر کے) "اوسے ہیری کی مدد کی بھی ضرورت نہ ہوگی۔ بس ہمین اتنا کرنا پڑے گا کہ روز صبح کو اوسے کسی بڑی سڑک پر لے جا کر بٹھا دین اور شام کو جا کر لے آئین۔ مین تم سے سچ کہتی ہون کہ اس سے اتنا مل جائے گا کہ ٹھہرا کیسا ہر روز برانڈی اوڑے گی"

مرد "تو آخر کچھہ ہیر پھیر بھی معلوم ہو کہ کیا تدبیر ہے"

عورت "کیا تم ابھی تک نہ سمجھے؟"

مرد "قسم لے لو جو کچھ بھی سمجھا ہون"

عورت "میرے لفظون پر غور کرو ابھی سمجھ جاؤ گے"

مرد - (اوچھل کر) "اچھا - اب سمجھا - مگر یہہ کیسے ہو سکتا ہے؟ فینی خود کب مانے گی؟"

عورت - (ہنس کر) "اپنے بس! ہماری تدبیر خود منوالے گی"

مرد "کیسے"

عورت "اوس کی آنکھین نکال لینے سے"

یہہ شخص ڈاکو قاتل - قسی القلب سب ہی کچھ تھا مگر جس وقت یہہ جملہ اوس کے کان مین پڑا وہ فوراً کانپ اوٹھا اور متحیر ہو کر عورت کی طرف دیکھنے لگا۔

عورت (نہایت بے پروائی کے ساتھہ) "مین اچھی طرح جانتی ہون کہ اندھے بچے سے بڑھ کر انسانی ہمدردی کو جوش مین لانے والی کوئی چیز نہین" (یہہ دیکھہ کر کہ اوس کا خاوند خاموش ہے) "کیا تم نے نہین سنا کہ کیٹ بٹس نے ساری دولت اپنی دونون اندھی لڑکیون کو ساتھہ لے کر اور گانون گانون بھیک مانگ کر پیدا کی ہے؟ دونون لڑکیون کو اوس نے خود اپنے ہاتھہ سے اندھا کیا - مجھہ سے تو وہ سارا حال خود بیان کر چکی ہے اور اسی سے مجھے یہہ خیال پیدا ہوا ہے"

مرد "مگر اوس نے کچھہ بتایا کہ اندھا کس طرح کیا تھا؟"

اس سوال کے ساتھہ اوس نے آنکھین نیچی کر لین جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اگرچہ عورت کی اس تجویز نے اوس پر بہت اثر کیا ہے تاہم ابھی اوس کے دل مین کچھہ تھوڑی سی محبت پدری ہے جس پر غالب آنے کی کوشش کر رہا ہے

عورت "اوس نے دونون آنکھون کے پپوٹے کھول کر ڈھیلون پر

دو گھونگے رکھے جن مین ایک ایک بھونرا بند تھا اوس کے بعد ایک پٹی خوب کس کر اس طرح باندہ دی کہ ڈھیلون پر سے گھونگے سرکنے نہ پائین اور پھوٹے کھلے رہین - چند روز مین آنکھین بالکل پھوٹ گئین اور پتلیون پر سپیدی آگئی نیٹ نکل آئے -

مرد "کیا سچ فینی کا یہی حال کیا جائے؟"

عورت "برابر یہی حال کیا جائے - کیون نہ کیا جائے؟"

مرد - (اس تجویز کو پسند کر کے) "ہان کیون نہ کیا جائے"

عورت "آخر بچون سے کچھ نہ کچھ کام تو لینا ہی چاہیئے - اگر تمہاری راے ہو تو کل مین ہیری کو اکیلا مانگنے کے لئے بھیجون اور فینی کو گھر پر روک لون جب چھوکرا چلا جائے تو یہہ تدبیر فینی پر آزماؤن"

دروازہ پر کسی کی ہلکی دستک نے سلسلہ کلام منقطع کر دیا -

اٹھارہوان باب

کلال خانہ

بل "آجاؤ - ڈک فلیر رکے سوا اور کون سکتا ہے"

نووارد "یار بل بولٹر - لو ہم آہی پہونچے - تم کو غالباً یہہ بات پہلے سے معلوم تھی کہ مین آج شام کو یہان آنے والا ہون - جو لڑکا ابھی اگلے ہی دن جیل خانے سے چھوٹا ہے تم نے اوس کے ہاتھہ خواہ مجھے کہلا نہ بھی بھیجا ہوتا تو بھی مین ضرور آتا مجھے خوب یاد تھا کہ تمہین اوس معاملے مین چھہ مہینے کی سزا ہوئی اور تاریخ اور دن کا حساب مین نے بالکل ٹھیک لگا لیا تھا"

بل "اچھا ڈک بیٹھہ تو جاؤ اور چرٹ پیو - جب ہم تم پہلی دفعہ ملے تھے

اوس وقت سے لے کر اب تک جو جو باتین پیش آئی ہون وہ سب سناؤ"

ڈک "کوئی نئی خبر تو ہے نہین - ہان کرسٹی جم تو تم جانتے ہی ہو کہ پولیس کی لپیٹ مین آگیا اوس نے اور ہمارے پرانے یار مردہ فروش نے مل کر کوچہ سوہو کے قریب چھاپہ مارا تھا - مال لے کر دونون کے دونون صحیح سلامت نکل آئے اور مردہ فروش ٹکسال والے محلے مین چلا گیا ادہر جم اسمتھ فیلڈ والے پرانے مکان مین آگیا اور مجھے حصہ لینے کے لئے بلایا - لیکن ہفتہ عشرہ کے بعد مردہ فروش نے اوس کے خلاف مخبری کی اور آیندہ سشن مین سرکار کی طرف سے اوس کے خلاف گواہی دے گا غرض کہ جم کے ہتکڑی پڑ گئی اور اس وقت وہ جیل خانے مین ہے - اب کی مرتبہ عمر بھر کے لئے جائے گا"

بل "ہان جائے گا تو ضرور - دو دفعہ پہلے بھی سزا بھگت چکا ہے اور اس لئے اب کی دفعہ ہمیشہ کے لئے جلاوطن ہوگا"

ڈک (سگار سلگا کر اور ٹہلنے کا ایک بہت بڑا قدح چڑھا کر) "یار یہہ تو سب کچھہ ہوا لیکن معاملے کی بھی تو کوئی بات کرو - یہان یہہ حال ہے کہ جیب مین لے دے کر کل ہم ایک روتلی رہ گئی ہے اور وہ بھی تہوڑی دیر مین برانڈی کی نذر ہوتی ہے - میری تو ہتیلی تجھلا رہی ہے کچھہ نہ کچھہ ملنا چاہیے"

بل "ہان یار ملنا چاہیے اور بہت جلد ملنا چاہیے - اچھا سنو - اوس مکان پر چل کر چھاپہ کیون نہ ماریں جہان چار سال پہلے ہم نے سیندہ لگانے کی کوشش کی تھی اور جس کی دوسری ہی صبح تم کو پولیس والون نے ایک عورت کا بقچہ چرانے کے جرم مین دہر لیا تھا"

ڈک "تمہاری مراد مارکہم کے مکان سے تو نہین جو کینٹش ٹاؤن اور

یہہ کتابین دفتر افسانہ سے مل سکتی ہین

سیر ظلمات - یعنی زمانہ حال کے سحر نگار مصنف رائڈر ہیگرڈ کے بے نظیر انگریزی ناول پیپل آف دی مسٹ کا فصیح و بامحاورہ اردو ترجمہ جس کی نسبت مشاہیر ملک اور اخبارات نے نہایت عمدہ رائین ظاہر کی ہین - یہہ کتاب اس درجہ قبول ہوئی ہے کہ طبع اول مین سے تھوڑے سے نسخے باقی رہ گئے ہین قیمت کتاب باوجود ۳۵۱ صفحہ کی ضخامت کے صرف عہ

جنگل مین منگل - یہہ کتاب آجکل کے مشہور انگریزی ادیب رڈیارڈ کپلنگ کی تصنیف موسوم بہ جنگل بک کا اردو ترجمہ ہے جو بہ تعمیل ارشاد عالی جناب نواب فخار الامرا مرحوم و مغفور وزیر عظم دولت آصفیہ کیا گیا - شمس العلماء مولوی سید علی صاحب بلگرامی با لقابہ نے اس ترجمہ کی نسبت نہایت اعلیٰ درجہ کی راے ظاہر کی ہے - یہہ کتاب انوار سہیلی کے طرز کی ہے - حجم ۲۶۸ صفحے - قیمت (ے) مع محصول ڈاک -

الغزالی علامہ شبلی نعمانی کی سب سے آخری تصنیف جس مین علامہ موصوف نے اول حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری بیان فرما کر امام صاحب کے فلسفہ پر خصوصاً اور اور تصانیف پر عموماً نہایت مبصرانہ اور محققانہ پہلو سے نظر ڈالی ہے - کوئی علمی لائبریری اس سے خالی نہ ہونی چاہیے - قیمت قسم اول مجلد (ہ) غیر مجلد (ے) قسم دوم غیر مجلد (عہ) مع محصول ڈاک

درخواستین علامہ موصوف کے پاس براہ راست یا دفتر افسانہ مین آنی چاہئین

المشتہر

ظفر علی خان - بی - اے

خیابان فارس

یعنی

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن وایسرائے کشور ہند کے بے نظیر سفرنامہ قلمرو ایران کا اُردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے کیا گیا اور اعلیٰ حضرت حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اسم گرامی سے باجازت خاص منسوب کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ ورود حیدرآباد مین مترجم کو اس کتاب کا ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ مین پیش کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ ترجمہ کی خوبی کی یہہ شہادت کافی ہے کہ مشاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی۔ بی۔ اے۔ شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی۔ بی۔ اے۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ استاد الشعراء نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی اور مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پایونیر۔ ابزرور۔ سٹیٹسمن۔ مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائین اس کی نسبت لکھی ہین۔ چودہ تصاویر لندن کے کارخانے کی تیار شدہ اور ایک تصویر ہز اکسلنسی ممدوح کی کتاب مین موجود ہے جلد انگریزی خاص اہتمام سے تیار کرائی گئی ہے۔ ضخامت ۱۴۴ صفحے۔ قیمت جلد اول قسم اول عہ وقسم دوم عہ سکہ انگریزی علاوہ محصول ڈاک

المشتہر

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

نمونہ — تعداد اشاعت

نمبر ۵ — جلد اول — نومبر سنہ ۱۹۰۲ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو مین

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولون کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر

ظفر علی خان - بی - اے

باہتمام منیجر مطبع حیدرآباد پریس متصل مسجد فضل گنج مین طبع ہوا

اشاعت اشتہارات کا ایک عمدہ ذریعہ

خدا کے فضل اور ملک کی قدر دانی سے "افسانہ" نے اپنی زندگی کی پانچوین مہینے مین بخیر و خوبی قدم رکھا ہے اور جو کامیابی اس کو اس قلیل عرصے مین ہوئی ہے اوسے ہم اوس کے حق مین فال نیک سمجھتے ہین افسانہ جس کے اجرا کا مقصد اعلیٰ درجہ کی انگریزی ناولون کو جو ایشیائی لحاظ سے دلچسپ اور پر لطف ہون اُردو مین معلی کا زیور پہنا کر ملک مین شائع کرنا ہے خدا کا شکر ہے کہ اس مقصد کو نہایت خوبی سے انجام دے رہا ہے جس کی شہادت ملک کے ہنرور اور نقاد سخن اصحاب دے سکتے ہین چونکہ افسانہ ادنی سے لے کر اعلی طبقہ تک ہر مذاق کے لوگون مین ہر دل عزیز ہے اور بوجہ اپنی دلچسپی کے نہایت شوق سے پڑھا جاتا ہے لہذا اشتہارات کے شائع کرنے کا بہترین ذریعہ ہی اس کے معاونین اور سرپرستون کی فہرست کو نہ صرف دولت ابد صولت آصفیہ کے وزیر با تدبیر اور امراء عظام و رؤساء کرام اور جلیل القدر عہدہ داران ملکی و فوجی کے اسماء گرامی سے زینت ہے بلکہ مقامات ذیل مین بھی اس کے کثرت سے خریدار ہین۔ دکن۔ میسور۔ بمبئی۔ بلوچستان۔ سندھ۔ پنجاب صوبجات سرحدی۔ صوبجات متحدہ آگرہ و اودھ۔ ریاست ہاے راجپوتانہ ایجنسی وسنٹرل انڈیا ایجنسی۔ بنگال۔ برہما۔ پورٹ بلیر۔ مسقط۔

(شرح اجرت بخیال آسانی مشتہرین نہایت کم رکھی گئی ہے)

پورا صفحہ سالانہ مدت ۱۰ شش ماہی عہ سہ ماہی لے نصف صفحہ سالانہ عہ شش ماہی لے سہ ماہی لے

لفظہ۔ اس سے کم اشتہارات کی اجرت خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے۔

خاکسار ظفر علیخان بی۔ اے ایڈیٹر و پروپرائٹر افسانہ حیدرآباد دکن

لور ہالوے کے درمیان ہے"

بل "ہان وہی تمہین یاد نہین کہ جس رات ہم نے اوس چوکیدار کو اسمتھ فیلڈ والے مکان کے چور دروازے مین سے نیچے گرا دیا تہا تو یہہ فیصلہ کیا تہا کہ اس مکان پر ضرور چہاپہ ماریں گے۔ لیکن ڈک خیر تو ہے یہہ تمہارا رنگ یکایک کیون اوڑ گیا؟"

اس واقعہ کے سنتے ہی ڈک فلیمر کے چہرے پر مردنی سی چہا گئی تہی مارے خوف کے اوسکے پاؤن ڈگمگانے لگے اور بدحواس و سراسیمہ ہو کر وہ اپنے چارون طرف خوف آمیز نگاہین ڈالنے لگا۔

بل کی جورو "ہوش مین آؤ یہہ تمہین ہو کیا گیا؟ تم یہہ سمجھتے ہو کہ یہان بہی بہوت رہتے ہین؟"

ڈک "(دہیما کانپ کر) بہوت!" (پہر کچہہ دیر خاموش رہ کر) "بل! تم خوب جانتے ہو کہ جب تم قید ہوے تو اوس وقت تک اس تمام علاقے مین کوئی شخص بہادری اور جرأت مین مجہہ سے بڑہ کر نہ تہا۔ تمہین معلوم ہے کہ مین بہوتون چڑیلون کا بالکل قائل نہ تہا لیکن اب وہ بات نہ رہی۔ اگر کسی شخص نے کسی آدمی کی روح کو اس دنیا مین اپنی آنکہون دیکہا ہے تو وہ شخص مین ہون۔ دو مہینے ہوتے ہین کہ یہ خوفناک واقعہ پیش آیا۔"

بل (بدحواس ہو کر) "ہین یہہ تم نے کیا کہا؟"

ڈک "دو مہینے کا عرصہ ہوتا ہے کہ مین ہیکنی اسٹریٹ مین تہا اور چاہتا تہا کہ ٹام کرکیس مین کے ساتہہ مل کر کہین چہاپہ ماروں لیکن یہہ ارادہ پورا نہ ہو سکا کیونکہ ٹام نے رات بہر کلال خانے مین گذاری تہی اور دل لگی ہی دل لگی مین بارود سے اپنا ہاتہہ اوڑا لیا تہا۔ خیر مین اس ناامیدی کی

وجہ سے سخت پریشان گھر لوٹا آرہا تھا اور کیمبرج ہیتھ کے پہاڑ تک پر پہونچا تھا کہ مین نے گھوڑون کے سرپٹ آنے کی آواز سنی۔ پلٹ کر جو دیکھتا ہون تو ایک خوب صورت سرنگ مادیان پر۔"

بل - (قطع کلام کرکے گھبراہٹ مین) "کون تھا؟"

ڈک "اوسی چوہکرے کی روح جسے ہم نے اسمتھ فیلڈ کے پرانے مکان کے چور دروازے مین سے چار سال اور کچھ مہینے پہلے نیچے گرادیا تھا۔"

بل "ڈک! ممکن ہے کہ تمہاری نگاہ نے غلطی کی ہو۔"

عورت "ممکن کیا یقینی غلطی کی۔"

ڈک - (نہایت وثوق کے ساتھ) "ہرگز نہین۔ بل! تم اچھی طرح سے جانتے ہو کہ مین اپنے کسی شریک سے کبھی جھوٹ نہین بولتا۔ مین نے اوس چوہکرے کو اپنی ان آنکھون سے ایسا ہی صاف دیکھا جیسا کہ اس وقت تم کو اور پالی بولٹر کو دیکھ رہا ہون۔ اوسے دیکھکر میری حالت ایسی ہوگئی کہ قریب تھا کہ دھڑام سے زمین پر گر پڑون مگر مین ایک ستون سے جو رستے مین کھڑا تھا بے اختیار ہوکر جا لگا اور ایک دفعہ پھر پلٹ کر اوسے خوب نظر بھر کر دیکھا۔ وہی چوہکرا تھا وہی اُس کا چہرہ تھا وہی بال تھے وہی لباس تھا۔ غرض کہ ہر ایک چیز وہی تھی۔ مین نے ہرگز غلطی نہین کی چاہو تو تم مجھ سے قسم لے لو۔"

بل "اور اگر کل صبح تمہین سولی چڑھنا پڑے تو پادری سے بھی تم یہی واقعہ بیان کردوگے؟"

ڈک - (میز پر زور سے اپنا ہاتھ مار کر نہایت وثوق کے لہجے مین

"بے شک یہی واقعہ حرف بہ حرف بیان کرون گا"

اس کے بعد کچھہ دیر تک خاموشی کا عالم طاری رہا۔ بل کی جوروہی جوسیہ کاری مین اپنے رفیقون کے مقابلے مین زیادہ طاق تہی اوراس لحاظ سے قساوت قلبی مین بہی اون سے بڑہی ہوئی تہی اوس وثوق آمیز لہجے سے جس مین ڈک نے یہہ واقعہ بیان کیا تہا متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکی آخر کار ڈک نے کہا:

"یہہ تم سب چپ کیون ہو گئے۔ اس سے کام نہین چلتا۔ بہوتون چڑیلون کے دکہائی دینے سے یہہ نہین ہوسکتا کہ ہم اپنا روپیہ چہوڑ دین"

بل "ہان ہاتہہ پاؤن تو ضرور ہلانے چاہئین۔ اگر ہم اپنے علاقے کے پادری کے پاس جاکر اوس سے یہہ ماجرا بیان کرین اور کہین کہ ہم اپنے پچھلے گناہون سے توبہ کرتے ہین تو وہ ہم کو اپنی ماتحتی مین ملازمت تو دینے سے رہا اور اگر وہ ہمارے لئے کچہہ نہین کرسکتا تو اور بہلا کس سے امید ہوسکتی ہے۔ ہان وہ مارکہم والے مکان کا ذکر تو رہ ہی گیا"

ڈک "مین نے سنا ہے کہ بڈہے مارکہم کو مرے ہوئے چند مہینے گذر گئے ہین اوس کا بڑا بیٹا گہر سے نکل گیا جس کی وجہ سے اوس کا باپ کڑہ کڑہ کر مر گیا اور جو چہوٹا بیٹا تہا وہ جعلی نوٹ چلانے کے جرم مین آج تیسرے پہر جیل خانے بہیجا گیا"

بل "سچ کہو! خیر اب وہان کی کوئی امید نہ رکہنا چاہئے کچہہ اور سوچو"

ڈک "وہ ٹام کرنیس مین اور مین ایک بڑے اچہے مکان مین جو کلپٹن مین ہے کچہہ کرنے والے تہے لیکن کرنیس مین نے بدقسمتی سے کہیل ہی کہیل مین اپنا ہاتہہ بارود سے جلالیا جس کی وجہ سے یہہ ارادہ

ملتوی ہوا۔ لیکن کوئی وجہ نہین کہ اب وہی کام نہ کیا جائے۔ ٹام نے مجھہ کو اس کی تفصیل سے پوری خبر دی ہے۔ ایک بانکا تیکھا جوان جسے گھوڑون اور کتون کا بڑا شوق ہے اس مکان مین رہتا ہے۔ یہہ جوان نہایت خاموشی سے زندگی بسر کرتا ہے۔ اوس کے کوئی دوست آشنا کبھی کبھی اوس کے ملنے کے لئے وہان نہین جاتے ہین گویا کہ مکان خالی ہے۔ لیکن روپیہ بہرا پڑا ہے۔"

بل۔ (سوال کے لہجے مین) "نوکر چاکر؟"

ڈک۔ "مردون مین ایک بڈھا سائیس ہے اور دو عورتین یعنی کل تین۔"

بل کی جورو۔ "تو پھر تو تمہارے گھر سے ہین۔"

بل۔ "کیا یہہ ضرور ہے کہ ہم کریکس مین سے پہلے اس کے متعلق بات چیت کر لین؟"

ڈک۔ "ہان معاملے مین صفائی ہونی چاہئے۔ مجھے یقین ہے کہ مردہ فروش کے ساتھہ اگر ٹھیک برتاو کیا گیا ہوتا تو وہ کبھی مخبری نہ کرتا لیکن اگر یہہ کام ہمین کرنا ہے تو کل رات کو کرنا چاہئے۔ آواب کلال روڈ نے مین چل کر کریکس مین سے معاملہ طے کر لین۔"

بل۔ "مجھے تمہاری سب باتین منظور ہین اور مین ہر طرح سے تمہارا شریک ہون۔"

یہہ کہہ کر دونون چور ایک ساتھہ کمرے سے نکلے۔ یونین کورٹ کے سرے پر بلیڈنگ ہارٹ یارڈ کا چوک ہے جہان سے کربی اسٹریٹ کی طرف راستہ جاتا ہے۔ کربی اسٹریٹ سے ایک تنگ گلی زاویہ قائمہ بناتی ہوئی

سیفرن ہل پر جاکر منتہی ہوتی ہے - یہی راستہ تہا جو چورون نے اختیار کیا
اس وقت رات کے گیارہ بج چکے تہے اور کہر کا دل بادل ہر طرف
چہایا ہوا تہا جس کی کثافت کی یہہ کیفیت تہی کہ بہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا تہا
کہ گویا اسے چاقو سے کاٹا جا سکتا ہے - دونون چور پہلو بہ پہلو چل رہے
تہے کیونکہ تاریکی کی یہہ حالت تہی کہ ہاتہہ کو ہاتہہ سوجہائی نہین دیتا تہا -
کہین کہین شکستہ حال دریچون مین سے دہندلی سی روشنی جہلملاتی
ہوئی نظر آجاتی تہی اور کہر کا رنگ اس خفیف سی جہلملاہٹ مین بہوت تاریکی
مائل نظر آتا تہا -

چورون نے سیفرن ہل کو طے کرنا شروع کیا - گلیان قریب قریب
خالی تہین لیکن گاہ بگاہ سیہ کاری کی نجس و غلیظ اور گم نام شکلین مجسم
ہوکر چند مکانات کے دروازون مین سے رہگذرون کو اپنے شور انگیز
مساکن مین پہسلا کر لے جانے کی کوشش مین ترغیب آمیز کلمات کہتی
ہوئی سنائی دیتی تہین - اس نواح کے بدکردار لوگون مین سے اکثر ارتکاب
جرم کے پچہتاوے اور افلاس و ناداری کے غم سے بچنے کے لئے نیند
کے پہلو مین پناہ لے چکے تہے -

افسوس! مفلسون اور مجرمون کی نیند بہی افلاس کی ڈراونی
صورت اور جرم کے گوناگون توابع کی ہولناک مشکل کے تصور سے خالی
نہین ہوتی -

متعدد دریچون کی ٹوٹی جہلمیلیون مین سے نفرت انگیز اور نجس
عیش پرستی کی صدائین آرہی تہین اور بعض مکانات ایسے تہے جن مین
چیخ پکار گالی گفتار اور زدوکوب کی مخلوط آوازین بتا رہی تہین کہ وہان کے

رہنے والے شراب کی بدمستی کے عالم مین آپس مین لڑ رہے ہین۔
سیفرن ہل کے مکانات کے حصہ عقب کے کمرون مین بہت سے
آیرش خاندان کھچا کھچ بھرے ہوے ہین اور مرد اپنی شکستہ دل جوروؤن
اور فاقہ کش بچون کو ایک نوالے کے لئے ترستا چھوڑ کر خود اوس ناپاک
ٹھہرے کے متواتر قدحے غٹ غٹ چڑھا رہے ہین جو اس نواح کے ذلیل
کلال خانون مین بکتا ہے۔ اطالیہ کے قلندرون کی بھی ایک کثیر تعداد
اس محلے مین آباد ہے۔ یہہ لوگ کچہہ چھوکرون کو نوکر رکھہ لیتے ہین اور اپنی
ڈگڈگیان۔ بندر سفید چوہیان یا چینی کی مورتین اون کے حوالے کر کے
اور اون کو اپنا نائب بنا کے باہر بھیج دیتے ہین کہ کچہہ کما لائین اور جب یہہ
بدنصیب لڑکے دن بھر کی آوارہ گردی کے بعد خالی ہاتھہ سر شام لوٹتے
ہین تو اون کے بے درد و سفاک آقا کوڑون سے اون کی چمڑی ادھیڑ
ڈالتے ہین اور اون کے نالہ و بکا کی دردناک صدائین دوسری خوفناک
آوازون کے ساتھہ مل کر اس محلہ کی حالت کو حقیقت مین ایسا بنا دیتی ہین
کہ ممکن نہین کہ کوئی اوسے دیکھے اور کانپ نہ اوٹھے۔

سیفرن ہل مین سے جس وقت دونون چور گذر رہے تھے اگرچہ
اوس وقت رات بہت جا چکی تھی لیکن پھر بھی کچہہ چھوکرے جن کی عمر سات سال
سے کم اور پندرہ سال سے زیادہ نہ ہوگی گلی کوچون مین دبکے ہوے اس
تاک مین بیٹھے تھے کہ کوئی خوش پوش شخص ادہر سے گذرے اور وہ اوس کی
کسی چیز پر ہاتھہ صاف کرین۔

یہہ وہ چھوکرے تھے جن مین سے اکثر کو فیلڈلین کے مال مسروقہ
کے لینے والون نے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیئے اون کے والدین

کی نگرانی سے پھسلا کر یہان پہونچایا تہا اور باقی وہ تہے جنہین اون کے ناپاک مان باپ نے خود ان گلیون مین چوری کرنے کے لیے بہیجا تہا

اس سے واضح ہوگا کہ حبس دوام بعبور دریاے شور جیل خانے اور پہانسی کے ذریعون سے سوسائٹی بدمعاشون کی ایک نسل سے نجات حاصل کرنے نہین پاتی کہ دوسری نسل اوس کی جگہہ پیدا ہوجاتی ہے - اور ہم دعوے سے کہتے ہین کہ جب تک قانون کا رجحان بجاے اصلاح اور تہذیب کے تعزیر کی طرف ہوگا اوس وقت تک برابر یہی حالت رہے گی -

مڈ فلیر راور نل بولٹر بغیر بولے چالے کثیف کیچڑ کو چیرتے ہوے برابر چلے گئے یہان تک کہ وہ ایک ذلیل سے کلال خانے مین داخل ہوے اس کلال خانے کے اندرونی حصے سے زیادہ نجس اور نفرت انگیز مقام کا تصور مین آنا ناممکن ہے -

بہنگیون - چمارون - راجون - یہودیون اور ادنی درجے کی عورتون کا ایک جم غفیر شراب پینے کی میز کے گرد جمع تہا - یہ لوگ اپنے اپنے مذاق کے موافق انواع و اقسام کی شرابین جن مین مضر بلکہ زہریلے اجزا کی خطرناک ملاوٹ تہی پینے مین مصروف تہے - یہان کے بیر کی یہہ حالت تہی کہ پانی تو اوس مین پہلے ہی بہت سا ملا لیا گیا تہا تاکہ مقدار زیادہ ہوجاے اور اوس کی کیفیت مین تلخی اور تیزی پیدا کرنے کے لیے اس قسم کی ضرر رسان چیزین ملا دی گئین تہین جیسے تمباکو کا عرق اور کچلے کا ست - ان مین سے اول الذکر کا زہریلا پن سم افعی سے کسی طرح کم نہین اور ثانی الذکر کی سمیت کے اشتداد کی یہہ کیفیت ہے کہ اگر اسے کسی تالاب مین پہینک دیا

جائے تو مچھلیان سطح پر آکر تڑپ تڑپ کر مر جائین - اس کلال خانے کی جن مین تیزاب نفت کی آمیزش ہوتی ہے اور وسکی مین تارپین کا ست ملا ہوا ہوتا ہے - جن گلاسون اور تام لوٹون مین یہہ مختلف قسم کی شرابین پینے والون کو دی جاتی ہین وہ دوہری کشتیون مین رکھے جاتے ہین ان کشتیون کے اوپر والی تہ مین متعدد سوراخ ہوتے ہین اور پیندا خالی ہوتا ہے اس طرح بہرتے وقت جو شراب گلاسون مین سے چھلک کر کشتی مین گرتی ہے وہ ضائع نہین جاتی بلکہ کشتی کے پیندے مین جمع ہو جاتی ہے اور اس مرکب کو جس کا نام "ست رنگی" ہے کلال دو پیسے فی گلاس کے حساب سے بیچتا ہے -

دونون چورون نے کلال خانے مین داخل ہوتے ہی کلال اور اوس کی جورو سے بے تکلفانہ طور پر صاحب سلامت کی اور شراب پینے کی میز کے پاس سے گذر کر ایک تنگ و تار اور دود آلود کمرے مین پہونچے - یہان انگیٹھی مین خوب آگ جل رہی تہی جس کے سامنے ایک پست قد لاغر اندام گندم رنگ اور کریہ المنظر شخص بیٹھا ہوا مزے سے ایک سمبوسہ کھا رہا تہا - اس شخص کے دہنے ہاتھ کی دو بیچ کی انگلیان ندارد تہین - اور ان کے ٹہنٹ پر ابہی تک پٹی بندہی ہوئی تہی جس سے معلوم ہوتا تہا کہ یہہ حادثہ اسے حال ہی مین پیش آیا ہے - یہہ شخص کارڈرائے کا ایک پورا سوٹ پہنے تہا اور اس کے کوٹ کی آستینین اس کی واسکٹ کے نیچے کا حصہ اور اس کی پتلون کا اگا چکنائی سے آلودہ تہا - قریب مین ایک میز پر ایک بہت بڑی ڈبل روٹی اور بیر کا ایک بہت بڑا تام لوٹ رکھا ہوا تہا - یہہ شخص ٹام کرکیس مین تہا جو یا یہ تخت لندن مین نامی اور بادی چور

ہونے کے لحاظ سے اپنی آپ ہی نظیر تہا۔ اوس کے پاس اطراف لندن کے تمام صاحب جائداد لوگون کے مکانات کی ایک مکمل فہرست مع اس تفصیل کے کہ ہر گہر مین کس قدر نوکر چاکر اور مرد رہتے ہین۔ موجود تہی۔ صدر ڈاک خانے سے تین میل کے اندر وہ کبہی کسی مکان مین چوری نہ کرتا تہا۔ اوس کا پیشہ صرف اطراف لندن کے مکانات تک ہی محدود تہا جہان پولیس کی دست اندازی کا زیادہ احتمال نہ تہا۔

جس وقت ہم اوس کا تعارف اپنے ناظرین سے کرا رہے ہین اوس وقت اوس کا ستارہ کچہ گردش مین تہا جیسا وہ خود اکثر کہا کرتا تہا کیونکہ بارود سے کھیلتے کھیلتے اوس کے ہاتہہ کی دو انگلیان اڑ گئین تہین اور اس حادثے کے پیش آجانے کے باعث گذشتہ دو مہینے سے وہ بالکل بے کار ہو رہا تہا۔ اور چونکہ کلال خانے کا مالک کبہی کسی کو ادہار نہین دیتا تہا اس لئے افلاس نے کریکس مین کو بڑی طرح سے آگہیرا تہا۔ کریکس مین نے اپنی خوش حالی کے زمانے مین ہزارہا روپے اسی کلال خانے مین صرف کئے ہون گے لیکن آج جب اوس کی قسمت نے پلٹا کہایا تو نوبت یہان تک پہونچ گئی کہ بے پیسے کے "دست رنگی" کا ایک پیمانہ بہی ادہے نہین ملتا تہا۔

جب ڈک ٹیلر اور بل بولٹر کمرے مین داخل ہوے تو کریکس مین وہان اکیلا بیٹہا ہوا تہا۔ سمبوسہ چکہہ جانے کے بعد اس مشہور چور نے روٹی پر ہاتہہ صاف کرنا شروع کیا اور بغیر نگاہ اوٹہائے اپنا چہرا نکال کر اوس کے توس کاٹنے شروع کئے۔ آخر کار بل بولٹر نے بڑے زور سے

قہقہہ لگایا اور پکارا :-

یار ٹام تم تو یکایک بڑے مغرور ہو گئے اپنے دوستون تک سے بات نہین کرتے ۔"

کریکس مین "آہا! بل تم ہو - کہو جیل خانے سے کب چھوٹے"

بل "آج دوپہر کے وقت اور نکلا تو جیب مین پائی نہ تھی وہ تو خوش قسمتی سے گہر والی نے بچون کو میری قید کے زمانے مین برابر کسی نہ کسی کام پر لگائے رکھا ورنہ خدا جانے ہمارا کیا حال ہوتا ۔"

کریکس مین "میری حالت بھی آج کل بہت بُری ہو رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ گویا ابھی محتاج خانے سے نکلا ہون - لے دے کر ایک چونّی جیب مین رہ گئی تھی وہ اس روٹی کی نذر ہو گئی - کیا بُرا زمانہ آیا ہے"

ڈک فلیر "یار وہم سب کو زمانے کا سرد گرم دیکھنا پڑتا ہے اور بات تو حقیقت مین یون ہے کہ جب ہمارے پاس روپیہ ہوتا ہے تو ہم بے دریغ خرچ کر دیتے ہین ۔"

کریکس مین (تلخی کے لہجے مین) "لیکن ایسے بھی ہین کہ اون کے پاس روپیہ موجود ہے اور آڑے وقت مین ہماری مدد کرتے ہوے اون کی مٹھی نہین کھلتی - اس کلال خانے کے خبیث مالک کو دیکھو کہ میرے جیسے پہلے مانس کو ایک اٹھنّی ادھار دیتے آنکھہ چُراتا ہے لیکن یہہ حالت کب تک رہے گی - ایک نہ ایک دن ایسا چاپہ مارون گا کہ مُنہ برسانے لگون گا اور پھر اس بدمعاش کلال کے مقابلے مین ایک دوکان مین بھی کھول دون گا - پھر دیکھنا کہ میرے کسی دوست یا شریک کو ضرورت آپڑے اور مین جی کھول کر اوس کی

مدد نہ کرون ۔"

ڈک ۔"اجی یہہ دل لگی رہنے دو ہم تم سے معاملے کی بات کرنے آئے ہین ۔"

کریکس مین ۔"کیا کوئی معاملہ ہے ؟"

ڈک ۔"پہلے میری اس بات کا جواب دو ۔ اوس اپر کلپٹن والے مکان پر ابھی تک ہاتھہ صاف کیا گیا ہے یا نہین ؟"

کریکس مین ۔"کیا تمہاری مراد اوس مکان سے ہے جہان ایک بانکا جوان ۔"

ڈک ۔ (قطع کلام کرکے) "جو کچھہ تم نے مجھہ سے کہا تھا اوس سے زیادہ مجھے اس کا حال معلوم نہین ۔ مین اور تم مل کر یہہ کام کرنے والے تھے لیکن تم نے بارہ دے دل لگی بازی کرنی شروع کی اور معاملہ بگڑ ۔"

کریکس مین ۔ (جلدی سے) "مین اس مکان کو خوب جانتا ہون ابھی یہہ کام کرنا باقی ہے ۔ کیا تم دونون اس مین میرے شریک ہوگے ؟"

بل ۔"اسی معاملے کے متعلق گفتگو کرنے کے لئے تو ہم اس وقت یہان آئے تھے ۔"

کریکس مین ۔"خیر اچھا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ ہم سب اب ناداری کے آخری درجے کو پہونچ گئے ہین ۔ ہم سے زیادہ صبر نہین ہو سکتا ۔ یہہ کام ہمین کرنا چاہیئے اور جلد کرنا چاہیئے ۔ کل رات کا وقت رکھو ۔ ٹھیک گیارہ بجے مین کوچہ ڈنسٹن کی طرف جاؤن گا ۔ تم اپنے اپنے رستے کا خود انتظام کرلو لیکن دیکھنا مل کر نہ آنا ۔ ہم تینون مین پرایس کے کھیت پر گیارہ بجے ملینگے ۔"

ڈک ۔"خیر تو یہہ فیصلہ ہوگیا ۔ میرے پاس ایک لالٹین یک رخی

موجود ہے لیکن سینہ لگانے کے اوزار بھی تو ہونے چاہئین"

بل "اور ایک تھیلا بھی"

کرکیس مین "یہہ سب چیزین ہم کو بڈہے موزز ہارٹ مال مسروقہ کے لینے والے سے حاصل کرنی چاہئین اور اس کے معاوضے مین اوس کو لوٹ کا ایک حصہ دینا چاہیئے۔ اس کے متعلق تم کچھہ فکر مت کرو مین سب انتظام کرلون گا"

ڈک "یہہ معاملہ تو طے ہوگیا۔ آؤ اب برانڈی کا ایک ایک گلاس پی لین۔ میری جیب مین ابھی تک ایک روپیہ موجود ہے"

یہہ کہہ کر چور کمرے سے نکل کر شراب پینے کی میز کی طرف گیا اور کچھہ برانڈی لایا جسے پانی ملائے بغیر اوس نے اور اوس کے رفیقون نے پیا۔ کچھہ دیر کے بعد کرکیس مین بولا۔

"تو کرنیکی جم پہنس گیا؟"

بل "ہان اور اوس کے ساتھہ مردہ فروش بھی۔ مگر مردہ فروش نے بہانڈا پھوڑ دیا ہے اور اس لئے وہ سشن کے بعد رہا کردیا گیا جائے گا"

کرکیس مین "مردہ فروش نے کوچہ بردمین جو تازہ ترین گل کہلایا تھا اوس کا حال تو تم نے سنا ہی ہوگا؟"

بل "نہین مین نے نہین سُنا۔ بتاؤ کیا ہے؟"

کرکیس مین "بڑے مزے کا لطیفہ ہے۔ قصہ اگرچہ طویل ہے لیکن دلچسپ ایسا ہے کہ اس کی طوالت سے تمہاری طبیعت نہ اوکتائے گی۔ ایک نوجوان سیم جینی نامی کا باپ ایک سال ہوتا ہے

کہ دو ہزار پاؤنڈ چھوڑ مرا۔ اس ترکہ کے متعلق شرط یہہ تھی کہ بیوہ اپنی
حین حیات مین اس کے سود سے تمتع اوٹھائے اور اوس کے مرنے
کے بعد اصل رقم مع سود سیم کو ملے۔ کچھہ دنون کے بعد بڑھیا
مقروض ہوگئی اور قرض خواہون نے عدالت دیوانی سے وارنٹ
جاری کراکے اوسے گرفتار کرایا۔ عدالت سے قرض خواہون کے
دعوے کی ڈگری ہوگئی اور رقم باقساط دینی قرار پائی۔ اس کے بعد
بڑھیا بلوویڈیر پلیس مین ایک چھوٹا سا مکان کرایہ پر لے کر رہنے لگی
اب بیٹے کو ضرورت نے آگھیرا۔ بھلا وہ کہان انتظار کرتا کہ بڑھیا
مرے اور تب کہین جاکر اوسے روپیہ ملے اور کیا معلوم وہ آج سے
دس سال بعد مرتی یا بیس سال بعد۔ قصہ مختصر یہہ کہ سیم چینی مردہ فروش
کے پاس آیا اور سب حال اوس سے بیان کیا۔ مردہ فروش چونکہ
زمانہ دیدہ اور مردم شناس ہونے کے علاوہ لکھا پڑھا بھی ہے لہذا
تھوڑے سے غور کرنے کے بعد معاملے کی تہ کو پہونچ گیا۔ دونون
مل کر ایک وکیل میک چزل نامی کے پاس گئے جو نیوز وڈ پر قہوہ خانہ
سرونٹس آرمس کے قریب رہتا ہے۔"

بل "مین اوس قہوہ خانے کو خوب جانتا ہون۔ نہایت صاف
ستھرا اور معزز لوگون کے جانے کے لائق ہے۔"

کریکس "غرض کہ میک چزل۔ سیم چینی اور مردہ فروش نے
آپس مین مشورہ کرکے معاملہ طے کرلیا۔ چینی بڑھیا کے پاس جاتا ہے
اور پوری تجویز اوس کے سامنے پیش کرتا ہے۔ وہ راضی ہوجاتی
ہے اور اس رضامندی کا نتیجہ یہہ ہوتا ہے کہ بڑھیا اوسی دن یکایک

سخت بیمار ہو جاتی ہے اور ظاہر کرتی ہے کہ اب میرا آخری وقت آن پہونچا جب اوس سے کہا جاتا ہے کہ ڈاکٹر کو بلا کر اپنا علاج کرائے تو انکار کر دیتی ہے اور ایک دائی کو جس سے اوس کی پہلے کی جان پہچان ہے اور جس کی عمر ستر سال سے اوپر ہو گی بلا بھیجتی ہے۔ اب سیم آتا ہے اور اپنی بیماری ماں کو صاحب فراش دیکھ کر نہایت غمگین ہوتا ہے اور بڑھیا دنیاوی خیال چھوڑ کر دینی باتین کرنے لگتی ہے اور اپنے بیٹے کو "برکت" دیتی ہے اور کہتی ہے کہ اب مین اور چوبیس گھنٹہ کی مہمان ہون" سیم دہاڑین مار مار کر رونے لگتا ہے اور قسمین کھا کر بڑے شد و مد سے کہتا ہے کہ "اب مین اپنی بیماری ماں کے پاس برابر بیٹھا رہون گا اور مرتے دم تک اوس کی تیمارداری کیے جاؤن گا" چنانچہ رات بھر وہ بیمار کے سرہانے بیٹھا رہتا ہے اور بڑی میٹھی میٹھی باتین کرتا ہے اور باہر جا کر بوتل مین دوائی لاتا ہے لیکن حقیقت مین یہہ دوائی ٹھرا ہوتی ہے۔ بڈھی دائی یہہ دیکھ کر خوش ہوتی ہے کہ بڑھیا کا بیٹا ایسا فرمان بردار ہے۔ پھر سیم دائی کو باہر بھیجتا ہے کہ جا کر تھوڑی سی رم لے آئے اور جب وہ لاتی ہے تو اوسمین اتنی ملا دیتا ہے کہ وہ بدمست ہو کر بستر پر جا گرتی ہے اور گرتے ہی خراٹے لینے لگتی ہے۔

ڈک "یہ قصہ کیا ہے شیطان کی آنت ہے مگر اس کا سر پیر بھی تو معلوم ہو"

کریکس مین "سنو تو جب دوسری رات آئی اور دس بجے کا عمل ہوا تو چھوکرا دائی سے کہتا ہے:۔ "دائی میری دکھیاری ماں کی حالت دم بہ دم ردی ہوتی چلی جا رہی ہے اور میری روح کو ایسا صدمہ ہو رہا ہے کہ بیان نہین کر سکتا۔ اس وقت اگر اوس خاص رم کا ایک گھونٹ پینے کو

مل جائے جو وسٹ منسٹر کے پل والے کلال خانہ مین بکتی ہے
تو طبیعت ذرا سنبھل جائے - اِس کے جواب مین دائی
کہتی ہے اچھا بیٹا مین جاکر ایک بوتل لئے آتی ہون کیونکہ میرا بھی
یہی جی چاہتا ہے کہ اِس پہاڑسی رات مین جو کاٹے کٹتی نظر نہین آتی
ہم دونون کے پاس دل بہلانے کا کوئی سامان موجود ہو - غرض کہ
بڈھی دائی اپنی لٹھیا ٹیکتی ہوئی اوس کلال خانہ کی طرف روانہ ہوجاتی ہے
جس کا سیم نے اوسے پتہ بتایا تھا - اوسے اتنی دور بھیجنے مین بھی سیم کا
ایک خاص مطلب تھا دائی مکان سے چند ہی قدم گئی ہوگی کہ مسز جینی
اوٹھ بیٹھتی ہے اور جلد جلد کپڑے پہن کر تیار ہوجاتی ہے - اتنے مین
ایک کرایہ کی بند چوپہیہ گاڑی دروازہ پر آموجود ہوتی ہے اور سیم دوڑکر نیچے
آتا ہے - اس گاڑی مین مردہ فروش تھا اور اپنے ساتھ ایک بڑھیا
کی لاش جسے ابھی کل ہی دفن کیا گیا تھا اور جسے اوس نے راتون رات
قبر سے کھود کر پھر نکال لیا تھا لیتا آیا تھا - اب سیم اور مردہ فروش لاش
کو بالاخانہ پر لے جاتے ہین اور مسز جینی گاڑی مین سوار ہوکر ایک پرآسایش
مکان کی طرف روانہ ہوجاتی ہے جو میک جزل نے اوس کے لئے پیشتر
سے سامرس ٹاؤن مین لے رکھا تھا "

ڈک :- "اب اس کا کچھ کچھ مطلب میری سمجھ مین آنے لگا ہے"

کرٹکیس مین - تھوڑی دیر مین بڈھی دائی واپس آتی ہے اور
سیم روتا چلاتا ہوا اوسے سیڑھیون پر ملتا ہے اور کہتا ہے :- ہائے
میری پیاری اماں چل بسین ! دائی جس بیمار کی تم نے اتنی خاطر کی تھی
وہ چل دیا - بات تو سیم نے سچ کہی کیونکہ مسز جینی حقیقت مین اپنا مکان

چھوڑکر دوسرے مکان کو چلی گئی تھی غرض کہ یہہ سنتے ہی دائی بھی
رونے لگی۔ مگر سیم اوسے سہارا دیتا ہوا اوپر لایا اور اوسے اس قدر
رم پلائی کہ وہ مدہوش ہوگئی اور اوسے یہہ تک خیال نہ رہا کہ مردہ کو کفنانا
بھی چاہیئے۔ ایسی حالت مین اوسے کیسے معلوم ہوسکتا تھا کہ
لاش بالکل ٹھنڈی ہے۔ دوسرے دن بڑھیا نے لاش کو غسل
دیا اور مناسب طور سے کفنایا اور چونکہ اوسے نظر کم آتا تھا اس لئے
وہ یہہ نہ دیکھہ سکی کہ اس لاش کے چہرے مین اور مسز حسنی کی شکل
وشباہت مین فرق ہے۔ اس کے علاوہ لاش بھی تازہ تھی۔
ان تمام باتون کی وجہ سے یہہ سارا منصوبہ اچھی طرح چل گیا اس کے
بعد سیم نے حاکم عدالت تصفیہ دیون کے پاس جاکر اپنی مان کے
انتقال کی اطلاع کی اور چونکہ متوفیہ پر دین تھا اس لئے ضرور ہوا کہ
اوس کی موت کے متعلق باقاعدہ طور پر تحقیقات کی جائے۔ غرض کہ
قیدیون کی ایک جوری بٹھائی گئی اور بڑھی دائی کا اظہار قلم بند کیا گیا۔
دائی نے اپنے بیان مین لکھوایا کہ سیم حسنی اپنی مان کی بیماری کے
زمانے مین برابر اوس کی تیمارداری اور خاطرداری مین مصروف رہا
اور بیمار کو آرام پہونچانے مین اوس نے کوئی بات اوٹھا نہ
رکھی۔ اس کے بعد خود سیم طلب کیا گیا اور ظاہر ہے کہ اوس نے یہہ
حکایت بڑے موثر طریقے سے بیان کی۔ اس کے بعد کارونر نے
کہا "صاحبو! اب غالباً آپ لوگ لاش کا معائنہ کرنا چاہین گے"
اس پر سب کے سب لاش دیکھنے آئے اور جوری کے رکن
اعلیٰ نے اوس کمرے مین جہان لاش پڑی ہوئی تھی ذرا سا جھانک کر

دیکھہ لیا اور باقی لوگون مین سے کسی نے نصف زینہ طے کرنے کی بھی زحمت گوارا نہ کی۔ جب یہہ سب ہوچکا تو جوری کی پوری تشفی ہوگئی اور اوس نے یہہ فیصلہ کیا "موت طبعی اسباب سے واقع ہوئی جنہین متوفیہ کے اتنے دنون تک قید مین رہنے نے اور زیادہ قوی کر دیا" چونکہ اہل جوری خود دیوانی قید مین مبتلا تھے اس لئے اونہون نے متوفیہ کے شقی القلب اور بے رحم دائنون پر بہت لے دے کی۔ اس کے بعد جنازہ تیار ہوا جو بہت شان دار تھا۔ ماتمیون مین سب کا سرگروہ سیم حسنی تھا اور اوس نے اتنے آنسو بہائے کہ دیکھنے والون کو بے اختیار اوس کی حالت پر رحم آیا۔ سب لوگ یہی کہتے تھے کہ اس نوجوان سے زیادہ مصیبت زدہ ہم نے کسی کو نہین دیکھا۔ غرض کہ اس طرح اونہون نے بڑھیا کو مار ڈالا۔ بیٹے نے اوس کی موت کا خاطر خواہ ثبوت دے کر روپیہ حاصل کر لیا اور اب ماں بیٹا مل کر اسپٹل فیلڈ کے محلے مین ایک کلال خانہ چلاتے ہین۔ مردہ فروش اور میک چزل کو اس کام مین ساجھے کے سو سو پاؤنڈ ملے اور معاملہ بہ خیر و خوبی ختم ہوگیا"

جب کریکس مین اپنا قصہ ختم کر چکا تو ڈک بولا:۔

"یار یہہ حکایت تو تم نے ایسی چٹ پٹی مزے دار سنائی ہے کہ آج تک کسی نے نہ سنی ہوگی"

بل "ہے تو حقیقت مین بڑے مزے کی کہانی"

کلال خانے مین اس وقت کچھہ اور گاہک داخل ہوے۔ ان سب کا پیشہ بد معاشی تھا اگرچہ سب کے طریقون مین کسی قدر اختلاف

تہا۔ مثلاً کچہہ نقب زن تہے کچہہ اوچکے۔ کچہہ گرہ کاٹ۔ کچہہ بٹ مار کچہہ قلب ساز۔ کچہہ خطون کے ذریعے سے بہیک مانگنے والے تہے غرض کہ سبہی قسم کے لچہّن اور اوباشون کا مجمع تہا۔

ان بدمعاشون نے اب دل کہول کر شراب پینی شروع کی اور بہت جلد اون کی محفل ایسی شور انگیز اور نفرت خیز ہوگئی کہ بیان سے باہر ہے۔ جن کے پاس روپیہ افراط سے تہا وہ بے دریغ خرچ کرتے چلے جاتے تہے اور اس لئے جن کی جیبین خالی تہین اون کو بہی شراب کی کمی کی شکایت نہ رہی۔

کریکس مین اس خوفناک برادری مین بہ ظاہر سربرآوردہ اور ممتاز نظر آتا تہا۔ اوس کے قصے کہانیان اور اوس کے گیت نہایت توجہ سے سنے جاتے تہے۔

ہمارا مقصد یہہ نہین کہ ناظرین کو کلال خانے مین زیادہ دیر تک ٹہیرائے رکہین۔ ہم نے اس باب اور نیز باب گزشتہ مین جو کچہہ بیان کیا ہے اوس سے بلاشبہ لندن کے خوفناک حالات مین سے بعض کا خفیف سا خیال اون کے دل مین پیدا ہوگیا ہوگا لیکن ہم صبح لندن کا سمان بہی دکہائے بغیر نہین رہ سکتے۔

اونیسوان باب

صبح

کلال خانے مین رات بہر نشہ کی صحبت گرم رہی۔ بہت سے گاہک وہان ایسے موجود تہے جن کے پاس روپیہ زیادہ تہا اور جو اون

لوگون کی تواضع کرتے جاتے تہے جن کے لئے مکان نہتا۔
اس طرح تمام کریکس من قلیہ رڈک اور بل بولڑنے جی بہر کر وہ ملاوٹ
والے نشے اوڑاتے جو اس کلال خانے مین بکا کرتے ہین۔
نومبر کے مہینے کی صبح کڑاکے کی سردی کے ساتھ طلوع
ہوئی اور اپنے ساتھ مینہ کی ایک بوچھار لائی۔ کلال خانے کی گیس
کی بتیان بجھ گئی تہین اور صبح صادق کی روشنی اون چہرون پر پڑ رہی
تہی جو نشہ سے تمتمائے ہوئے اور میلی اور کالی داڑہیون سے چھپے
ہوے تہے۔ کلال خانے کے مالک اور اوس کی جورو کے لئے
یہہ وقت نہایت سرگرمی سے کام کرنے کا تہا۔ آس پاس کے جن
لوگون کی یہان آمد و رفت تہی وہ مرد عورت یکے بعد دیگرے اپنی
"صبوحی" کے لئے یہان آنا شروع ہوے۔
اب مست رنگی کی مانگ کثرت سے ہوئی۔ بڈہے کباڑی
بہنگی۔ کسبیان۔ جاروب کش۔ گھوڑون اور کتون کا گوشت بیچنے
والے اور سائیس شراب پینے کی میز کے گرد جمع تہے اور اس عجیب
و غریب مگر قوی الاثر مرکب کو بڑے ذوق و شوق سے پی رہے تہے
اور تو اور کم سن لڑکیان اور لڑکے ہی دن کا کام شروع کرنے سے پہلے
اس نوش دارو کو پینے کے لئے آئے تہے۔
جو انفار اس ذلیل ترین کلال خانے مین شراب پینے کی میز کے
گرد جمع تہے اون کی یہہ ہیئت تہی کہ بال الجھے ہوے تہے۔ آنکھون
سے پانی جاری تہا۔ چہرے میلے کچیلے تہے۔ مونہہ سے بو آتی تہی
گالون مین گڑہے پڑے ہوے تہے اور جسم پر سوا چیتھڑون کے اور

کچھہ نہ تھا۔

کوئی منظر اس سے زیادہ کراہت آور اور غلیظ نہین ہو سکتا کہ لوگ صبح سویرے بے مُنھ ہاتھہ دھوئے میلے کچیلے شراب پینے کو جمع ہون۔ عورتین بہ ظاہر بستر سے اوٹھتے ہی بلا لحاظ ستر پوشی آنکھین ملتی اس غرض سے بھاگتی آئی تھین کہ صبح کے گھونٹ مین دیر نہ ہو جائے مردون کے لباس سے معلوم ہوتا تھا کہ صبح آنے کے انتظار مین ساری رات کپڑے پہنے ہی سوئے تھے۔ اکثر کے گنجان بالون مین تنکے اور بچھے ہوئے تھے جن سے معلوم ہوتا تھا کہ کس قسم کے بستر پر سے اوٹھہ کر آئے ہین۔ یہہ لوگ کانپتے ہوئے تھے۔ سُست اور نڈھال داخل ہوئے تھے۔ لیکن گھونٹ چڑھاتے ہی ان کی حالت بدل گئی اور ایک مصنوعی فرحت جو جلد بڑھ کر بیہودہ پھکڑ۔ غلیظ قسمون اور فحش گالیون تک پہونچ گئی ہر طرف پھیلنے لگی۔ جن کے پاس دام تھے اونہون نے دوبارہ بلکہ سہ بارہ گلاس چڑھائے اور بعضون نے تو ٹھہرے کے خم کے خم لُنڈھائے۔ اوس کے بعد مردون نے اپنے پائپ سُلگائے۔ اور آن کی آن مین تمباکو یعنے عربون کی مدک کے سخت زہریلے دھوئین سے سارا کمرہ بھر گیا۔

تھوڑی دیر مین پولیس کا سپاہی گشت کرتا ہوا آیا اور کلال خانہ کے مالک کی جو روئے اوس کی عمدہ سے عمدہ شراب کے گلاس کی تواضع کی۔ معلوم ہوتا تھا کہ حاضرین کلال خانہ مین سے بہت سے لوگون سے اوس کی صاحب سلامت تھی اور اون لوگون نے اوس کے سامنے جب پھکڑ بازی شروع کی تو وہ بھی دل کھول کر

ہنسا جب وہ چلا گیا تو سب نے یک زبان ہو کر کہا کہ "بھئی سچ تو یہ ہے کہ پولیس والون مین یہی ایک ہے جو بڑا بھلا مانس ہے"

برابر والے کمرے مین بہت سے آدمی شراب گرم کرنے مچھلیان تلنے اور گزک بنانے مین مشغول تھے اور ایک جوان عورت جس کے تن پر اتنا کپڑا بھی بہ مشکل تھا کہ اوس کی ستر پوشی ہو سکے۔ ایک نہایت غلیظ اور میلے جھاڑن سے میز بن صاف کرتی پھرتی تھی۔

مرد بلا لحاظ اس امر کے کہ ایک عورت وہان موجود ہے برابر فحش اور کھلی کھلی گالیان بکتے بلکہ اوسے سنا سنا کر شہدین کی باتین کرتے رہے اور وہ نہایت بے باکی اور شوخ چشمی کے ساتھ گویا کہ کوئی ناگوار بات اوس کے کان مین پڑتی ہی نہین اپنا کام کئے گئی۔

خدا کا شکر ہے کہ اسی انگلستان مین ہزارون خدا کی بندیان ایسی بھی موجود ہین جو اپنی جنس کے لئے باعث عزت ہین۔ جو پاک پارسا اور شریف النفس ہین جن کے خیالات بھی ویسے ہی نیک ہین جیسے اون کے اعمال ہین جو اس دنیا مین فرشتون سے صرف ایک ہی درجہ کم ہین اور جو اس درجے کو اوس وقت طے کر کے اون مین جا ملین گی جب اون کی روح خاکدان فنا سے سدھار کر بقاے ابد کی وراثت پر قابض ہو گی۔ شعرا اپنے پرجوش اور دل پر اثر کرنے والے الفاظ مین جب جنس اناث کی مدح سرائی کرتے ہین تو یقیناً ایسی ہی عورتون کی صفت اور عصمت۔ نیک اعمالی اور شریف النفسی کے نمونے پیش نظر رکھتے ہین۔ کیونکہ وہ اگر چند گھنٹون کے لئے بھی ایسی بدکاریون اور بداعمالیون کی کمین گاہون اور نجاست کے سنڈاسون مین آئین جیسے ہم ابھی بیان

کر چکے ہین - اور ان نجس اور قابل نفرت چڑیلون کو یہ یقین ہو جو عورتون کی شکل مین ان جرم اور بدکاری کے مکانون مین بھری پڑی ہین تو اون کے رونگٹے کھڑے ہو جائین اور اس درجہ نفرت آئے کہ اون کا طایر خیال جو جنس اناث کی مدح سرائی مین گنبد گردون سے اونچا اوڑ رہا ہے بیجان ہو کر تحت الثری مین جا گرے -

رات بھر کی دھما چوکڑی کے بعد بل بولٹر نے صبح کے آٹھ بجے اپنے رفیقون سے رخصت ہو کر جلدی جلدی گھر کی راہ لی -

فیلڈلین مین چہل پہل شروع ہو گئی تھی اور سٹریل دوکانین کھل چکی تھین جن کے مالک اپنے سامان کو بنا بنا کر اور سنوار سنوار کر رکھنے مین مشغول تھے - کسی طرف یہودنین چھوٹے چھوٹے ریشمی رومال تارون اور کھونٹیون پر لٹکا رہی تھین - کہین پرانے جوتے بیچنے والے اپنے مال کو صاف کر کر کے طاقون اور الماریون مین رکھتے جاتے تھے دو ایک چھوٹی اور تاریک دوکانون مین عورتین تازہ اور سوکھی مچھلیون کو قطارون مین رکھتی جاتی تھین - کہین کوئلے - ترکاری اور جھینگے اور بہت سی دوکانون پر بالفاظ فروشندگان "پرانے کپڑے نوین سے اچھے" رکھے ہوئے تھے - اور سب سے زیادہ یہہ کہ روے زمین کی سب سے بڑی سلطنت کے اس عظیم الشان پایہ تخت کے عین وسط مین باوجود ایسی پولیس کے جو ملک کے لئے سرمایہ نازش ہے اور جس پر قوم کا لکھو کھہا روپیہ خرچ ہوتا ہے اور باوجود ایسے قوانین کے جن کی ڈینگ ماری جاتی ہے کہ ہر قسم کے جرائم کے انسداد کا بہترین ذریعہ ہین) بہت سے مال مسروقہ کے بیچنے والے نہایت دلیری

نہایت بے خطری اور نہایت اطمنان سے اوس سامان کو
سر بازار کھولے بیٹھے تھے جو شب گزشتہ اون کے گرگے
لوٹ کھسوٹ کر لائے تھے۔

لیکن فیلڈلین کی ہیئت کذائی مین کوئی ایسی بات نہ تھی
جسے دیکھہ کر بل بولٹر کو تعجب ہوتا۔ وہ گھر جاتے جاتے اسی یہودیون
کے بازار مین سے محض اس لئے گزرا تھا کہ اپنے صبح کے ناشتے
کے لئے کچھہ جھینگے لیتا جائے کیونکہ اوس نے اپنی ضروریات
کے رفع کرنے کے لئے کلال خانے مین ایک دست سے
کچھہ پیسے اودھار لئے تھے۔ جب بل اپنے مکان مین پہونچا تو
اوس کی جورو نے اوس کے رات بھر کلال خانے مین گزار دینے
کی پاداش مین گالیون دھمکیون اور طعنون کا اوس پر جھاڑ باندہ دیا۔ اول
اول تو یہہ بے درد اور سفاک آدمی اس زبان دراز عورت کے ڈر
سے کانپنے لگا اور جس قدر زیادہ وہ گالیان دیتی تھی اوسی قدر
اس پر خوف غالب آتا جاتا تھا لیکن آخر کار اس کا خوف غصے سے
بدل گیا اور اپنی غضب ناک جورو کی گھرکیون کے جواب مین چند نہایت
ہی فحش اور غلیظ جملے بکنے کے بعد اوس نے لاتون اور گھونسون
سے بدلا لینے کی ٹھانی۔ اوس نے اپنے زبردست گھونسے کی
ایک ضرب سے عورت کو نیچے گرا دیا جس سے وہ بے ہوش ہوگئی مگر
بل نے اوس کی بے ہوشی کا خیال نہ کرکے دو چار لاتین اور رسید کین
اس کے بعد وہ بہ اطمینان تمام اپنا کھانا خود پکانے کے لئے
انگیٹھی کے قریب بیٹھہ گیا اور بچون کی طرف جو مان کی ہارپیٹ دیکھہ کر بلک بلک کر

رو رہے تھے مطلق توجہ نہ کی۔

تھوڑی دیر میں عورت درد سے کراہتی ہوئی اوٹھی۔ اس وقت اوس کے چہرے کی غصے کے مارے بُری حالت تھی۔ لیکن اتنی مجال نہ تھی کہ اپنے بپھرے ہوے خاوند کو اور زیادہ برہم کرے۔ پہر بھی ضرور تھا کہ اوس کا غصہ کسی نہ کسی پر نکلے۔ چنانچہ اوس نے چارون طرف نظر دوڑائی اور کچھ دیر تک سوچتی رہی۔ اس کے بعد یکایک اوس کے غصے کا اُمنڈا ہوا طوفان بدنصیب بچون کے سر پر ٹوٹ پڑا۔ اون کے رونے کو اپنے غصہ نکالنے کا بہانہ بنا کر وہ ایک خونخوار جنگلی بلی کی طرح لڑکے اور لڑکی پر جا گری۔ ہیری نے حسب معمول اپنی بہن کو جہان تک ممکن تھا اپنے لاغر و نحیف جسم کی آڑ میں لیا اور تھپڑون اور طمانچون کا ایک تار اوس کے ننگے جسم پر بندھ گیا اور جو سزا اس بے چارے کو اس طرح اپنی خونخوار ماں کے ہاتھون ملی وہ ایسی سخت تھی کہ بیان نہیں ہو سکتی۔

اس سے پہلے ہزار ہا دفعہ پالی بولٹر نے اپنے بچون کے ساتھ سفاکانہ برتاؤ کیا ہوگا لیکن اوس کے خاوند نے کبھی دست اندازی نہ کی البتہ اس موقع پر اوس کے ذہن میں یہہ بات سمائی کہ مداخلت کرنی چاہیئے جس کی محض یہہ وجہ تھی کہ وہ اپنی جورو سے لڑنا تھا اور اس لئے اوس وقت اوس سے اوسے نفرت تھی اور اوس کی مخالفت یا مزاحمت کرنے کا جو موقع اوسے ملا اوسے ہاتھ سے نہ جانے دیا۔

اوس نے اپنی کرسی سے اوٹھ کر چلا کر کہا:۔

"بچون نے تیرا کیا بگاڑا ہے۔ خبردار جو انہین ہاتھ لگایا"

عورت نے کچھہ دیر کے لئے اپنا ہاتھہ روکا اور نہایت بے اعتنائی اور نفرت سے اپنے خاوند کی طرف دیکھہ کر کہا:۔

"مجھے ان سے کیا۔ تو اپنا کام کیے جا"

اس عورت کا چہرہ جو پہلے ہی بدصورت اور کریہہ تھا اب اور ایسا ہوگیا کہ اوسے دیکھہ کر خوف آنے لگا۔ عورت کے جواب مین بل نے چلا کر کہا:۔

"سنتی ہے مین کیا کہتا ہون بچون کو چھوڑ دے۔ اگر اب کی ہاتھہ لگایا تو بھرکس نکال دون گا"

عورت "چل ہٹ بھڑوے! عورت ذات پر ہاتھہ اوٹھائیگا ہاے نہ ہوئی مین مرد جو تجھے اس کا مزا چکھا دیتی۔ اگر مین مرد ہوتی تو تیری مجال تھی کہ مجھہ پر ہاتھہ ڈالتا"

بل "مرد اور زبان سنبھال آ اگر مجھہ سے زیادہ ٹرٹر کی تو تیری خیر نہین۔ بچون کو ہاتھہ لگانا نہین۔ ان کا"

عورت "اے واہ مجھے دھمکیان دیتا ہے۔ ہم ایسے مارتے ہین"

یہہ کہہ کر اوس نے بڑے زور سے ایک دو ہتڑ بیچارے لڑکے کی پیٹھہ پر مارا۔ لڑکا ڈر کر اور رونے لگا کیونکہ اوس کی ماں کا ہاتھہ اوس کے ننگے جسم پر اوسی زور سے پڑا تھا جس زور سے ہتوڑے کی ضرب سندان پر پڑتی ہے۔ لیکن اس غضب ناک دو ہتڑ کی آواز ابھی ہوا مین گونج ہی رہی تھی کہ ایک اور کھونسے کی دھپ سے پڑنے کی آواز آئی۔ یہہ کھونسا بل لڑکے کا ہاتھہ کاٹتا ہوا بے درد و سفاک عورت کے

سر پر اس زور سے پڑا کہ اوس کا سر چکرا گیا۔ گھونسا کہاتے ہی وہ اوندھے منہہ گری اور گرتے مین میز کا کونا اوس کی بائین آنکھہ مین گھس گیا جس سے ڈھیلا بچی ہوگیا۔ چندہی گنٹے ہوے کہ یہ ہی عورت اپنی معصوم اور بیکس بچی کی آنکھین نکالنے کی فکر کر رہی تہی۔ سچ ہے چاہ بکن راچاہ درپیش ہے،

عورت فرش پر گری اور ایک خفیف سی کراہنے کی آواز اوس کے منہہ سے نکلی۔ اوس نے اپنا دہنا ہاتہہ اپنی بے نور آنکھہ کی طرف لے جانا چاہا مگر طاقت اوسے جواب دے چکی تہی اور اوس کا ہاتہہ اوٹہہ نہ سکا۔ اوس کا آخری وقت آن پہونچا تہا۔ بل یہہ حالت دیکہہ کر اب گہبرا گیا اور اوسے اوٹہانے کی کوشش کرنے لگا۔ بچے مارے خوف کے سہمے ہوے اور چپ چاپ ایک دوسرے سے لپٹے ہوے تہے۔ جان توڑ نے سے پہلے دو تین لمحے کے لئے عورت کے حواس ا ہوگئے تہے کہ اپنی دوسری آنکہہ سے وہ اپنے خاوند نظر ڈال سکے۔ اگرچہ اوس کی زبان بند تہی اور ایک لفظ بہ سے نہ نکلا لیکن زبان و قلم اوس سخت نفرت کے اظہار سے قاصر ہین جو اس عورت کے چہرے سے اوس وقت برس رہی تہی جب کہ اوس کی نگاہ اپنے خاوند کی نگاہ سے دوچار ہوئی۔ شیرنی بہی جب وہ اژدہے کی مہلک لپیٹ مین ہوتی ہے اور ہزار ہاتہہ پاؤن مارتی ہے مگر اوس سے اپنے آپ کو چہڑا نہین سکتی اپنے بے اثر مگر بے پایان غیظ و غضب سے بہری ہوئی نگاہ اس طرح نہین ڈالتی جیسی اس عورت نے اپنے خاوند پر ڈالی۔

اسی حالت مین جب کہ اوس کا چہرہ ابہی تک بغض و نفرت کی اس خوفناک کیفیت سے بگڑا ہوا تہا اوس کی جان نکل گئی۔ چند منٹ گزرنے کے بعد بل کو معلوم ہوا کہ اوس کی جورو مر چکی ہے اور وہ اوس کا قاتل ہے۔ کچہہ دیر تک اوس نے از خود رفتگی کے عالم مین اوس کے سر کو سہارے رکہا کیونکہ اوس کے چہرے کی وحشیانہ اور خوفناک کیفیت نے جو خون آلودہ ڈہیلے کے بچ ہو جانے کی وجہ سے اور زیادہ خوفناک اور ڈراونا ہو گیا تہا اوسے مبہوت بنائے رکہا مگر جب اوس نے دیکہا کہ عورت مین جان نہین رہی تو ایک فحش گالی دیکر اوس نے لاش کے سر کو نیچے ڈال دیا اور ایک منٹ بھر تک کہڑا ہوا لاش کو تکتا رہا۔ اوس کے دماغ مین چکر تہا اور خبر نہ تہی کہ وہ کہان ہے۔ آخر کار بچون کی آواز نے اوسے اس محویت کی نیند سے جگا دیا۔

لڑکا "ابا۔ اماں کو کیا ہو گیا؟"

لڑکی "اماں غریب کے چوٹ آگئی۔"

لڑکا "ابا! اماں کی آنکہہ کو تو دیکہو۔ اماں کو کچہہ نہ کچہہ ہو گیا ہے۔"

بل کی زبان سے صرف یہہ جملہ نکلا کہ "اب تباہی آئی" اور اوس نے بہاگنے کے قصد سے دروازے کی طرف جانا چاہا۔ لیکن لڑکے نے زار و قطار رو کر اور لاش کی طرف خوف سے دیکہہ کر کہا:

"ابا! ابا! ہمین اکیلا چہوڑ کر مت جاؤ۔ ہمارے پاس رہو۔ شاید اماں مر گئین ہین۔ مین اور فینی باہر جا کر بھیک مانگ لائین گے اور جو کچہہ تم کہو گے کہائین گے مگر ہم کو چہوڑ کر باہر مت جاؤ۔ ہمین مت چہوڑو۔" یہ کہہ کر بچہ اپنے باپ کے گھٹنون سے لپٹ گیا اور منت و زاری کے لہجے مین

اوسے رد کنے لگا۔ بل رُک گیا اور اوس کی مضطربانہ وضع سے معلوم ہوتا تہا کہ وہ نہین جانتا تہا کہ کیا کرے لیکن اوس کا تامل اور تذبذب دیرپا نہ تہے۔ اپنے بچے کی باہنون سے اپنے آپ کو چھڑا کر اوس نے نہایت نرمی سے ایک ایسے لہجے مین جو پہلے اوس نے کبہی اختیار نہ کیا تہا ہیری سے کہا:۔

"بیٹا تم یہان ٹھہرو مین جاکر ابہی آتا ہون۔ مین صرف ڈاکٹر کو لینے جاتا ہون۔ ابہی ایک منٹ مین لوٹ کر آجاؤن گا"

لڑکے نے اپنے ننہے سے ہاتہہ جوڑ کر منت سے کہا:۔

"آبا جان! زیادہ دیر مت لگانا"

اب دونون بچے اپنی ماں کی لاش کے پاس اکیلے رہ گئے۔ اور قاتل اس خوفناک منظر سے بچنے کے لیے جلد جلد سیڑہیون سے اتر کر فرار ہوگیا۔

بیسوان باب

بنگلہ

پھر سین بدلتا ہے۔ ہم اپنے ناظرین کو ایک دفعہ اور اوس بنگلے کی طرف لے چلتے ہین جو نواح اپر کلیپٹن مین واقع ہے۔

جو واقعات ہم اب بیان کرین گے وہ اوس دن کی شام کو پیش آئے جس دن وہ خوفناک جرم وقوع مین آیا جس کا ذکر باب گذشتہ مین کیا جاچکا ہے۔ کہانے کے کمرے کی کھڑکیون کے پردے پڑے ہوئے تہے۔ انگیٹھی مین فرحت بخش آگ جل رہی تہی اور ایک لیمپ میز کے وسط

مین رکھا ہوا اپنی ہلکی دل فریب روشنی چارون طرف ڈال رہا تہا۔ اس کمرے مین آسایش بلکہ یون کہئے کہ تنعم کی کیفیت موجود تہی اور اوس کی حرارت کی جان بخشی اس لئے اور بہی زیادہ خوش گوار تہی کہ باہر یخ بار ہوائین چل رہی تہین اور برف کی جھڑی لگی ہوئی تہی۔

میز پر جو لذیذ میوون۔ مٹہائیون اور شرابون سے لدی ہوئی تہی والٹر سڈنی اور جارج مانیٹگ بیٹھے تہے۔ ان دونون کے تعارف کو قریب تین مہینے کے ہو چکے تہے اور اس عرصے مین ان دونون کو اکثر ایک دوسرے سے ملنے کا اتفاق ہوا تہا۔ لیکن مانیٹگ نے بنگلے پر آنے مین اپنی طرف سے شاذ و نادر ہی تقدیم کی۔ وہ یہان صرف اپنے دوست اسٹیونس کے خاص طور سے بلانے پر آتا تہا لیکن ان موقعون پر وہ اور والٹر ایک دوسرے کی صحبت مین کچہ نہ کچہ وقت ضرور گزارتے تہے۔ مثلاً جب اسٹیونس اصطبل کی طرف گہوڑے دیکہنے یا باغ کی درستی کی نگرانی کرنے کے لئے جاتا تہا تو مانیٹگ اور اوس کی مردانہ لباس والی رفیق ایک دوسرے کی صحبت مین اپنا وقت گزارتے تہے۔

ناظرین کو تعجب نہ ہوگا اگر ایسی حالت مین ان دونون مین محبت پیدا ہوگئی ہو۔ جس حد تک کہ اس دل فریب عورت کو تعلق تہا ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہین کہ جارج مانیٹگ کے ساتھ رشتہ محبت قائم کرنے مین اوس نے اپنے دل کے پاک اور سچے جذبے کے حکم کی تعمیل کی لیکن یہہ امر کہ آیا خود جارج مانیٹگ کی دلی کیفیت اس بارے مین کہان تک سچائی اور پاکبازی پر مبنی تہی آگے چل کر معلوم ہوگا۔

جو مردانہ لباس اور عادات کہ اس خاتون نے اختیار کی تہین

اونہون نے اون پیاری اور دل کو لبھانے والی خصوصیتون کو ضائع نہین کر دیا تہا جو عورت کے دل کا خاصہ ہوا کرتی ہین - اول اول مانیٹگ کی شکل وشمائل نے اوس کے دل پر اثر ڈالا اوس کے بعد اوس کی خوش تقریری اوسے پسند آئی اور جب مانیٹگ نے اپنی تمام قوتون کو بنگلے والی خاتون کا دل ہاتہہ مین لانے کی کوشش مین صرف کر دیا تو زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایا تہا کہ وہ ہزار جان سے اوس پر فریفتہ ہوگئی -

اس خاتون کی خاص حالت نے لازمی طور پر اوسے سکہا دیا تہا کہ اپنے دلی خیالات وجذبات کے اظہار پر پورا پورا قابو رکہے - پس اگرچہ ان دونون نے اپنے اپنے عشق کا اظہار ایک دوسرے پر کر دیا تہا پہر بہی اسٹیونس کو اس کی ذرا بہی خبر نہ ہوئی -

جس شام کو ہم اپنے ناظرین کو اس بنگلے مین پہر لائے ہین مانیٹگ یہان مسٹر اسٹیونس کے خاص طور پر بلانے پر آیا تہا لیکن اسٹیونس کسی کام کی وجہ سے خود نہ آسکا تہا اس لئے والٹر سڈنی اور مانیٹگ نے تنہا مل کر کہانا کہایا اور کہانے کے بعد عاشق معشوق مین سلسلہ تقریر یون شروع ہوا :-

خاتون - "بس اس تلبیس کے زمانے کے گزرنے مین صرف دو ہفتے اور رہ گئے ہین"

مانیٹگ - "ہان دو ہفتے اور رہ گئے ہین - اوس وقت تمام باتین ہمارے حسب مراد ہون گی - ۲۶ نومبر"

خاتون - (افسردگی کے لہجے مین) "میرا بے چارہ بہائی اگر زندہ ہوتا تو ۲۵ نومبر کو قانونی سن بلوغ کو پہونچ جاتا"

مانیٹگ "درست - ہان مین یہہ کہہ رہا تہا کہ ۲۶ نومبر کو اسٹیونس کا منصوبہ تکمیل کو پہونچ جائے گا اور آپ دس ہزار پاونڈ کی مالک بن جائین گی"

خاتون "مین اس دن کے آنے کی آرزومند زیادہ تر اس لئے نہین کہ مجھ کو روپیہ ملے گا بلکہ اس لئے ہون کہ اوس دن کے بعد سے مین یہ نفرت انگیز بھیس ترک کردون گی"

مانیگ "اور کیا میری خوشی کا پیالہ اوس وقت چھلکتا ہوا نہوگا جب کہ مین تمہارے ساتہہ اس سرزمین کو خیرباد کہون گا - تمہین اپنی جان سے پیاری بی بی کے نام سے پکارسکون گا اور تمہین جنوبی یورپ کی معتدل اور جان بخش آب وہوا مین لے جاسکون گا جہان ہم امن و اطمینان - مسرت و شادمانی اور دل جمعی و فارغ البالی کے ساتہہ تمام عمر بسر کرسکین گے"

خاتون "یہہ تم نے کیسی دل فریب اور جان فزا تصویر کہینچی ہے! لیکن مین کانپ اٹہتی ہون جب مجھے یہہ خیال آتا ہے کہ ممکن ہے کہ مسٹر اسٹیونس کو اپنے منصوبے مین ناکامی ہو اور اس کا امکان ہی نہین بلکہ احتمال ہے - کیونکہ بسا اوقات مسٹر اسٹیونس نے مجھہ سے کہا ہے کہ "والٹر از برائے خدا انہایت حزم و احتیاط سے کام لو تم نہین جانتے کہ اس معاملے کا کس درجہ تمہاری پیش بندی اور احتیاط پر انحصار ہے"

مانٹیگ "اس منصوبے مین ناکامی نہین ہوگی - ہوسکتی ہی نہین - مسٹر اسٹیونس نے مجھہ کو اس معاملہ کے ہر پہلو سے آگاہ کردیا ہے

اور مین تم کو یقین دلاتا ہون کہ ہر بات مین اس قدر پیش بندی و احتیاط سے کام لیا گیا ہے کہ ناکامی کے امکان کا کوئی پہلو بہ ظاہر نظر ہی نہین آتا۔"

خاتون "تو اونہون نے تمہین تو اپنا محرم راز بنا لیا اور مجھے کچھ بھی نہ بتایا۔"

مانیٹگ "اور افسوس یہہ ہے کہ مین تم کو حقیقت حال سے مطلع نہین کر سکتا۔"

خاتون "مین اس راز کو تمہاری زبانی سننا چاہتی بھی نہین۔ مجھے مسٹر اسٹیونس کی ذات پر اس قدر اعتماد ہے کہ مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ایسی ہوگی کہ وہ اس تلمبیں کے متعلق جس کی مین آج کل مرتکب ہو رہی ہون مجھہ کو اطلاع دینا نہین چاہتے۔ اس کے علاوہ مین جانتی ہون کہ کم از کم اونہون نے باقرار صالح مجھہ سے بیان کیا ہے اور مجھے باور آگیا ہے کہ اس منصوبے کا کوئی جز ایسا نہین جو آبرو اور ایمانداری کے اصول کے خلاف ہو اس مین شک نہین کہ اونہین مجبوراً سازش کا انسداد سازش سے کرنا پڑا ہے لیکن باقی ہر ایک لحاظ سے اون کی تمام کارروائی حق بجانب ہے۔ اس کارروائی سے نہ کسی طرح کی بدنامی کا اندیشہ ہے اور نہ ملکی قوانین کی خلاف ورزی لازم آتی ہے۔ ان تمام باتون کی طرف سے مجھے اطمینان ہے۔ کیونکہ جس شخص نے میری اور میری ماں کی خاطر اتنا کچھہ کیا ہو وہ کیسے اس بات کو جائز رکھ سکتا ہے کہ مین سیدھے رستے سے بہٹک جاؤن یا بدنامی یا خطرے مین مبتلا ہون۔"

مانیٹگ "بالکل درست۔ اسٹیونس تمہین کبھی دھوکا نہین دے سکتا

خاتون "اور قطع نظر ان تمام باتون کے جو مین نے ابھی بیان کی ہین مجھے معلوم ہے کہ ایک رقم کثیر کا ملنا یا نہ ملنا اس منصوبے کی کامیابی پر منحصر ہے۔ اگر مسٹر اسٹیونس کو پوری کامیابی ہوئی تو مجھے اپنی عمر کا بقیہ حصہ آرام و آسایش کے ساتھہ گذارنے کے لئے دس ہزار پاونڈ کی رقم مل جائے گی۔"

مانٹیگ "اور اس رقم کے ساتھہ جب وہ رقم بھی شریک ہو جائے گی جو میرے پاس ہوگی تو ہم کسی غیر ملک مین عیش و عشرت کے ساتھہ زندگی بسر کر سکین گے۔ وہ وقت بھی کیا ہی مسرت و شادمانی کا ہوگا جب مین تم کو اپنی آغوش مین لے سکون گا۔ تم کو وہ لباس پہنے دیکھہ سکون گا جو تمہاری جنس کے لئے زیبا ہے مگر جس مین مین نے آج تک تمہین نہین دیکھا اور تمہین بی بی کے پاک اور پیارے نام سے پکار سکون گا۔ تمہارا حسن جو ابھی میرے دل پر کچھہ کم بجلیان نہین گراتا معلوم نہین زنانہ لباس مین کیا قیامت ڈھائے گا۔"

خاتون (مسکرا کر اور شرما کر) خاموش جارج۔ میرے حسن کی زیادہ تعریف نہ کرو اور اوس وقت تک انتظار کرو جب تک مین تمہاری خواہش کے مطابق زنانہ لباس نہ پہنون۔ اوس وقت شاید محبت کا میٹھا اور خوش آیند نغمہ مجھے سنا سکو۔"

گھڑی نے جو انگیٹھی کی کارنس پر رکھی ہوئی تھی اس وقت گیارہ بجائے اور مانٹگ رخصت ہونے کو اوٹھا۔ رات نہایت مہیب تھی پچھلے ایک گھنٹے مین ہوا کی شدت اور زیادہ بڑھہ گئی تھی اور مینہہ موسلا دھار پڑ رہا تھا۔ خاتون نے نہایت سادگی سے اپنے عاشق سے کہا:-

"جارج ایسے وقت ناممکن ہے کہ تم باہر جاسکو۔ ایسے مین تو کوئی کتّے کو بھی اپنے گھر سے نہین نکالتا۔ حسن اتفاق سے میرے غریب خانے مین ایک خالی کمرہ موجود ہے جو تمہارے لئے حاضر ہے"

یہہ کہہ کر خاتون نے گھنٹی بجائی اور لوئیسا کو ضروری ہدایات دین آدھ گھنٹے مین مانٹیگ اوس کمرے مین پہونچا جو اوس کی شب باشی کے لئے تیار کیا گیا تہا اور خاتون اوس تکلف سے سجے ہوے کمرے مین جس کا ذکر زینت منزل کے نام سے ہم پیشتر کر چکے ہین آرام کرنے کو چلی گئی۔

کھڑکیون پر چن پر مینہہ کے تھپیڑے زور سے پڑ رہے تہے ساٹن کے نفیس پردے چھوٹے ہوے تہے۔ انگیٹھی مین بڑے زور سے آگ دہک رہی تہی قالین کا اس قدر گدگدا فرش بچھا ہوا تہا کہ ٹخنے تک پاؤن دہنسا جاتا تہا۔ آگ کے پاس ایک آرام کرسی رکھی تہی جس پر مخملی گدیلے پڑے تہے اور ایک طرف ایک پرتکلف پلنگ بچھا تہا جس کا گدگدا اور سپید بچھونا آسایش اور فرحت کی اوس کیفیت کو پورا کرتا تہا جو اس پرلطف کمرے مین پہلی ہوئی تہی۔ اگرچہ خوشبودار پھولون کے گملے اس وقت یہان موجود نہ تہے لیکن لیونڈر کی بھینی بھینی خوشبو نے کمرے کو معطر کر رکھا تہا۔ غرض کہ اس معتدل خوشبودار اور سجے ہوے کمرے سے زیادہ دل کو لبھانے والا سامان اس وقت اور کہین نہ ہوگا جس مین وہ دل ربا خاتون جو اس بہشت دنیا کی حور معلوم ہوتی تہی آرام کرنے کو داخل ہوئی اور آرام کرسی پر محو استراحت ہوئی۔ لوئیسا کو اوس نے یہہ کہہ کر رخصت کر دیا کہ اب تم جا کر سو رہو۔

مین بغیر تمہاری مدد کے لباس سنجوابی بدل لون گی۔ ابھی مجھے نیند نہین معلوم ہوتی اور کچھہ دیر آگ کے پاس بیٹھنا اور اپنی آیندہ کی امیدون کی تصویر کو ایک نظر دیکھنا چاہتی ہون۔"

جب لوئیسا چلی گئی تو خاتون دل خوش کن خیالات کے دریا مین ڈوب گئی۔ اپنی موجودہ قید کی حالت سے عنقریب رہائی پانا۔ جارج مانٹیگ کی محبت کے نشے مین سرشار ہونا۔ ایک بہت بڑی رقم ضروریات آیندہ کی کفالت کے لئے ملنا۔ یہہ تمام ایسے خیالات تھے جنہون نے اوس کے دماغ مین امید بھری خوشی کا ایک طوفان بپا کر دیا۔

ان خیالات مین محو ہو کر اوسے آدہ گھنٹہ گذرا ہوگا کہ ایک عجیب آواز نے اوسے یکایک ہوشیار کر دیا۔ اوسے خیال ہوا کہ اوس کے کان مین چٹخنی کے زور سے بند ہونے اور ساتھہی ایک آہنی کے چٹخنا چور ہونے کی آواز پڑی کچھہ دیر کے لئے خوف اور تردد کے آثار اوس کے چہرے پر نمایان ہوئے اس کے بعد وہ مسکرائی اور جس عارضی خوف نے اوس کے دل پر قبضہ کر لیا تھا اوسے خیال سمجھہ کر شرمندہ ہوئی اور کہنے لگی "یہ کمانا کہانے کے کمرے کی کوئی کھڑکی ہوگی جو ہوا کے زور سے کھل گئی ہے۔" غرض کہ لیمپ ہاتھہ مین لے کر وہ زینت منزل سے باہر نکلی اور جلد جلد سیڑھیون سے اوتری رستے مین باوجود ہوا کے شور کے اوسے کتون کے بھونکنے کی آواز سنائی دی بڑا کمرہ جس مین سے وہ گذری زینت منزل کی متدل حرارت کے مقابلے مین کرۂ زمہریر سا ہوا تھا۔ وہ احتیاط

کے ساتھہ ایک کمرے مین جو بائین ہاتھہ کی طرف تہا داخل ہوئی۔ یہان سب کچھہ صحیح سلامت تہا اور یہہ دیکھہ کر کہ اوس کمرے کی کھڑکیان سب بند ہین اور کوئی کھلی ہوئی نہین وہ کھانے کے کمرے کی طرف بڑہی اور آہستہ سے دروازہ کہول کر دہلیز کے اندر قدم رکہنے ہی کو تہی کہ دفعتاً کسی شخص نے جو کمرے کے اندر تہا اوس کے ہاتھہ سے لیمپ گرا دیا اور اوسے پکڑ کر کمرے کے اندر گھسیٹ لیا۔ اوس کے منہ سے ایک زور کی چیخ نکلی ہی تہی کہ کسی نے اپنا موٹا اور سخت و کرخت ہاتھہ اوس کے منہ پر رکہہ دیا جس سے اوس کی آواز رک گئی۔

اس وقت کسی شخص نے نہایت بھدی آواز مین کہا:۔

"بل! ڈک! مجھے چھرا تو دو کہ مین اس شخص کا کام تمام کر ڈالون نہین تو یہہ تمام گھر کو شور کر کے جگا دے گا۔"

اس کے جواب مین ایک دوسرے شخص نے جلدی سے خوف کہائی ہوئی آواز مین کہا۔

"بس اب زیادہ خون مت کرو۔ مین آج صبح پہلے ہی ایک خون کر چکا ہون۔ اس شخص کے منہ مین کپڑا ٹھونس دو اور گٹھری کر کے رکہہ دو۔"

اس پر ایک تیسرے شخص کی آواز آئی:۔

"ارے میان مارہی کیون نہ ڈالو کہ جھگڑا پاک ہو۔ بل ایسے نامرد مت بنو۔"

جو شخص پہلے بولا تہا اور جو حقیقت مین ٹام کریکس مین تہا اس وقت پکارا "ڈک بک بک مت کرو اور بچے پھرا دو۔ یہ شخص بے طرح

ہاتھہ پاؤن مار رہا ہے مگر مین نہی اوس کا گلا دبائے ہوے ہون"
یہہ لفظ چور کے منہہ سے نکلے ہی تہے کہ دروازہ کھلا اور
مانٹیگ کمرے مین داخل ہوا اوس کے ایک ہاتھہ مین لیمپ تہا اور
دوسرے مین پستول۔ اور چونکہ سوائے ایک نیلون اور ایک قمیص
کے اوس کے جسم پر اور کوئی کپڑا نہ تہا اس لئے صاف ظاہر تہا کہ
وہ سوتے سے یکایک اوٹھکر ادہر آیا تہا۔ ایک مسلح آدمی کے دفعتاً
اس طرح ظاہر ہونے پر ٹام کریکس مین چلایا:
"پہلے اس کی خبر لو۔ بغیر لڑنے کے چارہ نہین۔"
لیمپ کی روشنی سڈنی کے چہرے اور جسم پر جو اس وقت
کریکس مین کی زبردست گرفت مین جان توڑ کر ہاتھہ پاؤن مار رہا تہا
پوری طرح سے پڑی۔ اس وقت ڈک فلیرر کے منہہ سے بے اختیار
یہہ الفاظ نکلے "وہ غضب خدا کا یہہ کیا طلسم ہے۔" اور یہہ کہتے ہی
لالٹین اور کنجون کا گچھا اوس کے ہاتھہ سے گر پڑا۔ اوس کے چہرے
کی حالت ناقابل بیان خوف کے طاری ہونے سے متغیر ہو گئی اور
پھر وہ یکایک بے اختیاری کے عالم مین اوس کھڑکی کی طرف جس سے
چور گھس کر آئے تہے لپکا اور آناً فاناً مین تاریکی مین نظر سے غائب ہو گیا
اس عجیب واقعے سے متحیر ہو کر بل بولٹر نے دفعتاً مانٹیگ کی
طرف سے جس پر وہ حملہ کرنے ہی کو تہا نگاہ لوٹا کر کریکس مین اور
والٹر سڈنی پر ڈالی لیکن نگاہ ڈالتے ہی اوس کے چہرے پر
ہوائیان اوڑنے لگین۔ اوس کے دانت بجنے لگے جسم پر لرزہ
طاری ہو گیا۔ اور اگر سہارے کے لئے میز سے نہ جا لگا ہوتا تو

دہم سے زمین پر آرہتا۔

اوس کے سامنے وہی لڑکا تہا جسے چار سال پانچ مہینے قبل اوس نے اور ڈک نے بازار استمہ فیلڈ کے پرانے مکان کے کے چور دروازے مین سے نیچے گرا دیا تہا اور یہہ کس طرح ممکن تہا کہ وہ جس کا دن کام تمام ہو چکا ہو اس راز کے طشت از بام کرنے کے لئے پھر بہی زندہ رہا ہو۔

ایک لمحے کے لئے قاتل کا تمام جسم مارے خوف کے تھر تھر کانپ اوٹہا۔ مقتول لڑکے کی روح اوس کے سامنے تہی۔ اوس کی مقتولہ جورو کا تصور اور جو دوسری سیہ کاریان اوس نے کی تہین اون کی یاد اس وقت بگولے کی طرح اوس کے دماغ مین چکر کہانے لگی کچہہ دیر تک تو اوس پر خوف کا یہی عالم طاری رہا لیکن پھر یکایک اپنے ساتہی کی تقلید کا خیال اپنے دل مین لاکر وہ کھڑکی مین سے اوسی تیزی کے ساتھہ غائب ہو گیا جیسا تیر کمان سے چہوٹتا ہے۔

جرائم پیشہ لوگون مین خوف وبا کی طرح دم بھر مین پھیل جاتا ہے۔ کریکس مین اگرچہ ایک بڑا جیوٹ منچلا اور دبنگ آدمی تہا لیکن جب اوس نے اپنے ساتھیون کی یہہ حالت دیکھی تو اوس پر بھی دفعتاً ایک نامعلوم خوف چھا گیا۔ اوس کی گرفت جس کے شکنجے مین وہ اپنے شکار کو جکڑے ہوے تہا ڈہیلی پڑ گئی اور والٹر نے آخری مرتبہ جان توڑ کر کوشش کر کے اپنے آپ کو چور کے پنجے سے چہڑا لیا۔ اس وقت مانیٹنگ نے اپنا پستول کریکس مین کی طرف سیدہا کر کے کہا "تو میری طرف آیا اور مین نے تیرا بھیجا پاش پاش کیا" یہہ لفظ اوس کے منہہ سے نکلے ہی تہے

کہ چور نے جیپٹ کر لیمپ مانٹیگ کے ہاتھہ سے نیچے گرا دیا اور پھر کھڑکی کی راہ سے کود کر بھاگ گیا مانٹیگ کھڑکی کی طرف لپکا اور چور کی سمت مین پستول چلایا مگر صرف لوہی چمک کر رہ گئی۔ مانٹیگ نے اب کھڑکی بند کر کے چٹخنی لگا دی اور والٹر کا نام لے کر پکارا لیکن جب جواب نہ پایا تو اندھیرے مین ٹٹولتا ٹٹولتا دروازے کی طرف بڑہا۔ اوس کے پاؤن کسی چیز سے جو دری پر پڑی ہوئی تہی لگے اور جب جھک کر اوس نے ہاتھہ لگایا تو اوسے معلوم ہوا کہ والٹر سڈانی فرش پر بے ہوش پڑا ہوا ہے۔

مانٹیگ کو کمرے مین داخل ہوے دو منٹ سے زیادہ کا عرصہ نہ ہوا ہوگا کیونکہ چور دن کی پریشانی اور بھگدر مین اتنا وقت ہی صرف نہ ہوا جتنا ہم نے اوس کے بیان کرنے مین صرف کیا ہے۔ اس کے علاوہ یہہ تمام واقعہ بغیر کسی شور کے پیش آیا جس سے گھر کے نوکر چاکر کو خبر ہی نہ ہوئی اس لئے پاس کوئی نوکر بہی موجود نہ تہا کہ والٹر کو جس مدد کی ضرورت تہی بہم پہونچائے۔

کچھہ دیر کے لئے مانٹیگ نے تامل کیا کہ کیا کرے لیکن ایک لمحے کے غور کے بعد اوس نے خاتون کو اپنی گود مین اوٹھا لیا اور اوسی کے کمرے مین لے گیا۔

اکیسوان باب

پاجی پن

جارج مانٹیگ نے اس دلربا نازنین کو بستر پر لٹا دیا اور کچھہ دیر تک اوس کے زرد مگر خوبصورت چہرے کو محبت شوق اور خواہش نفسانی سے بھری ہوئی نگاہ سے

دیکھتا رہا۔ اس پری چہرہ کے دونون لب نیم باز تھے جن مین سے موتیون کی دو لڑیان چمکتی ہوئی نظر آرہی تھین۔ اوس کی ہلکے رنگ کی سنہری زلفین ابہی تک مانٹیگ کے بازو پر جو اوس کے سر کو سہارے ہوے تہا پریشان ہو رہی تھین اور اس طرح سے اوس کے ہاتہہ کی انگلیون کو ان سیاہ ریشمی لچھون سے اٹکھیلیان کرنے کا موقع مل رہا تہا ابہی تک وہ بے ہوش و بے حس تہی۔ مانٹیگ نے آہستہ سے اپنا بازو اوس کے سر کے نیچے سے نکال کر پاس کے طاقچہ سے پانی کا ایک گلاس لیا اور اوس کے منہہ پر چھینٹے دئے جس سے گلابی رنگ بتدریج رخسارون پر آنا شروع ہوا اور اوس کے لبون کو خفیف سی جنبش ہوئی لیکن آنکھین بند کی بند رہین۔ کچھہ دیر کے لئے مانٹیگ کو یہہ خیال آیا کہ مدد کے لئے لوئیسا کو بلائے مگر پھر ایک دوسرے خیال کے آنے پر اوس نے جلدی سے خاتون کے نیم فوجی وضع کے فراک کوٹ کے بٹن کھول دئے جس سے اوس کا سینہ کھل گیا اور اس طرح سے وہ اوس کے جوبن کی بہار لوٹنے ہی کو تہا کہ اوس نے کروٹ لی اور اپنی بڑی بڑی رسیلی آنکھین کھولین اور جلدی سے کوٹ کے بٹن لگا کر کہا:—

"مین اس وقت کہان ہون؟"

اس کے جواب مین مانٹیگ نے چپکے سے کہا:—

"پیاری ڈرومت مین تمہارے پاس موجود ہون جسے تم سے جان و دل سے محبت ہے۔"

یہہ سنتے ہی چوردن کا تمام واقعہ خاتون کے ذہن مین دفعتاً

پھر آگیا اور اس نے بھرائی ہوئی آواز مین کہا :-

"اور وہ تینون خوفناک آدمی چلے گئے ہین ؟"

مانٹیگ "ہان سب چلے گئے - اور تم صحیح وسلامت ہو"

خاتون (جلدی سے بستر سے اوٹھ کر اور ایک کرسی پر بیٹھ کر) "میری کمزوری کو معاف کرنا لیکن ان بدمعاشون مین سے دو کو مین نے اچھی طرح پہچان لیا یہہ دونون چوروہی ہتے جنہون نے مجھے اسمتھ فیلڈ کے قریب کے پرانے مکان کے چوردروازے مین سے نیچے گرادیا تھا -"

مانٹیگ "اخاہ ! تو یہی وجہ تھی کہ جب اونہون نے تمہین دیکھا تو ایسے گھبرا گئے - معلوم ہوتا ہے کہ اون کو یہہ خیال ہوا کہ وہ بجاے ایک جیتے جاگتے انسان کے ایک روح کو دیکھہ رہے ہین مجھے اون کا بے اختیاری کے عالم مین دفعتاً فرار ہوجانا تعجب مین ڈال رہا تھا - لیکن اب اوس کی وجہ معلوم ہوگئی -"

خاتون - (پیار سے نوجوان کی طرف دیکھہ کر) "جارج تم نے مجھہ کو ایک خوفناک موت سے بچایا - اگر تم ایک منٹ اور دیر لگاتے تو میرا کام تمام ہوچکا ہوتا - قریب تھا کہ یہ بدمعاش مجھے قتل کرڈالین - میری زبان کافی طور سے تمہارا شکر ادا کرنے سے قاصر ہے"

یہہ کہہ کر اوس نے اپنا ہاتھہ مانٹیگ کو دیا جس نے فرط شوق سے اوس پر بیشمار بوسے دئے اور خاتون نے بھی ہاتھہ نہ کھینچا - اس کے بعد مانٹیگ نے کہا :-

"مین نے ایک کھڑکی کے زور سے کھلنے اور ایک آئینے کے

ٹوٹنے کی آواز سنی۔ سنتے ہی مین سوتے سے اوٹھہ بیٹھا اور کان لگاکر سننے لگا۔ کچھہ منٹ بعد مین نے سیڑھیون پر سے کسی کے اوترنے کی آواز سنی۔"

خاتون (قطع کلام کرکے) "وہ میرے پاؤن کی آواز تھی مجھے بھی کھڑکی کے کھلنے کی آواز نے بیدار کردیا تھا۔"

مانیٹگ "اس کے بعد مین جلد جلد کپڑے پہن رہا تھا کہ مین نے ایک چیخ کی آواز سُنی۔ مین فوراً ہی کمرہ سے نکلا لیکن ——"

خاتون "مین پھر کہتی ہون کہ تم نے وقت پر آکر میری جان بچائی۔ میری گردن تمہارے احسان کے تلے ہمیشہ دبی رہے گی۔"

مانیٹگ نے اس پری پیکر کے ہاتھہ کو پھر فرط شوق سے بوسہ دیا اور جب اوس نے اپنا سر جھکایا تو ان دونون کی نگاہین لڑگئین اور محبت کا پیام سلام شروع ہوگیا۔ خاتون کے قاصد نظرے جس جذبے کی خبر دی وہ پاک اور بے لوث تھا۔ لیکن مانیٹگ کا پیک نگاہ جذبات سہمیہ اور خواہشات نفسانی کی خبر دے رہا تھا دلولون کا ایک طوفان اوس کے سینے مین جوش زن تھا اور خاتون کی پاک اور بے لوث محبت کی علامات سے آمادہ جسارت ہوکر اوس نے اپنے ہاتھہ اوس کے گلے مین ڈال دیئے اور اوس کے لبہائے لعلین پر گرمگرم بوسون کا تار باندھ دیا۔ خاتون نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو مانیٹگ کی آغوش سے جدا کیا اور ایک ایسی نگاہ اوس پر ڈالی جس سے ملامت اور ملال پایا جاتا تھا۔ لیکن مانیٹگ نے اوس کا ہاتھہ ایک دفعہ اور اپنے ہاتھہ مین لے کر بوسے دینے شروع کیے اور کہا:—

پیاری! مجھے معاف کرنا۔ لیکن کیا تم سے محبت کرنا اور محبت بھی ایسی کہ جان تک تم پر نثار ہونے کے لئے تیار ہو کوئی گناہ ہے؟"

خاتون ۔"نہین جارج! ایسا ہرگز خیال نہ کرو۔ تم نے میری جان بچائی اور وہ وقت بہت جلد آیا چاہتا ہے جب تم میرے شوہر ہوگے اس لئے تم کو مجھ سے معافی چاہنے کی ضرورت نہین ہے لیکن اب تم یہان سے جاؤ اور چپ چاپ اپنے کمرے مین جا لیٹو خدا نے چاہا تو کل (رُک کر اور شرما کر) یہہ ضرور نہین کہ لوئیسا کو معلوم ہو کہ تم اس کمرے مین آئے تھے۔"

مانٹیگ ۔"پیاری! مین سمجھا تمہارا ایما میرے لئے بمنزلہ حکم کے ہے۔ اچھا جان من خدا حافظ"

خاتون ۔"خدا حافظ پیارے جارج۔"

اب خاتون اپنے کمرے مین اکیلی رہ گئی۔ مانٹیگ اپنے کمرے کو لوٹا اور اوس کا دل اوس لذت سے بھرا ہوا تھا جو اس پری پیکر کی ہم آغوشی سے اوسے حاصل ہوئی تھی۔ اوس نے اپنے کمرے مین بے قرار ہو کر جلد جلد ٹہلنا شروع کیا۔ کیونکہ آتش شوق اوس کے دماغ مین مشتعل تھی ایک مدت دراز کی شہوت پرستی نے اوس کی اخلاقی حالت کو ایسا ناپاک کر دیا تھا کہ اوس کی سمجھ مین آہی نہ سکتا تھا کہ عورتون کا عفیفہ اور پاکباز ہونا بھی ممکن ہے۔ اس کے علاوہ اوس نے اپنی تسلی اس خیال سے اور کر لی کہ جس ساحرہ کے پہلو سے وہ ابھی جدا ہو کر آیا تھا اوس کے دل مین پاکبازی اور پاکدامنی کے خیالات بفرض محال اگر کبھی جاگزین بھی ہون گے تو وہ نہین اوس زور و تلبیس نے کبھی کا

مٹا دیا ہوگا جو وہ اپنی جنس کے متعلق عمل مین لا رہی تہی - مزید بران
اوسے یہہ بہی خیال تہا کہ اس عورت کو مجہہ سے اس درجہ محبت ہے
کہ جو مین چاہون گا اوس سے وہ کبہی انکار نکرے گی -
کم بخت سیہ کار! جیسا خود شہوت پرست ہے ویسا ہی دوسرون
کو بہی سمجہتا ہے - اوسے یہہ معلوم نہین کہ عورت کی عفت پارۂ الماس
کی طرح سچی - اصلی اور بے بہا ہے - اوسے یہہ خیال نہین کہ جس
عورت کو وہ اپنی خواہشات سبعیہ کے دام مین پہنسانا چاہتا ہے وہ
اپنے تبدیل لباس کو داخل جرم نہین سمجہتی وہ نہین جانتا کہ اس عورت
نے اب تک اوس کو جس بوس وکنار کی اجازت دی تہی وہ ایسا تہا
جسے ایک پاک دامن سے پاک دامن دوشیزہ اپنی عزت وآبرو کو برقرار
رکہہ کر اپنے عاشق کے لئے جائز رکہہ سکتی ہے -
وہ جوش کے عالم مین اپنے کمرے مین ٹہل رہا تہا اور اپنے
تصور کے پردے پر نہایت ہی ولولہ انگیز اور شہوت خیز خیالات کی تصویرین
کہنچ رہا تہا - بتدریج اوس کی خواہشات ناقابل ضبط ہوگئین - وہ اب وہ
مانٹیگ نہ رہا جس کو اپنی متانت اور مآل اندیشی کا غرہ تہا - اس وقت اوس
دل کی کسی نئے ہی طناب مین کہنچاؤ پیدا ہوا تہا -
اگر شیطان مجسم ہوکر اوس وقت مانٹیگ کے سامنے ظاہر ہوتا اور اوس
سے کہتا کہ مین ایک گہنٹہ تک تجہے اس عورت پر قابو دیتا ہون جسے تو
زینت منزل مین چہوڑ آیا ہے بشرطیکہ تو نجات ابدی کی تمام امیدون سے
دست بردار ہوکر میرا مطیع ہوجائے تو وہ بلا تامل ان شرائط پر راضی ہوکر اقرارنامہ
لکہہ دیتا - اس وقت اوس کے جنون نما جوش کی یہہ کیفیت ہو رہی تہی کہ اگر

خاتون اوس کے آگے ہوتی تو وہ بے سوچے سمجھے کوہ وسویس کے آتش فشان منہ مین یا جبل ایلپس کی سر بفلک چوٹی پر سے پھاند پڑتا۔

اس طرح ایک گھنٹہ گذر گیا اور اوس نے اپنے جذبات کی شدت کے فرو کرنے کی کوئی کوشش نہ کی بلکہ اور اولٹا اون کو مشتعل اور برانگیختہ کیا۔ جس حسن دلاویز نے ایسے غیر معمولی طور پر اوس کو از خود رفتہ کر دیا تھا اوس کی تصویر کو نہایت رنگین اور دل ربا پیرائے مین اوس نے بالارادہ اپنے دماغ مین جگہہ دی۔ جو محبت بھری باتین خاتون کے منہہ سے نکلی تھین وہ رہ رہ کر اوسنے یاد آئین جو مزے دار بوسے اوس نے خاتون کے لب لعل کے لئے تھے اون کا جادو بھرا اثر برق کی طرح اوس کے تمام جسم مین کوند رہا تھا اور جس نور کے جوبن کا راز اوس کی مشتاق نگاہ پر ایک لمحے کے لئے کھل گیا تھا اوس کی دیوانہ کر دینے والی تجلی مانٹیگ کی چشم خیال کو خیرہ کر رہی تھی۔

غرض کہ اس طرح ایک گھنٹہ گذر گیا۔ مانٹیگ نے اپنے دروازے کا کمرہ کھولا اور کان لگا کر سننے لگا۔ مکان مین ہر طرف سناٹا تھا وہ دبے پاؤن غلام گردش مین سے گذرتا ہوا اوس کمرے مین پہونچا جو زینت منزل سے ملا ہوا تھا۔ زینت منزل کے دروازے پر پہونچ کر وہ کچھہ دیر کے لئے رکا کیونکہ یکایک اوس کے دل مین خیال پیدا ہوا کہ اس وقت مین یہہ کیا حرکت کر رہا ہون لیکن اس سوال کے جواب کا وہ دیر تک منتظر نہ رہا اور نہ اپنے موجودہ فعل پر غور کرنے کے لئے وہ زیادہ دیر وہان ٹھیرا۔ اس وقت اُس کے ذہن مین (یہ) خیال سمایا ہوا تھا کہ اگر کوئی شے میرے اور اوس پری جمال کے درمیان حائل ہے تو وہ ایک پتلی سی دیوار ہے

اوس نے دروازے پر ہاتھہ رکھہ کر آہستہ سے ڈھکیلا اور اوسے کھلا ہوا پاکر وہ دبے پاؤن زینت منزل مین داخل ہوا لیمپ بجھا ہوا تہا لیکن انگیٹھی مین ابہی تک آگ دہک رہی تہی جس کی دہیمی روشنی چارون طرف پڑ رہی تہی اور ایک سرخ موج مین اوس خوشنما مسہری کو غوطہ دے رہی تہی جس پر اس مکان کی خاتون آرام کر رہی تہی۔

کمرہ حرارت سے جان بخش اور خوشبو سے معطر ہو رہا تہا۔ سونے والی کا سر ایک کھلے بازو سے جس کی گولائی اور آب و تاب سنگ مرمر کو شرماتی تہی تکیہ کا کام لے رہا تہا دوسرا بازو چادر سے باہر تہا۔ اوس کے لمبے لمبے بال بل کہائے ہوئے سفید تکیہ پر پڑے تہے۔ آگ کی سرخ چمک نے اوس کے چہرے کو عجب انداز سے روشن کر رکہا تہا یعنی ایک رخسارہ پر روشنی پڑ رہی تہی اور دوسرا چھپا ہوا تہا اس طرح اس دل ربا تصویر کا ایک رخ مانیٹگ کو نظر آیا جس نے اس شبستان عصمت مین داخلت کرنے کی جرأت کی تہی۔

مانیٹگ کی رگون مین ولولہ خیز خون کی لہر دوڑ رہی تہی چنانچہ وہ یہہ کہتا ہوا مسہری کی طرف بڑہا کہ "اب وہ میری ہے"

اس وقت خدا جانے بدخوابی کے باعث یا مانیٹگ کے پاؤن کی چاپ سے یکایک خاتون یکایک جاگ اوٹہی اوس کی رسیلی انکھین کہلتے ہی ایک شکل پر پڑین جسے اوس کے تصور نے جو عالم خواب سے دفعتاً حالت بیداری مین آنے کے باعث کسی قدر پریشان ہو رہا تہا آگ کی دہیمی روشنی مین دیو ہیکل بنا کر دکہایا لیکن اوس کا یہہ وسوسہ فوراً ہی مانیٹگ کا یہہ جملہ سن کر رفع ہو گیا جو اوس نے گہبرائی ہوئی آواز مین کہا

کہ "پیاری مجھے معاف کرنا"

خاتون نے اپنے انتقال ذہنی سے فوراً معلوم کرلیا کہ مانٹیگ کا قصد اوس کی عصمت پر حملہ کرنے کا تہا۔ چنانچہ تکیے کے نیچے ہاتھ لے جاکر اوس نے ایک تیز اور آبدار خنجر نکالا اور کہا "ہان یہہ بات ہے!"

مانٹیگ یہہ دیکھتے ہی خوف کہا کر پیچھے کو ہٹ گیا۔ اس وقت خاتون نے برافروختہ ہوکر کہا :-

"پاجی! خبردار جو ایک قدم آگے بڑہایا۔ تو اس مسہری کے پاس آیا اور مین نے یہی خنجر تیرے ناپاک دل کا خون پینے کے لئے تیرے سینے مین پیرا دیا۔"

مانٹیگ۔ (گہبراکر) "پیاری! خدا کے لئے مجھے معاف کرو۔ تمہارے حسن کی شعاعون نے میری آنکھون مین چکاچوند پیدا کردی تہی۔ تمہارے بوس وکنار نے مجھے دیوانہ بنادیا تہا شوق نے مجھے اندہا اور مدہوش کردیا تہا مجھے اپنے جذبات پر اختیار نہ تہا اور اس لئے مین نہین جانتا کہ مین نے کیا کیا۔"

خاتون (نہایت تلخی کے لہجے مین) جس سے معلوم ہوتا تہا کہ اپنے عاشق کی اس وحشیانہ حرکت سے اوس کے دل کو نہایت صدمہ پہونچا ہے) "عذر گناہ بدتر از گناہ" اب زیادہ باتین مت کرو اور فوراً اس کمرے سے دور ہو۔ میرے قریب دیوار مین گھنٹی لگی ہے جسے چھوتے ہی مین اپنے نوکرون کو مدد کے لئے بلوا سکتی ہون ۔۔۔ مجھے اس کی ضرورت اور اپنے آپ کو اس ذلت سے بچاؤ۔ کل تمہاری اس حرکت کی نسبت مین اپنا فیصلہ ظاہر کرون گی۔"

خاتون کے انداز اور طرز خطاب مین کچھہ ایسا عزم اور وقار اور استقلال پایا جاتا تہا کہ مانٹیگ عرق ندامت و انفعال مین ڈوب گیا اور اوس کی تمام خودداری خاک مین مل گئی۔ خود اوس کی ناپاک روح کو بہی جو ذلت کی چوکہٹ پر اپنی پیشانی رگڑ رہی تہی اس وقت یہہ بات محسوس ہوئی کہ جس عورت کی وہ عزت لیا چاہتا تہا وہ کس درجہ صمیم العزم ہے وہی عورت جو اوس وقت جب چور اوس کی جان لیا چاہتے تہے بزدل تہی اب اپنی عصمت کے بچانے کے لئے جرأت اور شجاعت مین شیرنیستان پر سبقت لے گئی۔

مانٹیگ نے جس کی خجالت اور پشیمانی کی کوئی حد نہ رہی تہی پھر عذر تقصیر کی کوشش کی لیکن خاتون نے نہایت حقارت سے اپنے ہاتہہ کی ایک شاہانہ جنبش کے ساتہہ اوس کو حکم دیا کہ کمرے سے نکل جائے بیچارے مانٹیگ کی آنکھون مین آنسو ڈبڈبا آئے اور اوس نے طوعاً و کرہاً خاتون کے ارشاد کی تعمیل کی۔

جس وقت یہہ کم بخت زینت منزل سے باہر نکلا تو خاتون نے بسرعت تمام مسہری پر سے اوٹہہ کر دروازے مین قفل ڈال دیا اس کے بعد وہ پہر اپنے بستر کی طرف پلٹی اور تکیے پر اپنا سر رکہہ کر زار و قطار رونے لگی

بائیسوان باب

ایک اولوالعزم عورت کا فیصلہ

جب اُس صبح کو جو اس واقعہ خیز رات کے بعد طلوع ہوئی لوئیسا زینت منزل مین آئی تو خاتون کے چہرے پر کوئی ایسی علامت ہویدا نہ تہی

اشتہار

فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی جو ۱۳۰۵ف سے اردی بہشت ۱۳۱۱ف تک صادر ہوئے تھے انکا خلاصہ مولوی محمد عبدالرحیم صاحب وکیل ہائیکورٹ نے بطور ڈائیجسٹ کے دو مختلف جلدون مین چھپوا کر عمدۃ النظائر کے نام سے موسوم کیا ہے ان جلدون کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ فیصلہ جات دیوانی اور فوجداری کی ایک ایک جلد بالکل علیحدہ مرتب کی گئی ہے اس ترتیب سے وہ مشکلین رفع ہوگئی ہین جو مختلف جلدون مین تلاش کے وقت پیش آیا کرتی تہین صاحب موصوف نے ہم مضمون اور ہم مطلب فیصلہ جات کو ردیف وار مسلسل ایک جگہ جمع کردیا ہے جس فیصلہ مین حکام مجلس عالیہ عدالت نے مختلف مسائل قانونی کو سلجھایا تھا اور جو باعتبار مضامین کے مختلف ابواب اور ردیفون مین آسکتا تہا ایسے فیصلے کو الفاظ کی رعایت سے مختلف ردیفون مین لکھا گیا ہے کتاب کے شروع مین ایک فہرست ابواب کی اور ایک فہرست مضامین کی بہی لگادی گئی ہے جسکی وجہ سے تلاش مین اور زیادہ سہولت ہوگئی ہے علاوہ ان فہرستون کے فہرست اسمائے فریقین بہی دی گئی ہے جلد دیوانی مین فیصلون کے حاشیہ پر اور فوجداری کی جلد مین ہر فیصلہ کے آخر اسمائے فریقین اور اصل کتاب کی جلد اور صفحہ کا حوالہ بہی دیدیا گیا ہے یہ دونون کتابین سید عبدالرزاق صاحب اینڈ کمپنی چارکمان یا بذریعہ مطبع ہذا المسکتی ہین۔ (ق۱) اسی ترتیب سے صاحب موصوف نے انتخاب النظائر و منتخب النظائر یعنی انڈین لا رپورٹ ہر چہار ہائیکورٹ انگریزی کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس۔ الہ آباد کے بائیس سالہ فیصلون کا خلاصہ من ابتدائے ۱۸۷۶ء لغایت ۱۸۹۸ء دو حصون مین طبع کرایا ہے۔ حصہ اول مین ہم مضمون فیصلہ جات دیوانی ردیف وار مسلسل یکے بعد دیگرے جمع کئے گئے ہین اور دوسرے حصہ مین فوجداری بائیس سالہ فیصلہ جات دیوانی اور فوجداری کا مضامین اور ردیف کے لحاظ سے مسلسل ایک جگہ مجانا بے انتہا سہولت کا باعث ہے جن حضرات کو کتب مذکورۂ بالا کی ضرورت ہو مشتہر یا سید عبدالرزاق اینڈ کمپنی واقع چارکمان حیدرآباد سے بارسال نقد یا ویلیو پے ایبل پارسل یا بذریعہ منی آرڈر یا زر مبادلہ طلب فرماسکتے ہین۔

قیمت کتب حسب ذیل ہی

عمدۃ النظائر	انتخاب النظائر صیغہ دیوانی	منتخب النظائر صیغہ فوجداری	انتخاب النظائر کے جملہ جلدون کے یکمشت خریدار سے صرف عالی محصولڈاک ہر حالت مین ذمہ خریدار۔
صیغہ دیوانی فی جلد سے رعایتے	جلد اول سے جلد دوم جلد دوم جزو دوم	جلد اول جلد دوم	
صیغہ فوجداری " عمر "	جلد سوم سے جلد سوم جزو دوم للعہ	للعہ عمر	

ومنتخب النظائر کے جملہ جلدون کے یکمشت خریدار سے صرف عالی محصولڈاک ہر حالت مین ذمہ خریدار۔

المشتہر منیجر مطبع تشریح القوانین (حیدرآباد دکن)

(نئی اور زندہ کتابیں)

خیابانِ فارس

جلد اول

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن وایسرائے کشور ہند کے بینظیر سفرنامہ قلمرو ایران کا اردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے کیا گیا اور اعلیٰ حضرت حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اہم گرامی سے باجازت خاص منسوب کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ وزارت ہند میں ہر جم کو اس کتاب کا ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ میں پیش کرنیکا شرف حاصل ہوا۔ ترجمہ کی خوبی کی یہ شہادت کافی ہے کہ شاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی۔ بی۔ اے۔ شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی۔ بی۔ اے۔ نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ استاد الشعرا نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی اور مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پایونیر۔ ایزرور۔ ٹیز آصفی مدراس۔ مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت۔ الفاظ میں اس کی نسبت لکھی ہیں۔ چودہ تصاویر لندن کے کارخانے کی تیار شدہ اور ایک تصویر ہز اکسلنسی ممدوح کی کتاب میں موجود ہے جلد انگریزی خاص اہتمام سے تیار کرائی گئی ہے ضخامت ۶۴۴ صفحے

نہایت جلد اول قسم اول ۵ روپے قسم دوم ۵ سکہ انگریزی

علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ ذیل سے ملسکتی ہے

المشتہر منیجر اختر دکن بک ایجنسی، حاور گھاٹ (حیدرآباد دکن)

شفاخانہ حکیم دانا رام صاحب ترویدی

خضاب

بہت محنت اور تجربہ کے بعد یہ خضاب تیار کیا گیا ہے۔ یونانی خضاب بہت سی فروخت ہوتے ہین کوئی جلد کو بگاڑتا ہے کوئی بالونکو خراب کردیتا ہے کسی کی بدبو ناقابل برداشت ہوتی ہے ہمارا خضاب ان سب برائیون سے پاک ہے خوشبو اعلیٰ درجہ کی چند منٹ مین کھڑے بالونکو سیاہ کرتا ہے دیرتک بھی ایک ہفتہ ہو بال ملایم مثل ریشم کے رہتے ہین جلد پر کوئی اثر نہین ہوتا۔ اس خضاب کو ایک دفعہ کے استعمال کے بعد شایقین دوسرے خضاب کو ہرگز ہرگز ترجیح نہ دینگے قیمت صرف لاگت ہے بڑا بنڈل ۱ ہر برش پیالی وغیرہ ۱ چھوٹا بنڈل معہ برش وغیرہ عہ چھوٹا بنڈل علاوہ برش عہ۔

ترویدی ہیر آئل یعنی بالونکے لگانے کا تیل خوشبودار مقوی دماغ

ہمارے تیل کو ایک مرتبہ آزمائے کیونکہ یہ تیل تجربہ کار حکیمون کی نگاہ کا بنایا ہوا ہے اور نہایت مقوی اور مفرح ادویات سے طیار کیا گیا ہے ہر قوم کیلئے مفید ہے لگانیسے نہ نزلہ پیدا ہوتا ہے نہ بال سفید ہوتے ہین بلکہ دماغ پر مالش کرنے سے دلکو فرحت۔ نظر کو تازگی اور روح کو شگفتگی حاصل ہوتی ہے۔ درد سر کمزوری دماغ آنکھون کے آگے تلملونکا آنیلا آنا بالونکا گرنا وغیرہ وغیرہ اسکے استعمال سے دور ہوجاتے ہین دماغی کام کرنیوالون کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے خوشبو مین لاجواب جو عرصہ تک قایم رہتی ہے قیمت فی شیشی کلان (چار اونس ۱۰ تولہ) عہ قیمت فی شیشی خورد (دو اونس یعنی ۵ تولہ) ۱۳ر (نوٹ) بخار کی بیہوشی دسرسام مین مالش کرنے سے اس تیل کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

ترویدی نروائن ٹانک پلز یعنی حبوب ترویدی مقوی اعصاب

یون تو ان امراض کی ہزارہا ادویہ اشتہارون مین دیکھی جاتی ہین مگر ہمنے بھی نہایت کوشش اور جانفشانی سے یہ گولیان تیار کی ہین جو امراض ذیل کے لئے نہایت مفید ہین ضعف بصر۔ کمزوری دماغ۔ عام ناطاقتی ہیسٹریا۔ سر گھومنا۔ بیتابی کا زیادہ آنا۔ ضعف اعصاب۔ ضعف بصر جوانی کی غلط کاریان۔ فی بکس ۳۸ عدد قیمت عہ (محصولڈاک ذمہ خریدار)

المشتہر حکیم جگناتھ ترویدی۔ تمولی اسٹریٹ مرادآباد

مخزن

لاہور سے ہر انگریزی مہینے مین ایکبار شایع ہوتا ہے
ملک کے مستند اور مشہور نامہ نگارون کے علاوہ
ایک معقول تعداد نئے اور ہونہار اہل قلم کی اس کی
اعانت مین مصروف ہی۔ یونیورسٹیون کی ڈگریان پائے
ہوئے اصحاب جنکو آج ملکی علم ادب سے غافل سمجھا
جاتا تھا۔ شوق سے اسکے بنانے مین شریک ہو رہے
ہین اور کوئی رسالہ ایسا نہین ہوتا جس مین کم از کم دو چار
مضمون ڈگری یافتہ اصحاب کی طرف سے نہ ہون۔
مضامین عام دلچسپی کے ہوتے ہین اور کوشش کیجاتی ہے
کہ ہر قسم کے مذاق کے لئے کچھ نہ کچھ ہر پرچہ مین موجود ہو۔ رسالہ
کا حجم (۱۸ × ۲۲) کی تقطیع پر مع سرورق ساٹھ صفحہ کا ہی
قیمت عمدہ ویژولاپی کاغذ پر بلا محصول تین روپیہ اور
دوم درجہ کے کاغذ پر دو روپیہ ہی اس حجم کا کوئی اور رسالہ
ایسی لکھائی اور چھپائی کے ساتھ ان قیمتون پر نہین دیا
جاتا۔ محصول دونون صورتون مین ۶ سالانہ ہے۔
نمونہ کے پرچہ کیلئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئین

شیخ عبد القادر مالک و ایڈیٹر مخزن لاہور

بچون کا اخبار

کارخانہ پیسہ اخبار سے یہ نیا ماہوار رسالہ بچون کے
خاص مطالعہ کے لئے شایع ہونا شروع ہوا ہی پہلا نمبر
ماہ مئی مین شایع ہو چکا ہی معزز ممبرون نے پہلے پرچہ
کو نگاہ پسندیدگی سے دیکھا ہے اور متفقہ طور پر تسلیم
کیا ہے کہ بچون کے اخبار کی ملک مین بہت
ضرورت تھی کوشش کیجائیگی کہ اسے ہر پہلو
سے بچون کیلئے دلچسپ بنایا جائے اور دلچسپی
کے ساتھ ساتھ تعلیمی فائدہ بھی حاصل ہو افسران
محکمہ تعلیم نے بھی اس ارادہ سے بہت ہمدردی ظاہر
فرمائی ہی مگر اسکی پوری کامیابی ملک اور اہل ملک
کی قدر دانی پر منحصر ہے۔ اس کی لکھائی چھپائی
کی عمدگی کا خاص اہتمام کیا گیا ہی۔ یہ رسالہ ۴۸ صفحہ
کا (۱۸ × ۲۲) کی تقطیع پر ہے اور اسکی قیمت
سالانہ پیشگی علاوہ محصول ڈاک ہے۔ درخواستین
بنام منیجر آنی چاہئین۔

المشتہر

منیجر پیسہ اخبار۔ لاہور

شائقین صنعت حرفت کو مژدہ

اردو زبان کی سب سے پہلی نو ایجاد — بلا امداد اُستاد سکھلانے والی کتابین

مژدہ

رہنمائے بائیسکل

اگر بائیسکل کی سواری کا شوق ہو تو اُس کتاب کو اپنا رہبر بناؤ جس مین بائیسکل کے زمانہ ایجاد سے اسوقت تک کے حالات تاریخی۔ بائیسکل کا تندرستی پر اثر۔ بائسکل کی سواری اور ترقے چڑھنے سفر۔ دوڑ۔ مکمے طریقے تمام پرزون اور ٹائرس وغیرہ کی ترتیب و مرمت اور تمام مختلف ہدایات وغیرہ وغیرہ کو عام فہم اردو زبان مین نقشہ اور تکملین دیکر اس خوبی سے سمجھایا ہے کہ ہر شخص بلا امداد اُستاد اس نو ایجاد سواری سے مستفید ہو سکتا ہے

ہر قیمت باوجود تمام خوبیون کے صرف عہ مجلد عہ

گلدستہ ہارمونیم

جسمین ہارمونیم بجانے کے طریقے ہر قسم کے گانے پر دو نکی نقشے دیکر اس طرح سمجھائے ہین کہ نو مشق بچے بھی بجا سکتے ہین قیمت ۸ر مجلد ۱۲ر

مخزن فوٹوگرافی

یہ فوٹوگرافی کی نہایت مستند اور مکمل کتاب ہے جسکے مطالعہ کرنے سے ناواقف اشخاص بھی بلا امداد اُستاد فوٹو گرافر کامل ہو سکتے ہین۔ کیونکہ اس مین علاوہ ابتدائی طریقہ فوٹوگرافی کے تمام نوایجاد اپ ٹو ڈیٹ طریقے بھی مثل اینلارجمنٹ یعنی فوٹو تصاویر کا قد آدم سائز تک بڑا کرنا۔ میگ لینٹرن سلائڈ کا بنانا۔ پوسٹیج پورٹریٹ یعنی ڈاک کے ٹکٹ کی برابر چھوٹی تصاویر کا بنانا۔ پیپر و یا ٹس اوپل اور ریشم پر فوٹو تصاویر کا تیار کرنا نیلی سرخ سبز تصاویر چھاپنا نہایت خوبی سے سمجھایا ہے

قیمت صرف ۲ر مجلد عہ سر

المشتہر۔ بی۔ ایل ویش۔ لالہ کا رہ بازار شہر میرٹھ

نوٹ جو اصحاب ہر سہ کتب ایک ساتھ منگائینگے اُنکو محصول ڈاک و خرچ ولیو معاف

آزاد

یہ ماہوار رسالہ ایک نرالی سج دھج اور انوکھی شان و لربائی کے ساتھ طرحطرح کے تازہ علمی اخلاقی اور تاریخی مضامین سے آراستہ و پیراستہ ہو کر علمی دنیا کی اسٹیج پر جلوہ گر ہوتا ہے اس مین مشہور و معروف مضامین نویسون اور لایق مستند انشاپردازون (جن مین بیشتر گوجوانیٹس ہین) کے قیمتی مضامین شیرین زبان شیوا بیان شاعرون کی دلکش غزلین قطعین اور چیدہ چیدہ اشعار ایک نہایت دلکش بے نظیر اور نتیجہ خیز نادل دل کو شگفتہ کرنے والے لطائف و ظرائف مہینہ بھر کی ضروری خبرین مشاہیر کے حالات وغیرہ وغیرہ ہوتے ہین ہندوستان بھر مین اپنے رنگ کا اکیلا اور پہلا رسالہ ہے سکو قبول عام بنانیکی ہر طرح کوشش کیگئی ہے قیمت اسکی کم ہے کہ ہر کس و ناکس فائدہ اوٹھا سکے۔ امید ہے کہ اہل ملک اس کی خریداری سے ہماری حوصلہ افزائی کرینگے۔ المشتہر بشن سہائے کایتھ آزاد دہلوی

لیجیئے ملاحظہ فرمائیے

فخر گیتی - نام گلدستہ مئی ۱۹۰۳ء عاشقانہ و نعت دونون پہلو سے ہوئے نینی تال سے ماہوار نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ پیشگی عام خریدارون سے عہ

نتیجہ شفاعت - یہ نعتیہ کتاب کوڑیون کے مول آپکو گھر بیٹھے ہاتھ آسکتی ہو اگرچہ کلام نعت پہلے بھی آپکی نظرون سے گذرا ہوگا لیکن اسکی خوبیان اسکے ہی مطالعہ سے آشکار ہونگی قیمت .... ۴ عہ

مرغوب احمدی - ایک مختصری کتاب غزلیات نعت رسول کریم کی ہمارے کارخانہ مین زیور چھپکر تیار ہوئی ہو قابل دید ہو نہایت عمدہ عمدہ غزلیات سے مملو ہو باوجود خوبی کاغذ کے قیمت نہایت کم یعنی صرف ۳ عہ مقرر ہے

قطرات اشک - اسمین چھ قومی مضامین مصنفہ قاری محمد سرفراز حسین صاحب عزمی دہلوی درج ہین خوبی ملاحظہ سے ظاہر ہوگی قیمت ۴ عہ

اختر محمدی - یہ کتاب اولیاء اللہ کے حالات مین نہایت خوبی کے ساتھ نظم ہو کر طبع ہوئی ہو ۳ عہ

المشتہر محمد غنی الاسلام مالک فخر گیتی نینی تال -

فرحت - ہر مہینے کی ابتدائی تاریخون مین معقول تعداد مین شایع ہوتا ہو اسمین اخلاقی علمی تمدنی مضامین کے علاوہ ایک جزو ناول کا بھی شامل ہو ساتھ ہی اساتذہ سلف و حال کے چوٹی کے مطلب خیز اشعار درج ہوتے ہین قیمت عام سے چھ ماہ محصول ڈاک ایران ریاست و روسار عظام سے صرف نو نہ کا پرچہ ۰۲ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاسکتا ہو -

اشتہارات دو ایک مرتبہ کے لئے فی سطر ۴ زیادہ کے لئے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہوسکتا ہو - اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے - خریدار یا غیر خریدار کے خط کا جواب برابر دیا جائیگا بشرطیکہ وہ کارڈ کا ٹکٹ یا ہوائی کا روپیہ بھیجے

المشتہر مہتمم فرحت انارکلی لاہور

اشتہار

کتاب رہنمائے انجنیری حصہ اوّل

یہ کتاب چھپکر تیار ہوچکی ہو جسکو مین نے بہت محنت اور کثیر خرچ سے واسطے افادۂ مبتدیان میکنیکل انجنیرنگ عام فہم اردو عبارت مین تالیف کیا ہو کتاب کے شروع مین بورڈ آف ٹریڈ کے قواعد ترجمہ کرکے درج کئے گئے ہین - ان قواعد سے بورڈ آف ٹریڈ کے امتحان مین بہت آسانی ہوگئی ہو چونکہ یہ قواعد انگریزی مین تھے اسواسطے اکثر دقت ہوا کرتی تھی - اب ترجمہ مین مفصل اور مشرح دیکھکر امیدوار آسانی سے خود ہی فارم درخواست امتحان کی خانہ پری کرسکتا ہے اور قواعد سرٹیفکیٹ کم پی ٹنسی اور سرونس کو بخوبی سمجھ سکتا ہو کسی سے سمجھنے کی ضرورت نہین رہی - کتاب ہذا کو مین نے اسطرح سے ترتیب دیا ہو کہ اس کے پانچ سکشن کئے گئے ہین پہلا سکشن بائیلر کے سوال وجواب دوسرا سکشن انجن کے سوال وجواب تیسرا سکشن کنڈنسر کے سوال وجواب چوتھا سکشن پمپ کے سوال وجواب اور پانچوان سکشن سالینوئیڈ میٹر کے سوال وجواب اس طرح کتاب ہذا مین گیارہ سو (۱۱۰۰) سوال وجواب درج ہین - اخیر مین ایک لغات الفاظ اصطلاحی جو کہ روزمرہ کے کاروبار مین مستعمل ہین نہایت ہی مشرح کرکے لگائی گئی ہو اسمین چھ سو کے قریب الفاظ اصطلاحی معہ معنون کے درج ہین اور ایک سو تصویرین بنی ہوئی ہین قیمت اسکی برائے عام خریدار مجلد عمدہ عہ ۱۲ر مجلد خام عہ ۸ر مقرر کیگئی ہے محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوگا -

المشتہر

سید سردار علیشاہ انجنیر بڑا انجن شکارپور سندہ

بمبئی کے مشہور کارخانہ

بی۔ ایس۔ وارڈے اینڈ کمپنی

کی ایک شاخ حیدرآباد دکن مین بمقام چادر گھاٹ متصل ڈاکخانہ انگریزی کھولی گئی ہے
اس کارخانہ مین جملہ سامان تحریر فروخت ہوتا ہے۔ مہرکنی و ڈائی سازی کا کام نہایت صفائی
کے ساتھ کیا جاتا ہے۔ وزیٹنگ کارڈ۔ کاپر پلیٹ یعنی تانبے کے تختے پر کندہ کرکے چھاپے
جاتے ہین اور ہر نمونہ اور ہر وضع کے طغرے اور ربڑ کی مہرین نہایت خوبصورتی سے تیار
کی جاتی ہین۔ یہ کارخانہ ہر قسم کا سامان فنون متعلقہ تحریر و مصوری و انجنیری اور طرح طرح کی تصویرین
بہم پہونچا سکتا ہے۔

ہمارے کارخانہ کا نرخ نہایت ارزان ہے جیسا کہ ذیل کی مشرح سے واضح ہوگا۔

ماڈوگرام دو یا تین حروف کے	اقل شرح	صد سکہ کلدار	
طغرے اور مانوگرام ملے ہوئے	"	"	
پتہ ایکسٹر	"	ہے "	
" دوسطر	"	ہ "	
چھپائی کی اُجرت			
سادہ اور بہروان کام	۱۰۰	واب اقل شرح	۳ "
انگریزی کام مع لاجوردی خانکی رنگین	۱۰۰	واب	۶ "

جن صاحبون کو اپنی پیشہ ۱۰۰ درہم سے بعد فیصد روانہ اور رعایتہ زیادہ کے حساب سے چھپوانا ہو ہمین

یہہ کتابین دفتر افسانہ سے مل سکتی ہین

سیر ظلمات

ی زمانۂ حال کے سحر نگار مصنف رائڈر ہیگرڈ کے بے نظیر انگریزی
ی "دمیل آف دی مسٹ" کا فصیح و بامحاورہ اُردو ترجمہ جس کی
ت مشاہیر ملک اور اخبارات نے نہایت عمدہ رائین ظاہر کی ہین۔
ناب اس درجہ مقبول ہوئی ہے کہ طبع اول مین تہوڑے سے
خے باقی رہ گئے ہین۔ قیمت کتاب باوجود ۳۵۱ صفحے کی ضخامت
ے صرف مبلغ عطا ہے۔

جنگل مین منگل

کتاب آج کل کے مشہور انگریزی ادیب رڈیارڈ کپلنگ کی تصنیف
م "جنگل بک" کا اُردو ترجمہ ہے جو بتعمیل ارشاد عالی جناب نواب
ار الامرا مرحوم و مغفور وزیر اعظم دولت آصفیہ کیا گیا۔ شمس العلماء
ی سید علی صاحب بلگرامی بالقابہ نے اس ترجمہ کی نسبت نہایت
درجہ کی رائے ظاہر کی ہے۔ یہہ کتاب انوار سہیلی کے طرز کی
ے۔ حجم ۳۶۸ صفحے۔ قیمت (۴) مع محصول ڈاک

تھ

ظفر علی خان۔ بی۔ اے

افسانہ

۱۔ یہہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شائع ہوا کرے گا اور

۲۔ اس مین صرف [illegible] جو دلچسپ اور پرلطف ہونے کے ساتھ مہذب اور نتیجہ خیز ہون گے۔ ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھ ہی فصیح اور بامحاورہ ہو۔

۳۔ اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہوسکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (۴) سکہ انگریزی یا (۲) سکہ حالی مع محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلے مین کچھ بھی نہین

۴۔ پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ کے بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا

۵۔ نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۴ر سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا

۶۔ خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوش خط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین

۷۔ اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہوسکے گا۔

ظفر علی خان بی۔ اے

مالک و ایڈیٹر افسانہ

جلد اول

نمبر ۶ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو میں

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولوں کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر ظفر علیخان بی۔ اے

مطبع شمسی حیدرآباد دکن میں محمد ابراہیم خان اکبرآبادی کے اہتمام

سے چھپا

اشاعت اشتہارات کا ایک عمدہ ذریعہ

خدا کے فضل اور ملک کی قدردانی سے "افسانہ" نے اپنی زندگی کے چھٹے مہینے مین بخیر وخوبی قدم رکھا ہے اور جو کامیابی اس کو اس قلیل عرصے مین ہوئی ہے اوسے ہم اوس کے حق مین فال نیک سمجھتے ہین افسانہ جسکے اجرا کا مقصد اعلیٰ درجہ کے انگریزی ناولون کو جو اینشائی لحاظ سے دلچسپ اور پر لطف ہون اردو معلے کا زیور پہنا کر ملک مین شایع کرنا ہے خدا کا شکر ہے کہ اس مقصد کو نہایت خوبی سے انجام دے رہا ہے جسکی شہادت ملک کے بہترور اور نقاد سخن اصحاب دے سکتے ہین۔

چونکہ افسانہ ادنی سے لیکر اعلی طبقہ تک ہر مذاق کے لوگون مین ہر دل عزیز ہے اور جو جو اپنی دلچسپی کے بہایت شوق سے پڑہا جاتا ہے لہذا اشتہارات کے شایع کرنے کا بہتر ین ذریعہ ہے اسکے معاونین اور سرپرستون کی فہرست کو نہ صرف دولت ابد صولت آصفیہ کے وزیر با تدبیر اور امرا عظام و رؤسا کرام اور جلیل القدر عہدہ داران مالی وملکی وفوجی کے اسمار گرامی سے زینت دی بلکہ مقامات ذیل مین بھی اسکے کثرت سے خریدار ہین دکن۔ میسور۔ بمبئی۔ بلوچستان۔ سندہ۔ پنجاب صوبہ جات سرحدی۔ صوبجات متحدہ۔ آگرہ واودھ۔ ریاست ہائے راجپوتانہ ایجنسی سنٹرل انڈیا ایجنسی۔ بنگال۔ برہما۔ پورٹ بلیر۔ مسقط

(شرح اجرت بخیال آسانی مشتہرین نہایت کم رکھی گئی ہے)

پورا صفحہ سالانہ مبلغ ۱۲ شش ماہی مبلغ ۶ سہ ماہی مبلغ ۳ نصف صفحہ سالانہ مبلغ ۶ شش ماہی مبلغ ۳ سہ ماہی بعد اس سے کم اشتہار کی اجرت خط وکتابت سے معلوم ہوسکتی ہے۔

نگار ظفر علیخان بی۔ اے ایڈیٹر و پروپرائٹر افسانہ حیدرآباد دکن

ناظرین سے التماس

کچھ عرصہ سے افسانہ آپ صاحبون کی خدمت مین وقت پر نہین پہونچ رہا ہی جس کی وجہ سے آپ لوگون کے دل مین اس نیازمند کی طرف سے غالباً بہت سی بدگمانیان پیدا ہوتی ہون گی بعض صاحبون نے یہ سمجھا ہوگا کہ اجرائی افسانہ کا مقصد شاید سوائے اس کے اور کچھ نہ تھا کہ ایک دہوکے کی ٹٹی کھڑی کرکے روپیہ روالیا جائے اور دو چار مہینے تک پرچہ نکالکر بند کردیا جائے بعض صاحبون کو یہ خیال ہوا ہوگا کہ ایڈیٹر کی سستی اور سہل انگاری کی وجہ سے یہ تاخیر جائز سمجھ رہا ہی۔ مین افسوس کے ساتھ تسلیم کرتا ہون کہ جن صاحبون کو میری نسبت اس قسم کے گمان پیدا ہوئے ہون وہ ایک حد تک حق بجانب ہین لیکن مجھے امید ہے کہ جب اون وجوہات پر نظر ڈالی جائے گی جو کچھ دنون سے افسانہ کے بروقت شایع نہ ہونے کا باعث ہو رہے ہین تو اس تاخیر کو اغماض کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

واضح رہے کہ "افسانہ" کی ابتدا اس طرح سے ہوئی کہ چند یاران باصفا نے ملکر یہ قصد کیا کہ اس قسم کا ایک پرچہ نکالا جائے جس مین سب کا سرمایہ اور محنتین مشترک ہون۔ چونکہ میری نسبت میرے رفقا دوستہ کا حسن ظن تھا اس لئے اس کی ایڈیٹری کی ذمہ داری میرے سپرد کیگئی اور یہ کام شروع کیا گیا۔ لیکن زیادہ عرصہ نہ گزرنے پایا تھا کہ ایک کے سوا باقی سب رفیق اس کام سے الگ ہوگئے اور تھوڑے دن کے بعد نامساعد بختی نے اس رہے سہے رفیق کو بھی مجھ سے جدا کرنا اور مین بالکل اکیلا رہ گیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جو کام چار آدمیون کے سپرد تھا وہ اب ایک آدمی کو کرنا پڑا اور جو مالی ذمہ داری پہلے چار پر بٹی ہوئی تھی اب ایک سے متعلق ہوگئی اب میری سنئے۔ دولت آصفیہ کے تکملہ ہوم سکریٹری کی صدر مترجمی کی اہم خدمت کی انجام دہی کے بعد جس مین پورے چھ گھنٹے صرف ہوتے ہین اور کچھ دنون سے تو کچہری کے بعض

سے نہایت تپاک کے ساتھہ ملی اور اس انداز سے گفتگو کی جس سے معلوم ہوتا تہا کہ گویا وہ رات کے واقعے کو بالکل بہول گئی ہے لیکن جب لوئیسا میز پر ناشتہ چننے کے بعد کمرے سے چلی گئی تو خاتون کا انداز اور طور معاً بدل گیا چنانچہ اوسنے مانٹیگ سے اس طرح خطاب کیا۔

"صاحب! آپ کہین یہ خیال نہ کرین کہ مین رات والے واقعے کو طاق نسیان پر رکھہ آئی ہون مین جو اس وقت آپ کے ساتھہ بے تکلفی سے پیش آئی اور جس سے بظاہر آپکو دہوکا ہوا اوس کی محض یہ وجہ تھی کہ مین نہ چاہتی تہی کہ اپنی خادمہ کے سامنے آپ کی تذلیل کرون"

مانٹیگ (متعجب ہوکر) "تو کیا آپ نے مجھے معاف نہین کیا؟"

خاتون (فرط حقارت سے) "تم اور معافی کے قابل! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ مین اس درجہ اپنے آپ کو بہولی ہوئی ہون یا تمہین اپنی نسبت ایسی بری رائے قایم کرنے کا موقع دینا چاہتی ہون کہ تم جرم و خیانت مین کے سیکڑون پہلو لئے ہوئے ہو اوس کو نظر انداز کردون؟ مجھے تم سے سچی اور بے ریا محبت تھی۔ خدا ہی جانتا ہے کہ مین کس حد تک تمکو چاہتی تھی لیکن تمہارا یہ خیال کہ میری خالص اور دلی محبت سے فایدہ اوٹھا کر اپنی ناجایز خواہشون کو پورا کرنیکی کوشش کرو! مین تم کو جو کچہ سمجھتی تہی تم وہ نہ نکلے جس چکنی ہوئی چیز کو مین دریا سمجھکر اپنی پیاس بجہانے کے لئے دوڑی وہ سراب نکلا! افسوس جو کچہ مین نے دیکھا عالم خواب مین دیکھا لیکن اوس خواب کا اظہار بے حقیقت ہونا اب مجھپر کہل گیا۔ میری آنکہون پر پردہ پڑا ہوا تہا جسے رات والے واقعے نے دفعتہً اوٹھا دیا۔ بہ گرد ہر گز مین اوس شخص کے عقد مین آنا پسند نکرون گی جس کی وقعت میرے

میرا دل خالی ہو اور مجھے مجبوراً کہنا پڑتا ہے کہ اب مین تم کو وقعت کے نگاہ سے نہین دیکھ سکتی پھر تمہین میری مہمان نوازی کا بھی پاس نہ ہوا۔ مین نے تمکو اپنے مکان مین رہنے کی اجازت دی اور بجائے اسکے کہ تمکو اپنے میزبان کا کچھ خیال ہوتا تم نے کوشش کی کہ اوسکی عزت لو۔ اس لئے مین تم کو آیندہ اپنا دوست بھی نہین کہہ سکتی"

"اسکے علاوہ جب مین ایک دوسرے پہلو سے اس معاملہ پر نظر ڈالتی ہون تو تمہارا طرز عمل اور بھی زیادہ ناپاک اور نفرت انگیز ہوجاتا ہے۔ تم نے میری جان بچائی اور اس کے واسطے مین ہمیشہ تمہاری ممنون رہون گی۔ لیکن اس سے فائدہ اوٹھاکر تم نے میری آبروریزی کی بھی کوشش کی۔ غرضکہ تمہارا یہ فعل ہر ایک لحاظ سے قابل نفرین تھا اور تم سمجھتے ہو کہ اس کا کیا نتیجہ ہوا؟ یہ نتیجہ ہوا کہ میری محبت اب تمہارے لئے کام نہین آسکتی۔ مین پہلے اس محبت کی آگ کو اپنے سینہ مین خود بجھاؤن گی۔ دوسرے تو مین تمکو اب بنا نہین سکتی صرف تمہارے احسان کا احساس دل مین باقی ہے سو مین تمہاری شکرگذار ہمیشہ رہون گی۔ صاحب! اب ضرور ہے کہ ہم اور آپ ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لئے جدا ہون"

نامیٹک (جس نے خاتون کی اس تقریر کو طرح طرح کے خیالات سے متاثر ہوکر سکوت کے ساتھ سنا تھا) "ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لئے جدا ہون! پیاری تمہارا یہ منشا ہرگز نہ ہوگا لیکن نہین کہ تم ایسی سرد مہر اور بے رحم ہو"

خاتون (بظاہر نہایت وقار و متانت سے اگرچہ اوسکے دل پر ایک ایک لفظ برچھیان لگا رہا تھا۔) "مسٹر نامیٹک! مین نے آپ سے اپنا عندیہ صاف صاف بیان کردیا۔ دنیا کی کوئی طاقت میرے ارادے کو بدل نہین سکتی۔ ہم ہمیشہ کے

لئے اسی وقت اور اسی مقام پر ایک دوسرے سے جدا ہونگے - خدا آپکو خوش وخرم رکھے اور اپنے مقاصد مین کامیاب کرے "

مانٹیگ " لیکن مسٹر اسپیکٹیٹر کیا خیال کرین گے - تم اون سے کیا کہوگی "

خاتون " جو کچھ حقیقت مین پیش آیا ہے اوسکا علم میری زبانی تو اونہین ہوگا نہین "

مانٹیگ (یہ دیکھکر کہ اوسکی تمام امیدون کا خون ہوا جاتا ہے مایوسانہ لہجہ مین) " کیا واقعی ایسا ہے ! اونہین نہایت عاجزی سے تم سے معافی مانگتا ہون اور صدق دل سے معذرت کرتا ہون اور تمہین یقین دلاتا ہون کہ آیندہ میرا کوئی فعل ایسا نہ ہوگا جو تمہاری خفگی کا موجب ہو - شراب کے نشہ مین اور اوس جذبہ کے حوصلہ فرسا اثر کے باعث جو مجھپر غالب آگیا تھا مجھسے ایک لغزش ہوگئی جسکی تلافی کے لئے مین مدت العمر کے لئے تمہاری غلامی کرنے کو تیار ہون - کیا اب بھی تم میری خطا نہ بخشوگی "

خاتون (نہایت استقلال کے ساتھ) " مین اپنے فیصلہ کو ہرگز نہین بدل سکتی اگر یہ اسی مہینہ یا سنہ سال کا ہوتا تو ممکن تھا کہ مین اپنے بھولے پن کی وجہ سے آپکی ان چکنی چپڑی باتون مین آجاتی - لیکن اب ناممکن ہے کہ ایسا ہو - اس وقت میری عمر پچیس سال کی ہوچلی ہے (اپنے مردانہ لباس کی طرف دیکھکر) اور بعض واقعات نے انسان کے تجربہ کو بہت پختہ کردیا ہے اور اوس کے دل کی ہر ساعت چوکنی رہنے والی حالت نے اوسکے مشاہدہ کو بہت تیز کردیا ہے "

مانٹیگ " بیشک تمہارا سن پچیس سال کا ہے لیکن باوجود اس سن کے تمہارے باغ جوانی کی بہار کی تازگی اور لطافت بدستور قایم ہے - اس لئے تمہارے دل مین اگر ابھی سے کہولت کی پختہ کاری سرایت کرجائے تو اوسپر بہت بڑا ظلم ہوگا "

خاتون ۔ (طنز کے لہجہ میں) "میں ان نیاز آمیز کلمات کے لحاظ سے جو آپنے میری نسبت فرمائے ہیں آپ کی ممنون ہوں لیکن آپکو واضح رہے کہ یہ کلمات جس استدلال کی تمہید ہیں اوسکی بنا محکم و پائدار نہیں۔ عورت خواہ سن رسیدہ ہو خواہ کم سن تجربہ کار ہو یا ناتجربہ کار لیکن اوسکی بہت بڑی حماقت ہوگی اگر وہ ایسے شخص سے شادی کرے جسکی عورت اور وقعت اوسکے دل میں نہ ہو۔ ممکن ہے کہ میں غلطی پر ہوں لیکن عقیدہ تو میرا یہی ہے اور اسی پر میں عمل کرونگی"

مانٹیگ ۔ "یہ محبوبہ سے تعلق قطع کرنے کا ایک بہانہ ہے۔ تمہیں اب مجھ سے محبت نہیں رہی"

خاتون ۔ "ہاں وہ محبت تو باقی نہیں رہی جو اب سے بارہ مہینے پہلے تھی"

مانٹیگ ۔ "تمہیں میرے ساتھ سرے سے محبت تھی ہی نہیں۔ ممکن نہیں کہ آتش عشق کسی کے دل میں اسطرح یکایک بجھ جائے"

خاتون ۔ "عشق میرے نزدیک ایک طرح کی عبادت ہے اور اگر معبود کی نسبت دفعتہً کوئی ایسا شبہ عارض ہو جو اوسکی شان معبودیت کی منقصت کرتا ہو تو عبادت یعنی عشق کو ثبات نہیں رہتا"

مانٹیگ ۔ (جوش کے ساتھ) "عشق کی ہرگز یہ تعریف نہیں ہے۔ سچا عشق وہ ہے جسکی کشش عورت کو اپنے عاشق یا شوہر کے پیچھے پیچھے جرم و سیہ کاری کی خوفناک سے خوفناک گھاٹی میں بلکہ دار تک لے جائے"

خاتون ۔ "جس عورت کو سچی محبت ہوگی وہ اپنے خاوند کا ساتھ تو مرتے دم تک دیگی کیونکہ وہ اسے اپنا فرض عین سمجھے گی۔ مگر اوس سے یہ ہرگز نہ ہوگا کہ اپنے عاشق

کی سیہ کاری مین اوس کی معین بننے کے لئے اوسکا ساتھ بھی اوسی طرح دے لیکن میرا مقصد اسوقت یہ نہین کہ آپ کے ساتھ اس مسئلہ پر بحث کرون - مین عشق و عاشقی کے اون اصولون پر کاربند ہونا اپنے مقاصد اصلی کی خلاف سمجھتی ہون جن کا افسانون مین مذکور ہے بلکہ اپنے خیال کے مطابق جن باتون کو اپنے اطمینان قلب اور راحت و مسرت کا باعث سمجھونگی اونہین کو اختیار کرون گی - مین پھر کہتی ہون کہ مین کوئی سولہ سترہ سال کی نادان اور بھولی بھالی لڑکی نہین ہون جسے کسی نادل کی دلچسپی کا مرکز قرار دیا جا سکے بلکہ ایک خاص سن و سال کی بھاری بھرکم عورت ہون اور کسی کام کے کرنے کے قبل اوس کے مآل اور نتایج پر متانت کے ساتھ غور کر سکتی ہون"

مانٹیگ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا بلکہ کھڑکی کے پاس جاکر کھڑا ہو گیا اور طرح طرح کے متناقض اور متخالف خیالات اوسکے پریشان دماغ مین دوڑنے لگے اوس نے اپنے دل سے اسطرح باتین کرنی شروع کین -

"اگر مین اسے دھمکی دیتا ہون تو اسٹیونس کی اصلی غرض و غایت کا حال اس پر کھلجاے گا - اور جس خوفناک معاملہ مین یہ قدم رکھنے والی ہے اوس سے ڈر کر پیچھے ہٹ جاے گی - بہرحال میرے متعلق اپنے فیصلہ کو خواہ یہ عورت بدلے یا نہ بدلے اور خواہ مین اس معاملہ مین زیادہ کارروائی کرون یا نہ کرون میرا الو کہین نہین گیا - اسٹیونس کا راز میرے قبضہ مین ہے جسکے مخفی رکھنے کے لئے اسٹیونس کو مجھے ایک رقم خطیر دینی ہوگی - یا شاید اور بھی بہتر ہوگا کہ مین اس معاملہ مین یہین رک جاؤن اور اوس خطرہ عظیم کی زد سے بچ جاؤن جس مین اون تمام لوگون کا مبتلا ہونا لازمی ہے جو اس مہینے کی بیسویین تاریخ والے معاملہ مین نمایان طور پر حصہ لین گے - اس صورت

مین بھی مین آؤنگی دیکران لوگون سے بہت کچھ روپیہ وصول کرسکتا ہون کہ اگر تم نے میری شرایط کی تعمیل سے پہلوتہی کی تو مین بہانڈا پھوڑدونگا"

خود غرض جارج امنیگ نے اپنی موجودہ حالت کے مختلف پہلوؤن پر اسطرح سے غور کیا اور چند منٹ مین فیصلہ کرلیا کہ اس بارہ مین اوسے کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ غرضکہ خاتون کی طرف متوجہ ہوکر اوس نے کہا۔

"تو آپ نے عزم بالجزم کرلیا ہے کہ میرا قصور معاف نہ فرمائے گا"

خاتون۔ "مین نے اپنا فیصلہ ظاہر کرچکی ہون کہ مین اب ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جدا ہوجانا چاہیئے"

مانیٹگ۔ "یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم ایک دوسرے سے ہمیشہ کے لئے جدا ہون جبکہ آپ کے مربی و سرپرست مسٹر اسٹیونس میری خدمات سے فائدہ اوٹھانا چاہتے ہین"

خاتون۔ "مسٹر اسٹیونس نے مجھ سے کہا تھا کہ اونہین اپنے منصوبہ مین پوری طرح سے کامیاب ہونے کے لئے ایک تیسرے شخص کی شریک کرنیکی ضرورت ہی اور وہ شخص اونہون نے آپکو منتخب کیا تھا۔ اس لئے بحالات موجودہ کوئی اور دوست اوس خدمت پر مامور کیا جاسکتا ہے جو اونہون نے آپ کے لئے تجویز کی تھی"

مانیٹگ۔ (تلخی سے) "تو آپ نے مجھ سے ہمیشہ کے لئے علیحدگی اختیار کرنیکے متعلق اپنے فیصلہ کے مآل پر بخوبی غور کرلیا ہے"

خاتون۔ "جس کی رات کروٹین بدلتے بدلتے آنکھون مین کٹی ہو اوسے بھی اگر غور کا موقعہ نہ ملے تو اور کس کو مل سکتا ہے"

مانیٹگ۔ (کچھ دیر کے سکوت کے بعد) "آپ کے اس طرز عمل کا مطلب میری سمجھ مین

نہین آتا۔ آپ اس بات کو تو شاید نہ پسند کرین گی کہ آپ کے نوکرون چاکرون کو گذشتہ شب کے واقعات کا علم ہو یا یہ کہ مسٹر اسٹیونس کو حقیقت حال معلوم ہو۔؟"

خاتون "اس کا انحصار بالکل آپ پر ہے۔ سچ پوچھیے تو مین نہین چاہتی کہ اس بارہ مین مسٹر اسٹیونس سے میری گفتگو آئے۔ مجھے وہ الزام دین گے کہ کیون مین نے اون سے اوس رشتہ الفت کا حال چھپایا رکھا جو مجھ مین اور آپ مین قایم تھا اور اونہین گمان ہوگا کہ آپ کو میرے شبستان کی آبرو پر حملہ کرنے کی جرأت ضرور میری ہی کسی نازیبا حوصلہ افزائی سے ہوئی ہوگی۔ پس اگر آپ شریف ہین اور کچھ بھی آپ کو کسی کی عزت کا خیال ہے تو آپکے لازم ہے کہ مسٹر اسٹیونس کے ساتھ آپ ایسا بندوبست کرین کہ مجھے یہ آخری خجالت نہ اوٹھانی پڑے۔"

مانٹیگ "بہت خوب ایسا ہی ہوگا۔ مین آج ہی مسٹر اسٹیونس سے کہے دیتا ہون کہ مین اونکے معاملات مین اپنے کاروبار کی ہمراہی و رفاقت کی وجہ سے آیندہ شریک نہین رہ سکتا۔"

خاتون "وجہ آپ جو چاہیے پیش کیجیے لیکن کوئی ایسی لگی لپٹی بات نہ رہ جائے جس سے آپکو اس مکان مین پھر آنے کا بہانہ مل سکے۔ آپ میرا مطلب سمجھے؟"

مانٹیگ "خوب سمجھا۔ لیکن ایک دفعہ اور مین آپسے ہمت التجا کرتا ہون کہ۔۔۔"

خاتون (قطع کلام کرکے) "یہ ذکر بار بار مت چھیڑیے۔ آپ عورت کے فیصلہ کی قوت کا اندازہ نہین کر سکتے۔ شاید آج مین نے اس بارہ مین آپ کو ایسا سبق سکھایا ہے جو آپ نہ بھولین گے۔ مسٹر مانٹیگ اب ہم ایک دوسرے سے جدا ہوتے ہین لیکن یقین مانیے کہ اگرچہ دنیا کی کوئی طاقت اوس فیصلہ کو تبدیل نہین کر سکتی جو گذشتہ شب کی پر اضطراب بیداری مین مین نے قایم کیا ہے لیکن پھر بھی مین آپ کی بہی خواہ ہون۔ اور اوس کے ساتھ

مرہون منت بھی"

یہ کہہ کر خاتون کچھ دیر کے لئے رکی - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ کوئی اور بات عنقریب اوس کے منھ سے نکلنے والی ہے لیکن اپنے دلی جذبات کو ایک زبردست کوشش سے فرو کر کے اوس نے خاطی کو اپنے ہاتھ کی ایک پرغرور جنبش سے رخصت ہونیکا اشارہ کیا اور دفعتہً کمرہ سے چلی گئی -

اب مانٹیگ اس مکان سے جہان اوسنے کچھ وقت مسرت وانبساط کے ساتھ گذارا تھا رخصت ہونے کے لئے تیار ہوا اور اپنے جی ہی جی سے اسطرح ہمکلام ہوا - "کیا یہ وہ الوالعزمی ہے جسکی مثال بڑے بڑے مشہور مردون مین بھی نہین پائی جاتی یا اسے ایک متذبذب عورت کے بیہودہ نکتون سے تعبیر کرنا چاہیئے - سچ تو یہ ہے کہ اس دفعہ میری اصابت تدبیر کا چپہ مجھے اس درجہ ناز تھا کہ خطا گیا - مین نے اپنی نامعقول حرکت سے بیٹھے بٹھائے اپنا اتنا بڑا نقصان کر لیا - لیکن ایونس کا راز ابھی تک میرے قبضہ مین ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ سالہا سال تک ایک بیشمار رقم کا مالک بن کر مین چین کیا کرون - اس معاملہ سے علیحدہ ہونے پر مجھے اپنی دہان بندی کے معاوضہ مین اس اسٹیونس سے جسے مین اپنی نگاہ تلے رکھونگا روپیہ ملنا چاہیئے - اور اگر اُسے اس مہینے کی چھبیسویں تاریخ کو کامیابی ہوئی اور ضرور ہے کہ کامیابی ہو بشرطیکہ اس عرصہ مین یہ بااصول خاتون اوسکی اغراض و مقاصد کو نہ تاڑ جائے تو پھر مین اس راز کے طشت از بام کر دینے کی دھمکی دیکر اون سے مزید رقم کا مطالبہ کرون گا - اور اوقت مین اس خود بین بااصول اور مغرور عورت کے سامنے ظاہر ہو کر اپنے ایک لفظ سے اوس کی گردن کو جھکا دونگا اور جس قدر حتی ہو

اوسنے آج مجھکو اپنی ملامت اور طعن و تشنیع کا ہدف بنایا ہے اوسی قدر عاجزی سے وہ اوس دن میرے سامنے منتین اور التجائین کرے گی - مین بھی دیکھہ لونگا کہ یہ والٹر سڈنی اور اور کا سرپرست اسٹیونس میرے پنجے سے کہان نکل کر جاتے ہین جس گنج قارون کے ملنے کا انہین انتظار ہے اوسپر یہ متصرف ہوا کرین مضایقہ نہین کیونکہ اس کا ایک معقول حصہ میری جیب مین بھی آنیوالا ہے "۔

جارج مانٹیگ بنگلہ سے نکلکر لندن جانے کے قصد سے گاڑیون کے سب سے زیادہ قریب اڈے کی طرف روانہ ہوا اور رستہ بھر ان اور اسی قسم کے اور خیالات مین مستغرق رہا

تیئسوان باب

پھر وہی اسمتھ فیلڈ والا پرانا مکان

تم نے خردبین کا تماشا دیکھا ہوگا۔ صاف سے صاف اور پاکیزہ سے پاکیزہ پانی کا ایک قطرہ اس عجیب وغریب آلہ مین سے دیکھا جائے تو اوس مین ہزارہا کریہ المنظر اور نفرت انگیز حشرات الارض رینگتے ہوئے نظر آئین گے۔

یہی حال لندن کا ہے۔ سطحی نظر سے دیکھنے والے کے لئے یہ عظیم الشان پایتخت حسن وخوبی کا جوہر ریزہ ہے لیکن حقیقت بین نگاہ اس مین نجس، غلیظ اور مکروہ وزہر بیز شکلین انسانی قالب مین پائے گی۔

کاروبار والے اشخاص کی تعجیل وانتشار اور عیش پرستون کا دلولہ زا تبسم۔ صلح کل شہری کی متانت وسادگی اور تیکھے سپاہی کی سجاوٹ اور بانکپن۔ سوداگر کی آراستہ وپیراستہ دکان اور مٹھائی والے کا سفری خوانچہ۔ امرا کی شاندان چوکڑی اور گنوار کی غریبانہ سوگھڑ بہل۔ دولتمندون کے محل اور غریبون کے جھونپڑے۔ کلیسا مین ترانۂ حمد کا نغمہ اور خانہ خمار مین مے پرستون کا شوروغل۔ خوش قطع گلی کوچون مین بانکے سجیلے نوددولتون کا اکڑ اکڑ کر چلنا اور افلاس وقلاشی کے ستائے ہوؤن کا اونہین سڑکون پر سے کیچڑ صاف کرنا۔ کسی کے جنازہ کی سواری اور کسی کی شادی کا جلوس۔ ذی شہرت اور نجیب الطرفین خاتون جس کی عصمت شبہ کی انگشت نمائی سے مبرا ہے اور عفت فروش شاہد بازاری جسکی

بے آبروئی سفر مندۂ توجہ نہین - مثلاً شبی روزگار شخص جو بخت آزمائی کے میدان مین
جان ہتیلی پر رکھے ہوئے آتا ہے اور کس مپرس بیوپاری جو مجبوراً دیوالہ نکال دینے
کی وجہ سے بدمعاش قرار دیا جاتا ہے - خوش پوشش اور خوش وضع مہاجن جس کی
ناداری کا راز کوئی دم مین طشت از بام ہوا چاہتا ہے اور پشمینہ پوش پھٹے حال
سالخوردہ بخیل جس کی دولت کے انبار کا کسیکو گمان تک نہین - گرجا جہان خدا کی
بناوٹ کے ساتھ پرستش کیجاتی ہے اور قمارخانہ جہان اوس دیوتا کی قربان گاہ پر
سونے کی بھینٹ چڑھائی جاتی ہے جسکی عبادت تصنع سے معرا ہے قصہ مختصر یہ کہ
پاکیزگی اور نجاست - دولت اور افلاس نیکی اور بدی - محتاج الامتحان دیانت
اور مجبور الارتکاب جرم وہ خصوصیات ہین جن پر اوس شخص کی نگاہ ضرور پڑے گی
جو لندن کو ہمہ بین نظر سے دیکھے گا -

حقیقت مین اولی الابصار کے لئے ایک بہت بڑے شہر کے تماشے سے
کوئی امر زیادہ نتیجہ خیز نہین کیونکہ ہر ساعت اسکی شکل بدلتی رہتی ہے اور ہر شکل دلچسپی
کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہی ہوتی ہے علی الصباح جب محنت مزدوری والے
لوگ طلوع آفتاب کے ساتھ اپنے گھرون سے باہر نکلتے ہین اور جبکہ معمول اور
دی رتبہ اشخاص شب گذشتہ کی بے اعتدالیون کا خمار ابھی اپنے بسترون مین توڑ
رہے ہوتے ہین تو ایک عجیب کیفیت نظر آتی ہے - دوپہر کے وقت جب ہر کوچہ
و برزن مین دریائے زندگی امنڈا امنڈکر آتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ شہر پناہ
کے باہر کوئی مخفی اثر ایسا تھا جس نے دفعتہً ظاہر ہوکر شہر کی کثیر التعداد شاہراہون
اور گذرگاہون کو جوش حیات سے لبریز کردیا تو کچھ اور ہی سمان ہوتا ہے شام کے وقت

جب عیش پرست لوگ اپنی خواہشون کی باگ ڈھیلی چھوڑکر پھر باہر نکلتے ہین اور رقص وسرود اور نادونوش کی محفل پھر گرم ہوتی ہے تو رنگ ہی اور ہوتا ہے۔ جب رات آتی ہے تو نقشہ بالکل ہی بدلجاتا ہے کیونکہ اس وقت ہر ایک دارالمجذومین اور ہر ایک دارالقمامہ کی گوناگون نجاستین گلی کوچون کو چھالیتی ہین۔ بدمعاشون۔ اچکون۔ اٹھائی گیرون کی سیہ کاریون کا وقت آتا ہے اور ہر ناپاک مسکن اور گذرگاہ جرم کے قدمون کی دھمک سے گونج اوٹھتی ہے۔

رات کے دو بجے کا عمل ہوگا رابنگلہ پر چھاپہ مارے جانے کے تین گھنٹے کے بعد) کہ ایک شخص مینھہ مین جو سلادھار برس رہا تھا شور بور۔ ٹوپی کے چھجے سے آنکھین چھپائے۔ اور ہاتھون کو سردی سے بچانے کے لئے جیبون مین ڈالے دائین بائین نگاہ ڈالتا کوچہ اسمتھ فیلڈ مین پہونچا اور پولس کے سنتری کی آنکھ بچاکر اوس پرانے مکان مین داخل ہوا جسکا ذکر ہم اپنی داستان کے شروع مین کرچکے ہین۔ سامنے کے دروازے کو احتیاط کے ساتھہ بند کرنے اور اوس مین کنڈی لگا دینے کے بعد وہ جلد جلد پہلی منزل کے اوس کمرہ مین پہونچا جہان چار سال چار ماہ قبل والٹر سڈنی نے اوسکو اور اوسکے ساتھی کو مال غنیمت چھپاتے ہوئے دیکھا تھا۔

یہ شخص جس کے کپڑے مینھہ مین تربتر تھے جو مارے سردی کے ٹھٹھر رہا تھا اور جسکی حالت ایسی خراب تھی بل بولٹر قاتل تھا۔

چند منٹ تک اندھیرے مین ادہر اودہر ٹٹولنے کے بعد اوسے دیا سلائی ملے جس سے اوسنے ایک موم بتی روشن کی جو ایک مخفی طاقچہ مین رکھی ہوی تھی۔ شمع کی ٹمٹماتی روشنی نے اس بدمعاش کے چہرہ کو جو تفکر و تردد کی علامات۔ چند دنون سے

ڈاڑھی نہ منڈانے سے کہونٹیان نکل آنے اور مُنہ نہ دہونے کی وجہ سے پہلے ہی کچھہ کم مکروہ تھا اور زیادہ کریہ المنظر کردیا۔ بتی جلائے ہوئے اوسے زیادہ دیر نہ گذرنے پائی تھی کہ اوسنے گلی مین کہڑکی کے نیچے ایک خاص انداز کی سیٹی کی آواز سنی۔ یہ آواز سنتے ہی بولٹر کے چہرے پر اطمینان و مسرت کے آثار نمایان ہوگئے اور وہ یہ کہتا ہوا زینہ سے جلد جلد اوترا "خیر اون مین سے ایک تو آگیا" بولٹر نے جس شخص کے لئے دروازہ کھولا وہ ڈک فلیپر تھا۔ اوس کی حالت جسمانی و روحانی بھی بولٹر کے مقابلہ مین چندان اچھی نہ تھی۔ جب دونون بالاخانہ پر پہونچے تو ڈک فلیپر نے اپنے ساتھی سے پوچھا۔

"بل کچھہ برانڈی بھی ہوگی؟"

بولٹر۔ "ایک گھونٹ بھی نہین۔ اور مزا یہ کہ روٹی بھی نہین"

ڈک۔ "بہاڑ مین جاے روٹی۔ کہانے کو اسوقت مطلق جی نہین چاہتا۔ البتہ پیاس سخت لگ رہی ہے حلق کا خم لنڈہانے کو تیار ہون بشرطیکہ مل جائے۔ رستہ بھر مین یہ سوچتا ہوا آیا کہ ہم تم بھی نرے گیدی ہی نکلے۔ بھلا اس حماقت کا بھی کوئی ٹھکانا ہے کہ بہوت کے ڈر سے ہم اس بدحواسی کے ساتھہ وہان سے بہاگ کھڑے ہوئے۔ یا تو وہ لونڈا جسے دیکھکر ہمارے اوسان ایسے خطا ہوگئے اوس دوسرے کا بھی بہائی تہا جسنے ہم نے چور دروازے مین سے گرادیا تہا اور یا"

بل۔ (قطع کلام کرکے) "اس کی تو مین قسم کہانے کو تیار ہون کہ وہ خود آپ تھا"

ڈک۔ "تو پھر ضرور ہے کہ وہ بچ نکلا ہو"

بل۔ معلوم تو ایسا ہی ہوتا ہے۔ مگر بہائی ڈک اوس کا اچانک نمودار ہوجانا۔ اور پھر

رات کے وقت - ایسی بات نہ تھی کہ ہمارے ہوش نہ اڑ جاتے "

ڈک " بل تم جو چاہو سو کہو لیکن مین تو ہمیشہ اپنے آپکو کو سا کرونگا - بہا گنے والون مین سب سے پہلا نمبر میرا ہی تھا گریا کہ سب سے زیادہ نامردی کا ثبوت مین نے ہی دیا - اب مین کریکسمین کو کیسے منہہ دکھاؤن گا اور کلال خانہ مین کس منہہ سے جاؤن گا "

بل " ڈک اس طرح کڑھنے سے کچھ فائدہ نہین تم تو بڑے منچلے ہوتے تھے اور مجھی ڈھارس بندہایا کرتے تھے - اب کیا یہ کام میرے سپرد کرتے ہو کہ جسکو اس وقت خود تمہاری مدد کی ضرورت ہے مین تم سے اور ٹام سے اپنے گھر کا واقعہ بیان کر چکا ہون اور تمہین بتا چکا ہون کہ کچھ روز تک میرا روپوش ہونا ضرور ہے - مین نہین سمجھتا کہ تم اپنے ایک رفیق کا ساتھہ ایسی حالت مین جبکہ وہ گرفتار مصیبت ہی چھوڑ دوگے "

ڈک - (بل کے ہاتھہ پر ہاتھہ مار کر) " یہ لو مین تمہین اپنا قول دیتا ہون - جو کچھ تمہارا مقصد ہو بیان کرو مین تمہارا ساتھہ دینے کو تیار ہون "

بل " پہلے تو یہ بتاؤ کہ اس مکان مین چند دن تک مین بے کھٹکے رہ بھی سکتا ہون یا نہین - اگر اوس نوجوان نے کوتوالی مین جاکر رپورٹ کردی کہ جن چورون نے اب سے چار پانچ سال اوّل اس گھر مین اوس کی جان لینے کا قصد کیا تھا اونہین نے اوس کے مکان پر چھاپہ مارا تو پولیس دوڑی ہوئی آئے گی اور دو دکش سے لیکر بنیاد کے پتھر تک اس مکان کو چھان مارے گی "

ڈک " تو اس سے کیا ہوتا ہے - ایک ہی دفعہ تو ڈھونڈے گی نہ - ڈھونڈنے دو - اس مکان کے تہ خانہ مین تم ہفتون بلکہ مہینون بلا خوف وخطر اسطرح رہ سکتے ہو کہ کسی کو خبر تک نہ ہو کہ یہان کوئی ہے بھی اس کے علاوہ اگر اوس نوجوان نے اس مکان

کی نشاندہی کی بھی تو کس کو گمان ہوگا کہ تم اسی مکان مین آکر چھپو گے۔ اور یہ مین تم سے کہے دیتا ہون کہ اس مکان کو چھوڑ کر اگر تم کسی اور جگہ چلے گئے تو تمہاری خیر نہین۔ ذرا بھی شبہ ہوا اور پولیس نے تمہین یہانسا یہان تمہین کسی طرحکا خوف نہین کہا نا نہین یہان مین پہونچا دیا کرونگا۔ اور باہر کی جو خبرین ہون گی وہ بھی رات کے وقت آکر تمکو سنا جایا کرونگا۔"

بل "لیکن اس معاملہ کے رفع دفع ہوجانے کے انتظار مین ہفتون بلکہ جیسا تم کہتے ہو مہینون اس اندھیری کوٹھری مین بند پڑا رہنا ایسا خوفناک ہے کہ اوس کے تو خیال سے بھی میرے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوئے جاتے ہین۔"

ڈک "اور سولی پر لٹکنا اس سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔"

بل بولڈر نے ڈک کی زبانی جب یہ الفاظ سُنے تو اوسکے بدن پر لرزہ طاری ہوگیا اور اوسکی گردن مین دفعتہً ایک ایسی اینٹھن سی پیدا ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا پھانسی کا رسا گلے مین ابھی سے پڑتا اوسے محسوس ہو رہا ہے۔ اوس کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا اور چارون طرف پر خوف نگاہین ڈالکر وہ پکار اوٹھا "ڈک تم سچ کہتے ہو جو ہو سو ہو مین یہین چھپا رہون گا۔ جو کچھ باہر گزرے اوسکی اطلاع مجھے آکر دے دیا کرنا۔ اور کل جس طرح بن پڑے کچہری مین جاکر یہ دیکھ آؤ کہ آیا اس معاملہ پر بہت کچھ لے دے ہو رہی ہے۔"

اس قسی القلب بدمعاش نے اپنے ننھے ننھے بچون کی مصیبت زدہ حالت کی نسبت جس مین وہ اس وقت مبتلا تھے ذرا بھی تشویش ظاہر نہین کی۔

ڈک نے اپنے ساتھی کی درخواست کے جواب مین کہا۔ "کل کیسا۔ آج کہو۔

اس وقت رات کے تین بج چکے ہین - کوئی دم مین صبح ہوا چاہتی ہے - اب مجھے تمہاری روٹی کی بھی فکر ہے - کہنے کو تو مین نے کہہ دیا کہ تمہارا کھانا مین یہان پہونچا دیا کرون گا - مگر بات تب ہے کہ کھانا مل بھی جائے - میرے پلے اسوقت ایک ٹکا نہین اور تمہاری جیب بھی خالی ہے اب کیا کیا جائے - بڑی مشکل کا سامنا ہے "

بل - (اپنے ساتھی پر اضطراب آمیز خوف کی نگاہ ڈالکر) " تو کیا مین یہان فاقہ کرکر کے مرجاؤن ؟ "

ڈک - " جو کچھ ملے گا وہ پہلے تمہارے لئے ہوگا - اور اس کا مین ابھی سے جا کے لگا لگاتا ہون - غضب ہے کچھ نہ کچھ مل ہی رہے گا "

اس وقت ایک اوسی قسم کی سیٹی کی آواز جس کے ذریعہ سے ڈک نے اپنے ساتھی بل بولٹر کو دی تھی گلی سے آئی اور ان دونون چورون کو سنائی دی - ڈک جلدی سے اٹھکر دروازہ کھولنے گیا اور تھوڑی دیر مین ٹام کریکسمین کو ساتھ لئے واپس آیا - کمرے مین داخل ہوتے ہی کریکسمین نے دریافت کیا کہ کچھ کھانے پینے کو بھی موجود ہے یا نہین اس کے جواب مین ڈک اور بل نے حسرت بھری آواز مین کہا کہ کچھ بھی نہین - لیکن بجائے اسکے کہ کریکسمین یہ جواب سنکر مایوس ہوتا اوسکے چہرے پر خوشی کے آثار ظاہر ہوئے اور اوس نے ہنس کر کہا -

" مین پریشان حالی مین کسی دوست کا ساتھ کبھی نہین چھوڑتا - دیکھو اسکا ثبوت یہ ہے " یہ کہکر اوسنے اپنے کوٹ کی وسیع و فراخ جیب مین سے کچھ روٹی اور گوشت اور برانڈی کی ایک بہت بڑی بوتل نکالی کچھ بھی پوچھے گچھے یا زیادہ بات چیت کئے بغیر تینون چور کھانے پر اسطرح سے گرے جیسے گدھ مردار پر اور تھوڑی دیر مین سب کچھ چٹ

کر گئے۔ کہانا کہا چکنے کے بعد کریکسمین نے اپنے ساتھیون سے اسطرح خطاب کیا:-
"مین جانتا تھا کہ تم اسی مکان مین آؤ گے کیونکہ جب تک وہ مقدمہ رفع دفع نہ ہولے اوس وقت تک بل کلال خانہ مین اپنی شکل نہین دکھا سکتا۔ اس لئے مین سیدہا تمہارے پاس چلا آیا جب مین کلپٹن والے بنگلہ سے نکل کر — "

ڈک (قطع کلام کرکے) "مگر تم نکلے کیسے؟"

کریکسمین "جیسے تم نکلے۔ جی مین تو آیا تھا کہ تم سے عمر بھر بات نکرون اور کلال خانہ مین جاکر تمہارے برخلاف مخبری کردون لیکن پھر مین نے سوچا کہ کوئی ایسی ہی چیز تمہارے وجہ ہوگی کہ ڈک فلیہ راور بل بولٹر اپنے ساتھی کو نرغہ مین گھرا ہوا چھوڑ کر چنپت ہوگئے ورنہ یون تو اون سے ایسی اُمید نہ تھی۔ آؤ پہلے اون کی بھی سن لون کہ وہ کیا وجہ پیش کرتے ہین۔ رستہ مین مینے ایک شخص کی جیب کتری اور جو بٹوا اوس مین سے مجھے ملا اوس مین بہت سی اشرفیان بھری ہوئی تھین۔ یہ دیکھہ کر میرے دل مین جو کدورت تم دونون کی طرف سے تھی کسی قدر صاف ہوگئی اور مین کلال خانہ پہونچا۔ وہان سے روٹی اور شراب مول لیکر یہان آیا۔"

ڈک "کیا کہنے ہین تمہارے! آج سے مرتے دم تک تمہارا ہر حالت مین ساتھہ دینے کا مین عہد کرتا ہون۔ یا حقیقت مین ہم دونون کا تمہین چھوڑ کر بھاگ جانا بظاہر ایک نہایت ناجیانہ فعل تھا۔ لیکن بات یہ ہے کہ اوسوقت ایک ایسی چیز ہمارے دیکھنے مین آئی جس نے ہمارے حواس پراگندہ کردئے۔ مین نے اور بل نے تم کو اوس نوجوان کا قصہ تو سنایا ہی تھا جسے ہم نے چار پانچ سال قبل چور دروازے مین سے نیچے گرادیا تھا۔"

کریکسمین "ہان وہ واقعہ مجھے خوب یاد ہے"

ڈک "تو آج رات ہم نے اوسی کو دیکھا"

کریکسمین "آج رات! کیا اوسی مکان مین جہان ہم چہاپہ مارنے گئے تھے"

ڈک "اندہیرے مین جس شخص کو تم نے پکڑ رکھا تہا وہی تہا"

کریکسمین "تو پہر وہ بچ کر نکل گیا ہوگا - یہ تو ہو نہین سکتا کہ ہم لوگون نے کوئی بہوت دیکھا ہین قسم کہانے کو تیار ہون کہ جس شخص کو مین نے دیکھا وہ جیتا جاگتا گوشت اور خون کا انسان تہا"

ڈک "ہمارا ابہی غور کرنے کے بعد اب یہی خیال ہے - لیکن ٹام تم ہم سے ناراض تو نہین ہو؟"

کریکسمین "ہرگز نہین - تم نے میری پوری طرح سے تشفی کردی - یہ پندرہ اشرفیان ہین جو اوس شخص کے بٹوے مین تہین جس کی رسته مین مین نے جیب کتری - اس مین سے نصف حصہ تمہارا ہے - لیکن یہ تو کہو کہ بل اب کیا کرے گا"

ڈک نے اسکے جواب مین اپنی انگلی سے تہ خانہ کی طرف اشارہ کیا جسے ٹام نے بخوبی سمجہ کر بطرز استحسان سر ہلا دیا -

برانڈی کے نشاط انگیز دور سے تینون بدمعاشون پر سرور کی کیفیت طاری ہوگئی اور پائپ مین گاہ بگاہ تمباکو بہر بہر کر پینے سے یہ سرور اور بہی بڑہ چلا - دہر اودہر کی باتین کرتے کرتے اب اونکو ہنسی مذاق کی سوجہی اور صحبت یہان تک گرم ہوئی کہ بل بولٹر نے جو اپنی موجودہ خطرناک حالت کی وجہ سے اپنی پریشانی و انتشار کو کسی عارضی تفریح کے سامان سے رفع کرنے کی مسلسل کوشش مین مصروف تہا کریکسمین سے فرمایش

کی کہ کوئی گیت سناؤ۔ کرکیسین کی آواز ذرا اچھی تھی اور اپنے ساتھیون مین وہ اپنے اس کمال پر اترایا بھی کرتا تھا۔ چنانچہ اوس نے نیچے سرون مین (اس خوف سے کہ مبادا پولیس کی روند کے کان تک اوس کی آواز پہونچ جائے) یہ گیت گانا شروع کیا۔

ہم ڈاکہ ڈالنے والے ہین ہم چوری کرنیوالے ہین
ہم چھاپہ مارنے والے ہین ہم جیب کترنیوالے ہین
ہم بانی کارلیٹرے ہین مشاق اوٹھائی گیرے ہین
ہم دیکر چھیننے والے ہین ہم لے کے مکرنیوالے ہین
آنکھون مین پولیس کی جھونکتی ہین ہم مٹھیان خاک کی بھر بھر کر
اور ایسا ہی موقعہ آن پڑی تو مار کے مرنیوالے ہین
سن پاتی ہین نام ہمارا جب تو خوف کے مارے کانپ اوٹھتے ہین سبھی
مفلس محتاج۔ روپے والی سب ہم سے ڈرنیوالے ہین
پی کر وسکی سلگا کے چرٹ ہم ہنستے ہین اور گاتے ہین
اس طرح سے ساری ساری رات بسر ہم کرنیوالے ہین

اس طور سے ان تینون چورون نے رات کا پچھلا پہر اسمتھ فیلڈ کے پرانے مکان مین گذارا آخر کار سینٹ پال کے گرجا کے گھنٹے نے چھ بجائے اور اگرچہ طلوع آفتاب کو بھی ایک گھنٹہ اور باقی تھا لیکن بہ نظر احتیاط اونہون نے ابھی سے اپنی اپنی راہ لینے کا قصد کیا۔ کرکیسین اور ڈک کے درمیان شب آیندہ ایک اور مکان پر چھاپہ مارنے کے متعلق ضروری قرارداد ہو گیا اور ڈک نے بل بولٹر سے حتمی وعدہ کر لیا کہ اس نئی مہم پر روانہ ہونے سے پہلے ایک دفعہ مین تمہارے پاس ضرور آؤن گا۔

جب یہ معاملات طے ہو چکے تو قاتل کے چھپائے جانے کا وقت آیا۔ ہم سابق مین بیان کر چکے ہین کہ جس کمرے مین یہ بدمعاش آکر جمع ہوا کرتے تھے اوسکے آتشدان کی جالی کو ہٹایا جا سکتا تھا اور ہٹانے پر ایک وسیع جوف نظر آتا تھا۔ اس جوف کی تہ مین ایک چور دروازہ تھا جسے کھولکر ایک تنگ و تار زینہ طے کرنے کے بعد ایک چھوٹا سا حجرہ آتا تھا۔ یہ حجرہ اوس کوٹھڑی کے پہلو مین ایک دیوار کے فصل سے تھا جس سے

والٹر سڈلی نے ایسے حیرت انگیز طریقہ پر نجات پائی تھی۔ اس حجرہ کا طول چودہ فٹ اور عرض ڈھائی فٹ ہوگا۔ اور ایک چھوٹی سی کھڑکی کی راہ سے جس مین لوہے کی سلاخین لگی ہوئی تھین اور جس کا رخ خندق کی طرف تھا اس مین تازہ ہوا آتی تھی۔ لیکن یہ ہوا بھی جو خندق کی بدبو سے لدی ہوئی تھی اوس عفونت اور رطوبت کو زایل نہ کر سکتی تھی جو اس تنگ و تاریک زندان مین موجود تھی۔ اس سے واضح ہوگا کہ اگرچہ اس حجرہ مین آرام و آسایش کے ساتھہ رہنا ناممکن تھا لیکن جان کا اندیشہ بھی نہین تھا اور مجبوری کی حالت مین آدمی ہفتون بلکہ مہینون اس مین چھپا رہ سکتا تھا اور کم از کم نیوگیٹ کے جیلخانہ سے تو یہ جگہ اچھی ہی تھی۔

لیکن اگرچہ نہایت ہی مجبوری کی حالت مین یہ حجرہ ایک اچھی خاصی جائے پناہ کا کام دیتا تھا پھر بھی اسکے ساتھہ یہ خوفناک شرط لگی ہوئی تھی کہ اس مین پناہ لینے والا اپنی مرضی سے اس مین سے نکل نہین سکتا تھا۔ وہ بالکل اون لوگون کے قبضۂ اختیار مین ہوتا تھا جنہین اوسکا راز معلوم ہوا اور اگر ان لوگون کو کوئی حادثہ پیش آجاتا مثلاً مرگ مفاجات اون کو دفعتہً آلیتی تو پھر اس خوفناک زندان کے مقید کی قسمت مین سوائے اسکے اور کچھہ نہ تھا کہ فاقہ کر کر کے مرجائے یا مثلاً اگر وہ لوگ عدالت کے پنجہ مین گرفتار ہوجاتے تو اس صورت مین سوائے اسکے اپنے مقید ساتھی کی اور کوئی خدمت نہ کر سکتے تھے کہ اوس کے مقام اخفا کا راز مجبوراً ظاہر کردین۔

جب آتشدان کی جالی اپنی جگہ پر سے ہٹائی گئی تو بل بولٹر کا جسم مارے خوف کے کانپ اوٹھا۔ اوس قید تنہائی کا تصور اوسے مارے ڈالتا تھا جسکا نیچے کے تنگ و تاریک حجرے مین خدا جانے کب تک کاٹنا اوس کی قسمت مین لکھا تھا۔ القصہ

جب آتشدان ہٹایا گیا اور چور دروازہ کھلا تو بل کے منھ سے بے اختیار نکلا "یہان تو غضب کی سردی ہے اور زمین تو دیکھو کیسی گیلی ہے" لیکن اس ڈر سے کہ کہین اوسکے ساتھی اوسے بزدل تصور کرکے اوس سے نفرت نہ کرنے لگین وہ جی کڑا کرکے دھم سے جوف مین کود پڑا اور وہین سے کریسمین اور فلیر سی اوس نے ہاتھہ ملایا۔

ڈک نے تسلی کے طور پر اوس سے کہا کہ یار یہ پائپ اور تمباکو بھی اپنے ساتھہ رکھہ لو اور کریسمین نے برانڈی کی بوتل دیکر کہا کہ یہ لو تھوڑی سی شراب شیشہ مین بچ رہی ہے اس سے اپنا غم غلط کرنا۔ اس پر ڈک نے کہا کہ شام کے وقت مین اور بہت سی برانڈی تمہین لادونگا۔

یہ چیزین ہمراہ لیکر قاتل زینہ کی راہ سے تہ خانہ مین چلا گیا اور ڈک اور کریسمین نے ملکر پہلے تو پورا دروازہ بند کردیا اور پھر معمول سے زیادہ احتیاط کے ساتھہ آتشدان کو اوس کے اصلی مقام پر نصب کردیا۔

اس کے بعد کریسمین اور ڈک فلیرز نے اس پرانے مکان سے جس کی دیوارین انھون نے اپنے ایک ہمجنس کو ایسے عجیب و غریب طور پر گویا زندہ چن دیا تھا نکل کر اپنی اپنی راہ لی۔

چوبیسوان باب

شہادت قرائنی

اب ہم مسٹر ڈنگہم کی طرف متوجہ ہوتے ہین جسسے ہم نے اوس کے نوجوان آقا کے اس علت مین گرفتار کر لیے جانے کی وجہ سے کہ اوس نے جعلی نوٹ چلایا تہا نہایت اضطراب اور تشویش کی حالت مین چہوڑا تہا۔

عہدہ دار پولیس نے اپنے جبر ماتحت کو مکان کی تلاشی لینے کے لئے چہوڑا تہا اوس نے سب سے پہلے تو وہ دو چٹھیان جو چڑہا کہم کے کتبخانہ مین میز پر پڑی ہوئی تہین اُٹھالین ان مین سے ایک مسز آرلنگٹن اور دوسری مسٹر مانرو کے نام کی تھی۔ اس کے بعد اوسنے تمام مکان کی ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک تلاشی لی جس کے ختم ہو چکنے پر اوسنے جعلی نوٹون کے تیار کرنے کی مشین اور خود جعلی نوٹون کی ایک تعداد کثیر کے نہ برآمد ہونے پر سخت حیرت ہوئی۔ بہرحال اس تلاشی مین تین گھنٹے صرف ہوئے اور اسکے بعد وہ مکان سے نہایت مایوسی اور ترشروئی کے ساتہہ روانہ ہوا کیونکہ بحالت موجودہ وہ شہادت مین سوائے دو چٹھیون کے اور کچہہ پیش نہ کر سکتا تہا اور ممکن تہا کہ ان چٹھیون سے بھی ثبوت بہم نہ پہونچے یا نہ پہونچے۔

جب یہ نامبارک ملاقاتی مکان سے رخصت ہو چکا تو خانسامان نے باوجود دیر ہو جانے کے (کیونکہ آفتاب غروب ہو چکا تہا) گاڑی لگانے کے لئے سائیس کو حکم دیا اور بلا تاخیر مزید شہر کی طرف روانہ ہوا۔ پولیس کی کچہری مین پہونچنے پر اوسنے

پکھری کو بند پایا لیکن دریافت کرنے پر اوسے معلوم ہوا کہ رچرڈ مارکھم کا مقدمہ اوس کے اس بیان کی بنا پر کل گیارہ بجے تک ملتوی کر دیا گیا ہے کہ وہ اپنی صفائی مین ایک ایسے گواہ کو پیش کرے گا جو اوسکی براءت کا پورا پورا ثبوت دے گا۔ خانساماں کو یہ بھی معلوم ہوا کہ اوس وقت تک رچرڈ مارکھم کلارکن ول کے محبس مین زیر حراست رکھا جائے گا۔ یہ خبر پاتے ہی ڈنگھم ایک دفعہ گاڑی مین پھر سوار ہوا اور تھوڑی دیر مین محبس کلارکن دل کے پھاٹک پر پہونچا۔ گاڑی سے اوترتے ہی اوس نے مہتمم محبس کے دروازہ کو اس بے تحاشا طور پر کھٹکھٹانا شروع کیا کہ آسندورونذ کو بے اختیار گمان ہوا کہ کوئی پاگل دروازہ توڑ رہا ہے۔ کچھہ دیر کے بعد ایک چوکری نے آکر دروازہ کھولا اور ڈنگھم سے کہا کہ اب قیدیون سے ملنے کا وقت نہین رہا۔ ڈنگھم متحیر ہوکر اصرار کرنے کو تھا کہ لڑکی نے پھٹ سے دروازہ بند کر دیا اور بیچارے خانساماں کو سوائے اس کے اب اور کوئی چارہ نہ رہا کہ اپنا سامنھہ لیکر سیدہا گھر کو سدھارے۔

دوسرے دن نو بجے صبح کے مسٹر ڈنگھم قہوہ خانہ "سرونٹس آمس" مین داخل ہوا اور مالک قہوہ خانہ سے مسٹر میکچرل وکیل کا پتہ پوچھا۔ پتہ معلوم کرکے وہ سیدہا وکیل کے گھر پر پہونچا۔ صبح بستر سے اٹھتے ہی بڈھے خانساماں کو یہ خیال پیدا ہوا تھا کہ اوسکے نوجوان آقا کو کسی مشیر قانونی کی ضرورت ہوگی اور چونکہ خوش قسمتی سے وہ اس باوقار طبقہ سے کسی رکن کو بھی نہ جانتا تھا اس لیے حیران ہوا کہ اس کمی کو کسطرح پورا کرے۔ اس عالم تشویر مین اوسے دفعۃً مسٹر میکچرل کا خیال آیا اور اپنے انتخاب کی موزونیت یا عدم موزونیت کو سوچے سمجھے بغیر اوس نے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہین سیدہا مسٹر میکچرل کے مکان کا رخ کیا۔ وہان پہونچکر وہ بغیر اطلاع کئے میکچرل

کے کمرہ مین گھسا ہوا چلا گیا۔ وکیل نے اوس کی اس بے تکلفی پر متحیر ہوکر پوچھا۔
"کہیئے آپ کیا چاہتے ہین؟"
وٹنگھم "قانون چاہتا ہون اور کیا چاہتا ہون"
میکچرل "تو قانون تو یہان اسقدر ہے کہ کہین اور کم ہوگا۔ لیکن یہ تو بتائے آپ وہی صاحب ہین ناجن کی صحبت سے دو چار روز ہوئے مین قہوہ خانہ" سرونٹس آرمس" مین شام کے وقت مستفیض ہوا تھا"
وٹنگھم (ٹوپی فرش پر پھینک کر اور آرام کرسی پر دراز ہوکر) "ہان وہی ہون"
میکچرل "اگر آپ قانونی مشورہ لینے آئے ہین تو یقین مانئے کہ احقر کے غریب خانہ سے زیادہ موزون مقام اس مطلب کے لئے آپ کے واسطے اور کوئی نہ ہوسکتا تھا لیکن اتنا آپ کو پیش از پیش جتلا دینا ضروری سمجھتا ہون کہ مشورہ کی فیس مین نقد لے لینے کا عادی ہون"
وٹنگھم "مجھے اس مین کوئی عذر نہین آپ کا محنتانہ کہین رہا ہوا جاتا ہے۔ پہلے مین اپنی کہاوت (حکایت) آپ کو سنا لون اوسکے بعد آپ مجھے بتا سکتے ہین کہ سب سے زیادہ مناسب طریقہ کارگذاری (کارروائی) کا کیا ہوسکتا ہے۔ مجھے تو قانون اور انصاف چاہیئے"
وکیل "قانون کی تو کوئی کمی نہین۔ جسقدر چاہو ملے گا۔ لیکن انصاف مین اللہ کلام ہے۔ یہ مین نہین کہہ سکتا کہ آپ کی دادرسی بھی ہوگی یا نہین"
خانساماں "جناب آپ کی اس تقریر (تقریر) سے تو میری عقل چکرا (چکرا) گئی۔ آج تک مجھے یہی خیال تھا کہ قانون اور انصاف مین کچھ فرق نہین دونون ایک ہین

وکیل :- آپ کا یہ خیال صحیح نہیں - سنئے! قانون بنایا انسان ہے لیکن انصاف الہام ربانی ہے - جسے آپ آج قانون کہتے ہیں وہی کل بدل جاتا ہے - قانون نہیں رہتا حالانکہ جس شئے کا نام انصاف ہے وہ کسی حالت میں نہیں بدلتی - زید کو بکر سے پانچ پاونڈ قرض لینے ہیں مگر بکر قرض ادا نہیں کرتا اسلئے زید چارہ کار قانونی اختیار کر کے عدالت دیوانی میں بکر پر نالش کر کے انصاف طلب کرتا ہے - اب سنئے کہ عدالت کس طرح انصاف کرتی ہے - عدالت کرتی ہے کہ اگر بکر قرض ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا تو قرض کی مقدار پانچ پاونڈ سے بڑھا کر فوراً دس پاونڈ کر دیتی ہے اور اگر اوس میں زیر سماعت کی ادا کرنے کی مقدرت نہ ہو تو اوس کی رفع تکالیف کے خیال سے اوسے جیل خانہ حوالات میں بھیج دیتی ہے - یہ قانون تو بیشک ہے لیکن آپ ہی کہیئے کہ کیا انصاف اسی کو کہتے ہیں "

نائب حاکم :- " آپ کا کہنا بالکل بیجا (بجا) ہے - مجھے اس سے ذرا اختلاف (اختلاف) نہیں "

وکیل (جسے اپنی لسانی کے اظہار کا بدرجہ غایت شوق تھا - تقریر کو جاری رکھکر) " جناب والا آپ نے قانون کی حالت ملاحظہ فرمائی - قانون ہر ایک چیز پر قادر ہے اور انصاف کی اس کے ظلم و تشدد کے ہاتھوں یہ گت ہو رہی ہے کہ اگر وہ قانون پر حملہ مجرمانہ کی نالش دائر کرے تو ہم اوسے حق بجانب کہیں گے - اور لو اور خود مذہب بھی قانون ہی کا ساختہ پرداختہ ہے کیونکہ کسی شخص کی مجال نہیں جو یہ دعوے کرے کہ خدا کی صفات یا اختیار عبادات کو قانون سے تناقض یا تخالف ہے - اور چونکہ قانون میں آئے دن تغیرات اور انقلابات برپا ہوتے رہتے ہیں لہذا اسی طرح خدا کی فطرت

بھی ہو قانون کی مقرر کی ہوئی سے متغیر ہوتی رہتی ہے پس انسان کی نسبت یہ کہا
ہو سکتا ہے کہ وہ ان دستوں سے جو قانون کے مقرر کئے ہوئے ہین بہشت
کو جاتا ہے یا دوزخ کو ۔

خانساماں ۔ (بیل کی [illegible] ہوئے) [illegible] آپ
[illegible] حلال [illegible] (غش غش) کرتا ہون اور
آپ کی [illegible] کرتا ہون لیکن اس میں
آپ کی [illegible] ہو تو میں [illegible] کرنا چاہتا ہون ۔

وکیل ۔ [illegible] ابھی تھوڑی دیر اور ستائے۔ اتنی دیر سے
آپ چوکے ہین تو کچھ اور بھی لے لینا چاہیے۔ ان قانون کے [illegible]
[illegible] کرنے کی [illegible] زیادہ طاقت
[illegible] ثابت کر دکھاؤن گا کہ اخلاق پر جس قانون اوسی طرح
[illegible] آپ اس کا اندازہ کر لیجئے کہ خیر و شر کے معیار کا
[illegible] قوت ممیزہ کا نہین۔ اگر مین کسی کو قتل کرڈالون
[illegible] اس جرم کی پاداش مین [illegible]
[illegible] نہین کرتا۔ بلکہ بالقیاس سپاہی جو میدان جنگ
[illegible] کو مار ڈالتا ہے مرتکب جرم نہین ہوتا اس سے ظاہر ہے
[illegible] کو قتل پر [illegible] کا اطلاق صرف اوس صورت مین ہوتا ہے جبکہ ضوابط
[illegible] جائز نہ قرار دین یا صاف لفظون مین یون کہیے کہ جب وہ مطابق قانون
[illegible]

مسٹر میکچنل کی زبان جو قینچی کی طرح چل رہی تھی اس وقت کچھ دیر کے لئے رکی اور بیچارے وٹنگھم نے موقعہ پاکر پانچ سو پونڈ کے جعلی نوٹ چلانے کی علت مین اپنے آقا کے گرفتار کرلئے جانے کا واقعہ اوسے سنایا۔ میکچنل نے سنکر کہا کہ مقدمہ تو نہایت نازک معلوم ہوتا ہے لیکن مجھ سے جو کچھ ہو سکے گا کرون گا۔ وٹنگھم نے جواب دیا کہ مقدمہ کی پیشی گیارہ بجے ہے اسوقت ساڑھے نو بجے ہین وقت کم رہ گیا ہے جلدی چلیئے۔

القصہ وکیل اور خانساماں گاڑی مین سوار ہوئے اور کچھ دیر کے بعد پولیس کی کچہری کے دروازے پر جو محلہ بو اسٹریٹ مین واقع تھی جا اترے۔ اور کوتوالی کے ایک کانسٹبل نے اونکو رچرڈ مارکہم سے ملاقات کرنے کے لئے اوس حوالات مین جو کچہری سے متعلق تھی داخل کیا۔

رچرڈ کا چہرہ زرد اور اوترا ہوا تھا۔ بال پریشان تھے اور لباس سے بھی پریشان حالی ٹپک رہی تھی۔ لیکن وٹنگھم پر مصیبت کی یہ خفیف علامات کیا اثر ڈال سکتی تھین جبکہ اس سے بھی زیادہ خوفناک منظر اوس کی آنکھون کے سامنے موجود تھا جس نے اوس کا دل ہلا دیا۔ اپنے پیارے اور ذی عزت آقا کے ہاتھ مین ہتھکڑیان پڑی ہوئی دیکھکر وٹنگھم زار و قطار رونے لگا اور بے اختیار پکار اٹھا۔

"میان رچرڈ مین آپ کی یہ کیا حالت دیکھ رہا ہون۔ میرے مقدور (میری تقدیر) مین یہ روزہ (روز) بد دیکھنا بھی لکھا تھا۔ مگر میان یہ جرم آپ سے کیسے سرزد (سرزد) ہو سکتا تھا۔ مین جانتا ہون کہ آپ اس سے بالکل معرا (مبرا) ہین"

رچرڈ۔ (نہایت درجہ متاثر ہوکر)" وٹنگھم اس قدر رنج مت کرو۔ میری بیگناہی

بہت جلد ثابت ہو جاے گی۔ مین نے مسٹر چیسٹر کو بلا بھیجا ہے اور وہ تھوڑی دیر مین آے جاتے ہین اون سے معلوم ہو جائے گا کہ یہ دو نوٹ میرے پاس کسطرح آئے"

وٹنگہم (متعجب ہو کر) "دو نوٹ؟"

رچرڈ۔ "اُن ایک پچاس پاونڈ کا نوٹ اور بھی میرے ہتھے مین تھا جو چیسٹر نے مجھے دیا تھا وہ بھی جعلی نکلا۔ معلوم ہوتا ہے کہ مسٹر چیسٹر کو خود دھوکا ہوا۔"

مسٹر چیسٹر کا نام سنتے ہی وٹنگہم کا ماتھا ٹھنکا اور اوس نے اضطراب کے لہجہ مین رچرڈ کا قطع کلام کر کے کہا۔

"میان مجھے ڈر ہے کہ یہ ونچسٹر یا کڈرمنسٹر یا جو کچھ بھی اوس کا نام ہو کبھی کوئی ایسی بات نہ کرے گا جو حق ہو۔ لیکن مین آپ کے لئے ایک نہایت فضول (فاضل) قانون دان کو اپنے ساتھ لایا ہون۔ (میکچرل کی طرف اشارہ کر کے) یہ صاحب اپنے قانون کے زور سے آپ کو اس قسمہ (مخمصہ) سے مناحات (نجات) دلوادین گے اور مجھے ان کی قبولیت (قابلیت) کا تجربہ بھی ہو چکا ہے"

اب مارکہم اور میکچرل مین گفتگو شروع ہوئی لیکن بیچارے رچرڈ نے اپنی شومی قسمت کی حکایت جس نے اوسے اس بلا مین پھنسا دیا تھا شروع کی ہی تھی کہ اتنے مین حوالات کا حارس داخل ہوا اور اوسے اپنے ساتھ میجسٹریٹ کے اجلاس پر لیگیا رچرڈ کو اوس کٹہرے کے پیچھے کھڑا کیا گیا جو سنگین جرایم کے مرتکبین کے لئے مخصوص تھا اور مسٹر میکچرل نے بلجاجت اور انکسار کے ساتھ میجسٹریٹ سے عرض کی کہ مین پیروکار صفائی ہون۔

یہان ہم ناظرین کو یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہین کہ میکچرل اون کم حیثیت اور فرومایہ

وکیلون مین سے تھا جو اگرچہ [illegible] پر پیشہ وکالت کے لئے [illegible] نہیں ہوتے لیکن [illegible] پر عمل کیا کرتے ہین کہ جال مین [illegible] حلال ہے۔ اس قسم کے وکلا دیوانی اور فوجداری صدر الدوانی [illegible] ہر ایک مقدمہ کی پیروی کرتے پھرتے ہین اور جب تک [illegible] اوس وقت تک اس بات کو خاطر مین نہین لاتے کہ پیشہ [illegible] اور [illegible] اور [illegible] ہوتی ہے۔

[illegible] کا گمان [illegible] تھا اور اگر کوئی [illegible] مقدمہ کو چھوڑتا تو [illegible] کے [illegible] ہوتے ہی [illegible] کے [illegible] پہونچانے کی کوشش مین [illegible] مقدمہ کو [illegible]

[illegible] اور [illegible] یوسف [illegible] ایک [illegible] اوس [illegible] کہنے کے [illegible] اب [illegible] اوس [illegible] اوسکی [illegible] کی [illegible]

مقدمہ کی تکمیل کی اس مقام پر ضرورت نہین معلوم ہوتی [illegible] چڑھ کے خلاف پیش ہوئی اور یہ تھی کہ دو دن ہوتے ہین کہ وہ [illegible] لینے کے [illegible] کے مہاجن کی دوکان پر گیا اور خزانچی سے اوس نے بینک آف بنگال کا [illegible] پاؤنڈ کا نوٹ بھنوایا اور نوٹ کی پشت پر اپنا نام لکھدیا۔ [illegible]

صبح کو معلوم ہوا کہ نوٹ جعلی ہے۔ اسپر اوسے گرفتار کر لیا گیا۔ اور اوس وقت اوسکے پاس سے ایک اور نوٹ پچاس پاونڈ کا کہ وہ بھی جعلی تھا برآمد ہوا۔ دو چشمدان بھی مقدمہ استغاثہ پیش کیگئین جن مین سے ایک تو مسٹر آرلنگٹن کے نام کی تھی اور دوسرے مسٹر مارڈر کے نام کی۔ وکیل استغاثہ نے کہا کہ ان چٹھیون سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیدی کا ارادہ تھا کہ ملک سے دفعتہً باہر چلا جائے جو ایک تعجب انگیز امر تھا بلکہ اوسکے مضمون سے اس بات کا بھی ثبوت بہم پہونچتا ہے کہ قیدی کے قصد فرار کی وجہ وہ جرم تھا جس کے ارتکاب کا الزام اوسپر عاید کیا گیا ہے۔

وکیل استغاثہ نے ان دونون چٹھیون کے اصلی مضمون کی جسطرح سے اپنے مفید مطلب تاویل کی اوسے سن کر جیرڈ کو بے انتہا تعجب ہوا اور اس عالم استعجاب مین جب بیچہٹ نے اوسے شہادت صفائی پیش کرنے کو کہا تو اس امر کو فراموش کر کے کہ میکچرل اوس کی وکالت کے لئے موجود ہے اوس نے مسٹر چیچسٹر سے کہا "اس وقت آپ ہی کہ نہ سکتے ہین صاحب مگر یہ کار صاحب استغاثہ کی تفسیر سے ظاہر ہوتے ہین علت مضمون ہے ۔ ۔ ۔ ۔ کر سکتے ہین"

مسٹر چیچسٹر۔ (نہایت تلخی اور ڈھٹائی سے اپنی موچھون پر تاو دیکر) "مجھے اس واقعہ کا بالکل علم نہین"

جیرڈ۔ (اپنے گنہگار جوڈوشس دوست کے انداز اور لہجہ سے نوحیرت ہوکر) "آپ کو علم نہین؟ کیا آپ نے مجھے وہ پانچ سو پونڈ کا نوٹ اس لئے نہین دیا تھا کہ آپ اسکے لئے بھنا لاون اور کیا نقد پچاس اشرفیون کے عوض مین دوسرا

نوٹ آپ ہی نے مجھے نہین دیا تھا؟"

رچرڈ کے اس سوال کا جواب مسٹر چیپٹر نے حقارت کے ساتھہ نفی مین دیا جسے سنکر میجسٹریٹ نے اپنا سر ہلا دیا۔ پیرو کار استغاثہ نے معنی خیز طور پر ناس لی۔ میکچرل نے اپنی یادداشت کی کتاب مین کچھہ لکھہ لیا۔ ٹنگہم نے دبی زبان سے کہا "ہات تیرے بدماش (بدمعاش) اکسمنسٹر کی" اور رچرڈ نے حیران و ششدر ہو کر پھر پوچھا۔

"یہ مین کیا سن رہا ہون۔ مسٹر چیپٹر آپ کا حافظہ آپ کو کام نہین دے رہا ہے کیا وہ وقت آپ کو بھول گیا۔ جب مسٹر تالبٹ نے آپکو پانچ سو پاؤنڈ کا نوٹ دیا تھا"

چیپٹر "مسٹر تالبٹ نے مجھے کبھی کوئی نوٹ نہین دیا"

رچرڈ (طیش مین آکر) "جھوٹ! سراسر جھوٹ!"

اسکے بعد رچرڈ نے میجسٹریٹ کو کل واقعات بالتفصیل سنائے کہ کسطرح اوس سے ایک نوٹ بھنوایا گیا اور دوسرا اوسکے قبضہ مین آیا۔

میجسٹریٹ "تمہاری یہ حکایت ایسی نہین کہ باور کی جاسکے۔ اب تمہارا فیصلہ جوری کے ہاتھہ مین ہے۔ کوشش کر کے دیکھنا کہ اہل جوری تمہاری بات کو صحیح تصور کرتے ہین یا نہین تم دورہ سپرد کئے گئے"

قبل اسکے کہ رچرڈ اس کا جواب دینے پاتا جارج حوالات نے اوسے کٹہرے سے باہر نکال دیا اور دوسرا مقدمہ پیش ہوا۔ رچرڈ حوالات مین واپس بھیجا گیا اور خانسامان اور میکچرل کو زندان مین اوس کے ساتھہ واپس جانے کی اجازت دی گئی۔

پچیسوان باب

ساحرہ

جب رچرڈ زندان مین داخل ہوا تو اوسکے غم والم کی کچھ انتہا نہ تھی۔ اضطراب اور کرب کے عالم مین زندان کے اندر پھرتا تھا اور ہاتھہ ملتا ہوا کہتا تھا۔ "ہائے مین اب اپنی بیگناہی کس طرح ثابت کرسکون گا۔ اور دنیا کو کیسے یقین دلاسکون گا۔ کہ دام بلا مین مجھے زمانہ کے خوفناک اتفاقات نے سازش کرکے پھنسا دیا ہے۔ مسٹر مانرو کو مین کیونکر اس جان خراش واقعہ کی اطلاع دون۔ اب مین اپنے اہنائے جنس کو منھہ بھی نہین دکھا سکتا۔ اس ذلت اور رسوائی کے بعد زندگی دشوار ہوجائیگی"

بیچارہ خانساماں اپنے آقا کی یہ مصیبت دیکھہ کر رو دیا اور کہنے لگا "میان رچرڈ! "میان رچرڈ! خدا کے لئے اسقدر غم مت کرو۔ آپ کی بیگناہی مقدمہ کی آخری حقیقت (تحقیقات) کے وقت ثبت (ثابت) ہوجائے گی۔ اور چوری آپ کو بری کردے گی۔ آپ کیون دلگیر ہورہے ہین۔ اس سے میری چھاتی پھٹی جاتی ہے"

رچرڈ اپنے غم مین اس قدر محو تھا کہ خانساماں کے یہ تسلی دہ الفاظ اوسے سنائی تک نہین دئے چنانچہ وہ اپنے درد دل اور جوش الم کا اظہار بدستور اسطرح کرتا رہا۔ "اور یہ روز بد مجھے اوس خبیث۔ پاجی دغاباز چیپٹر نے دکھایا۔ اور اوس کا بدتمیز ساتھی ٹالبٹ بھی پاجی پن مین اوس سے کم نہین اور بیرونٹ بھی ان بدمعاشون

کا یار غار معلوم ہوتا ہے۔"

اتنا کہکر چرڈ دفعتہً رک گیا اور پٹائی پر جو دیوار سے ملی ہوئی رکھی تھی بیٹھ گیا۔

اوسکے چہرہ پر مردنی سی چھا گئی اور غش کی حالت اوس پر طاری ہوگئی۔ یہ دیکھکر ونکھم نے جلدی سے اوس کے کوٹ کے بٹن کھولے اور پہرہ کے سپاہی نے جو پاس کھڑا تھا ازراہ انسانیت پانی کا ایک گلاس لاکر دیا۔ پانی کے چھینٹے منہ پر دئے جانے سے چرڈ کو ہوش آیا اور اب اوس نے اون خطرات کا جو چاردن طرف سے اوسے گھیرے ہوتے تھے اندازہ کرنا شروع کیا اور یہ خیالات اوسکے دماغ مین دوڑنے لگے۔ "چیسٹر۔ ٹالبٹ اور بیرونٹ کو مین خوب جان گیا تینون کے تینون بدمعاش ہین جنہون نے مجھے سیدھا پاکر پھانس لیا۔ مگر کیا ڈالٹا کو بھی اس فریب کا جو مجھے دیا گیا تھا علم تھا۔ نہین نہین وہ ان بدمعاشون کی شریک نہین ہوسکتی۔ اوس کو ان خبیثون نے صرف اپنے منصوبہ کی تکمیل کا آلہ بنایا ہوگا۔ ایسی حالت مین ضرور ہے کہ مین اوسکو متنبہ کرکے ایک ایسے شخص سے علیحدہ ہوجانے کا موقعہ دون جو ضرور ہے کہ انجام کار اوسے بدنام اور تباہ کرے۔"

یہ سوچ کر اوس نے ایک خط جلد جلد مسٹر آرلنگٹن کے نام لکھا۔ اس کے بعد ایک دوسری چٹھی مسز مانرو کو لکھی جس مین اپنے مصیبت ناک حالت قلمبند کرکے مسٹر مانرو سے یہہ التجا کی کہ جو حالات میرے متعلق آپ اخبارون مین دیکھین اون کی بنا پر میری نسبت کوئی بری رائے نہ قایم کرلین۔ خط لکھنے کے بعد

رچرڈ نے وٹنگھم سے مخاطب ہو کر کہا۔ "وٹنگھم اب کچھ عرصہ کے لئے ضرور ہے کہ
مین تم سے جدا ہون۔ یہ خط مسٹر مانرو کے نام کا ہے۔ اسے ڈاکخانہ کے صندوق
مین ڈالدینا اور یہ چٹھی جو مسز آرلنگٹن کے نام ہے خود بانڈ اسٹریٹ مین جا کر مسز
آرلنگٹن کے ہاتھہ مین دینا" اس طرف سے ہٹ کر رچرڈ میکچرنل کی طرف
اس طرح مخاطب ہوا۔

"جناب مین آپ کے آج یہان تشریف لانے کا مشکور ہون۔ وٹنگھم کی زبانی
آپ کو میرے ولی مسٹر مانرو کے مکان کا پتہ معلوم ہو گا جو آپ سے مشورہ کرینگے
کہ اس بارہ مین کیا طریقہ کارروائی اختیار کرنا چاہیئے۔ روپیہ کے متعلق بھی جو
ضرورت آپکو ہوگی مسٹر مانرو رفع کر دینگے"

رچرڈ نے یہ باتین نہایت استقلال سے کین اور وٹنگھم کو اس دل کی مضبوطی
پر جو اوسکے نوجوان آقا نے ان ہدایات کے دینے کے وقت ظاہر کی نہایت
تعجب ہوا۔ رخصت ہوتے وقت کہن سال خانساماں کے چہرے پر ٹپ ٹپ
آنسو گرنے شروع ہوئے اور خود رچرڈ اپنے آنسو بمشکل روک سکا۔

پولیس کی کچہری کے پھاٹک سے باہر نکل کر خانساماں نے وکیل سے پوچھا
"حقیت (حقیقت) مین آپ کی رائے اس معاملہ کے متعلق (متعلق) کیا ہے"

وکیل "میری رائے یہ ہے کہ تجویز تو روپیہ رولنے کی اچھی نکالی گئی تھی لیکن
افسوس ہے کہ زیادہ کامیابی نہ ہوئی"

خانساماں۔ (متحیر ہو کر) "اس سے آپ کا کیا مطلب (مطلب) ہے؟"

وکیل۔ "آپ کو مجھ سے کوئی بات چھپانی تو چاہیئے نہین۔ اس لئے میرے

ایک دو سوالات کا جواب صحیح صحیح دیجئے کیونکہ مقدمہ کی کامیابی اسی پر منحصر ہے ان نوٹون کے بنانے اور بیچنے سے جو روپیہ ملا اوس مین سے آپکو بھی معقول حصّہ ملا ہوگا اور یہ مسٹر مانرو بھی اس کمپنی مین شریک ہون گے"

خانساماں۔ (میکچرل کی ان باتون سے حیران و متعجب ہوکر) "مسٹر میکچرل کیا یہ ممکن ہے کہ آپ مجھکو ادر — "

وکیل۔ (قطع کلام کرکے اور سر ہلاکر) "لیکن معاملہ بڑا پیچیدہ ہے۔ اس کا سلجھانا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے مگر حضرت شکر کیجئے کہ آپ نہین پھنس گئے۔ اگر کہین آپ بھی دھر لئے جاتے تو واللہ معاملہ اور زیادہ بگڑ جاتا۔ یہ تو خیر گذری کہ شرکاء جرم مین سے صرف ایک ہی پر آنچ آئی"

خانساماں۔ "ٹیڑھی کھیر! پھنس گئے! دھر لئے جاتے! آنچ آئی! وکیل صاحب آپ یہ کیسی باتین کر رہے ہین۔ مبالغۃً (غالبًا) آپ کا یہ خیال ہے کہ میرے آقا نے حقیقت (حقیقت) مین اوس جرم کا ارتباک (ارتکاب) کیا جو اون سے مناسب (منسوب) کیا جاتا ہے"

وکیل۔ "البتہ مین ایسا ہی سمجھتا ہون۔ کیا میرے سر مین دماغ نہین کہ مین ایسی موٹی بات کو بھی سمجھ نہ سکون"

خانساماں۔ (تھوڑے سے توقف کے بعد) "اس مسالے (مسئلہ) پر بحث کرنا وصول (فضول) ہے۔ یہ کارڈ لیجئے اسپر مسٹر مانرو کا پتہ لکھا ہوا ہے۔ شاید اون سے ملنے کے بعد آپکی رائے بدل جائے گی"

یہ کہکر ونگھم وکیل سے رخصت ہوا اور کچھ دیر مین بانڈ اسٹریٹ مین پہونچا جہان

مسز آرلنگٹن کے دروازہ پر اوس نے دستک دی۔ تھوڑی دیر مین ایک نوکر نے دروازہ کھولا اور اوپر کی منزل کے ایک کمرہ مین جہان مسز آرلنگٹن بیٹھی ہوئی تھی اوسکو پہونچا دیا۔ وٹنگہم نے سلام کرکے چٹھی ساحرہ کی طرف بڑہائی اور کہا "یہ چٹھی مجھے نخاس (خاص) آپ کے ہاتھ مین دینے کا حکم ہوا تھا"

ساحرہ "کیا یہ چٹھی تمہارے آقا کی ہے"

وٹنگہم "جی ہان حضور"

ساحرہ۔ (کانپتے ہوئے ہاتھ سے چٹھی لیکر) "مسٹر مارکہم اس وقت کہان ہین؟"

وٹنگہم۔ (آستین سے آنسو پونچھکر) "بیگم صاحب اس وقت تو وہ بواسٹریٹ کی پولیس کی کچہری کی حوالات مین ہین لیکن شام تک نیوگیٹ کے مجسٹریٹ (مجلس) مین بھیج دئے جاوین گے"

ساحرہ۔ (مضطربانہ آواز مین) "اے میرے اللہ! تو یہ سب واقعہ سچ ہے"

اس کے بعد اوس نے فوراً چٹھی کہول کر پڑھی جس کا مضمون حسب ذیل تہا۔

"جن لوگون سے تم ایسا گہرا میل جول رکھتی ہو اور جن پر مین نے اپنی بدنصیبی سے حد سے زیادہ بھروسا کیا اون مین سے ایک کی پاجیانہ غداری نے مجھے گرفتار بلا کردیا اور عجب نہین کہ تمہارے ساتھہ بہی ایک نہ ایک دن ایسا ہی سلوک ہو۔ مین ایک لمحہ کے لئے بہی باور نہین کرسکتا کہ ان بدمعاشون کے مجرمانہ منصوبون کا تمکو علم ہے کیونکہ تمہارے دل کی حالت مجہپر روشن ہے اور مین جانتا ہون کہ ایسے بدمعاشون کی سیہ کاریون مین شریک ہونا تو درکنار تم اس شرکت کے خیال تک

کو حقارت کی نظر سے دیکھو گی۔ تمہاری صفائی باطن اور تمہارا بے لوث طرز عمل اس وقت تمہاری حمایت کے لئے میرے سامنے موجود ہے۔ تمہارا چہرہ جس کی یاد میرے دل میں پتھر کی لکیر ہو رہی ہے اور جسے میں اپنے تصور کی نگاہوں سے اس وقت اسی طرح دیکھ رہا ہوں گویا حقیقت میں میرے سامنے ہے تمہاری نسبت کسی قسم کا شبہ پیدا ہونے نہیں دیتا۔ اس لئے بہ نظر رفاقت و اخلاص میں ان لوگوں کی طرف سے تمہیں وقت پر خبردار کئے دیتا ہوں۔ ابھی قطع تعلق کا وقت ہے بعد میں میری طرح پچتانے سے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

"رچرڈ مارکھم"

خط پڑھ کر ڈائنا نے خانساماں سے پوچھا۔ "پھر اپنے آقا سے تم کب ملو گے؟"

خانساماں۔ "خدا نے چاہا تو کل کے روز۔"

ڈائنا۔ "تو میرا اون سے سلام کہدینا اور کہنا کہ آپکو بہت یاد کرتی تمہیں اور اس چٹھی کے بھیجنے کے لئے آپ کی نہایت درجہ ممنون احسان تمہیں۔" (کچھ دیر ٹھہر کر) "اور اگر میری ناچیز مدد کسی طرح سے کام آسکتی ہو تو مہربانی کر کے بلا تامل تم میرے پاس چلے آؤ بلکہ مجھے اُمید ہے کہ تم اکثر آکر اس نامبارک معاملہ کے حالات کی اطلاع دے جایا کرو گے ورنہ مجھے بڑی پریشانی ہو گی۔"

خانساماں۔ "بیگم صاحب آپ کو تو اقین (یقین) ہے نا کہ یہ سیاہ ترکاری (سیہ کاری) میان رچرڈ سے سزرد (سرزد) نہیں ہو سکتی۔"

ڈائنا۔ "مجھے تمہاری آقا کی بیگناہی کا ایسا ہی یقین ہے جیسا اس بات کا کہ آفتاب روشن ہے۔"

خانساماں ۔ بیگم صاحب آپ کے اس اقین (یقین) نے میرا دل خوش کردیا۔ خدا آپکو اس کا اجر (اجر) دے اور آپ پر اپنی مرحمت (رحمت) نزول (نازل) کرے "

یہ کہکر خانساماں خوش خوش رخصت ہوا۔ یہ خیال اس وفادار ملازم کے لئے حقیقت مین کچھ کم موجب مسرت نہ تھا کہ دنیا مین کم از کم ایک شخص تو ایسا موجود ہے جسے اوسکے آقا کی بیگناہی کا یقین ہے۔

کچھ دیر تک محو غور و فکر رہنے کے بعد ڈانیا دوسرے کمرے مین گئی جہان سر رابرٹ ہاربرو مسٹر چیچسٹر اور ٹاملیٹ بیٹھے ہوئے تھے ڈانیا کے دلکش چہرے سے ملال ظاہر ہو رہا تھا اور اوس کے لب زیرین مین کچھ اس طرح کی جنبش ہو رہی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اوس کا دل طرح طرح کی زبردست کیفیات سے متاثر ہو رہا ہے۔ یہہ دیکھکر بیرونٹ نے کہا۔

" ڈانیا تمہاری چیتون بدلی ہوئی نظر آتی ہے یہ کیون ؟"

ڈانیا۔ (کوچ پر بیٹھکر) "صاحبو یہان سے ابھی ابھی ایک ایسا شخص ہوکر گیا ہے جس کا نام سنکر آپ لوگون کو تعجب ہوگا"

چیچسٹر (گھبراکر) "کون تھا ؟"

بیرونٹ ۔ "کوئی کوتوالی کا افسر نہ ہو"

ڈانیا۔ "یہ شخص مسٹر مارکہم کے پاس آیا تھا اور شکل و شباہت سے اون کے گھر کا وہ قدیم ملازم معلوم ہوتا تھا جس کا ذکر کرتے مین نے مسٹر مارکہم کو اکثر سنا ہے"

چیچسٹر ۔ "واللہ وٹنگہم تھا۔ اور آیا کس لئے تھا۔

ڈاینا۔ "اپنے آقا کے پاس سے ایک خط لایا تھا جی ہو تو پڑھ لو"
یہ کہکر اوسنے چٹھی فرط حقارت سے چیمپئر کی طرف پھینکدی۔ اور مالبٹ نے اوس سے باواز بلند پڑھنے کو کہا۔ اسپر چیمپئر نے بلند آواز سے چٹھی پڑھنی شروع کی اور جب ختم کر چکا تو بیرونٹ نے خشمگین ہوکر ڈاینا سے اسطرح خطاب کیا
"اس لونڈے کو کیا حق ہے کہ تم کو اس بے تکلفی کا خط لکھے اور ہم پر ایسی آوازے کسے"
ڈاینا (تلخی سے) "تم کو تو اس امر کا اعتراف کرنا چاہیئے کہ اس خط کی عبارت سے دوستانہ خلوص ظاہر ہوتا ہے"
بیرونٹ "دوستانہ خلوص کی ایسی تیسی۔ اب لگین آپ مجھکو بھی اڑان گھائیاں بتانے۔ یہی کیون نہین صاف صاف کہا جاتا کہ مارکہم کے کرارے نین پر ریجھ گئی ہو۔ اور اس لئے مجھ پر منھ آنے کا کوئی بہانہ ڈھونڈتی ہو۔ اب مجھ سنو۔ تمہارے اسراف اور فضول خرچیون نے مجھے مفلس کر ڈالا اور مجبوراً روپیہ پیدا کرنے کی کوئی نہ کوئی تدبیر مجھے کرنی پڑی۔ کسی نہ کسی پر تو آفت آتی ہی۔ ہمارے بدلے مارکہم پر آئی تو کیا برا ہوا"
ڈاینا۔ (فرط حقارت سے) "خدا کی شان جو شخص اپنی کرتوتون سے خود پریشانیون اور مصیبتون مین مبتلا ہو وہ اپنا الزام میرے سر تھوپے۔ کیون صاحب یہ تو بتایئے کہ آیا مین نے تم کو ان مکرون کے استعمال کی اجازت اس کمینہ مقصد سے نہین دی کہ تم میرے حسن کو اون نوجوانون کی ترغیب کے لئے کام مین لاؤ جنہین تم پھانس کر اس لئے یہان لاتے رہے کہ اون سے جوے مین روپیہ لوٹو۔ تمہاری سازشون مین شریک ہونے پر جس کمزوری نے مجھکو آمادہ کیا اوسکا خیال کانٹے کی طرح میرے

ضمیر مین کھٹکتا رہتا ہے لیکن جب بعلی نوٹون کے منصوبہ کا حال تم نے مجہ سے بیان کیا تو ایسی پاجیانہ تجویز کی مین نے سخت مخالفت کی اور اگر تم نے مجہکو قسمین کھا کھا کر یقین نہ دلا دیا ہوتا کہ کم از کم مارکہم کے متعلق تم نے اس خیال کو ترک کر دیا ہے تو باوجود تمہاری دھمکیون اور مخالفتون کے مین نے اوسے متنبہ اور خبردار کر دیا ہوتا۔"

اس تقریر کے اثنا مین ڈانیا کا جوش برابر بڑہتا گیا اور بیرونٹ کی طنبث آمیز باتون کے اس جواب کے خاتمہ پر پہونچتے وقت اوسکے غیظ و غضب اور نفرت و حقارت کی کچھہ انتہا نہ رہی۔ اوس کے سینہ مین غصہ کا تلاطم برپا تھا۔ اوس کی آنکھین لال ہو رہی تھین اور اوس کے ہونٹ اپنی جنبش سے ناقابل بیان حقارت کا اظہار کر رہے تھے۔

بیرونٹ۔ (چمپیٹر سے مخاطب ہوکر) "یار چمپیٹر یہ چونچلے بہی دیکھے۔ اب تمہاری ہی رنڈیان ہمین اخلاق کا سبق سکہانے لگین۔ عجب تماشا ہے۔"

ڈانیا۔ "اوس مجبوری کا منھہ کالا جس نے مجہے تمہاری داشتہ بنایا لیکن اس قسم کی بدمعاشی اور سیہ کاری مین شریک ہونے کے بجائے مین محنت مزدوری کر کے پیٹ پالنا بدرجہا بہتر سمجہون گی۔"

بیرونٹ۔ "میری طرف سے ایک دفعہ نہین لاکھہ دفعہ جاکر مزدوری کرو۔"

یہ کہکر بیرونٹ نے اپنی ٹوپی سنبھالی اور چلنے کے قصد سے اٹھہ کھڑا ہوا۔ ڈانیا اوس کے آخری وحشیانہ جملے کا جواب دینے کو تھی لیکن پہر اوسنے اپنے تئین ضبط کیا کیونکہ جواب دینے سے سوائے اس کے اور کچھہ حاصل نہ تھا کہ اوس شخص کی یاوہ گوئی کا اپنے آپ کو اور زیادہ مورد بنائے جو اس درجہ بیٹھا تھا کہ ایک عورت ذات

کو اوسکی بے عصمتی پر جو خود اوس کے استلذاذ کا باعث ہوئی طعنہ دینے سے
نہ جھجکا غصہ اور غضب و حقارت کا جو طوفان ڈانٹا کے سینہ مین جوش زن تھا
اوسکے زور سے ڈانٹا کی زبان پر سخت لفظ آتے تھے لیکن دانتون مین زبان
کو دبا کر اوس نے ان لفظون کو روک روک لیا۔

غرضکہ بیرونٹ نے اُٹھکر چیمپٹر سے کہا "چلو یار چیمپٹر یہان سے چلدین۔
(ٹالبٹ سے مخاطب ہوکر) ٹالبٹ تم بیٹھے ہوئے کیا دیکھ رہے ہو اٹھو تم بھی چلو
یہ جگہ اب ہم مین سے کسی کے قابل نہین (استہزا کی راہ سے ڈانیا کی طرف مخاطب
ہوکر) بیگم صاحب مین آداب عرض کرتا ہون۔ اب آپ اس مکان مین کبھی مجھے
نہ دیکھین گی"

ڈانیا۔ (بہ مشکل اپنے غصہ کو ضبط کرکے) "آپ تشریف لے جائے۔ مجھے بھی
خواہش نہین کہ آپ پھر یہان آئین"

بیرونٹ "اور مجھے اس بات کے کہنے کی تو ضرورت نہین کہ۔"

ڈانیا۔ (قطع کلام کرکے) "مین آپ کا مطلب سمجھی۔ میری طرف سے بے کھٹکے
رہیئے۔ میرے مذہب مین یہ روا نہین کہ کسی کے راز فاش کیا کرون۔"

یہ سن کر بیرونٹ نے رسمی طور پر اپنے سر کو خم کیا اور چیمپٹر اور ٹالبٹ کے ہمراہ
کمرے سے نکل گیا۔

اب ساحرہ اکیلی رہ گئی۔ کوچ پر لیٹ کر وہ بہت دیر تک کسی سوچ مین پڑی رہی۔
اوسکی بڑی بڑی اخضری آنکھون کی پلکون پر ایک آنسو نمودار ہوا۔ اوس نے جھٹ
اپنے لونڈر مین بسے ہوئے سفید رومال سے اسے پونچھہ ڈالا۔ گاہ بگاہ اوس کے

لب لعل کو حقارت نما جنبش ہوئی تھی اور سینے سے رہ رہ کر آہین ابھرتی تہین۔ اگر اوس نے آنسوؤن کو جو اوس کے عارض تک پہونچنے کے شوق مین امنڈے چلے آتے تہے بہنے دیا ہوتا تو دل کی بھڑاس نکل گئی ہوتی اور ۔۔۔ اسقدر تکلیف نہ ہوتی لیکن غصّہ کا یہ زہر اگلنے کے بجائے اوس نے اندر ہی رہنے دیا جس سے اوسے ایسا محسوس ہوتا تہا کہ دم گھٹا جارہا ہے۔ لیکن جذبات کی اس اندرونی کشمکش نے اوس کے حسن کو اور دوبالا کردیا اور اوسکے چہرے پر تمتماہٹ کی وجہ سے عجب رونق برس رہی تھی اور اوس کی سنہری اور رسیلی آنکھین دو تابناک ستارون کی طرح چمک رہی تہین۔

آخر کار اوسنے اپنے دل سے اس طرح باتین کرنی شروع کین "اسطرح انتقام لینا حقیقت مین میرے شایان نہین۔ اس وقت تک مین نے اوس کا نمک کہایا ہے اور اوسکے پاس بطور بیاہتا لی بی کے رہی ہون۔ اگر مین نے اوس کا اور اُسکے ساتہیون کا راز افشا کردیا تو گویا بہت بڑی غداری کی۔

اسکے علاوہ میرے بیان محض کو جس کے ثبوت مین مین کوئی قوی شہادت بہم نہین پہونچا سکتی ایک خاندانی۔ صاحب خطاب۔ اور ذی مرتبہ شخص کے انکار کے مقابلہ مین کیون کوئی باور کرنے لگا۔ انتقام کی گھڑی کبھی نہ کبھی ضرور آئیگی اور ہار بروز آج کے دن کو پچتائے گا۔ جبکہ اوسنے مجہپر ایسے بزدلانہ حملے کئے اور مجھے ذلیل ورسوا کیا۔"

یہ کہکر وہ رکی اور پھر کسی سوچ مین محو ہوگئی لیکن کچھ دیر کے بعد دفعتہً اوس کے چہرے پر اطمینان کی شعاعین نمودار ہوئین اور وہ کوچ پر اوٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس

انداز نشست سے اوس کا سایہ کسی قدر اُٹھ گیا جس سے اوس کی ساق سیمین کے نورانی اور گداز تناسب کی ایک جھلک نظر آگئی اور پھر اوسکے نازک پاؤن جو ہلکے گلابی رنگ کی نفیس ریشمی جرابون اور وارنش دار کرگابی مین مقید تھے سیماب کی سی حرکت کے ساتھ قالین پر پڑے۔ جو اطمینان کی کیفیت اوس کے چہرے پر ظاہر ہوئی تھی وہ بتدریج نشو ونما پاکر مسرت کی شکل مین منتقل ہوگئی جس نے اوس کے دلفریب عارض کی درخشانی کو اور زیادہ جلا دے دی۔ متبسم ہوکر اوس نے اپنے لب کی مہر خموشی کو پھر توڑا اور آواز بلند کہنے لگی۔

"شاید اوسے یہ خیال ہے کہ مین منت وسماجت سے اوسے اپنے پاس پھر بلانے کی کوشش کرون گی اور شاید وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ اوس کی مدد کے بغیر میرا گذارا ہو ہی نہین سکتا۔ (ہنس کر) سر روپرٹ ہار بروہ! تم اگر ایسا سمجھو تو تمہاری سخت غلطی ہے۔ وضع کا پاس مجھکو بھی ہے اور تن آسانی کی خاطر اظہار عجز و فروتنی کرکے رسوا ہونا میرے مذہب مین روا نہین۔ تمہین اس پر غرہ ہے کہ تمہاری دولت کی وجہ سے مین نے عیش وعشرت اور آسایش مین زندگی بسر کی لیکن کل ہی اس سے بھی بلند مرتبہ پر پہونچ کر مین نے نہ دکھا دیا ہو تو میرا نام ڈائنا آرلنگٹن نہین"

یہ کہہ کر وہ اُٹھی اور ایک خوش نما صندوقچے کو جس پر چاندی کا کام تھا کھولا۔ اس صندوقچے کے ایک مخفی خانہ مین سے اوس نے چند خطوط نکالے جو کاغذ کے رنگ اور تحریر کے اعتبار سے بالکل جدا جدا تھے۔ بعض خطون کے لفافون پر کسی امیر کا نشان خاندانی سنہری تحریر مین ثبت تھا اور نشانون مین سے بعض پر تاج کی بھی علامت تھی۔ ساحرہ نے ان خطوط کو بغور ایک ایک کرکے دیکھا اور ان مین سے ایک

کو منتخب کرکے باقی سب خطون کو آگ مین جھونک دیا۔ اس خط کو جو آگ کے شعلون کی نذر ہونے سے بچ رہا تھا ساحرہ نے مکرر پڑہا اور کہا۔

"بازی اسی کے ہاتھہ رہی۔ یہ خط سفید سادہ کاغذ پر لکھا ہوا ہے اور معطر و معنبر بھی نہین۔ لیکن طرز تحریر سے لکھنے والے کی شان مردانگی ٹپکی پڑتی ہے۔ بلاشبہ ارل آف وارنگٹن بازی لیگیا۔ دولتمند ہے۔ شادی کی قید سے آزاد ہے۔ وجیہہ و شکیل ہے اور ابھی تک عالم شباب مین ہے۔ اس سے زیادہ مجھے اور کیا چاہیئے اب تامل کی گنجایش نہین"

یہ کہکر ساحرہ نے فوراً حسب ذیل خط لکھا۔

"مین نے یور لارڈ شپ کے ہفتہ گذشتہ کے محبت نامہ کا جواب بلا تاخیر دیا ہوتا لیکن نزلہ کی تحریک اور انتشار خاطر کی وجہ سے قاصر رہی۔ ڈاکٹر کی توجہ سے پہلے شکایت تو جاتی رہی۔ البتہ دوسری شکایت ابھی تک باقی ہے۔ جو صرف حضور کی تشریف آوری سے رفع ہوسکتی ہے"

"ڈانیا آرلنگٹن"

یہ چٹھی ارل آف وارلنگٹن کی طرف روانہ کرکے ساحرہ اپنی خوابگاہ کو گئی تاکہ جس امیر پر اپنا جادو ڈالنے کا اوس نے یکایک عزم کرلیا تہا اوس کے دل کی تسخیر کے لئے اپنی قدرتی رعنائیون کو بناؤ سنگار سے دوبالا کرنے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھے۔

اوسی روز شام کے آٹھہ بجے ایک شاندار گاڑی مسز آرلنگٹن کے مکان کے دروازہ پر آکر ٹھہری۔ اس گاڑی مین سے ارل آف وارنگٹن اترا اور مکان مین داخل ہوکر ایک ملازم کی رہنمائی سے ملاقات کے کمرے مین جہان ساحرہ بیٹھی ہوئی تھی

پہونچا۔ ساحرہ کے حسن وجمال کا آفتاب اس وقت نصف النہار پر تھا اس سے پہلے کبھی وہ اس درجہ دلفریب اور دلکش نظر نہ آئی تھی۔ سیاہ مخمل کا ایک قیمتی سایہ جس کا گریبان اس قدر نیچا تھا کہ اوس کے جوبن کی آدھی بہار لٹی جا رہی تھی اوس کے گورے رنگ کو اپنی بہترین ہیت مین دکھا رہا تھا۔ اوس کے کانون مین الماس کے آویزے پڑے ہوئے تھے اور الماس ہی کا ایک مرصع جھومر اوس کی پیشانی پر جو صبح سعادت کو شرماتی تھی بصد آب وتاب چمک رہا تھا اوس کی نیلی آنکھون کے رسیلے پن کی اس وقت کچھہ عجب جنون انگیز کیفیت تھی اور اوس کی کرشمہ سنج قامت پر اوس کا لباس فاخرہ سمند ناز پر ایک اوتازیانہ کا کام دے رہا تھا۔ غرضکہ اس وقت وہ سچ مچ کی ساحرہ معلوم ہوتی تھی۔

ارل آف وارنگٹن جو ایک وقت اوس سے پہلے بھی مل چکا تھا حسن اور ناز کے اس نئے عالم مین اوسے دیکھکر ہزار جان سے اوسپر عاشق ہوگیا۔ دوسرے ہی دن ڈانیا محلہ البرمرل اسٹریٹ مین اُٹھہ گئی جہان ارل آف وارنگٹن کے خدام نے ایک عالیشان مکان اوس کے لئے آن کی آن مین سجا دیا۔ اور اس طرح ڈانیا ارل آف وارنگٹن کی معشوقہ بن گئی۔

چھبیسوان باب

نیوگیٹ

نیوگیٹ ! اس نام مین ایسا کیا رکھا ہے کہ سن کر روح کانپ اٹھتی ہے۔ کیونکہ بظاہر یہ دو سادہ سے لفظون نیو گیٹ سے مرکب ہے جن کے معنی ہین نیا پھاٹک اور اگر کسی اور عمارت کا یہی نام ہو تو کچھ خیال بھی نہ گذرے۔ پس معلوم ہوتا ہے کہ جن امور نے لفظ نیوگیٹ کو خوفناک بنا دیا ہے وہ اسکے متعلقہ خیالات اور تصورات ہین

اس نام کے سنتے ہی ہیبتناک سے ہیبتناک سیہ کاری اور سنگین سے سنگین جرم کی تصویر آنکھون کے سامنے پھر جاتی ہے۔ انتہا درجہ کے قسی القلب اور سفاک مجرمون سے بھرے ہوئے صحن اور حجرے تنگ و تار رستے جن مین دن بھر گاس کی روشنی جلتی رہتی ہے اور جنکے فرش کے نیچے اون قاتلون اور ڈاکوؤن کی ہڈیان سڑ گل رہی ہین جنہون نے سولی پر چڑھکر اپنے جرایم کا کفارہ ادا کیا۔ بڑی بڑی الماریان جن مین ان مجرمون کے چہرون کی اوس وقت کی کیفیت ظاہر کرنے والے مجسمے رکھے ہوئے ہین جبکہ پھانسی پانے کے بعد اونہین دار سے نیچے اوتارا گیا۔ عنقریب موت کی سزا پانے والے خونیون کے ہولناک زندان۔ کلیسا کا حجرہ جس مین اون کو آخری وعظ سنایا جاتا ہے جو اسکے سننے کے لئے ابھی تک زندہ ہین لیکن کل تک اس دنیا سے سدھارنے والے ہین۔ اطوار و سلاسل کے آپس مین بجنے

کا جان خراش شور۔ بڑے بڑے لوہے کی سلاخون والے دروازون کے بند ہونے
کی ہیبت زا آواز۔ سب سے شستہ نالہ وزاری۔ آہین اور دعائین۔ یاس و نا امیدی کی
صدائین اور اسی قسم کی اور باتون کے خیالات نیو گیٹ کے نام کے ساتھ معاً
دل مین پیدا ہو جاتے ہین۔

اگر یہ بات سچ ہو کہ مُردون کی روحون کو خاص خاص مقاصد سے خاص خاص
موقعون پر دنیا مین آنے کی اجازت ملتی ہے۔ اگر اوہام پرستون کا یہ یقین بے بنیاد
نہ ہو کہ جو گناہ گار لوگ پیوند زمین ہو چکے ہین اون کی روحین بہوت پریت بنکر رات
مین ظاہر ہوا کرتی ہین تو آدہی رات کے وقت سب سے زیادہ خوفناک اور دل کے
ہلا دینے والا منظر دنیا کے پردہ پر اگر کوئی مقام ہو سکتا ہے تو وہ مقام نیو گیٹ ہی۔
اگر حقیقت مین ایسا ہو تو نیو گیٹ کے سنگین فرش کی سلین شق ہو جائین اور قاتلون
کی روحین کفن اوڑھے ہوئے اپنی قبرون مین سے باہر نکلین۔ بہوت پریت اوس
حجرے کے سامنے جہان مدیون قید ہے پھانسی کی ٹکٹکی نصب کرین اور جہنم سے ایک
جلاد آکر مافوق العادت مشعلون کی ناپاک روشنی مین ان خبیثون کو مکروار پر کھینچے اور
اوس عذاب کا پہلا مزا چکھائے جو دوسری زندگی مین اونکے لئے مقرر ہے۔ چاند کا
آسمان پر نشان تک نہ ہو لیکن نیو گیٹ کی فقط اندر کے صحن کی طرف کھلنے والی
کھڑکیون مین سے سرخ روشنی نمودار ہو جس کی نسبت نہ معلوم ہو کہ کہان سے آرہی ہے۔
محبس کے تمام رستون مین دور دور تک جہنم کے جشن کا شور برپا ہو۔ مُردون کے ڈھانچے
کفن پھینکے بیڑیان کھڑکھڑاتے پھرین اور تمام قاتل اور ڈاکو یکے بعد دیگرے
اون تنگناؤن مین سے گذرین جنہین اونہون نے اپنی دنیوی زندگی کی آخری

شفاخانہ حکیم و اتالیق صاحب مرادآباد

خضاب

بہت محنت اور تجربہ کے بعد یہ خضاب تیار کیا گیا ہے۔ یونانی تو خضاب بہت سے فروخت ہوتے ہین کوئی جلد کو بگاڑتا ہے کوئی بالونکو خراب کردیتا ہے کسی کی بدبو ناقابل برداشت ہوتی ہے ہمارا خضاب ان سب برائیون سے پاک ہے خوشبو اعلیٰ درجہ کی چند منٹ مین کھڑے کھڑے بالونکو سیاہ کرتا ہے قیام بھی ایک ہفتہ ہے بال ملایم مثل ریشم کے رہتے ہین جلد پر کوئی اثر نہین ہوتا۔ اس خضاب کو ایک دفعہ کے استعمال کے بعد شائقین دوسرے خضاب کو ہرگز ہرگز تجویز نہ دینگے قیمت صرف لاگت ہے بڑا بنڈل معہ برش و پیالی وغیرہ ۱۴ چھوٹا بنڈل معہ برش وغیرہ ۸ چھوٹا بنڈل علاوہ برش ۴

ترویدی ہیر آئل یعنی بالونکے لگانے کا تیل خوشبودار مقوی دماغ

ہمارے تیل کو ایک مرتبہ آزمائے کیونکہ یہ تیل تجربہ کار حکیمون کے ہاتھ کا بنایا ہوا ہے اور نہایت مقوی اور مفرح ادویات سے طیار کیا گیا ہے ہر موسم کیلئے مفید ہے لگانیسے نہ زکام پیدا ہوتا ہے نہ بال سفید ہوتے ہین بلکہ دماغ پر مالش کرنے سے دلکو فرحت نظر کو تازگی اور روح کو شگفتگی حاصل ہوتی ہے۔ دردسر کمزوری دماغ آنکھون کے آگے تلملونکا اندھیرا آنا یادنگا گرنا وغیرہ وغیرہ اسکے استعمال سے دور ہوجاتے ہین دماغی کام کرنیوالون کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے خوشبو مین لاجواب جو عرصہ تک قایم رہتی ہے قیمت فی شیشی کلان (چار اونس ۱۰ تولہ) عہ قیمت فی شیشی خورد (دو اونس یعنی ۵ تولہ) ۱۳ (نوٹ) بخار کی بیہوشی دسر سام مین مالش کرنے سے اس تیل کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

ترویدی نروائن ٹانک پلز یعنی حبوب ترویدی مقوی اعصاب

یون تو ان امراض کی ہزارہا ادویہ استعمال مین دیکھی جاتی ہین مگر جسنے بھی نہایت کوشش اور جانفشانی سے یہ گولیان تیار کی ہین جو امراض ذیل کے لئے نہایت مفید ہین ضعف ہر قسم۔ کمزوری دماغ۔ عام ناطاقتی سر گھومنا پیشاب کا زیادہ آنا۔ ضعف اعصاب بصر۔ جوانی کی غلط کاریان۔ فی بکس ۲۸ عدد قیمت عہ (محصول ڈاک ذمہ خریدار)

المشتہر حکیم جگناتھ ترویدی۔ تمولی اسٹریٹ مرادآباد

مخزن

لاہور سے ہر انگریزی مہینے مین ایکبار شایع ہوتا ہے
ملک کے مستند اور مشہور نامہ نگارون کے علاوہ
ایک معقول تعداد نئے اور ہونہار اہل قلم کی اس کی
اعانت مین مصروف ہو۔ یونیورسٹیون کی ڈگریان پائے
ہوئے اصحاب جنکو آج ملکی علم ادب سے غافل سمجھا
جاتا تھا۔ شوق سے اسکے بنانے مین شریک ہو رہے
ہین اور کوئی رسالہ ایسا نہین ہوتا جس مین کم از کم دو چار
مضمون ڈگری یافتہ اصحاب کی طرف سے نہ ہون۔
مضامین عام دلچسپی کے ہوتے ہین اور کوشش کیجاتی ہے
کہ ہر قسم کے مذاق کے لئے کچھ نہ کچھ ہر پرچہ مین موجود ہو۔ رسالہ
کا حجم (۱۸ × ۲۲) کی تقطیع پر مع سرورق ساٹھ صفحہ کا ہے
قیمت عمدہ دیسی ولایتی کاغذ پر بلا محصول تین روپیہ اور
دوم درجہ کے کاغذ پر دو روپیہ ہے اس حجم کا کوئی اور رسالہ
ایسی لکھائی اور چھپائی کے ساتھ ان قیمتون پر نہین دیا
جاتا۔ محصول دونون صورتون مین ۶ رسالانہ ہے۔
نمونہ کے پرچہ کیلئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئین

شیخ عبد القادر مالک و ایڈیٹر مخزن لاہور

بچون کا اخبار

کارخانہ پیسہ اخبار سے یہ نیا ماہوار رسالہ بچون کے
خاص مطالعہ کے لئے شایع ہونا شروع ہوا ہے پہلا نمبر
ماہ مئی مین شایع ہو چکا ہے معزز ہمعصرون نے پہلے پرچہ
کو نگاہ پسندیدگی سے دیکھا ہے اور متفقہ طور پر تسلیم
کیا ہے کہ بچون کے اخبار کی ملک مین بہت
ضرورت تھی کوشش کیجائیگی کہ اسے ہر پہلو
سے بچون کیلئے دلچسپ بنایا جائے اور دلچسپی
کے ساتھ ساتھ تعلیمی فائدہ بھی حاصل ہو افسران
محکمہ تعلیم نے بھی اس ارادہ سے بہت ہمدردی ظاہر
فرمائی ہے مگر اسکی پوری کامیابی ملک اور اہل ملک
کی قدر دانی پر منحصر ہے۔ اس کی لکھائی چھپائی
کی عمدگی کا خاص اہتمام کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ۸ صفحہ
کا (۱۸ × ۲۲) کی تقطیع پر ہے اور اسکی قیمت
سالانہ پیشگی ۱ عہ مع محصول ڈاک ہے۔ خریدار بنام مشتہر آنی چاہئین۔

المشتہر

منیجر پیسہ اخبار۔ لاہور

اشتہار

فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی جو ۱۳۰۵ف سے اردی بہشت ۱۳۱۱ف تک صادر ہوئے ہے اونکا خلاصہ مولوی محمد عبدالرحیم صاحب وکیل ہائیکورٹ نے بطور ڈائیجسٹ کے دو مختلف جلدون مین چھپوا کر عمدۃ النظائر کے نام سے موسوم کیا ہے ان جلدون کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ فیصلہ جات دیوانی اور فوجداری کی ایک ایک جلد بالکل علیحدہ مرتب کی گئی ہے اس ترتیب سے وہ مشکلین رفع ہوگئی ہین جو مختلف جلدون مین تلاش کے وقت پیش آیا کرتی تھین صاحب موصوف نے ہم مضمون اور ہم مطلب فیصلہ جات کو ردیف وار مسلسل ایک جگہ جمع کردیا ہے جس فیصلہ مین حکام مجلس عالیہ عدالت نے مختلف مسائل قانونی کو سلجھایا تھا اور جو باعتبار مضامین کے مختلف ابواب اور ردیفون مین آسکتا تھا ایسے فیصلے کو الفاظ کی رعایت سے مختلف ردیفون مین لکھا گیا ہے کتاب کے شروع مین ایک فہرست ابواب کی اور ایک فہرست مضامین کی بھی لگادی گئی ہے جسکی وجہ سے تلاش مین اور زیادہ سہولت ہوگئی ہے علاوہ ان فہرستون کے فہرست اسمائے فریقین بھی دی گئی ہے ہر جلد دیوانی مین فیصلون کے حاشیہ پر اور فوجداری کی جلد مین ہر فیصلہ کے آخر اسمائے فریقین اور اصل کتاب کی جلد اور صفحہ کا حوالہ بھی دیدیا گیا ہے یہ دونون کتابین سید عبدالرزاق صاحب اینڈ کمپنی چارکمان یا بذریعہ مطبع ہذا ملسکتی ہین۔ (۱) اسی ترتیب سے صاحب موصوف نے انتخاب النظائر و منتخب النظائر یعنی انڈین لا رپورٹ ہر چہار ہائیکورٹ انگریزی کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس۔ الہ آباد کے بائیس سالہ فیصلون کا خلاصہ سن ابتدائے ۱۸۷۶ء تا نہایت ۱۸۹۸ء دو حصون مین طبع کرایا ہے حصہ اول مین ہم مضمون فیصلہ جات دیوانی ردیف وار مسلسل یکے بعد دیگرے جمع کئے گئے ہین اور دوسرے حصہ مین فوجداری بائیس سالہ فیصلہ جات دیوانی اور فوجداری کا مضامین اور ردیف کے لحاظ سے مسلسل ایک جگہ ملجانا بے انتہا سہولت کا باعث ہے جن حضرات کو کتب مذکورۂ بالا کی ضرورت ہو مشتہر یا سید عبدالرزاق اینڈ کمپنی واقع چارکمان حیدرآباد سے بارسال نقد یا ویلیو پے ایبل پارسل یا بذریعہ منی آرڈر یا زر مبادلہ طلب فرماسکتے ہین۔

قیمت کتب حسب ذیل ہی

عمدۃ النظائر	انتخاب النظائر صیغہ دیوانی	منتخب النظائر صیغہ فوجداری	انتخاب النظائر کے جملہ جلدون کے یکمشت خریدار سے ۵ عالی لئے جائینگے اور انتخاب النظائر و منتخب النظائر کے جملہ جلدون کے یکمشت خریدار سے ۵ عالی محصولڈاک ہر حالت مین زمہ خریدار۔
صیغہ دیوانی فیجلد سے رعایت	جلد اول سے جلد دوم جلد دوم جزو دوم	جلد اول جلد دوم	
صیغہ فوجداری " عمر "	جلد سوم سے جلد سوم جزو دوم للعمر	للعمر عمر	

المشتہر منیجر مطبع تشریح القوانین (حیدرآباد دکن)

(نئی اور نادر کتابیں)

سیر حاصل حیات و ممات

خیابان فارس

یعنی

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن وایسرائے کشور ہند کے بنظیر

سفرنامہ خلیج وایران کا اردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے کیا گیا اور اعلیٰ حضرت حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اہم گرامی سے باجازت خاص منسوب کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ ورود ہندوستان مین مترجم کو اس کتاب کا ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ مین پیش کرنیکا شرف حاصل ہوا۔ ترجمہ کی خوبی کی یہ شہادت کافی ہے کہ شاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی۔ بی۔ اے شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی۔ بی۔ اے نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ استاد النظم نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی اور مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پایونیر۔ ایزور۔ تیز آصفی مدراس۔ مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائین اس کی نسبت لکھی ہین۔ چودہ تصاویر لندن کے کارخانے کی تیار شدہ اور ایک تصویر ہز اکسلنسی ممدوح کی کتاب مین موجود ہے جلد انگریزی خاص اہتمام سے تیار کرائی گئی ہر ضخامت ۴۴۰ صفحے

قیمت جلد اول قسم اول ۵ روپے قسم دوم ۶ روپے سکہ انگریزی

علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ ذیل سے ملتی ہے

المشتہر منیجر اختر دکن بک ایجنسی چادر گھاٹ (حیدرآباد دکن)

اشتہار

کتاب رہنمائے انجنیری حصہ اوّل

یہ کتاب چھپکر تیار ہوچکی ہو جسکو مین نے بہت محنت اور کثیر خرچ سے واسطے افادۂ مبتدیان میکانیکل انجنیرنگ، عام فہم اردو عبارت مین تالیف کیا ہی کتاب کے شروع مین بورڈ آف ٹریڈ کے قواعد ترجمہ کرکے درج کئے گئے ہین - ان قواعد سے بورڈ آف ٹریڈ کے امتحان مین بہت آسانی ہوگئی ہی چونکہ یہ قواعد انگریزی مین تھے اسواسطے اکثر وقت ہوا کرتی تھی - اب ترجمہ مین مفصل اور شرح دیکھکر امیدوار آسانی سے خود ہی فارم درخواست امتحان کی خانہ پری کرسکتا ہے اور قواعد سرٹیفکیٹ کم پی ٹنسی اور سروس کی خاطر سے سمجھ سکتا ہو کسی سے سمجھنے کی ضرورت نہین رہی - کتاب ہذا کو مین نے اسطرح سے ترتیب دیا ہو کہ اس کے پانچ سکشن کئے گئے ہین پہلا سکشن بائیلر کے سوال وجواب دوسرا سکشن انجن کے سوال وجواب تیسرا سکشن کنڈنسر کے سوال وجواب چوتھا سکشن پمپ کے سوال وجواب اور پانچوان سکشن سالینوئیٹر کے سوال وجواب اس طرح کتاب ہذا مین گیارہ سو (۱۱۰۰) سوال وجواب درج ہین - اخیر مین ایک لغات الفاظ اصطلاحی جو کہ روزمرہ کے کاروبار مین مستعمل ہین نہایت ہی مشرح کرکے لگائی گئی ہی اسمین چھ سو کے قریب الفاظ اصطلاحی معہ معنون کے درج ہین اور ایکسو تختکلین بنی ہوئی ہین قیمت اسکی رفاہ عام کیخاطر مجلد عمدہ عہ ۱۲/ مجلد خام عہ ۸/ مقرر کیگئی ہے محصول ڈاک زیدہ خریدار ہوگا -

المشتہر

سید سردار علیشاہ انجنیر بڑا انجن شکارپور سندہ

بمبئی کے مشہور کارخانہ

بی۔ ایس۔ وارڈے اینڈ کمپنی

کی ایک شاخ حیدرآباد دکن مین بمقام چادر گھاٹ متصل ڈاکخانہ انگریزی کھولی گئی ہی
اس کارخانہ مین جملہ سامان تحریر فروخت ہوتا ہی۔ مہرکنی و ڈائی سازی کا کام نہایت صفائی
کے ساتھ کیا جاتا ہی۔ وزیٹنگ کارڈ۔ کاپر پلیٹ یعنی تانبے کے تختے پر کندہ کرکے چھاپے
جاتے ہین اور ہر نمونہ اور ہر وضع کے طغرے اور ربڑ کی مہرین نہایت خوبصورتی سے تیار
کی جاتی ہین۔ یہ کارخانہ ہر قسم کا سامان فنون متعلقہ تحریر و مصوری و انجنیری اور طرح طرح کی تصویرین
بہم پہونچا سکتا ہی۔

ہمارے کارخانہ کا نرخ نہایت ارزان ہی جیسا کہ ذیل کی مشرح سے واضح ہوگا۔

مانوگرام دو یا تین حروف کے	اقل شرح	صہ ۱ سکہ کلدار	سنہرا۔ روپہلا۔ اودا۔ اقل شرح عہ ۱ سکہ کلدار
طغرے اور مانوگرام ملے ہوئے	"	۱۲ "	سنہرا اور کوئی دوسرا رنگ ملاکر ۱۰۰ واب " ۱۶ "
پتہ ایکسطر	"	۳۸ "	مختلف رنگون کے کام کی اجرت بالمشافہ یا
" دوسطر	"	صہ ۱	خط و کتابت سے طے ہوسکتی ہی
چھپائی کی اُجرت			وزیٹنگ کارڈ پتلی ۱۰۰ اکارڈ و انگریزی ایکسطر معہ پلیٹ ۳۸ "
سادہ ابہروان کام ۱۰۰۔ واب	اقل شرح	۴۸ "	" " زنانے " ۳۸ "
رنگین کلم شرح لاہوری خاکی دامی وغیرہ	"	۶ "	پتہ کی زیادہ سطور کیواسطے فی سطر عہ ۱ "
	۱۰۰ واب		

جن صاحبون کو یہ اپنی پلیٹین ہون وہ ہم سے ۲۵ فیصد مرمتانہ اور عاشر فیصد زنانہ کے حساب سے چھپوا سکتے ہین

شائقین صنعت حرفت کیہوہ

زبان کی سب سے پہلی نوایجاد — بلا امداد اُستاد سکھلانے والی کتابین

مژدہ

رہنمائے بائیسکل

اگر بائیسکل کی سواری کا شوق ہو تو اُس کتاب کو ضرور منگا کر پڑھو جس مین بائیسکل کے زمانہ ایجاد سے اسوقت تک کے حالات تاریخی۔ بائیسکل کا تندرستی پر اثر۔ بائیسکل کی سواری اور اُسکے چڑھنے سفر اور دوڑ وغیرہ کے طریقے تمام پرزون اور ٹائر وغیرہ کی ترتیب درستی اور تمام مختلف ہدایات وغیرہ وغیرہ کو عام فہم اردو زبان مین نقشون اور شکلون وغیرہ سے خوبی سمجھایا ہے کہ ہر شخص بلا امداد اُستاد اس نوایجاد سواری سے مستفید ہو سکتا ہے ہر قیمت باوجود تمام خوبیون کے صرف عدد مجلد عہ

گلدستہ ہائے موسیقی

جسمین ہارمونیم بجانے کے طریقے ہر قسم کے گانے پر دو نکتی لکیر طرح سمجھائے ہین کہ نہایت بچے بھی بجا سکتے ہین قیمت ۸ مجلد ۱۲ عہ

مخزن فوٹوگرافی

یہ فوٹوگرافی کی نہایت مستند اور مکمل کتاب ہے جسکے مطالعہ کرنے سے ناواقف اشخاص بھی بلا امداد اُستاد فوٹو گرافر کامل ہو سکتی ہین۔ کیونکہ اس مین علاوہ ابتدائی طریقہ فوٹوگرافی کے تمام نوایجاد اپ ٹو ڈیٹ طریقے بھی مثل اینلارجمنٹ یعنی فوٹو تصاویر کا قد آدم سائز تک بڑا کرنا سیمک لیتھو سلائیڈ کا بنانا۔ پوسٹیج پورٹریٹ یعنی ڈاک کے ٹکٹ کی برابر چھوٹی تصاویر کا بنانا۔ پیپر ڈیائس اوپل اور ریشم پر فوٹو تصاویر کا تیار کرنا نیلی سبز سبز تصاویر چھاپنا نہایت خوبی سے سمجھایا ہے قیمت صرف ۱۲ مجلد عہ

المشتہر۔ بی۔ ایل ویش۔ لالہ کار بازار شہر میرٹھ

(نوٹ) جو صاحب ہر سہ کتب ایک ساتھ منگائینگے انکو محصول ڈاک وخرچ ولیو معاف

آزاد

یہ ماہوار رسالہ ایک نرالی سج دھج اور انوکھی شان دلربائی کے ساتھ طرحدار کے تازہ علمی اخلاقی اور تاریخی مضامین سے آراستہ پیراستہ ہو کر علمی دنیا کی سٹیج پر جلوہ گر ہوتا ہے اس مین مشہور و معروف مضامین نویسون اور لایق مستند انشاپردازون (جن مین مینیجر گویجوایٹس ہین) کے تیمتی مضامین شیرین زبان شیوا بیان شاعرون کی دلکش غزلین نظمین اور چیدہ چیدہ اشعار ایک نہایت دلکش بے نظیر اور نتیجہ خیز ناول دل کو شگفتہ کرنے والے لطائف وظرائف ہر مہینہ بہر کی ضروری خبرین مشاہیر کے حالات وغیرہ وغیرہ ہوتے ہین ہندوستان بھر مین اپنے رنگ کا اکیلا اور پہلا رسالہ ہے اسکو مقبول عام بنانیکی ہر طرح کوشش کیگئی ہے قیمت اسکی کم ہے کہ ہر کس و ناکس فائدہ اوٹھا سکے۔ امید ہے کہ اہل ملک اس کی خریداری سے ہماری حوصلہ افزائی کرینگے۔ المشتہر بشن سہائے کایستھ آزاد دہلوی

لیجیے ملاحظہ فرمائیے

فخر گیتی نام گلدستہ مئی ۱۹۱۰ء عاشقانہ و نعت دونون پہلو لیے ہوئے مینی تال سے ماہوار نکلتا ہی قیمت سالانہ پیشگی عام خریدارون سے۔ عہ

نتیجہ شفاعت - یہ نعتیہ کتاب کوڑیون کے مول آپکو گھر بیٹھے ہاتھ آسکتی ہی اگرچہ کلام نعت پہلے بھی آپکی نظرون سے گذرا ہوگا لیکن اسکی خوبیان اسکو ہی مطالعہ سے آشکارا ہونگی قیمت .... ۴ عہ

مرغوب احمدی - ایک مختصر سی کتاب غزلیات نعت رسول کریم کی ہمارے کارخانہ مین دوبارہ چھپکر آئی ہی قابل دید ہی نہایت عمدہ عمدہ غزلیات سے مملو ہی باوجودیکہ اس کی قیمت نہایت کم یعنی صرف ۳ عہ مقرر

قطرات اشک - اسمین چھ قومی مضامین مصنفہ قاری محمد سرفراز حسین صاحب غزنوی دہلوی درج ہین خوبی ملاحظہ سے ظاہر ہوگی قیمت ۴ عہ

اختر محمدی - یہ کتاب اولیاء اللہ کے حالات مین نہایت خوبی کے ساتھ نظم ہو کر طبع ہوئی ہی ۳ عہ

المشتہر محمد غنی الاسلام مالک فخر گیتی مینی تال -

فرحت - ہر مہینے کی ابتدائی تاریخون مین معقول تعداد مین شایع ہوتا ہی اسمین اخلاقی علمی تمدنی مضامین کے علاوہ ایک جزو ناول کا بھی شامل ہی ساتھ ہی اساتذہ سلف و حال کے چوٹی کے مطلب خیز اشعار درج ہوتے ہین قیمت عام سے بعد معمولہ اداک ایران ریاست و روسار عظام سے صرف نمونہ کا پرچہ ۰۲ء کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جا سکتا ہی -

اشتہارات دو ایک مرتبہ کے لئے فی سطر ۴ء زیادہ کے لئے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہو سکتا ہی - اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے - خریدار یا غیر خریدار کے خط کا جواب برابر دیا جائیگا بشرطیکہ دو ۰ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجین

المشتہر مہتمم فرحت انارکلی لاہور

موجودہ خریداران افسانہ کے ساتھ رعایت

اس وقت تک جو حضرات افسانہ کے خریدار بن چکے ہین اون مین سے جو صاحب بلحاظ اون حقوق کے جو افسانہ کی طرف سے اونکے ذمہ ہین اپنے احباب کو آمادہ خریداری فرماکر چار نئی درخواستین بھجوائین گے تو علاوہ دلی شکریہ کے اون کی خدمت مین جولائی ۱۹۰۳ء کے بعد سے ایک سال تک افسانہ بلا اخذ قیمت بھیجا جائیگا۔

مینجنگ سب ایڈیٹر

افسانہ

۱ - یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شایع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے کا ہوگا۔

۲ - اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتھ مہذب اور نتیجہ خیز ہونگے۔ ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھ ہی فصیح اور بامحاورہ ہو

۳ - اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہوسکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (ے ر) سکہ انگریزی یا (ے ہے) سکہ حالی مع محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلے مین کچھ بھی نہین۔

۴ - پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵ - نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۸ر سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا۔

۶ - خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوشخط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین۔

۷ - اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط کرنے پر مفصل حال معلوم ہوسکے گا۔

ظفر علیخان بی۔ اے۔ مالک

جلد اول

نمبر ۱ جنوری سنہ ۱۹۰۳ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو میں

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولوں کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر ظفر علیخان بی۔ اے

مطبع شمس حیدرآباد دکن میں محمد ابراہیم خان اکبرآبادی کے اہتمام

سے چھپا

اشاعت اشتہارات کا ایک عمدہ ذریعہ

خدا کے فضل اور ملک کی قدردانی سے "افسانہ" نے اپنی زندگی کے چھوٹے مہینے میں بخیر و خوبی قدم رکھا ہے اور جو کامیابی اس کو اس قلیل عرصے میں ہوئی ہے اسے ہم اوس کے حق میں فال نیک سمجھتے ہیں افسانہ جسکے اجرا کا مقصد اعلیٰ درجہ کے انگریزی ناولوں کو جو ایشیائی لحاظ سے دلچسپ اور پر لطف ہوں اردو معلے کا زیور پہنا کر ملک میں شایع کرنا ہے خدا کا شکر ہے کہ اس مقصد کو نہایت خوبی سے انجام دے رہا ہے جسکی شہادت ملک کے ہنر ور اور نقاد سخن اصحاب دے سکتے ہیں۔

چونکہ افسانہ اونی سے لیکر اعلیٰ طبقہ تک ہر مذاق کے لوگوں میں ہر دل عزیز ہے اور بوجہ اپنی دلچسپی کے نہایت شوق سے پڑھا جاتا ہے لہذا اشتہارات کے شایع کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اسکے معاونین اور مددگاروں کی فہرست کو نہ صرف دولتہ آصفیہ کے وزیر با تدبیر اور امرا عظام و رؤسا کرام اور جلیل القدر عہدہ داران مالی ملکی و فوجی کے اسمار گرامی سے زینت دی بلکہ مقامات ذیل میں بھی اسکے کثرت سے خریدار ہیں دکن۔ میسور۔ بمبئی۔ بلوچستان۔ سندھ۔ پنجاب صوبجات سرحدی۔ صوبجات متحدہ۔ آگرہ واودھ۔ ریاست ہائے راجپوتانہ ایجنسی و سنٹرل انڈیا ایجنسی۔ بنگال۔ برہما۔ پونٹ بیر۔ مسقط

(شرح اجرت بخیال آسانی مشتہرین نہایت کم رکھی گئی ہے)

پورا صفحہ سالانہ مبلغ ۱۰۰ شش ماہی مبلغ ۵۵ ربع صفحہ سالانہ مبلغ ۵۰ شش ماہی مبلغ ۲۷

سہ ماہی کے متعلق اس سے کم اشتہار کی اجرت خط و کتابت سے معلوم ہو سکتی ہے۔

خاکسار ظفر علیخان بی۔ اے ایڈیٹر و پروپرائٹر افسانہ حیدرآباد دکن

صبح کو سنا کیا تھا۔ اس کے بعد اون خونیون سے کہ ان مین جن کے لئے سزائے
موت تجویز ہو چکی ہے اور سکے واسطے خوان ضیافت چنا جا
کی ہڈیان اور خون اور نہین کھانے اور پینے کے لئے
قتل کیا تھا۔

غرضکہ اوسوقت کچھ اسی طرح کا جگر اخبار دکھائی دیتا ہے جس سے
لیکن خدا کا شکر ہے کہ اس قسم کے مناظر عالم امکان سے خارج ہین اور مرے
ہوؤن کی روحون کو یہ اجازت نہین ہو سکتی کہ دنیا مین جن مقامات سے اونہین
انس یا نفرت تھی اور جن کی اونہون نے تعظیم یا توہین کی تھی اون مین بعد مرگ
بھی آیا کرین۔

رچرڈ مارکھم اس وقت اسی نیوگیٹ مین قید تھا۔

جب اس خوفناک قید خانے کے نگین کھا کون کے اندر رچرڈ نے اپنے
آپکو بند پایا تو اوسے معلوم ہوا کہ اگرچہ اوسے اپنی بیگناہی کا یقین ہے لیکن یہ
یقین اون مشکلات کے رفع کرنے مین جو اوسکے خلاف شہادت قرائنی کے شبہات ناحق اوسے
پیدا کر چکے تھے پوری طرح سے باعث تسکین و تشفی نہین ہو سکتا۔ اوس کی سمجھ
مین نہین آتا تھا کہ ان مشکلات کا کس طریقہ پر مقابلہ کرے۔ اس امر کے احتمال کو
وہ دل مین جگہ دیتے ہوئے ڈرتا تھا کہ اوسکے حق مین کوئی دلیل اور رسوا کرنے
والی سزا تجویز کیجائے گی لیکن ساتھ ہی اوس زبردست شہادت کے ہوتے
ہوئے جو اوسکے خلاف پیش کی گئی تھی برأت کی امید بھی اوسے بمشکل ہو سکتی
تھی اس عالم تشویش مین اوسے حسرت کے ساتھ اپنے عہد طفولیت کو اتفاقاً

یاد آئے اور
ساتھ مقابلہ کیا جو کبھی اپنے
یوجین کی یاد نے اوس کے
یون سوچنا شروع کیا۔ "میرا بھائی جو دولت کما
کر اور پہاڑ کی چوٹی پر کے دودھ خون کے نیچے مجھ سے ایسا
کا ایسے عجیب طور پر وعدہ کر کے چلا گیا ہے خدا جانے اسوقت کہان ہوگا۔ اوس
وعدہ کو چار سال چار مہینے کی مدت منقضی ہو چکی ہے اور اسکے ایفا کو سات سال
آٹھ مہینے کا عرصہ اور باقی ہے۔ مجھ سے بچھڑتے وقت اوس نے کہا تھا کہ ہم جب
پھر ملینگے تو میدان زندگی مین جو مرحلے ہم دونون نے اوس وقت تک طے
کئے ہونگے اور جو واقعات ہمین پیش آئے ہونگے اون کے لحاظ سے اپنی اپنی
کامیابی یا ناکامی کا مقابلہ کرینگے اور اوسوقت دیکھا جائیگا کہ آیا مجھ کو زیادہ
فارغ البالی اور خوشحالی میسر ہوئی جسے اپنے زور بازو سے روپیہ کمانا تھا اور خوش
نصیبی کی سیڑھی پر ایک ایک قدم کر کے چڑھنا تھا یا تم کو جسے باپ نے اپنے اندوختہ
کے ذریعہ سے اس سیڑھی کے نصف تک شروع ہی مین پہونچا دیا تھا اور چوٹی تک
پہونچنے کے لئے فقط فرصت مطلوب تھی لیکن افسوس شاید یوجین فلاکت اور
افلاس کی حالت مین کہین اس وقت پڑا بھٹک رہا ہوگا یا شاید اوس کی ہڈیان
اوس مٹی کے نیچے پڑی سڑ گل رہی ہون گی جسے باپ یا بھائی کے آنسوؤن کی
آبیاری نصیب نہین ہوئی یا یہ بھی ممکن ہے کہ وہ اس وقت کسی ایسے خوفناک
زندان مین پڑا ہوا زندگی کے دن پورے کر رہا ہو جس سے نکلکر اپنے ابنائے

جنس کو منھہ دکھانا اوس کے لئے ممکن نہو۔ سخت ہی تعجب کا مقام ہے کہ یوجین نے آج تک مجھکو ایک دو حرفی خط بھی نہین لکھا اور اوس جانگداز فراق کی شام کے بعد سے جب پہاڑی کی چوٹی پر وہ مجھ سے الگ ہوا ہے اوس کا نشان تک معدوم ہوگیا۔ خدا جانے زندگی کے پہلے ہی مرحلے مین اوس کی امیدون کا خون ہوگیا یا نا امید اور مایوس ہوکر وہ جان پر کھیل گیا"

رچرڈ زندان مین ادہر اودہر ٹہل رہا تہا اور یہ خیالات اوس کے دل مین دور رہے تھے۔ ایک تو اپنی طرف سے اوسے بے اطمینانی تھی اور دوسرے بھائی کی طرف سے فکر ان دونون پر اینا یون نے فکر اوسے اس قدر آزردہ اور ملول کر دیا تھا کہ بیان نہین ہوسکتا۔ رات کے وقت اوسے کھانیکو صرف ایک پیالہ یکین دیئے گئے اور ایک ٹکڑا روٹی کا ملا۔ اوسکے ساتھ دس بارہ اور قیدی بہی مقید تھے اور انہین کے ساتھہ اوسے بھی سونا پڑا۔ یہ قیدی اول درجہ کے چھٹے ہوئے بدمعاش تھے اور ان کی فحش اور یاوہ باتین رچرڈ کو مجبوراً سننی پڑین۔ قید کی اس پہلی رات مین نیند اوس کی آنکھون سے سو کوس بھاگتی تھی۔ ایک ایک منٹ کئی کئی گھنٹون کا ہوگیا۔ کہین پچھلے پہر جاکر رچرڈ کی آنکھ لگی۔ صبح اوٹھکر اوسے دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ نیوگیٹ مین رہنے کے دو طریقے ہین۔ ایک یہ کہ محبس کی خوراک پر توت دوسری کیجائے دوسرے یہ کہ کھانا قیمتاً منگوا لیا جائے۔ جن قیدیون کو محبس سے خوراک ملتی ہے اونہین اسکے ساتھہ بیر نہین دیجاتی اور نہ اون کے اعزا و اقارب کو اجازت ہے کہ گہر سے کوئی چیز لاکر اون کے بدمزہ کھانے مین ایزاد کرسکین۔ اور جو قیدی اپنے کہانے کی قیمت ادا کرتے ہین اونہین بلحاظ کیمت کہانا

قلیل مقدار مین ملتا ہے۔

یہ سلوک اون قیدیون کے ساتھہ کیا جاتا ہے جن کے مقدمہ کی ابھی تک تحقیقات نہین ہوئی اور نا اہین ہو۔ انگلستان مین یہ ایک قدیم مقولہ ہے کہ "جب تک کوئی شخص مجرم نہ ثابت ہو اوس وقت تک اوس کو بیگناہ سمجھنا چاہیئے" رچرڈ نے اپنا کھانا بقیمت منگوانے کا قصد کرلیا اور جب دوپہر کو اوس کے پاس صبح کی وقت آیا تو اوسے قہوہ خانے والے کے پاس جس نے اس محبس کے لیے اشیاء خوردنی وغیرہ بہم پہونچانے کا ٹھیکہ لے رکھا تھا ضروری انتظام کرنے کے لئے بھیجا گیا۔

رچرڈ کو محبس نیوگیٹ کی قید کے زمانے مین سب سے سخت روحانی تکلیف اوس وقت ہوئی جب کہ مسٹر مانرو اول اول اوس سے ملنے کے لیے آیا۔ مسٹر مانرو کو رچرڈ کی بیگناہی کا پورا یقین تھا اور اوسے اس حالت مین گرفتار پاکر وہ بھی بہت نہایت کڑھا۔ رچرڈ کے ولی نے وعدہ کیا کہ اوس کی بیگناہی کے ثابت کرنے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا جائیگا اور لایق سے لایق وکیل پیروی مقدمہ کے لئے مقرر کیا جائیگا۔ اوس نے رچرڈ کو اس بات کی اطلاع بھی دی کہ مقدمہ میکچرل کے ہاتھ سے لیکر ایک دوسرے لایق اور معزز وکیل کے حوالے کردیا گیا ہے اپنے مرحوم باپ کے دوست سے ملکر رچرڈ کو ایک گونہ تشفی ہوئی اور اوسے امید بھی بندھ چلی کہ تحقیقات والے روز اپنی بیگناہی ثابت کرسکون گا لیکن مقدمہ کی پیشی کو ابھی ایک مہینہ اور باقی تھا اور یہ تیس دن جو تیس برس کے برابر تھے اوسے محبس نیوگیٹ مین کاٹنے تھے۔

ستائیسوان باب

ایک خیر خواہ خلایق اور ایک مردہ فروش

مسٹر مانرو سے ملاقات کرنے کے ایک دو گھنٹہ بعد رچرڈ اپنے زندان کے برآمدے میں ٹہل رہا تھا کہ اوسکی نگاہ ایک معمر اور پاکیزہ صورت شخص پر پڑی جو کچھ دور اوسی کی طرح چہل قدمی میں مشغول تھا۔ اس شخص کا لباس بالکل سیاہ تھا جس کے ماتمی رنگ کی وجہ سے اوس کے زرد چہرے اور لمبے لمبے سفید بالوں پر جو کوٹ کی کالر پر بکھرے ہوئے تھے دلکو ایک بے اختیار متاثر کرنے والی کیفیت نمایاں تھی۔ اس شخص کی پشت میں خم تھا اور چلتے میں دونوں ہاتھ پیٹھ پر آڑے جوڑ رکھے تھے نگاہیں زمین گڑی ہوئی تھیں اور کسی گہری سوچ میں مستغرق معلوم ہوتا تھا۔

اس شخص کے دیکھتے ہی رچرڈ کے دل میں بے اختیار یہ خواہش پیدا ہوئی کہ اوس سے ملے اور اوس کے قید کیے جانے کی وجہ دریافت کرے لیکن اس سن رسیدہ بزرگ کو اوسکی خواب محویت سے بیدار کرنا مناسب نہ جانا۔ کچھ دیر نہ گذرنے پائی تھی کہ اتفاق نے اوس کی تائید کی اور اس بزرگ سے تعارف پیدا کرنے کا موقعہ اوسے دیا۔ یعنی سن رسیدہ شخص چلتے چلتے ٹھوکر کھا کر گر پڑا۔

رچرڈ نے لپک کر اوسے اوٹھایا اور ایک تپائی پر جو کچھ دور پڑی ہوئی تھی لیجاکر بٹھایا۔ سن رسیدہ شخص نے رچرڈ کی ان توجہات کا شکریہ کے ساتھ اعتراف کیا اور سنبھل چکنے کے بعد رچرڈ کو بغور از سر تا پا دیکھکر ایک خوش آیند لہجے مین پوچھا

"اس ناپاک مقام مین آپ کیسے آئے ہو؟"

اس کے جواب مین رچرڈ نے ابتدا سے لیکر انتہا تک وہ کل واقعات بالتفصیل سنائے جو ناظرین کو پہلے سے معلوم ہین۔ سن رسیدہ اجنبی یہ حکایت سنکر کچھ دیر تک خاموش رہا اور پھر آنکھہ اوٹھاکر رچرڈ کو اس انداز سے دیکھا کہ معلوم ہوتا تھا کہ رچرڈ کے دل کے مخفی سے مخفی گوشہ کا حال اسپر آشکارا ہوئے بغیر نہ رہیگا رچرڈ اس ہمہ بین نگاہ کے اثر سے ذرا بھی نہ گھبرایا البتہ اوس کے چہرے کو ایک گہری سرخی نے دفعتہً نمودار ہوکر رنگ دیا۔

رچرڈ کے قیافہ کا نظری امتحان لے چکنے کے بعد سن رسیدہ اجنبی نے کہا: "صاحب زادے جو کچھ تم نے کہا مجھے باور آگیا۔ مجھے تمہارے حرف حرف سچ ہونے کا یقین ہے تم اتفاقات کی نامساعدت کے ستائے ہوئے ہو اور مجھے تمہاری حالت دیکھکر نہایت رنج ہوا"

رچرڈ۔ "اس حسن ظن کے لحاظ سے مین آپکا صدق دل سے شکر ادا کرتا ہون اور اب مجھے یہ سوال کرنے کی اجازت دیجئے کہ آپ اس محبس بن کیسے لائے گئے آپ کے جواب دینے سے پہلے ہی مجھے یقین ہے کہ کسی جرم کا ارتکاب اس گرفتاری کا باعث نہین ہے"

دیرینہ سال اجنبی "میرے نونہال دوست اس قدر جلد کسی کی نسبت قطعی رائے

قایم کرنے سے ہمیشہ بچو مجھکو تمہاری بیگناہی کا یقین جس بات سے ہوا وہی دوسرون کی نظرون مین تمکو مجرم اور خاطی ثابت کرتی۔ تمہارے چہرے پر سرخی نمودار ہو گئی تھی لیکن یہ سرخی انفعال و ندامت کی سرخی نہ تھی بلکہ غیرت کی جھلک تھی اور بتاتی تھی کہ تم ناحق و ناروا طور پر مورد شبہ قرار دئے گئے۔

"اب میری سنو۔ مین جانتا ہون کہ کیون تم مجھے ارتکاب جرم سے مبرا خیال کرتے ہو۔ تمنے غالباً میرے سن و سال اور ظاہری وضع و قطع سے قیاس کیا کہ مین نیک ہون لیکن یاد رکھو کہ دنیا مین ہزارہا آدمی ایسے ہین جو دیکھنے مین خلق مجسم اور فرشتہ خصلت معلوم ہوتے ہین لیکن اونکے دل کو ٹٹولا جائے تو جذبات سئیہ کے جوش سے لبریز ہو گا اور کوئی ایسا جرم نہ ہو گا جسکا داغ اوسے ملوث نہ کر چکا ہو۔ بہرحال میری نسبت تمہارا قیاس درست تھا۔ مین ایک نہایت ذی اثر اخبار کا ایڈیٹر ہون اور مجھپر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مینے اپنے پرچہ مین سرکار کی نسبت ایسے مضامین شایع کئے جو جرم خلاف ورزی یا سرکار کی تعریف مین داخل ہوتے ہین میرا مقدمہ آیندہ سشن مین پیش ہو گا اور گو سزا مجھے زیادہ عرصہ نہ دیجائے لیکن پھر بھی اسکے ناروا اور غیر حق بجانب ہونے مین کلام نہین۔ مین اپنے اہل وطن اور ابنائے جنس کا ہوا خواہ ہون۔ روشن خیال اور صاف باطن لوگ تو مجھے خیر خواہ خلایق کے نام سے یاد کرتے ہین لیکن میرے دشمن مجھے نقض امن کا محرک باغیانہ خیالات کا شایع اور شیخ چلی کہا کرتے ہین۔ تمنے غالباً ٹامس آرم اسٹرانگ کا نام تو سنا ہو گا"

(چرچ ڈ۔ (اپنے سن رسیدہ مخاطب کو کمال تعظیم و تکریم کی نگاہ سے دیکھکر)

"جناب والا مین نے فقط آپکا نام ہی نہین سُنا ہے بلکہ آپکی تصانیف اور مضامین کو نہایت مسرت اور دلچسپی سے پڑھا بھی ہے"

آرم اسٹرانگ (سلسلہ تقریر جاری رکھکر) "بعض لوگ جب میرا ذکر آتا ہے تو کہتے ہین کہ تم بیباک ہو اور راست گفتار شخصون کو اس آدمی سے نفرت کرنی چاہیئے جو مبتلا ایک اخلاقی وبا کے ہے جسکو سوسائٹی کے حق مین طاعون سے کم نہین سمجھنا چاہیئے اور جس کی تحریرات اس قابل ہین کہ کسی جنگی کے ہاتھ سے جلوا دی جائین۔ طبقہ امرا کی حمایت مین جو اخبار نکلتے ہین مجھے بالالتزام اپنے سب وشتم کا مورد بنایا کرتے ہین اور دنیا جہان کی ایسی کوئی جامع اور مانع گالی نہین جو میرے حق مین استعمال نہ کی جا چکی ہو (سچے جوش سے) لیکن خدا گواہ ہے کہ مین صرف یہ کوشش کرتا ہون کہ وہ لاکھون کروڑون محنت و مزدوری پیشہ لوگ جو اہل دول کے اغراض کے بوجھ کے تلے پسے جا رہے ہین اُن کی روح کو جو اسوقت پست و پژمردہ کے آستانہ پر جبین سائی صنوبر کی طرف سر اونچا کرنے مین مدد دون اور انکو یہ بتا بتا کے دکھاؤن کہ وہ اس دنیا مین اس لئے نہین بھیجے گئے ہین کہ شاہ و امیر کے جوتے کے تلے کی خاک کا سرمہ آنکھون مین لگایا کرین"

رچرڈ۔ (نرمی کے ساتھ) "میری جسارت کو معاف فرمائے گا لیکن کیا آپکے یہ خیالات اس زمانہ کی رفتار کے مناسب ہین؟ کیا آپ کے خیال مین حکومت جمہوری کا قیام خطرناک طور پر قبل از وقت نہین ہوگا"

آرم اسٹرانگ "عزیز من اس ملک پر ایک ایسے مقام مین بحث کرنا محض لاحاصل ہے جہان ہمارے تمام خیالات کے دائرے کا مرکز ہمارے مصائب

ہین- اِسلیئے بجائے اس مباحثہ کے بہتر یہ ہوگا کہ مین تمکو مشورہ دون کہ اس محبس مین تمہین اپنا طرز عمل کیا رکھنا چاہیئے تاکہ عام قیدیون سے نہ تو تم زیادہ ربط ضبط بڑہاؤ اور نہ بہت زیادہ بیگانگی کا اظہار کرکے اونکی ناراضی کا باعث ہو۔"

یہ کہہ کر مسٹر آرم اسٹرونگ نے اس بارے مین رچرڈ کو مناسب مشورہ دیا جسے سُنکر رچرڈ نے کہا۔

"مین آپکی اس مہربانی اور عنایت کا تہ دل سے شکر ادا کرتا ہون اور آپکا بدرجہ غایت ممنون احسان ہون۔"

ارم اسٹرانگ (کسی قدر تلخی سے رچرڈ کے آخری لفظ کو دہراکر) "ممنون احسان! کیا ممنون احسان ہونا بھی دنیا مین ممکن ہے جن دشمنون نے مجھے ستانے کا بیڑا اوٹھا رکھا ہے وہی ایسے ہین جن پر مین نے سب سے زیادہ احسان کئے لیکن ایک شخص ایسا ہے جس کی غداری اور احسان فراموشی مجھے کبھی نہین بھولے گی اگرچہ مین نے اوسے معاف ضرور کر دیا ہے۔

"چار سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ مجھے اتفاقیہ طور سے معلوم ہوا کہ ایک خوش شکل خوش اطوار اور خوش لیاقت نوجوان نہایت ہی مصیبت اور افلاس کی حالت مین ہے یہ سنکر مین اوس کے مکان پر جسکی حیثیت ایک پست تنگ و تار جھونپڑے سے زیادہ نہ تھی گیا اور وہان پہونچکر جو کچھ اوس کی نسبت سنا تھا سب سچ پایا۔ اوس کی نوبت فاقون تک آپہونچی تھی اگرچہ ساتھ ہی اس کے مجھے اوسنے یہ بھی یقین دلایا کہ اوسکے خویش و اقارب خوش حال اور متمول ہین لیکن خاص وجوہ سے وہ اون سے مدد لینا نہین چاہتا۔ قصہ مختصر یہ کہ اس مصیبت کی حالت سے مین نے

کو نجات دلائی اوسے روپیہ دیا۔ اوسے کھانے کو دیا۔ اوسے کپڑے پہنوا دیے۔ اس کے بعد مینے اوسے اپنا پرائیویٹ سکرٹری بنا لیا اور زیادہ عرصہ نہ گذرنے پایا تھا کہ مجھے اوس پر اسقدر بھروسہ ہوگیا کہ میرا کوئی راز ایسا نہ تھا جو اوسے معلوم نہ ہو۔ لیکن افسوس اس کا اجر اوسنے مجھے دیا تو یہ دیا کہ میرے تمام پولیٹکل راز گورمنٹ کو بتا دیے اور پھر میرے صندوق مین سے ایک رقم کثیر کا لیکر فرار ہوگیا۔"

رچرڈ۔ "سخت ہی کمینہ تھا۔"

آرم اسٹرانگ۔ "لیکن میری اوس سے بعد مین ملاقات ہوئی اور مینے اوسے معاف کر دیا۔"

رچرڈ۔ "حضرت آپ حقیقت مین ملکی الصفات ہین۔ ایسے نیک نہاد شخص دنیا مین کہان دیکھنے مین آتے ہین۔ لیکن امید ہے کہ اس حق ناشناس نے آپ کے معاف کر دینے پر نادم و منفعل ہوکر اپنی پچھلی خطاؤن سے سچے دل سے توبہ کر لی ہوگی۔"

مسٹر آرم اسٹرانگ (طمن کی راہ سے متبسم ہوکر) "ایسا نادم اور منفعل ہوا کہ جب سے یہ سنا کہ سرکار کے خلاف مضامین لکھنے کی علت مین میری گرفتاری کے لئے وارنٹ جاری ہوا ہے تو خفیہ طور پر عدالت کے پیادون کو میری روپوشی کے مقام کی اطلاع دیدی اور اسطرح گویا دوسری دفعہ میرے ساتھ غداری کی۔"

رچرڈ۔ "پاجی کہین کا! مجھے اوسکا نام تو بتا دیجئے تاکہ اگر کبھی سابقہ پڑے تو جسطرح کوئی کسی افعی سے بچتا ہے ویسے ہی مین بھی اوس سے پرے پرے رہون۔"

مسٹر آرم اسٹرانگ۔ "نام اوسکا جارج مانیٹگ ہے۔"

رچرڈ۔ (تعجب سے) "جارج مانیٹگ!"

مسٹر آرم اسٹرانگ۔ "تو تم اوسے جانتے ہو۔ اگر اوسکا موجودہ مقام تمکو معلوم ہو تو۔"

رچرڈ (بات کاٹ کر) "آپ کا مطلب یہ ہے کہ جو روپیہ اوس نے آپ کے صندوق سے چرایا تھا اوسکی پاداش مین اوسے گرفتار کرادون۔"

مسٹر آرم اسٹرانگ۔ "نہین مین اوسے یہ کہنا چاہتا ہون کہ اس دفعہ بھی مین نے تمہاری خطا معاف کی۔ لیکن یہ تو بتاؤ کہ تمہین اوسکا نام کیسے معلوم ہوا؟"

رچرڈ۔ "اس نوجوان کے حالات مین نے پہلے بھی سنے ہین لیکن وہ حالات ایسے نہین جنہین سنکر اوسے انسان کی نظر سے دیکھا جاسکے جو قصہ اس جارج مانیٹگ کی نسبت مجھے سنایا گیا وہ بھی سراسر اغوا۔ سفاکانہ بیدردی۔ اور پاجیانہ فریب دہی کی ایک مسلسل حکایت تھی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ آپ ایسے بدمعاش کو حمایت کرین؟"

مسٹر آرم اسٹرانگ۔ "صدق دل سے۔"

رچرڈ نے اس دیرینہ سال بزرگ کو کمال تعظیم کی نگاہ سے دیکھا۔ کنسر ویٹیو اخبارات مین جو روزمرہ اوس کی نگاہ سے گزرتے تھے اوسنے اسی شخص کی نسبت سازشی خیالات کا بے اصول محرک۔ ملک کا دشمن۔ اخلاق کا استیصال کنندہ۔ پولیٹکل بدمعاش۔ جمہوریت کا خونخوار حامی اور خدا جانے کیا کیا الفاظ لکھے ہوئے دیکھے تھے اور اسوقت جبکہ اوسنے اپنے کانون اسی آدمی کے مُنہ سے مسیحی اخلاق کے شیرین ترین اور پاکیزہ ترین خیالات کو سنا تو اوسے حیرت ہوئی کہ تعصب کے پردے پر بھی

کسطرح کسی مخالف کی شبیہ کو بالکل مسخ کرکے دکھایا جاسکتا ہے۔ ان خیالات مین محو ہوکر کچھ دیر کے لئے رچرڈ اپنے آلام و مصائب کو بھول گیا۔ اور جس بزرگ کی پاک بازی اور نیک نفسی نے اوس کے دل مین اسقدر گھر کیا تھا وہ خود کسی سوچ مین پڑکر دیرتک سرنگون رہا۔ کچھ دیر کے بعد دونون مین پھر گفتگو شروع ہوئی اور جس قدر زیادہ مسٹر آرم اسٹرانگ کے خیالات رچرڈ کو معلوم ہوتے گئے اوسی قدر زیادہ اوس کے دل مین اپنے سن رسیدہ دوست کی وقعت بڑھتی گئی۔

دوپہر ڈھل چلی تھی کہ رچرڈ کو ایک قیدی نے اشارہ سے اپنی طرف بلایا یہ شخص پست قد اور لاغر اندام تھا گالین اوسکی اندر کو پچکی ہوئی تھین۔ سر اور گلیچہون کے بال سیاہ تھے اور آنکھون مین جو گھنی اور کالی بھوون کے اندر چھپی ہوئی تھین۔ عقاب کی آنکھون کی سی چمک تھی۔ عمر کوئی پینتیس ۳۵ سال کے قریب ہوگی چہرہ پر تفکر اور اضمحلال کے آثار رہویدا تھے اور جب بات کرتا تھا تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اپنے مخاطب کی نگاہون کے مقابلہ کی تاب لانے سے عاری ہے۔ اس شخص کا لباس بالکل سیاہ تھا اور سر پر ایک چوڑے چھجے کی موم جامہ کی ٹوپی پہنے تھا۔

اس شخص نے جو سب سے الگ تھلگ رہتا تھا اور اپنے ساتھی قیدیون سے بہت ہی کم ملتا جلتا تھا رچرڈ کو ایک طرف لیجاکر کہا! "مین نے آپ کا نام لیکر اپنا کام نکالا ہے۔ لیکن جانتا ہون کہ آپ خفا نہ ہون گے اس جگہ ہم سب کو ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے"

رچرڈ۔ "مین تمہارا مطلب نہین سمجھا۔ ذرا زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان کرو"

قیدی۔ "ایسی کوئی بڑی بات نہین۔ فقط اگر جیلخانہ کا داروغہ آپ سے پوچھے

تو کچھ کہیئے گا نہین۔ بات یہ ہے کہ یہ دلیہ اور شوربا کہاتے کہاتے میرا ناک مین دم آگیا اسلئے مین نے اپنی بڑھیا ماں کو جسکا نام ممی ہے کہلا بھیجا ہے کہ آپ کے نام سے ایک ڈبل روٹی ڈیڑھ دو سیر پنیر اور کچھ بہنا گوشت یہان بھیجدے"

رچرڈ۔" کیا مضائقہ ہے۔ جب تک اس کی وجہ سے مجھپر حرف نہ آئے"

قیدی۔ (بات کاٹ کر)" یار اسکی طرف سے اطمینان رکھو۔ تمہین اسمین ذرا بھی اندیشہ نہین (کچھ دیر سوچکر) اور اسکے معاوضہ مین اگر تمہین کبھی اندر یا باہر کسی کی مدد کی ضرورت پڑے تو مردہ فروش تمہاری مدد کو حاضر ہے"

رچرڈ۔ (اس ہیبتناک نام کے سننے سے بے اختیار خوف کھاکر)" مردہ فروش!"

قیدی" ہان میرا نام بھی یہی ہے اور کام بھی یہی۔ میرے وہم کے باپ نے میرا نام انٹونی رکھا تھا اور میرے ماں باپ مجھے ٹڈکنس کہتے تھے لہذا تم مجھے انٹونی ٹڈکنس مردہ فروش کے نام سے پکار سکتے ہو"

رچرڈ" اور کیا تم حقیقت مین قبرون سے مردے کھود کر نکالا کرتے ہو"

قیدی" تو کیا اس مین ابھی تک تمکو شک ہے ہان جب کبھی ضرورت پڑتی ہے تو نکالا کرتا ہون۔ اور جب اسکا موقعہ نہین ہوتا تو کچھ اور کر لیا کرتا ہون"

رچرڈ۔" وہ کیا"

اس سوال کے جواب مین مردہ فروش نے انگلی سے ایک کوٹھڑی کی طرف اشارہ کرکے کہا" کرنیکی جم جو اوس زندان مین مقید ہے اس سوال کا جواب تمہین دے سکتا ہے۔ ہم دونون کے مقدمہ کی ایک ساتھ تحقیقات ہوگی۔ وہ تو پندرہ سال کو جائے گا اور مین مرنے سے باہر کی ہوا کھاؤن گا۔ واہ رے ٹڈکنس کیا

کہنے ہین تیرے۔"

یہ کہہ کر مردہ فروش پلٹا اور اپنی زندان کی طرف چلا گیا۔

اب ہم چرڈار کہم سے کچھ دیر کے لئے رخصت ہوتے ہین۔ جب ہم پھر ناظرین کی توجہ اوس کی طرف منعطف کرینگے تو وہ صدر عدالت فوجداری مین جعلی نوٹ چلانے کے سخت الزام کی جواب دہی کے لئے کھڑا ہوگا۔

اٹھائیسوان باب

تہ خانہ

اب ہم بل بولٹر قاتل کی طرف متوجہ ہوتے ہین جو بازار اسمتھفیلڈ کے پرانے مکان کے زندان خانہ خانے مین پناہ گزین تھا۔ قاتل کے لئے ایک ایک گھنٹہ سو برس کا ہو رہا تھا۔ اور اگر سینٹ سیپلکر کے گرجا کے گھنٹے کی گونج اوقات معینہ پر اوسکے کانون مین نہ پہونچتی رہتی تو وقت کا اندازہ بھی وہ ہرگز نہ کرسکتا۔

تہ خانہ کی دیوار مین جو چھوٹی سی کھڑکی لگی ہوئی تھی اوس مین سے مدہم سی روشنی اندر آتی تھی۔ اس روشنی پر ٹکٹکی جماکر دیکھتے دیکھتے اوسکے دماغ کی یہ کیفیت ہوگئی کہ واہمہ نے بہوتون پر مینڈک اور چڑیلون کی ڈراونی شکلین پیدا کرکے اوس کے تصور کی نظر کے سامنے کھڑی کردین۔ یہ چھوٹی سی کھڑکی اوس کے لئے بمنزلہ ایک مرقع کے ہو رہی تھی جس مین ہر لحظہ بدلنے والی شبیہین کھنچی ہوئی نظر آتی تھین۔ کبھی وہ دیکھتا تھا کہ کسی مردے کا ڈانچا اپنی ہڈیون کو کھڑکھڑاتا ہوا سامنے آتا ہے اور اوسپر نگاہ جماکر قہقہہ مار کر ہنستا ہے اور پھر غائب ہوجاتا ہے۔ کبھی اوسے نعشین نظر آتی تھین جو خونی کفن پہنے دبے پانون آتی تھین اور اوس کے قریب سے گذر کر ہوا مین غائب ہوجاتی تھین۔ کبھی وہ اپنی مقتول جورو کو اوسی حالت مین جس مین اوس نے اوسے آخری مرتبہ دیکھا تھا اپنے سامنے کھڑا پاتا تھا یعنی ایک آنکھہ کا ڈھیلا پچکی ہو رہا تھا

اور منہ پر لہو کی دھار بہہ رہی تھی

اس وہمی طلسمات نے قاتل کے دل پر ایک ایسا جنون انگیز اثر پیدا کیا کہ اوس نے بے اختیار چاہا کہ چلّا اُٹھے اور اس خوف سے بچنے کے لئے شیشہ مین جو شراب باقی تھی سب کی سب چڑھا گیا۔ اس سے اوسے کچھ مصنوعی تسکین ہوئی لیکن وقت کاٹے نہ کٹتا تھا۔ جون توں کر کے اوسنے دن گزارا اور آخر کار تہ خانے مین اندھیرا گھپ چھا گیا۔ کھڑکی مین سے دن کے وقت جہان سورج کی روشنی آتی تھی وہان اب ٹمٹماتے دیون کی غیر مسلسل جھلملاہٹ نمودار ہونے لگی۔ جسنے قاتل کے دماغ کی پریشانی کو اور زیادہ بڑھا دیا۔

سینٹ سیپل کر کے جھیر الصوت گھنٹے نے اپنے وقت پر نو بجائے اور اوسکی آہنین زبان کی آخری ضرب کا تموّج ابھی ہوا ہی مین تھا کہ قاتل کو تہ خانے کے اوپر کی آواز سنائی دی۔ کچھ دیر مین چور دروازہ اوٹھا اور ڈک فلیر کی مانوس آواز یہ کہتی ہوئی سنائی دی۔

"کہو یار بل زندہ تو ہو"

بل۔ (سیڑھی پر چڑھ کر) "فقط زندہ ہون۔ یہ جینا تو میرے لئے مرنے پر بھاری ہو گیا۔"

ڈک۔ (شمع کی روشنی مین قاتل کے چہرے پر نظر ڈالکر) "بل یہ کیا ماجرا ہے تم اس قدر زرد کیون ہو"

بل۔ (کانپ کر) "میرا یہان بھرکس نکلا جا رہا ہے اور تم زردی کو لئے پھرتے ہو۔"

ڈک "من تم سے سچ کہتا ہون کہ اگر اس تہ خانے مین ایک رات بھی مین اور رہا تو

بس میرا مردہ یہاں سے نکلیگا"

ڈک "اب تو بہطرح ہو سکے کچھ دن یہیں رہو۔ تمام حال تمہارے گھر کا معلوم ہو گیا اور پولیس ہر طرف تمہاری تلاش میں پھر رہی ہے"

بل "کب معلوم ہوا سب حال پوری تفصیل سے مجھکو بتاؤ"

ڈک "معلوم ہوتا ہے کہ پہلے تو تمہارے ہمسایہ کے لوگوں نے تمہارے کمرے میں شور سنا۔ لیکن چونکہ تم میں اور پاٹی میں آئے دن [illegible] اس لئے اس شور کو معمولی سمجھکر کسی نے کچھ خیال نہیں کیا لیکن آخر کار تمہارا نوکر ہیڈلے سیڑھیوں سے اوندھا گرکر نیچے گیا اور کہنے لگا کہ امان ہتھ چلتی نہیں اور ابا کہیں چلے گئے ہیں۔ اسپر ہمسایہ کے لوگ اوپر گئے اور تمام معاملہ ظاہر ہو گیا۔ بچے تو محتاج خانے کو بھیج دیئے گئے اور مسٹر پاٹی نے آج سہ پہر میں تین بجے کے قریب موت کے اسباب کی تحقیقات کی۔ میری مجسٹریٹ کے سامنے لایا گیا اور اوس سے حاکم نے سچ پوچھ لیا اور جوری نے فیصلہ دیں۔"

بل۔ (بات کاٹکر دبی ہوئی آواز میں) "قتل عمد کے ثابت ہونے کی رائے دی"

ڈک "ہاں"

بل۔ (مارے غصہ کے منہ میں کف بھرلاکر) "اس حرام زادے ہیری کی بیچ میں جان نہ نکلی ہو تو کہنا"

ڈک "دوسرے معاملہ کے متعلق کوئی خبر سننے میں نہیں آئی۔ معلوم ہوتا ہے کہ کلیپٹن والے مکان والوں نے جہاں ہمنے چھاپہ مارا تھا کسی قسم کا شور نہیں مچایا۔ اس لئے اوسطرف سے اطمینان ہے مگر یہ ہیں تمہارے لئے بہت سی روٹی اور

پنیر اور برانڈی لایا ہون کھاؤ پیو اور چین کرو"

بل۔ "ڈک مین تم سے پھر کہتا ہون کہ مین اس تنگ و تار کھٹ مین واپس جانے سے اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دینا بدرجہا بہتر سمجھتا ہون چوچند گھنٹے مین نے وہان گزارے اتنے ہی مین قریب تھا کہ باؤلا ہو جاؤن - یہ رات تو اب مین کسیطرح وہان نہ گزارون گا یہ خانہ کیا ہے اچھا خاصہ تابوت ہے"

ڈک۔ "تو تم جانو تمہارا کام - اگر اسی طرح ضد پر اڑے رہوگے تو سوا اسکے کہ وہ بالشت بھر رسّا تمہارے گلے کو ملے اور ہوا مین کچھ دیر تک ادھر ادھر جھولا کرو اور تمہین کچھ ہاتھ نہ آئے گا"

بل۔ (شدت کرب مین ہاتھ ملکر اور پرخوف نگاہین چارون طرف ڈالکر) "یا میرے اللہ مین کس مصیبت مین پڑ گیا - اب مین کیا کرون اور کہان جاؤن"

ڈک۔ "بل مرد بنو اور ہمت سے کام لو - کچھ دنون تک تمہین چاہیئے کہ اسی جگہ مین چھپے رہو - اگر ایسے ہی جی چھوٹا بیٹھوگے تو کسطرح کام چلیگا - لو اب چھپے اور تمہارے لئے کھانے کے واسطے آدھ قرقہ بھی لیتا آیا ہون کیون کہ جب تک یہ حوالات فیصل نہ ہو لے اسوقت تک مین یہان سے زیادہ آمد و رفت کرنا مناسب نہین سمجھتا"

بل نے برانڈی کی بوتل جو اوس کے ساتھی نے اوسے دی تھی منھ سے لگا کر دو چار بڑے بڑے گھونٹ پیے اور کچھ دیر بعد جب آتش سیال نے اپنا اثر کرنا شروع کیا تو اوس کی طبیعت کسی قدر سنبھل گئی اور اوس نے سوچا کہ اگر گرفتار ہوا تو ضرور پھانسی پاؤنگا اس سے تو بہرحال یہان چھپا رہنا بہتر ہے - یہ سوچ کر وہ

سیڑھی کی راہ سے تہ خانہ مین اترا اور ڈاک فلیر نے تیسرے روز شام کے وقت آنے کا وعدہ کر کے چور دروازے کو ایک دفعہ اور اوس کے سر پر بند کر دیا۔

جو کہانا ڈک نے اوسے لا دیا تھا اوس مین سے بقدر ضرورت کھا کر بل بولٹر سونے کے قصد سے پتھر کی اوس چارپائی پر لیٹ گیا جو تہ خانہ مین بچھی ہوئی تھی۔ خندق کی طرف سے اس وقت غلیظ و متعفن ہوا کا ایک جھونکا آیا جس سے اوسکی ناک سنڈاس بن گئی اور ساتھ ہی چوہون اور گھونسون نے اس پاس کے سوراخون سے نکل نکل کر اوس کے پیٹ پر ناچنا شروع کیا۔ ایسی حالت مین بھلا نیند کیسے آسکتی تھی۔ کمبختی کے مارے نے اٹھکر چرٹ سلگایا اور پینے لگا۔ اتفاق سے اوس کا پاؤن چارپائی کے نیچے کسی سخت چیز سے جا لگا۔ جس سے ایک عجیب آواز پیدا ہوئی یہ آواز ہڈیون کے کھڑکھڑانے کی تھی جس کے کان مین پڑتے ہی چرٹ اوسکے ہاتھ سے گر پڑا اور مارے خوف کے اوس کی حالت دگرگون ہو گئی۔ آخر کار اپنی طبیعت پر بہت کچھ جبر کر کے اوس نے قصد کیا کہ اس آواز کے سننے سے جو شبہات اوس کے دل مین پیدا ہوئے تھے اون کی تحقیق کرے۔ اوس نے اپنا ہاتھہ چارپائی کے نیچے لیجا کر ٹٹولا اور کسی انسان کے ڈھانچے کی سڑی گلی ہڈیان اوسے محسوس ہوئین۔ معاً اوس نے ہاتھہ کھینچ لیا اور فرط خوف و ہیبت سے چارپائی پر نیم مردہ سا ہو کر لیٹ گیا اور اوسکے جسم کے رونگٹے کھڑے ہو رہے تھے اور اوسکا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔

خدا ہی جانتا ہے کہ یہ رات اوس نے اس متعفن زندان مین کیسے گذاری جہان گھپ اندھیرے کسی بیکس مقتول کے ڈھیر چوہون اور گھونسون اور سب سے

بڑھ کر اوس کے اپنے ہیبت ناخیالات کے سوا اور کوئی اوسکا رفیق نہ تھا۔
آخر کار صبح طلوع ہوئی اور تہ خانہ مین روشنی نمودار ہوئی۔ گرجا کے گھنٹے نے اپنے معمول پر آٹھ بجائے اور قاتل کچھ ہراساں کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ ناگاہ گلی مین کسی شخص کی آواز اوس کے کان مین پڑی۔ کھڑکی کے قریب جاکر اوسنے کان لگایا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ شخص باواز بلند حسب ذیل اعلان کر رہا ہے۔

"ولیم بولٹر نامی بدمعاش نے اپنی چور کو جس خوفناک طور پر قتل کیا تھا اوسکے مفصل حالات جس شخص کو دریافت کرنے ہون وہ یہ اخبار خریدے۔ اس مین قاتل کی تصویر بھی ہے اور اوس کمرہ کا جس مین قتل واقع ہوا اور وقت کا نقشہ بھی ہے جسے محلہ والون کو اول اول اوس مین داخل ہوکر واردات کا علم ہوا۔ قیمت صرف ایک پنس نہایت صحیح اور مفصل حالات۔ قیمت صرف ایک پنس"

یہان تک پہونچکر آواز کچھ دیر کے لئے رک گئی اور پھر پہلے سے بھی زیادہ زور کے ساتھ یہ کہتی ہوئی سنائی دی۔

"محکمۂ ایریونین کورٹ کے سفاکانہ قتل کا مفصل حال اس اخبار مین درج ہے جس مین بتایا گیا ہے کہ کیونکر قاتل نے پہلے مقتولہ کی ایک آنکھ پھوڑ ڈالی اور پھر فرش سے ٹکرا کر اوس کی کھوپری چکنا چور کر ڈالی۔ قاتل کی گرفتاری کے لئے ایک سو پاونڈ کا انعام مقرر کیا گیا ہے اور اوس کی تصویر اخبار مین موجود ہے ایک پنس مین۔ اخبار مفت ہے"

دوسری آواز "سو پاونڈ کا انعام! واللہ سنکر منہ مین پانی بھر آیا۔ اس خبیث کو اگر مین گرفتار کرا سکون تو کیا ہی مزا ہو"

تیسری آواز۔ "خونی کیا ہے۔ کیما ہے جسکے چھوتے ہی پوہدہ ہین"

چوتھی آواز۔ "خدا جانے بدمعاش اسوقت کہان ہے۔ ملا تھوڑا ہی جاتا ہے فرانس مین یا امریکہ مین براج رہا ہوگا"

پانچوین آواز۔ "ارے بھئی تم ان باتون کو کیا جانو۔ یہ خونی ہمیشہ اوسی مقام کے آس پاس منڈلایا کرتے ہین جہان اون سے جرم سرزد ہوا ہو۔ ہے تو تعجب کی بات مگر بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح پروانہ شمع کی طرف کھنچا ہوا چلا آتا ہے اسی طرح قاتل بھی مقام واردات کے قریب قریب رہتا ہے اس لئے مجھ سے جو پوچھو تو مین یہی کہونگا کہ اگر اس مقام سے جہان اسوقت ہم کھڑے ہین یہ قاتل سو گز کے اندر اندر موجود ہو تو مجھے ذرا بھی تعجب نہ ہو"

اسوقت اخبار فروش کی آواز پھر بلند ہوئی "قیمت صرف ایک پنس خوفناک اور بیدردانہ قتل کے مفصل اور سچے حالات"

اتنا کہہ کر گشت لگانے والا اخبار فروش اوس مجمع کثیر کے ساتھ جسے اوسکی چیخ پکار نے اکٹھا کر لیا تھا آگے بڑھا اور اوسکی آواز تدریج خاموشی مین منتقل ہوگئی۔

بل بولٹر جنون انگیز خیالات اور گوناگون وسوسون اور خطرون سے پامال ہوکر سکرات کے عالم مین چارپائی پر جاکر بیٹھ گیا۔ اوسکی گرفتاری کے لئے ایک سو پاونڈ کے انعام کا اشتہار دیا جا چکا تھا اور یہ رقم اتنی بڑی تھی کہ عجب نہ تھا کہ ڈک فلیر یا ٹام کریکسین کی رگ طمع بھی پھڑک اٹھے۔

شراب کی بوتل اس وقت پھر اوس کی غمگسار بنی اور جب اوسکی طبیعت کو کسی قدر قرار آیا تو اپنے دل کے بہلانے کے لئے اوس نے اس طرح سوچنا شروع کیا۔

"یہ جاے پناہ ایسی محفوظ اور مخفی ہے کہ پولیس والے یہان اوس وقت تک نہین پہونچ سکتے جب تک کہ اس کا راز کوئی اون کو بتا ہی نہ دے۔ لیکن یہ راز دنیا مین اس وقت تک صرف پانچ آدمیون کو معلوم ہے اور وہ پانچ شخص یہ ہین۔ ایک تو خود مین۔ دوسرا ڈک فلیمر۔ تیسرا کرینگی جم۔ چوتھا ٹام کریکسمین اور پانچوان مردہ فروش۔ ان پانچون مین سے مین یہان موجود ہون جو بھاندا پھوڑنے سے رہا۔ باقی رہے چار سو اون پر بھی مجھکو اطمینان ہے۔ ڈک فلیمر سے ہرگز امید نہین کہ اپنے ساتھی کو دغا دے۔ ٹام کریکسمین ایسے اعتبار کا آدمی ہے کہ شکنجہ مین بھی کھینچا ہوگا تو زبان سے ایک لفظ نہ نکالے گا۔ کرینگی جم بھی پوری طرح سے بھروسے کے قابل ہے اور اسکے علاوہ اس وقت جیلخانہ مین پھنسا ہوا ہے۔ اور یہی حال مردہ فروش کا ہے یہ دونون جیلخانہ مین ہو کر مجھے کیا ضرر پہونچا سکتے ہین۔ غرضکہ یہان مین بے کھٹکے ہون اور یہ جو بہوتون پریتون کا خوف مجھے ہلکان کئے ڈالتا ہے یہ میرا خیال ہی خیال ہے مجھے اپنا دل مضبوط ہے۔"

اس وقت پتھر کی تپائی کے نیچے ہڈیون کے کھڑکھڑانے کی آواز دفعتہً بلند ہوئی جسے سنکر ہل بولٹر چونک اوٹھا اور اوس کی پیشانی پر فوراً مارے خوف کے پسینہ بہنے لگا۔

اس آواز کی وجہ اصل مین یہ تھی کہ ایک گھونس نے اون آثار رفتا کو آکر چھیڑا تھا۔ لیکن اس خفیف سے واقعہ نے قاتل کے دل مین اون خوفناک خیالات کی ظلمت پھر برپا کردی جو کچھ دیر کے لئے زایل ہو چلے تھے۔

وقت گذرا تو سہی لیکن بل بولٹر کے لئے ایک ایک منٹ پہاڑ سا ہو گیا۔ آخر کار دن ختم ہوا اور شام آئی۔ اور تہ خانہ کی گہرائی مین سے روشنی آنی موقوف ہو گئی اور ایک دفعہ پھر اوس اندھیرے نے چھا لیا۔ قاتل نے ایک دولوا لے جون توڑ کے حلق کے نیچے اوتارے اور سو جانے کی کوشش کی کیونکہ اوس کا جسم اور روح دونون مارے تکان کے چور ہو رہے تھے۔ سینٹ سیپلکر کے گرجا نے سات بجائے تھے کہ وہ کچی نیند سے بیدار ہوا۔ خواب مین اوس نے کسی کو سنا کہ اوسے پکار رہا ہے۔ وہ گھبرا کر آنکھین ملتا ہوا اٹھا اور خوف سے کان لگا کر سننے لگا۔ کسی نے یہ آواز دی۔

"بل جاگتے ہو کہ سوتے۔"

یہ سن کر اوسے اطمینان ہوا کہ یہ آواز وہمی اور خیالی ہی نہین تھی بلکہ حقیقت مین کوئی شخص اوسے پکار رہا تھا۔ پھر اوسی آواز نے کہا۔

"بل جواب کیون نہین دیتے۔ صرف مین ہون۔ اور کوئی نہین۔"

اب اوس نے ڈک کی آواز پہچانی جو اوسے چور دروازے سے پکار رہا تھا اور یہ اطمینان تمام جلد جلد سیڑھی پر چڑھ کر چور دروازہ کے قریب پہونچا مگر یہ دیکھ کر کہ روشنی نہین ہے متعجب ہوا۔ ڈک نے اندھیرے ہی مین اوس سے کہا۔

"یار ارادہ تو نہین تھا کہ اس قدر جلد آؤن لیکن مین اور ٹام ایک مہم پر جانے والے ہین۔ ٹام کو معلوم ہوا کہ محلہ سوتھمپٹن مین ایک مطلب کا مکان ہے۔ بس اوسی مین جا کے سیندھ لگائین گے۔ چونکہ ممکن ہے کہ اس کام مین ہمین کچھ دن لگ جائین اس لئے مین نے کہا کہ آج شام کو یہان آ کر تمہین اور رسد پہونچا جاؤن۔ یہ لو روٹی اور گوشت اور رم اور تمباکو۔ کئی دن تک تمہارے کام آئے گا"

بل ۔" اس ظلمتکدہ مین کسی دوست کی آواز کانون مین اسقدر جلد پڑنا بجائے خود ایک نعمت ہے مگر ڈک تم بتی کیون نہین جلاتے ۔"

ڈک " (دیاسلائی سلگا کر) " اب جلاتا ہون ۔ مین نے اب تک روشنی نہین کی تھی ۔ اس مکان مین کچھ چوہے اور چوہیا ہین اور پولیس کے ڈر سے ہم لوگ اندھیری تہ مین پھر رہے ہین ۔ اس لئے ضرورت سے زیادہ دیر تک روشنی نہین رکھنی چاہیئے یہ لو اس بتی کو نیچے پھینک دو ۔ گوشت اور روٹی سے بھری ہوئی ہے اور بندھی ہوئی بھی خوب ہے ۔ اور یہ دو بوتلین رم کی دونون جیبون مین ڈال لو ۔ ٹھیک ہے ۔ اب کوئی اور چیز تو تمہین نہین چاہیئے ؟"

بل " ایک چھری اور دیدو ۔ چھری کے نہ ہونے سے مجھے کہانا کے کی طرح دانتون سے توڑ توڑ کر کھانا پڑا ۔"

ڈک ۔ (جیب مین سے چھری نکالکر اور اپنے دوست کو دے کر) " یہ لو اب تو خوش ہو نہ ۔"

بل " ہان اب کھانے پینے کی طرف سے تو بے فکر ہون ۔ لیکن دیکھو ڈک جلدی آنا ۔ اگر کہین تم مجھے بھول گئے ۔"

بل سیڑھی کی چوٹی سے دو تین قدم نیچے کھڑا ہوا تھا اور اس لئے اوس کا سر دروازے سے اوپر تھا ۔ اپنے رفیق کو جلد آنے کی تاکید کرتے کرتے وہ دفعۃً رک گیا اور اس طرح لڑکھڑایا کہ قریب تھا کہ نیچے گر پڑے ۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ اوس نے کمرے کے دروازہ مین سے جو آدھا کھلا ہوا تھا کسی کو جھانکتے دیکھا تھا ۔ یہ دیکھتے ہی اوس نے چلا کر کہا " ظالم آخر تو نے مجھے دغا دی ۔" اور ایک

جست بھر کے ڈک فلیر پر اس تندی و خونخواری سے جا گرا جیسے کوئی شیر اپنے شکار کو جا دبوچتا ہے۔ اسکے ساتھ ہی چار پانچ کونوالی والے فوراً کمرے مین گھس آئے مگر اتنی جلدی نہ پہونچ سکے کہ خون کی ایک اور واردات کو وقوع مین آنے سے روک سکتے۔ بل بولسٹر نے وہ چھری جو اوسکے ہاتھ مین تھی ڈک فلیر کے جگر مین بھونک دی تھی اور زخم ایسا کاری لگا تھا کہ ڈک ایک چیخ مار کر نیچے گر پڑا اور چٹکی بجاتے مین سرد ہو گیا۔

پولیس کے سارجنٹ نے جو اپنی جمعیت کو لئے ہوئے داخل ہوا تھا۔ یہ خوفناک واقعہ دیکھ کر کہا۔ "او بدمعاش یہ تو نے کیا کیا"

قاتل (ڈھٹائی سے) "جس ناہنجار نے مجھے دغا دی اوس کو مین نے جہنم واصل کر کے بدلا لے لیا"

سارجنٹ۔ "تو نے عمر بھر مین اس سے زیادہ دھوکا نہین کھایا"

قاتل "کیسے؟ کیا اس پاجی ڈک نے میرے خلاف مخبری نہین کی؟"

سارجنٹ "اس بیچارے کا ذرا قصور نہین تھا۔ اس جگہ کا حال جس شخص کی زبانی معلوم ہوا وہ نیوگیٹ کا ایک قیدی ہے۔ کسی نہ کسی طرح اوسکو خبر لگ گئی کہ تمہاری گرفتاری کے لئے سو پاؤنڈ کا انعام مشتہر ہوا ہے یہ سنکر اوسنے مہتمم جیل کو اس تہ خانہ کا کل بھید بتا دیا۔ ہمکو معلوم نہ تھا کہ تم یہان ہمین ملو گے یا نہین۔ یون ہی تلاش کے لئے چلے آئے تھے"

قاتل "تو یہ مردہ فروش تھا جس نے میرا راز فاش کیا (ماتھے پر زور سے ہاتھ پٹک کر درد و کرب کے لہجہ مین) ہائے مین نے اپنے سب سے زیادہ وفادار دوست کا ناحق خون کیا۔ مجھ سے بڑھ کر خبیث اور نامراد دنیا مین کوئی نہ ہوگا"

پولیس کے سارجنٹ نے فوراً اوسکے دونون ہاتھون مین ہتکڑی ڈالدی اور پاؤ گھنٹہ کے اندر اندر اسمتھفیلڈ کے تھانہ کی حوالات مین لیجاکر اوسے قید کردیا۔ دوسرے دن قاتل نے اپنے آپکو نیوگیٹ مین بند پایا۔

انتیسوان باب

بلیک چیمبر

اب سین پھر بدلتا ہے۔ ہماری داستان کی بھول بھلیان مین جن ناظرین نے ابتک چکر لگایا ہے اُنہین ابھی ہم بہت سے عجیب و غریب مقامات کی سیر کرانے والے ہین جرم و سیہ کاری کی خوفناک کمین گاہون۔ افلاس و ناداری کے حسرت بار مساکن۔ سفاکی و غداری کی ہیبت زا جولانگاہون اور ساتھ ہی امرا کے تعیش اور ارباب دول کی نشاط پرستی کی بیش افزا منازل مین ابھی ہمارے ناظرین کو بہت کچھ پھرنا ہے۔

جن ناظرین کے لئے اس قسم کی سیر باعث دلچسپی ہے ہم اونہین ایسے ایسے مناظر اور ایسے ایسے مقامات کا لے چلکر تماشا دکھائین گے جنکا تعلق بجائے ایک ایسے شہر سے ہونیکے جو تہذیب و شائستگی کا مرکز ہے زیادہ موزون طور پر عالم خیال سے ہونا چاہیئے تھا اور جن کی خصوصیات سے وہ لوگ بھی ناواقف ہین جو صحیفہ زندگی کی سب سے زیادہ ورق گردانی کر چکے ہین۔

باب گذشتہ مین جو واقعات مندرج ہین اوسکے پیش آنے کے کوئی دو ہفتہ بعد ایک چھوٹے سے بلند اور روشن کمرے مین چار شخص ایک بہت بڑی شاہ بلوط کی گول میز کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ ان مین سے ایک شخص جوان سب کا افسر بالا دست معلوم ہوتا تھا سن وسال مین بھی اپنے ساتھیون سے بڑا تھا۔ اوس کی پیشانی کشادہ تھی۔ بال جو سفید اور لمبے تھے ایک سیاہ کوٹ کے کالر پر بکھرے ہوئے تھے۔ قد اس شخص کا چھوٹا مگر بدن دہرا تھا۔ چہرے پر خوش طبعی اور صاف باطنی کے آثار پائے جاتے تھے لیکن اوس کی چھوٹی چھوٹی نیلے رنگ کی چمکتی ہوئی آنکھون کے گوشہ مین مکاری اور چالاکی اس انداز سے چھپی ہوئی تھی کہ نہایت ہی تیز نظر شخص کے سوا اور کسی کو محسوس نہ ہوسکتی۔ باقی کے تین شخص نوعمر۔ خوش قیافہ اور صاف لباس تھے اور اپنے بالادست کے ساتھ ادنکا برتاؤ نہایت مودبانہ تھا۔

اس کمرے کا دروازہ اندر سے بند تھا۔ میز پر ایک طرف کو ایک کانی کشتی رکھی ہوئی تھی جس مین روٹی کے گودے کی مہرون کا ایک انبار لگا ہوا تھا۔ ناظرین اپنے زمانہ طفولیت کے مشغلون کو اگر یاد کرین گے تو اونکا حافظہ اونہین بتائے گا کہ کبھی کبھی وہ روٹی کے گودے کو پانی مین تر کرکے انگلیون مین ملا کرتے تھے جس سے اوسکی ٹکیا سی بن جاتی تھی اور اس ٹکیا پر کسی خط کی مہر سے جو نقش اوٹھانا چاہتے تھے بعینہٖ اُٹھ آتا تھا۔ جو مہرین بلکہ یون کہیے کہ روٹی کے گودے کی کوری مہرین اس وقت کشتی مین رکھی ہوئی تھین وہ بھی اسی طرح کی تھین فقط ساخت مین ذرا صفائی زیادہ تھی اور گوند کے لعاب سے گوندھے جانے کے باعث لزوجت زیادہ پیدا ہوگئی تھی۔

اس کالی کشتی کے قریب ایک بڑے کشکول نما چوبی پیالہ مین چھوٹے بڑے سبھی قسم کے رنگا رنگ خط بند کرنے کے قرص بھرے ہوے تھے۔ ایک ڈبے مین چند فولادی پیمانے رکھے ہوئے تھے جو استرے کی دھار کی طرح تیز تھے اور جن کے قبضے ہاتھی دانت کے تھے۔ ایک اور ڈبے مین سرخ رنگ کی مہر کرنے کی لاکھ برطانوی اور نیز غیر ممالک کی ساخت کی بھری ہوئی تھی۔ نوجوان کارکنون مین سے ایک کے نزدیک ایک لیمپ رکھا ہوا تھا جس کے طرف مین بجائے تیل کے روح شراب تھی اور اس لیمپ کے اوپر ایک کانچ کا تنگ منہ کا کیمیادی ظرف نصب تھا۔ ٹین کا ایک چھوٹا سا ڈبہ جس کے دو خانے تھے ایک طرف کو کھلا ہوا رکھا تھا ایک خانے مین ایک چھوٹی سی گدی تھی جس پر چھاپہ کی سرخ روشنائی کا ضماد تھا اور دوسرے خانے مین چند اوس قسم کی مہرین تھین جو ناظرین نے ڈاکخانون مین دیکھی ہونگی۔ سب سے آخر خطون کا ایک بہت بڑا ڈھیر میز کے اوس کنارہ پر رکھا ہوا تھا جہان سن رسیدہ شخص کرسی پر بیٹھا تھا۔ ان خطون مین سے بعض تو مہرون اور بعض قرصون کے ذریعہ سے بند تھے۔

جن چار اشخاص کو ہم میز کے گرد بیٹھا ہوا پاتے ہین اونکے مشاغل کی تصریح مختصراً ذیل کے الفاظ مین کی جاسکتی ہے۔

سن رسیدہ شخص خطون کو جن کا ڈھیر اوسکے سامنے لگا ہوا تھا ایک ایک کرکے اٹھاتا تھا اور لفافہ کے اندر کھلے ہوے حصہ مین سے اس انداز کے ساتھ نظر ڈالتا تھا کہ اگر خط کے تہ کرنے مین اس قدر احتیاط نہ کی گئی ہوتی تھی کہ تمام تحریر بالکل چھپ جاے تو خط کے ایک حصہ کو وہ باہر ہی سے پڑھ لیتا تھا۔ اس کے علاوہ

وہ مکتوب الیہ کے پتہ کو بھی جو لفافہ پر درج تھا بغور دیکھا جاتا تھا اور ساتھ ہی ایک طویل سرکاری وضع کی فہرست پر جو میز پر اوسکے دہنی طرف کو رکھی ہوئی تھی نظر ڈالتا جاتا تھا۔ بعض خطوط کو مہر یا قرص کے توڑے بغیر کافی غور کے ساتھ معائنہ کرنے کے بعد وہ ایک بڑے بانس کی ٹوکری مین جو اوس کے قدمون مین رکھی ہوئی تھی ڈال دیتا تھا لیکن گاہ بگاہ ایک آدھ خط اوس نوجوان کے حوالے کرتا جاتا تھا جو سب مین زیادہ اوس کے قریب بیٹھا ہوا تھا۔

اگر خط لاکھ سے بند ہوتا تھا تو اوسکا نقش نورالدولی کی مہر پر اتار لیا جاتا تھا اسکے بعد نوجوان خط کو انگیٹھی مین دہکتی آگ سے مناسب فاصلہ پر پکڑے رہتا تھا یہان تک کہ لاکھ پگھل کر ایسی نرم ہو جاتی تھی کہ کاغذ پھٹے بغیر لفافہ آسانی سے کھل سکتا تھا۔ لفافہ مین سے خط نکالکر یہ نوجوان اپنے دوسرے ساتھی کو دے دیتا تھا جو مضمون خط کو باواز بلند پڑھتا تھا۔ اور تیسرا نوجوان مضمون کے مطالب کی یادداشت قلمبند کر لیتا تھا۔ اسکے بعد خط پہلے نوجوان کو واپس کر دیا جاتا تھا جو اوسکو لفافہ مین ڈالکر اور اوسی رنگ کی لاکھ لگاکر جو لفافہ پر کھولتے وقت لگی ہوئی تھی اوس روئی کی مہر کے ذریعہ سے جسپر نقش اوتارا جا چکا تھا مہر کر دیتا تھا اور پھر یہ خط اوسی ٹوکری مین ڈالدیا جاتا تھا جس مین وہ خط ڈالے جا چکے تھے جن کو سن رسیدہ شخص نے نہین کھولا تھا۔

اگر خط قرص کے ذریعہ سے بند ہوتا تھا تو سن رسیدہ افسر معائنہ کنندہ کے مددگارون مین سے ایک اوس کانچ کے ظرف مین جو شراب کے ست والے لیمپ پر نصب تھا پانی بھرکر کھولاتا تھا اور جب ظرف کی نلی مین سے بھاپ اٹھنے لگتی تھی تو خط کو اوسکے اوپر اس طور سے پکڑے رکھتا تھا کہ بھاپ کا عمل سوائے قرص کے اور کسی حصہ پر

نہ ہونے پائے اس سے تھوڑی دیر مین قرص رطوبت جذب کرلیتا تھا۔ اور ہاتھی دانت کے دستہ والے فولادی پیتر کو گیلے قرص کے تلے احتیاط کے ساتھ داخل کرنے سے لفافہ بآسانی کھل جاتا تہا۔ لفافہ کھل چکنے پر پہلے کی طرح خط کا مضمون پڑھا اور علیحدہ درج کرلیا جاتا تھا اور خط کو ایک قرص کے ذریعہ سے جو رنگ اور ناپ مین اصل قرص کے مشابہ و مساوی ہوتا تھا بند کردیا جاتا تہا اگر بند کرنے مین احیاناً بے احتیاطی ہوجاتی تھی تو مسرخ مہر لفافہ کی پشت پر اس طرح سے لگادی جاتی تہی کہ اوسکا ایک حصّہ قرص کے اوپر آجائے اور بے احتیاطی کے آثار کو چھپادے۔

ان مشاغل کے اثنا مین علاوہ اون اوقات کے جبکہ خط پڑھا جارہا ہوتا تھا کسی شخص کی زبان سے ایک حرف تک نہ نکلتا تھا اور یہ چاروں اشخاص عجیب سے عجیب رازون اور حیرت انگیز سے حیرت انگیز حالات کے سننے کے ایسے عادی ہورہے تھے کہ کسی خط کے مضمون سے نہ اون کو تعجب ہوتا تھا نہ ہنسی آتی تھی نہ افسوس ہوتا تھا اور نہ نفرت پیدا ہوتی تھی۔ یہ لوگ گویا اپنا کام مشینون کی طرح انجام دیتے تھے اور اون کے چہرون پر اس کام کے انجام دیتے وقت اندرونی جذبات کے آثار ذرا بھی ظاہر نہ ہوتے تھے۔

ناظرین یہ چھوٹا سا بند اور روشن کمرہ جس کے اندر دروازے بند کرکے ایسے نامحمود اور واجب نفرین کام کئے گئے لنڈن کے صدر ڈاکخانہ کا بیک چیمبر تھا۔ اگر ہم سے یہ سوال کیا جائے کہ آیا مہذب دنیا کے پایہ تخت کے اندر ایک ایسے طریقہ پر عملدرآمد ہونا ممکن ہے اور آیا ایسی باتون کو بیشائستگی اور تہذیب پر دھبہ لگانی نہین جائز رکھا گیا ہے تو ہم افسوس اور رنج و شوق کے ساتھ جواب دینگے کہ ہان۔

پہلا خط جو حسن رسیدہ افسر نے بلیک چیمبر میں اس موقعہ پر جس کا ہم ذکر کر رہے ہیں کھلوایا ریاست کسٹلسیکالا واقع ملک اطالیہ سے آیا تھا اور کسٹلسیکالا کے گرانڈ ڈیوک کے سفیر متعینہ دربار انگلستان کے نام تھا۔ اس خط کا مضمون حسب ذیل تھا۔

مقام مانٹانی

(کسٹلسیکالا)

ہز ہائنس کے فارن سکرٹری مارکوئس آف گرانوکے ایما کے موافق میں یورا کسلنسی کو اس امر کی اطلاع دیتا ہوں کہ اوس عام پیغام امن کی رو سے جسکا حال میں ہز سیرین ہائنس دی گرینڈ ڈیوک آف کسٹلسیکالا نے اعلان کیا ہے اور جس کا رو سے خطاب تمام باغی قسم کے ریبلیون اور تارک الوطن اپنے ملک کی طرف بھی ہے حکمران گرینڈ ڈیوک کے برادر زادہ ہز ہائنس شاہزادہ البرٹ اور نیز کسٹلسیکالا کے اون تمام باشندون کو جو اسوقت مقیم انگلستان ہین لیکن اپنے وطن کو واپس آنا چاہتے ہین مراجعت کیلئے پروانہ راہداری دیا جا سکتا ہے۔

مجھے یورا کسلنسی پر سور اپنا مخلص معاون اور بہی خواہ تصور فرمائین۔

(دستخط) ہیرن رو پرٹو

نائب وزیر سلطنت (صیغہ خارجہ)

دوسرا خط جو کاریردازان بلیک چیمبر نے اس موقع پر پڑھا لنڈن کے ایک مشہور و معروف مہاجن کی طرف سے اپنے باپ کے نام تھا جو مانچسٹر مین رہتا تھا۔ اس خط کی عبارت حسب ذیل تھی۔

"ابا جان جو خبر مین انجام کار اس عریضہ مین درج کرنے پر مجبور ہوا ہون اوسے

سن کر آپ کو سخت ہی تعجب ہوگا دنیا کو اس بات کا یقین ہے کہ میرے کارخانہ کی بنیاد ایسی مستحکم ہے کہ اوس مین لغزش ہو ہی نہین سکتی - میری ساکھ غیر محدود ہے اور ہزارون آدمیون نے اپنا روپیہ میرے تفویض کر دیا ہے لیکن افسوس حقیقت حال یہ ہے کہ مین بالکل دیوالیہ ہون - میری کوٹھی سے تھوڑی رقم کا بھی اگر کسی نے مطالبہ کیا تو مین ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جاونگا اور میری عزت خاک مین ملجاے گی - لیکن مجھے سنبھالا لینے اور دولت پیدا کرنے کا ابھی ایک موقع حاصل ہے - گورنمنٹ ایک معاملہ میرے تفویض کیا چاہتی ہے اور اگر مجھ مین اس سے عہدہ برا ہونے کی استطاعت ہو تو منافع بیشمار ہوگا - آج سے پندرہ دن کے اندر اس کام کے لئے مجھکو پچاس ہزار پونڈ کی سخت ضرورت ہے - ابا جان اگر آپ اس موقع پر میری دستگیری فرما کر سیدھی طرح مجھکو مرحمت فرمائین تو مین بچ جاون - ورنہ تباہی بدنامی اور بے عزتی کا سامنا ہے اسوقت صرف آپ میری آبرو بچا سکتے ہین - لیکن جو کچھ بھی فیصلہ آپ فرمائین اس کا خیال رکھئے گا کہ اس راز کا ایک حرف کسی پر ظاہر نہ ہونے پائے - حکام خزانہ عامرہ نے میرے متعلق ہر طرح سے تحقیقات کر لی ہے اور مجھے نہ صرف مستطیع بلکہ حد سے زیادہ دولتمند سمجھا ہے جواب بواپسی ڈاک مرحمت ہو -

آپکا فرمانبردار لیکن دلشکستہ فرزند

جیمس ٹاملنسن"

اس خط کے کاتب کو اس بات کا زعم تھا کہ گورنمنٹ اوس کے متعلق ہر طرح سے تحقیقات کر چکی ہے لیکن بیچارہ یہ نہ جانتا تھا کہ خود اوسی کی چٹھی حکام خزانہ عامرہ کو ڈاکخانہ کی معرفت اون امور کی اطلاع کرنے والی تھی جنکی نسبت اوسے یہ گمان تھا

کہ سوائے میرے اور کسی کو ان کا علم نہیں"

جب تیسرا خط کھولا گیا تو اوس کا رکن نے جس کا کام خطوں کا پڑھنا تھا کاتب خط کے دستخط پر نظر ڈالکر اپنے افسر سے کہا "بھلا جناب آپ کے خیال مین اس خط کا لکھنے والا کون ہو؟"

افسر "لارڈ ٹریمارڈن۔ اور کون؟ لفافہ پر پتہ لیڈی ٹری مارڈن کا درج ہے"

کارکن "بجا ارشاد ہوا لیکن خط کے لکھنے والی لیڈی ٹری مارڈن کی بیٹی ہیسیلیا ہے"

افسر "تو افسوس ہے کہ یہ خط غلطی سے کھول لیا گیا۔ ہوم آفس اس بات کو خاص طور سے دریافت کرنا چاہتا ہے کہ بعض پولیٹکل معاملات مین لارڈ ٹریمارڈن کی کیا رائے ہے (سرکاری ہدایت نامہ پر نظر ڈالکر) اور یہ بات بخوبی معلوم ہے کہ لارڈ موصوف اپنے تمام پولیٹکل خیالات اپنی لیڈی پر جو اسوقت باتھ مین مقیم ہے ظاہر کیا کرتے ہین"

کارکن "تو پھر مین اس خط کو نہ پڑھون؟"

افسر "نہ پڑھنے کی بھی تم نے ایک ہی کہی۔ مین تمہین بارہا بتا چکا ہون کہ جو خط ایک دفعہ کھول لیا جاے خواہ وہ کسی کا ہو ضرور اوّل سے لیکر آخر تک باحتیاط پڑھنا چاہیئے کیونکہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ ہم نے غلطی سے کسی ایسے شخص کا خط کھول لیا جسکے متعلق ہمین کوئی سرکاری ہدایت نہ پہونچی تھی لیکن اتفاق سے اوس خط کے مضمون سے ایسی ایسی باتین معلوم ہوئین کہ گورمنٹ کو اور اہالی کوتوالی کو ہم نہایت بیش قیمت اطلاع بہم پہونچا سکے"

پہلا کارکن "نہایت صحیح ارشاد ہوا۔ ابھی اگلے ہی دن کا ذکر ہے کہ ہم نے غلطی

سے ایک خط کھول لیا اور اوس سے اتفاقیہ طور پر ہمکو اوس گہری سازش کا حال معلوم ہوگیا جس کی تہ مین اسٹیونس اور وہ نوجوان خاتون ہے جو مردانہ بھیس مین محلہ اپر کلیپٹن مین رہتی ہے"

یہ سن کر اوس کارکن نے جس کا کام خطون کا پڑھنا تھا اپنے افسر سے ادب کے ساتھ معافی مانگی اور آئرین مس سیسیلیا ہنٹنگفیلڈ کے خط کو جو اوسنے اپنی مان لیڈی ٹریاردن کے نام لکھا تھا پڑھنا شروع کیا۔ اس خط کا مضمون حسب ذیل تھا۔

"امان جان مین کس زبان سے اپنی سیہ کاری اور بے آبروئی کی دردناک اور ناگفتہ بہ حکایت آپ کے آگے بیان کرون۔ آپ کے لنڈن سے روانہ ہونے سے پہلے ہزارون ہی دفعہ میرے جی مین آیا ہوگا کہ آپ کے قدمون پر گر کر سب کچھ سچ سچ کہدون لیکن زبان نے یاری نہ دی۔ لیکن امان جان اب مین اپنی فضیحت اور رسوائی کو چھپا بھی نہین سکتی۔ اس خوفناک راز کو سپرد قلم کئے بغیر مین کیسے آپکے گوش گذار کرون۔ یا میرے اللہ یہ صدمہ مجھ سے سہا نہین جاتا مین کہین دیوانی نہ ہو جاؤن کیا اب بھی آپ میرا مطلب نہین سمجھین۔ اگر نہین سمجھین تو آپ کی محبت اور شفقت پر بھروسا کرکے مین خود ہی کہے دیتی ہون۔ لیجئے سنئے مین امید سے ہون۔ یہ لفظ سنکر آپ مجھ پر نفرین کرین گی۔ مین بیشک اسکی سزاوار ہون لیکن جو صدمہ اس خط کے لکھتے وقت جس نے آپ کے دل کو چاک چاک کردیا ہوگا مجھے ہوا ہے وہ ایسا ہے کہ آپکو میری حالت پر رحم کرنا چاہیئے۔ اب مین کیا کرون اور کدھر جاؤن۔ سوائے خدا کے اور آپ کے کسی کا سہارا نہین۔ افشائے راز تا ممکن ہے۔ چھٹا مہینا ختم ہوگیا اور تین مہینے گذرنے پر مین بھی ایک بچے کی مان بنجاؤنگی

میری اس آبروریزی کا باعث وہ مواسدرو پرٹ ہاربرو ہوا جس کی ہمارے گھر مین اکثر آمد و رفت رہتی تھی اور جسپر میرے باپ کو اس قدر اعتبار تھا۔ لیکن باین ہمہ کبھی کبھی میرے دلکو اس امر کا بھی احساس ہوتا ہو کہ مجھے اوس سے محبت ہے کیونکہ وہ بچے کا باپ ہے جسکی وجہ سے عنقریب کلنک کا ٹیکا میرے ماتھے پر لگنے والا ہے میری پیاری امان اب میرا تمام بھید آپ پر ظاہر ہوگیا از براے خدا جلد آکر میری آبرو کے بچانے کی کوئی تدبیر کیجئے اور مجھے ابا جان کے غضب سے بچائے۔ اس سے زیادہ اس وقت اور کچھ نہین لکھہ سکتی لیکن اشاہی لکھنے سے کسی قدر دل کی بھڑاس تو نکل گئی۔

آپ کی ناشاد بیٹی

(دستخط) سیسیلیا ہنٹنگفیلڈ

اسطور پر صدر ڈاکخانہ کے بلیک چیمبر کے واجب نفرین عملدرآمد سے ایک ایسا راز جس مین ایک شریف خاندان کی آبرو مرکوز تھی ایک ہی وقت مین چار شخصون کو معلوم ہوگیا۔

چوتھا خط مسٹر رابرٹ اسٹیونس ساکن لندن کی طرف سے اپنے بھائی مسٹر فریڈرک اسٹیونس ساکن لورپول کے نام تھا اور اوس کی عبارت حسب ذیل تھی۔

"برادر عزیز

یہ چند ہدایات مین تمہین جلدی مین اس غرض سے دیتا ہون کہ ان کے مطابق کاربند ہو۔ تمہین خوب معلوم ہے کہ ماہ رواں کی چھبیسوین تاریخ میری مراد کا دن ہے جسکے انتظار مین مین نے سالہا سال گذار دئے۔ مین نے اپنے منصوبہ کے متعلق تمام

امور کا اس احتیاط سے انتظام کیا ہے کہ افشائے راز ممکن نہیں اوس مانٹیگیو
نمبیشن نے البتہ بسفتہ عشرہ ہوتا ہے کہ خلاف توقع دفعۃً شناخت کی گواہی دینے
سے انکاری ہوکر مجھکو پریشانی مین ڈالدیا تھا اور اوس کی دہان بندی کے لئے
مجھے اوسکو پانسو پاونڈ کی رقم بھی دینی پڑی۔ معلوم نہین اس معاملہ سے علیحدگی اختیار
کرنے مین اوسکا کیا مقصد تھا۔ بہرحال اوسکا مقصد خواہ کچھ بھی ہو مین نے اوس کے
بجائے ایک اور شخص میکچرل نامی کو جس کا پیشہ وکالت ہے گواہی دینے پر رضامند
کرلیا ہے۔ اب سنو کہ تمکو میرے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ پانسہ پھینکنے اور پوبارہ پڑنے
کا وقت ماہ حال کی چھبیسوین تاریخ کی دوپہر قرار پایا ہے۔ روپیہ ملتے ہی مین والٹر کو
(اوسے مین ہمیشہ مرو کے نام سے پکارا کرتا ہون) موعودہ دس ہزار پاونڈ دیکر چار گھوڑون
کی بگھاڑی مین سیدھا لورپول کی طرف روانہ ہوجاونگا۔ اگر ۲۷ نومبر کو کوئی جہاز امریکہ
جانے والا ہو تو اوس مین میرے لئے ایک نشست کا انتظام کررکھو اور اگر نہ جانے
والا ہو تو پھر یہ تحقیق کرو کہ اوسی دن کوئی جہاز فرانس کو جاتا ہے یا نہین اور اگر جاتا ہو تو
اوس مین میرے سوار ہونے کا انتظام کرو لیکن اگر ادھر بھی کوئی جہاز جانے والا نہ ہو
تو پھر اون تمام جہازون کے نام اور اون کی منزل مقصود اور ضروری کیفیت دریافت
کررکھو جو ۲۷ تاریخ کو لورپول سے لنگر اوٹھانے والے ہین۔

اس خط کو پڑھتے کے ساتھ ہی جلا دو تاکہ اس امر کی طرف سے اطمینان ہوجائے
کہ اسنے مخبری نہین کی۔

تمہارا بھائی

(دستخط) رابرٹ اسٹیونس۔

افسوس رابرٹ اسٹیونس! تو اسی بات پر بھولا بیٹھا ہے کہ جو خطوط صدر ڈاکخانہ کے صندوق مین ڈالدئے جاتے ہین وہ کاتب سے مکتوب الیہ تک پہونچنے کے اثنا مین مخبری نہین کرتے۔ اس غلط فہمی کا خمیازہ تجھے عنقریب کھینچنا پڑے گا۔

اسکے بعد اور بہت سے خط کھولے اور پڑھے اور بند کئے گئے اور جب یہ کام ختم ہوچکا تو ایک کارکن نے بندشدہ خطوط کی ٹوکری اُٹھاکر ڈاکخانہ مین پہونچادی۔ جہان سے وہ شام کی ڈاک مین اپنے اپنے پتہ کے لحاظ سے روانہ کردئے گئے۔ بالآخر جو یادداشتین بلیک چیمبر مین قلمبند کیجاچکی تھین اون پر سے اوس بڈھے نے جو کارپردازان بلیک چیمبر کا افسر تھا گورنمنٹ کے مختلف محکمون کے لئے رپوٹین مرتب کرنی شروع کین۔ کرنٹ سیکالا والے مراسلہ کا مضمون فارن سکرٹری (وزیر صیغہ خارجہ) کے پاس بھیج دیا گیا۔ ٹالمنسن مہاجن نے جو چٹھی اپنے باپ کو لکھی تھی اوسکا مضمون وزیر خزانہ کے نام روانہ کردیا گیا۔

مس سیسیلیا ہنٹنگفیلڈ کے دل پر اثر کرنے والے خط کے مضمون کو جو اوسنے اپنی ماں کی طرف لکھا تھا ایک راز کے رجسٹر مین اس غرض سے درج کرلیا گیا کہ کسی آیندہ موقعہ پر چلکر کام آئے اور رابرٹ اسٹیونس نے جو چٹھی اپنے بھائی کے نام لکھی تھی اوسکی ہو ہو نقل بینک آف انگلینڈ کے مشیر قانونی کے پاس بھیجدی گئی

تیسوان باب

نومبر کی چھبیسوین تاریخ

اپر کلیپٹن والے بنگلہ کی خوابگاہ کے پردون مین صبح صادق کی ضیا کے جھلملاتے ہی خاتون الائزا اسڈلی اپنی مسہری سے اٹھی۔

خوشی اور رنج کی متضاد کیفیتون سے اوس کا دل لبریز ہو رہا تھا۔ جس مسرت افروز دن کا اوسے سالہا سال سے انتظار تھا اور جو اوس شخص کے قول کے مطابق جسکو وہ اپنا محسن تصور کرتی تھی اوسے اوسکے پنج سالہ بھیس کی نفرت انگیز قید سے نجات دلانیوالا تھا آخرکار آپہونچا تھا اور اوس مبارک زمانہ کی صبح آج طلوع ہوئی تھی۔ جبکہ وہ اوس لباس مین ظاہر ہونے والی تھی جسکو اوسکے حسن و جمال اور رجحان طبیعت کے ساتھ فطری مناسبت تھی اس واقعہ نے اوسکے انبساط و شادمانی کو دوبالا کر دیا تھا

لیکن اس خوشی کے ساتھ رنج کی جھین بھی اوسکے دل مین موجود تھی جس شخص نے نہایت پاجیانہ اور وحشیانہ طور پر اوس کے ساتھ برتاؤ کیا تھا اوس کو وہ اپنا دل دے چکی تھی۔ اس لئے بجائے اسکے کہ وہ عنقریب زنانہ لباس اختیار کرسکنے کی خوشی کو اوس خوشی کے ساتھ مخلوط کرکے منتہائے انبساط پر پہونچ سکتی جو چند ہفتے قبل جارج مانٹیگو کی بیاہتا بی بی بننے کے خیال سے اوسکے دل مین سمائی ہوئی تھی اپنی

تنہائی اور جارج نیٹگ کی بیوفائی کے تصور نے اوسکے دل مین بیکلی کی ایک عجیب کیفیت پیدا کر رکھی تھی۔

یہی وجہ تھی کہ افسردگی اور مسرت کی متخالف کیفیتون سے متاثر ہوکر وہ معمول کے موافق اوس مردانہ لباس کے پہننے مین مصروف ہوئی جسے وہ آج کے بعد سے ہمیشہ کے لئے خیرباد کہنے والی تھی وہ کپڑے پہن رہی تھی کہ اوس کی خادمہ لوئیسا کمرہ مین داخل ہوئی اور کہنے لگی۔

"بیوی آج تو آپ کو خوش ہونا چاہیئے کیونکہ وہ دن جس کا آپکو اتنی مدتون سے انتظار تھا آخر آن پہونچا۔"

خاتون - "ہان لوئیسا خدا کا شکر ہے کہ آخر میری مراد بر آئی بس آج کا دن اور رہ گیا ہے کل سے تمہین مجھے وہ پیاری پوشاک پہنا جس کو مین ترس گئی ہون"

لوئیسا - "بیوی مین جب آپکو خوش وخرم دیکھتی ہون تو بے اختیار میرا دل باغ باغ ہو جاتا ہے جب آپ کسی دوسرے ملک مین زندہ دلی اور شادمانی کی تصویر۔"

خاتون - (قطع کلام کرکے) "کیا تم میرے ساتھ سوئٹزرلینڈ کو نہ چلوگی؟ یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ مین تمہین یہان چھوڑ کر اکیلی چلی جاؤن۔ لے دیکر ایک تمہین تو میری مونس اور غمگسار رہ گئی ہو۔ تمہین میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ اوس دلفریب اور جانفزا ملک مین ہم دونون کی خوب لطف سے کٹے گی۔ (ایک آہ سرد بھر کر) مگر سچی خوشی دنیا مین کسی کو نصیب نہین ہوسکتی۔"

لوئیسا - "بیوی مسٹر اسٹیونس آپ سے ملنے کے لئے دس بجے ہی آنے والے تھے نہ؟"

خاتون "ٹھیک دس بجے یہان سے ہم لندن کے محلہ غربی کی طرف روانہ ہونگے جہان ہمین چند ابتدائی مراتب طے کرنے ہونگے۔ اس کے بعد ایک کثیر التعداد رقم مجھکو بینک آف انگلینڈ سے ملجائے گی۔ کل اتنی بات مسٹر اسٹیونس نے مجھ سے کہی۔ اس سے پہلے کبھی اتنا بھی ذکر اونہون نے مجھ سے نہین کیا تھا"

لوئیسا "اور آپ نے آج ہی سہ پہر مین لندن سے روانہ ہو جانے کا قصد کرلیا ہے"

خاتون "ہان فقط تمہین میرے ساتھ چلنا ہوگا۔ پس مین تو اوس اہم معاملہ کو جسکی اصلی حقیقت ابھی مجھے معلوم کرنی ہے طے کرنے کے لئے شہر کو جاؤن گی اور تم میری واپسی تک سفر کی تیاری کر رکھنا"

آخر کار خاتون اپنا پراسرار لباس پہن چکی اور اس مردانہ ہیئت مین جس مین آج اوسے آخری مرتبہ ظاہر ہونا تھا نیچے اوتر کر ملاقات کے کمرہ مین آئی۔ ٹھیک دس بجے مسٹر اسٹیونس بھی آپہونچا اوسکے لباس سے صفائی اور پاکیزگی خاص طور پر ظاہر ہو رہی تھی لیکن اوس کا چہرہ نہایت زرد تھا اور اوس کی آنکھون کی پتلیان بیقراری کے ساتھ حدقہ چشم مین گردش کر رہی تھین بہرحال اوسنے کوشش کے ساتھ اپنے اوپر قابو پالیا اور اس لئے اوسکے اضطراب کو خاتون نے دیکھا ۔۔۔ دونون ملکر ایک کوچ پر بیٹھ گئے اور کچھ دیر تک بات چیت کئے بغیر ایک دوسرے کی طرف دیکھتے رہے۔ یہ باہمی نگاہ نہایت معنی خیز تھی اور اوس سے یہ الفاظ ظاہر ہوتے تھے "ہماری مراد کا دن آج ہے"

آخر کار اس مہر خاموشی کو مسٹر اسٹیونس نے ان لفظون مین توڑا "والٹر تمہارے آج کے طرز عمل سے اگر تو مجھے اپنے منصوبہ مین عظیم الشان کامیابی حاصل ہوگی اور یا مین

ہمیشہ کے لئے برباد ہو جاؤنگا"

خاتون "آپکو میرے حرم و احتیاط پر پورا بھروسا کرنا چاہیئے۔ جو کچھ آپ حکم دینگے مین بجا لاؤن گا بشرطیکہ آپ کا حکم ایسا نہ ہو کہ مجھے جادۂ عزت و آبرو سے منحرف ہونا پڑے"

اسٹیونس (بے صبری سے) "تم اس آبرو کے لایعنی لفظ کو کیون بار بار اپنی تقریر مین لایا کرتے ہو۔ آبرو محض ایک رسمی لفظ ہے اور بسا اوقات ایسی صورتون مین استعمال کیا جاتا ہے جبکہ عقل مستقیم اور ذوق سلیم کے ساتھ اسے ذرا بھی توافق نہین ہوتا۔ اوسوقت تک تو آبرو کو اپنا اصل اصول قرار دینا جائز بلکہ مستحسن ہے جبکہ سابقہ بھی آبرو والون ہی سے پڑے لیکن مکر اور فریب اور غداری کے مقابلہ کی حالت مین اگر آبرو اپنی ہی مجرد طاقت سے کام لے گی تو اوسے مغلوب و پسپا ہونا پڑیگا۔ راستباز سے راستباز اور با اصول سے با اصول وکیل کو بھی اپنے سوفسطای حریف کے مقابلہ مین حیلون اور بے ایمانیون کے جواب مین حیلون اور بے ایمانیون سے ہی کام لینا پڑتا ہے۔ دشمن کے ساتھ دشمن ہی کے ہتیار سے لڑنے کے لئے مدبر کو سازشین کرنی پڑتی ہین اگر لڑائی کھلے میدان مین ہو اور فرانسیسی اپنی فوج کا ایک دستہ جھاڑیون مین چھپا کر انگریزون پر گولیان برسوائین تو انگریزون کو بھی مجبوراً یہی چال چلنی پڑے گی"

خاتون "اس امر کی ضرورت کو تو مین تسلیم کرتا ہون کہ بسا اوقات دشمن کے ساتھ دشمن ہی کے ہتیار سے لڑنا چاہیئے لیکن مجھکو یہ معلوم نہین ہوتا کہ ہمارے معاملات کو آپ کے اس طرز استدلال سے کیا تعلق ہے"

اسٹیونس "واٹر کیہ دیر کے لئے یہ فرض کرو کہ تمہارا ایک دوست ہے جسکو بعض حقوق حاصل ہین جن کے تمتع سے وہ کسی کی بے ایمانی کے باعث محروم ہوگیا ہے۔ اب اگر محض اتنا کہہ دینے سے کہ تمہارے دوست کا نام بجائے ولیم کے جارج ہے تم اوسے اوسکے جائز حقوق جن سے وہ کسی کی بے ایمانی اور مکاری کی وجہ سے محروم ہوا ہے دلوا سکو تو کیا تم کو اتنا کہدینے مین تامل ہوگا کہ تمہارے دوست کا نام ولیم نہین بلکہ جارج ہے؟"

خاتون۔ (کسی قدر سوچ کے بعد) "اغراض انصاف کی تکمیل اور ایک دوست کی خدمت گذاری کے لئے اس قسم کی بات کہنے مین بظاہر کوئی قباحت نہین معلوم ہوتی۔"

اسٹیونس (خوش ہوکر) "مجھے تم سے اسی جواب کی توقع تھی اور جب تم کو یہ بات معلوم ہوگئی کہ اس قسم کے بیان سے تم جس شخص کے پاس سے کچھ جائداد منتقل کرانے ہو وہ نہ صرف جائز طور پر جائداد کا مستحق نہین بلکہ اسقدر دولت مند ہے کہ اس جائداد کی علیحدگی سے اوسکا چندان نقصان نہین ہوتا حالانکہ جس شخص کے نام جائداد منتقل ہوتی ہے اوسکی حالت ایسی ہو کہ اپنے جائز حقوق سے منتفع نہ ہونے کی صورت مین اوسکی نوبت فاقون تک پہونچتی تو تمکو اور بھی کم پشیمانی ہوگی۔"

خاتون (اس دفعہ بغیر کسی قسم کے تامل کے) "یقیناً"

اسٹیونس (اپنے دروغ راستی نما کے اثر سے مطمئن ہوکر) "تو ایسی صورت مین تم عزت و آبرو کے اون طفلانہ اور ہیٹلے اصولون سے اعراض کروگے جو تحکمانہ اور غیر معقول طور پر اس امر کے متقاضی ہوتے ہین کہ کسی اچھی نیت سے

بھی کبھی جھوٹ نہین بولنا چاہیئے اور دنیا ادہر کی ادہر ہو جائے لیکن نیک اور مفید مقاصد کی تکمیل کے لئے ناجائز ذرایع ہرگز اختیار نہین کرنے چاہئین"

خاتون - (مسکرا کر اور شرما کر) "میرے اس مردانہ بھیس اختیار کرنے سے ہی آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ اگر کسی دروغ مصلحت آمیز سے مین اپنے کسی دوست کو اور اپنے آپکو مستقل طور پر فائدہ پہونچا سکون اور اوس دروغ سے دغابازی اور مکاری کا رد عمل کر سکون تو ایسی حالت مین اس دروغ مصلحت آمیز کو مین راستی فتنہ انگیز پر ترجیح دونگا"

اسٹیونس (جوش سے) "واہ! جس طرح تم دماغی لحاظ سے مرد ہو اوسی طرح جسمانی طور پر بھی تمہین مرد ہونا چاہیئے تھا۔ اب مجھے اپنے منصوبہ کی کامیابی کی طرف سے کچھ کھٹکا نہین۔ اور غروب آفتاب سے پہلے پہلے تمہارے قبضہ مین دس ہزار پاونڈ کی رقم آجاوے گی"

خاتون - (بے اختیاری کے عالم مین) "دس ہزار پاونڈ! جس شخص کے پاس اتنی بڑی رقم ہو وہ کیا کیا کر سکتا ہے"

اسٹیونس "تم نے یہ خواہش ظاہر کی تھی کہ اس ملک کو چھوڑ کر تم جنوبی یورپ کو چلا جانا چاہتے ہو۔ اس رقم کے موجود ہوتے ہوئے تمہارے پاس اپنی تمام خواہشون اور حاجتون کے پورا کرنے کے لئے کافی وسائل ہون گے۔ ہیمپنٹن کی دلفریب جھیل کے کنارے ایک چھوٹا سا خوشنما مکان لیکر تم رہ سکو گے اور وہان کے روح پرور نظارے ہر وقت تمہارے سامنے ہونگے۔ ہو سٹر لینڈ کی خوشرو کشتی چلانے والیان تمہارے مکان کے دریچے کے تلے جسکی دیوارون کو جھیل

کی لہرین بوسہ دے رہی ہونگی اپنے قومی گیت گاتی ہوئی گذرین گی۔ اور چپوؤن کے چلنے کی آواز اور لہرون کا متواتر نغمہ اون کے گیت کا ساتھہ دے رہا ہوگا"

خاتون۔" کیا دلکشا تصویر ہے۔ کیا آپ اپنی آنکھون سے ایسے منظر دیکھہ چکے ہین"

اسٹیونس۔" اچھی طرح سے دیکھہ چکا ہون اور مجھے یقین ہے کہ اس قسم کی زندگی تمہارے حسب مراد ہوگی" (خاتون کے چہرہ پر کسی قدر تشویش کے سایہ کو جھاکر) "آج کے دن تمکو تمہارے حقوق واپس ملین گے۔ آج کے دن تمہین ایک سخت دغابازی اور فریب کے رد عمل کے لئے ایک چھوٹے سے دروغ مصلحت آمیز سے کام لینا پڑے گا۔ آج کے دن تم وہ خدمت اپنے لیے انجام دوگے جسے ایک دوست کی خاطر انجام دینے کے لئے تم آمادگی ظاہر کرچکے ہو"

خاتون۔" جو سوالات آپ نے مجھہ سے کئے تھے اگر اونکا تعلق میری ہی ذات سے ہے۔ اگر اس معاملہ مین میرے طرز عمل سے فوائد عظیم حاصل ہونے والے ہین۔ اگر میرے رذیل اور فریبی ملاعون کی دست برد سے محض اوس مال و متاع کو چھڑانے والا ہون جو جائز طور پر میری ملک ہے اور اگر وہ دشمن جس کا ہم مقابلہ کرنے والے ہین اس قدر مالدار ہے کہ مجھکو میرا حق دینے سے اوسکے تمول مین فرق نہین آئے گا حالانکہ مین بقیۃ العمر کے لئے فکر معاش سے آزاد ہوجاؤن گا تو ایسی صورت مین مجھکو آپ کے ارشاد کی تعمیل مین کیا عذر اور تامل ہوسکتا ہے۔ آپ نے آج تک میرے ساتھہ اس قدر سلوک کئے ہین اور آپکی عزت و وقعت میرے دل مین اسقدر جاگزین ہے کہ اگر اس معاملہ مین بے سوچے بھالے مین اپنے آپ کو آپ کی رائے پر نہ چھوڑدون تو مین سخت حق ناشناس ہوگا"

خاتون نے یہ باتین نہایت جوش کے عالم مین کہی تھین آوس کی آنکھون مین بجلی کی سی چمک پیدا ہوگئی تھی اور اوسکے رخسارے تمتما اُٹھے تھے۔ اسٹیونس کے اسندلال نے جس کے بطلان پر اوس نے حق کا ملمع عجب چالاکی سے چڑہایا تھا اور سوئٹزرلینڈ کی دلفریبیون کی تصویر نے جسے اسٹیونس نے بڑے ہنر کے ساتھ کہینچا تھا خاتون کے فطری جوش کو تازہ کردیا اور اس جادو ادا عورت کے سینہ مین امید و مسرت کا ایک تلاطم اپنے آنے والی زندگی کی روح افزا کیفیتون کے تصور سے برپا ہوگیا۔

اسٹیونس کو اُسے اپنے ڈہب پر لے آنے مین کامیابی حاصل ہوئی تھی اور اوسکے دل کی حالت اسوقت بالکل ویسی تھی جسے اسٹیونس اپنے مقاصد کیلئے موزون سمجہتا تھا۔ اس موقع کو غنیمت پاکر اسٹیونس جو فطرت انسانی کا بہت بڑا نقاد تھا خاتون کا ہاتھ پکڑکر اوٹھا اور اس خیال سے کہ جو جوش اوسنے اپنی باتون سے خاتون کے دل مین پیدا کردیا تھا وہ کہین زیادہ وقت کے گذر جانے سے فرو نہ ہوجائے خاتون کو ساتھ کے کمرہ مین لے گیا جہان خاتون کے بھائی کی تصویر لٹکی ہوئی تھی۔ اس تصویر کی طرف اشارہ کرکے اسٹیونس نے اپنے ساتھی سے اس طرح خطاب کیا۔

"جو دولت آج کے دن حریف کی طماعی کی دست برد سے بچائی جائے والی ہے وہ تمہارے بھائی کا حق تھی اور دنیا کی کوئی طاقت مرحوم کو اس سے منتفع ہونے سے محروم نہ کرسکتی تھی کیونکہ اگر وہ زندہ رہتا تو کل اوس کی عمر اکیس سال کی ہوگئی ہوتی اور آج اوسے یہ دولت ملگئی ہوتی۔ جس شخص کے قبضہ مین یہ روپیہ ہے۔

اوس کو تمہارے بھائی کی وفات کا بالکل علم نہین لیکن قانون کے ایک لغو اور مہمل پھیر کی وجہ سے تم جو بوجہ بہن ہونے کے اپنے بھائی کی جائز وارث ہو اس ورثہ سے محروم رہی جاتی ہو۔ اب تم میرا مطلب سمجھے؟ فقط اتنا کہہ دینے سے کہ تمہارا نام بجائے الایزا کے والٹر ہے۔ تمہارے جائز حقوق تمہین مل جائین گے اور قانون اپنے موشگافانہ حیلون سے تمہین محروم الارث کرنے کی جو کوشش کر رہا ہے اون کو ملیامیٹ کر کے تم اون ذرایع آمدنی پر متصرف ہو جاؤ گے۔ جن کا خدا کے نزدیک تمہین استحقاق حاصل ہے لیکن جو تمہارے اعراض کرنے کی صورت مین ہمیشہ کے لئے دوسرون کے قبضہ مین چلے جائینگے"

خاتون "ماحصل اس سب کا یہ ہے کہ مین تلبیتا اپنے تئین اپنا بھائی ہونا ظاہر کرون۔ یہی ہے نا؟"

اسٹیونس "بالکل یہی۔ کیا اسمین تمہین تامل ہے؟ کیا تم اسبات کو پسند کروگی کہ تمہاری خاندانی جائداد ایک اجنبی کے قبضہ مین چلی جائے جس کو اوس سے متمتع ہونے کا کچھ بھی حق حاصل نہین؟ یا تو اپنے جائز حقوق سے ہمیشہ کے لئے دست بردار ہو جاؤ یا تھوڑی سی ہمت کر کے اون حقوق کو جو انصاف کی نظر مین تمہارے ہین حاصل کرو"

خاتون - (اپنے بھائی کی تصویر کی طرف دیکھ کر) "ترغیب تو بہت بڑی ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ خطرہ اسکے ساتھ کسقدر ہے۔ اگر یہ بھید کھل گیا تو مآل کیا ہوگا"

اسٹیونس - (گھبرا کر) "کچھ بھی نہین فقط سب کی سب دولت ہاتھ سے جاتی

رہے گی۔ لیکن کامیابی اور عدم کامیابی کا انحصار تمہارے طرز عمل پر ہے۔ اگر تم نے ذرا سی بھی گھبراہٹ یا پریشانی یا جھجک یا کمزوری ظاہر کی تو معاملہ یا کھیل بگڑ جائے گا لیکن اگر تم نے دلجمعی اور استقامت اور استقلال سے کام لیا تو ممکن نہیں کہ ناکامی ہو۔"

خاتون "اسکی طرف سے تو خاطر جمع رکھیے۔ اگر میں نے ایک دفعہ اس کام کا بیڑا اٹھا لیا تو آسانی اور سلامتی کے ساتھ اس آزمایش میں سے نکل آؤں گی جب خطرہ کی نوعیت اور صورت مجھے معلوم ہوتی ہے تو میں اوس کے مقابلہ کے لئے پوری ہمت اور استقلال سے کام لے سکتی ہوں۔ خوف اوسی وقت تک ہے جب تک کہ اوسکا وجود موہوم غیر معین اور غیر مشخص ہو" (کچھ دیر غور کرکے) "اچھا میں آپ کے مشورہ پر کاربند ہونگا اور جو کچھ آپ کی ہدایت ہوگی اوسی پر چلونگا۔ جب آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ اس معاملہ میں ہمکو کس قدر خطرہ کا سامنا کرنا پڑے گا اور ضرور ہے کہ آپ اس بات کو اچھی طرح سے جانیں اور باوجود علم کے آپ اس معاملہ کو انجام تک پہونچانے پر تلے ہوئے ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ مجھے آپکے ساتھ دیتے ہوئے خوف دامنگیر ہو" (پہلے سے بھی زیادہ دیر تک متامل ہوکر) "بہت بہتر میں آپ کا ساتھ دینے کو تیار ہوں۔ میں کم از کم آج کا دن تو اور والٹر سڈنی ہی بنا رہوں گا۔"

اسٹیونس۔ (مارے خوشی کے جامہ میں پھولا نہ سماکر) "عزیز من تمہاری اولوالعزمی پر جی چاہتا ہے کہ میں نثار ہو جاؤں۔ تمہارے مرحوم بھائی کی روح کو بھی اسوقت وہ خوشی ہوئی ہوگی کہ باید و شاید۔ مجھے اسوقت وہ اپنی تصویر کی چوکھٹ میں

سے ہنستا ہوا نظر آرہا ہے۔"

خاتون۔ (تصویر کی طرف مخاطب ہو کر) "بھائی جان مین آپ کے مال و املاک کو اجنبیون سے لیکر رہون گی۔" (پھر اسٹیونس کی طرف روے خطاب کر کے) "لیکن یہ تو بتائے کہ ہمین اپنے مقصد کی تکمیل کے لئے کیا کیا کرنا ہوگا اور خاص مجھکو کیا فرایض انجام دینے ہونگے۔"

اسٹیونس۔ "اس بارے مین اب تمکو سکھانے پڑھانے کی کوئی ضرورت نہین۔ چند رسمی اور معمولی مراتب تمکو انجام دینے ہونگے۔ گراس وینر چوک مین ایک شخص کے ہان چند کاغذات پر دستخط کرنا۔ اوس کے بعد سوار ہو کر بینک کو جاکر روپیہ وصول کرلینا اور بس۔ لیکن اب ہمین روانہ ہو جانا چاہیئے جس شکرم مین مین آیا تھا اوسی مین ہمین ویسٹ اینڈ کو جانا ہے اور گاڑی انتظار مین کھڑی ہے۔"

خاتون اور اسٹیونس اب ایک ساتھ مکان سے نکلے۔ اسٹیونس نے کوچبان کو چند ضروری ہدایات پتہ کے متعلق دین اور پھر ان دونون نے گاڑی مین سوار ہو کر وہ سفر اختیار کیا جسکی یاد عمر بھر اون کے دلون مین رہی۔

اسٹیونس نے اپنے ساتھی کو منصوبہ پیش نظر کے متعلق کچھ سوچنے یا ٹھنڈے دل سے غور کرنے کا ذرا بھی موقعہ نہ دیا۔ راستہ بھر وہ اوس کے پردہ تصور پر سوئٹزرلینڈ کے دلفریب قدرتی مناظر اور دلاویز دہقانی زندگی کی شبیہین کھینچتا گیا اور تدبیر منزل کی اون آسیشس اور راحت بھری حکایتون سے اوس کے کان بھرتا گیا جن سے اوس کا مذاق نظری طور پر بہت کچھ مانوس تھا۔ کبھی وہ ان دل کے لبھانے والی داستانون سے خاتون کی طبیعت پر جو رنگین و فطرت پرست

واقع ہوئی تھی۔ ایک جوش انگیز اثر ڈالتا تھا اور کبھی ایسی اصل مین جھوٹی مگر ظاہر مین سچی دلیلون سے اوس خوفناک تہمت کا جواز ثابت کرتا تھا جس مین بھولی بھالی خاتون ایسا بڑا حصہ لینے والی تھی۔

غرضکہ اسٹیونس نے اس طور پر اس صاف دل اور پاک نہاد عورت کے سینہ مین برابر ایک مصنوعی جوش قایم رکھا اور ایک لحظہ کے لیے بھی اوسے انتشار راہ مین اوس مقصد پر پشیمان ہونے کا موقعہ نہ دیا جس کی تکمیل کو پہونچانے کا بیڑا اوسنے اوٹھایا تھا۔ اسٹیونس کے استدلال کا خاتون پر کچھ ایسا اثر پڑا تھا کہ خطرے مین مبتلا ہونے یا غلطی کے مرتکب ہونے کے امکان کو اوس نے سرے سے نظر انداز ہی کر دیا۔ اوس کو اس امر کا ہرگز علم نہ تھا کہ انکشاف حقیقت کی صورت مین نتیجہ اوس کے حق مین کس قدر خطرناک ہوگا۔ اوس کے ذہن مین صرف یہی بات سمائی ہوئی تھی کہ مین قانون کے حیلون حوالون اور الجھیرون کی مدافعت اس قسم کی تدابیر سے کر رہی ہون اور میرا ایسا کرنا نظر بحالات موجودہ بالکل جایز اور قرین انصاف ہے۔

جس گاڑی مین یہ دونون سوار تھے وہ نیو روڈ (نئی سڑک) کو طے کرتی ہوئی مسٹر میکچرل کے مکان کے سامنے جو سینٹ پنکراس نیو چرچ کے متصل واقع تھا رکی اور یہان سے روانہ ہوکر گراس وینر چوک مین اون عالیشان مکانات مین سے ایک کے سامنے جاکر ٹھہر گئی جن کے کثیف و دود آلود روکار کو دیکھکر ایک اجنبی شخص جس کی نگاہ یورپ کے شہرون کی خوبصورت اور پرشوکت عمارات کے دیکھنے کی عادی ہو اوس تمول اور طمطراق اور عظمت و شان کا اندازہ نہین

لگا سکتا جو ان مکانون کے اندر موجود ہے۔

مکان کا دروازہ ایک چوبدار نے جو نہایت بھڑکیلی وردی پہنے ہوئے تھا کھولا اور مسٹر اسٹیونس کو پہچان کر کہا "ہز لارڈ شپ آپ کا انتظار ہی کر رہے تھے۔ تشریف لے چلئے"

تینون شخص گاڑی سے اُتر کر مکان مین داخل ہوئے اور اسٹیونس نے پیچھے سے خانون کے کان مین کہا۔ "میرے پیارے والٹر دل مضبوط رکھنا ہم اس وقت ارل آف وارنگٹن کے پاس جا رہے ہین" چوبدار ان تینون کے آگے آگے ہو لیا اور ایک وسیع زینہ کو طے کرتا ہوا ان کو ایک کتبخانہ مین جس کی آرایش اور زیبایش حد تحریر سے باہر ہے لے آیا۔ اس کمرہ مین جا بجا سنہری جلدون والی کتابون سے بھری ہوئی الماریان رکھی تھین۔ سنگ مرمر کے حسین بت جن مین فقط جان پڑنے کی کسر تھی قرینہ سے کھڑے تھے اور دیوارون پر مشہور و معروف مصورون کے ہاتھ کی بنی کھنچی ہوئی تصویرین آویزان تھین اور یہ سب چیزین اس عالیشان قصر کے مالک کے صحیح المذاق ہونے پر دلالت کر رہی تھین۔

ایک میز کے گرد جو قانونی دستاویزون اور دوسرے کاغذات سے لدی ہوئی تھی دو شخص بیٹھے تھے۔ ان مین سے ایک شخص طویل القامت۔ متوسط العمر۔ خوش شکل۔ خوش اخلاق اور شریف الوضع تھا اور اوس کے چہرے پر مہربانی اور حلم کے آثار ہویدا تھے۔ دوسرا شخص ایک سن رسیدہ جنٹلمین تھا جس کے سر کے بال اُڑ گئے تھے خط و خال مین ایک طرحکا نکمیلا پن پایا جاتا تھا۔ اور بات کرتے وقت ہونٹون پر ہمیشہ خفیف سی مسکراہٹ موجود رہتی تھی۔

اول الذکر ارل آف وارنگٹن تھا اور ثانی الذکر اوسکا مشیر قانونی مسٹر پیکنہم۔
ارل آف وارنگٹن اُٹھکر مسٹر اسٹیونس سے تپاک کے ساتھ ملا۔ اور پھر
خاتون سے ہاتھ ملاکر کہنے لگا۔ "مسٹر والٹر سڈنی جن سے میرا تعارف کرایا جانے
والا ہے آپ ہی کا نام ہے"

مسٹر اسٹیونس "یہی وہ نوجوان جنٹلمین ہین جن کی ولایت کی عزت
مجھے حاصل ہے۔ یوڑ لارڈ شپ نے پہلے ہی نظر مین دیکھ لیا ہوگا کہ ان مین اور
ان کے والد مرحوم کی شکل مین کس درجہ قریب کی مشابہت ہے"

ارل آف وارنگٹن "آپ نے بہت درست کہا جس شخص نے ایک
دفعہ ان کے باپ کو دیکھا ہو ممکن نہین کہ وہ ان کو دیکھ کر نہ کہہ اُٹھے کہ یہ اوسکے
فرزند ہین۔ لیکن آپ لوگ بیٹھ جائین۔ اب اس معاملہ کا تصفیہ ہو جانا چاہیئے۔
یہ دوسرے صاحب جو آپ کے ساتھ ہین غالباً آپ کے مشیر قانونی ہین"

اسٹیونس (میکچرل کا ارل سے تعارف کراکے) "جی ہان ان کا نام مسٹر
میکچرل ہے"

اس کے بعد اسٹیونس نے ارل کے مشیر قانونی کی طرف مخاطب ہوکر
کہا "مسٹر پیکنہم مجھے آپ کی خدمت مین ایک دفعہ پہلے بھی نیاز حاصل ہو چکا ہے"
اس کے جواب مین مسٹر پیکنہم نے اپنا سر خم کیا لیکن جب میکچرل پر اوس کی نگاہ
پڑی تو اوسے بہت ہی تعجب ہوا اور اوس کی وضع سے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا
میکچرل سے وہ یہ کہنا چاہتا ہے کہ "تعجب ہے کہ تمہارے جیسے شخص کی خدمات سے
ایسے اہم معاملہ مین استفادہ کیا جائے"

جب سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ چکے تو ارل آف وارنگٹن نے چند کاغذات کی طرف جو اوسکے سامنے میز پر رکھے ہوئے تھے اشارہ کر کے کہا۔ "آپ سب صاحبوں کو معلوم ہے کہ آج ہمارے یہاں جمع ہونے کا کیا مقصد ہے۔ جس فرض کی انجام دہی مجھ سے متعلق ہے وہ یہ ہے کہ والٹر سڈنی کے نام جو اسٹنفورڈ سڈنی کا اکلوتا بیٹا اور وارث ہے دعویدار کے تشخص کی نسبت اطمینان کرنے کے بعد اکتالیس ہزار پونڈ کی رقم جو اسوقت بینک آف انگلینڈ میں جمع ہے منتقل کردوں۔"

مسٹر پیکنہم (میکچرل کی طرف مخاطب ہوکر) "اس موقع پر اس ترکہ کے تفصیلی واقعات پر بحث کرنے کی کوئی ضرورت نہیں معلوم ہوتی کیونکہ ہم اپنی ذمہ داری اس امر کے متعلق تسلیم کرتے ہیں کہ جس رقم کی ہز لارڈشپ نے تصریح کی ہے وہ جائز دعویدار کو ادا کردی جائے۔"

میکچرل۔ "آپ کا بالکل بجا ارشاد ہوا۔"

مسٹر اسٹیونس۔ "تو اب یور لارڈشپ کو صرف مسٹر والٹر سڈنی کے تشخص کا ثبوت چاہیئے۔؟"

ارل آف وارنگٹن۔ صرف رسمی طور پر ضابطہ کی تکمیل کے لئے یہ ثبوت مطلوب ہے ورنہ مجھے اچھی طرح سے معلوم ہے کہ مسز سڈنی مرحومہ سے آپکا اتحاد تھا اور مرحومہ نے اپنے بچوں کی نگرانی آپ کے تفویض کی تھی۔"

اسٹیونس۔ (کاغذات کا ایک چھوٹا سا پلندا ارل کے سامنے میز پر رکھکر) "مائی لارڈ ان دستاویزوں سے آپکو تمام امور کا ثبوت خاطر خواہ ملجائے گا۔

اشتہار

کتاب رہنمائے انجنیری حصہ اوّل

یہ کتاب چھپکر طیار ہوچکی ہی جسکو مین نے بہت محنت اور کثیر خرچ سے واسطے افادۂ مبتدیان میکنیکل انجنیرنگ عام فہم اردو عبارت مین تالیف کیا ہی کتاب کے شروع مین بورڈ آف ٹریڈ کے قواعد ترجمہ کرکے درج کئے گئے ہین - ان قواعد سے بورڈ آف ٹریڈ کے امتحان مین بہت آسانی ہوگئی ہی چونکہ یہ قواعد انگریزی مین تھے اسواسطے اکثر دقت ہوا کرتی تھی - اب ترجمہ مین مفصل اور مشرح دیکھکر امیدوار آسانی سے خود ہی فارم درخواست امتحان کی خانہ پری کرسکتا ہے اور قواعد سرٹیفکیٹ کم پی ٹنسی اور سرویس کا بطرح سے سمجھہ سکتا ہی کسی سے سمجھنے کی ضرورت نہین رہی - کتاب ہذا کو مین نے اسطرح سے ترتیب دیا ہی کہ اس کے پانچ سکشن کئے گئے ہین پہلا سکشن بائیلر کے سوال وجواب دوسرا سکشن انجن کے سوال وجواب تیسرا سکشن کنڈنسر کے سوال وجواب چوتھا سکشن پمپ کے سوال وجواب اور پانچوان سکشن سالینوئیڈ میٹر کے سوال وجواب اس طرح (۱۱۰۰) گیارہ سو سوال وجواب درج ہین - اخیر مین ایک لغات الفاظ اصطلاحی جو کہ روزمرہ کے کاروبار مین مستعمل ہین نہایت ہی مشرح کرکے لگائی گئی ہی اسمین چھہ سو کے قریب الفاظ اصطلاحی معہ مسنون کے درج ہین اور ایک سو تشکلین بنی ہوئی ہین قیمت اسکی رفاہ عام کیلئے طرمجلد عمدہ عہ ۱۲/ مجلد خام عہ ۸/ مقرر کیگئی ہے محصول ڈاک ذمہ خریدار ہوگا -

المشتہر

سید سردار علیشاہ انجنیر بڑا انجن شکارپور سندہ

بمبئی کے مشہور کارخانہ

بی۔ ایس۔ وارڈے اینڈ کمپنی

کی ایک شاخ حیدرآباد دکن مین بمقام چادر گھاٹ متصل ڈاکخانہ انگریزی کھولی گئی ہی
اس کارخانہ مین جملہ سامان تحریر فروخت ہوتا ہی۔ مہرکنی و ڈائی سازی کا کام نہایت صفائی
کے ساتھ کیا جاتا ہی۔ وزیٹنگ کارڈ۔ کاپر پلیٹ یعنی تانبے کے تختے پر کندہ کر کے چھاپے
جاتے ہین اور ہر نمونہ اور ہر وضع کے طغرے اور ربڑ کی مہرین نہایت خوبصورتی سے تیار
کی جاتی ہین۔ یہ کارخانہ ہر قسم کا سامان فنون متعلقہ تحریر و مصوری و انجنیری اور طرح طرح کی تصویرین
بہم پہونچا سکتا ہی۔

ہمارے کارخانہ کا نرخ نہایت ارزان ہی جیسا کہ ذیل کی شرح سے واضح ہوگا۔

مانوگرام دو یا تین حروف کے اقل شرح	صہ سکہ کلدار	سنہرا۔ روپہلا ۱۰۰ اواب اقل شرح	عہ سکہ کلدار
طغرے اور مانوگرام ملے ہوئے	۱۲ عہ "	سنہرا اور کوئی دوسرا رنگ ملاکر ۱۰۰ اواب	۱۶ "
پتہ ایکسطر	۸ ہے "	مختلف رنگون کے کام کی اجرت بالمشافہ یا	
" دوسطر	صہ "	خط و کتابت سے طے ہو سکتی ہی	
چھپائی کی اجرت		وزیٹنگ کارڈ ۱۰۰ اکارڈ مع ایکسطر معہ پلیٹ	۱ ہے "
سادہ ابھروان کام ۱۰۰۔ واب اقل شرح	۴ "	" " زنانے	۸ ہے "
رنگین کلمہ سرخ لاجوردی خاکی وغیرہ	۶ "	پتہ کی زاید سطور کیواسطے فی سطر	عہ "
۱۰۰ واب			

جن صاحبون کو یا سر اپنی پلیٹین جون روہم سے ۲۵ فیصد مروانہ اور ۱۶ فیصد زنانہ کے حساب سے چھپوانا ہین

شائقین صنعت حرفت کو مژدہ

اردو زبان کی سب سے پہلی نوایجاد بلا امداد اُستاد سکھلانے والی کتابین

مژدہ

رہنمائے بائیسکل

اگر بائیسکل کی سواری کا شوق ہو تو اُس کتاب کو اپنا رہبر بناؤ جس مین بائیسکل کے زمانہ ایجاد سے اسوقت تک کے حالات تاریخی۔ بائیسکل کا تندرستی پر اثر۔ بائیسکل کی سواری اور ترنے چڑھنے سوار اور روڈ و مکے طریقے تمام پرزون اور تمارس وغیرہ کی ترتیب و مرمت اور تمام مختلف ہدایات وغیرہ وغیرہ کو عام فہم اردو زبان مین نقشون اور تشکلین دیکر اس خوبی سے سمجھایا ہے کہ ہر شخص بلا امداد اُستاد اس نوایجاد سواری سے مستفید ہوسکتا ہو قیمت باوجود تمام خوبیون کے صرف عہ مجلد عہ

گلدستہ ہارمونیم

جسمین ہارمونیم بجانے کے طریقے ہر قسم کے گاین پر دو نکو نقشون دیکر اس طرح سمجھائے ہین کہ نوسکھوے بچے بھی بجا سکتے ہین قیمت ۸ر مجلد ۱۲ر

مخزن فوٹوگرافی

یہ فوٹوگرافی کی نہایت مستند اور مکمل کتاب ہو جسکے مطالعہ کرنے سے ناواقف اشخاص بھی بلا امداد اُستاد فوٹو گرافر کامل ہوسکتے ہین۔ کیونکہ اس مین علاوہ ابتدائی طریقہ فوٹوگرافی کے تمام نوایجاد واپ ٹوڈیٹ طریقے بھی مثل اینلارجمنٹ یعنی فوٹو تصاویر کا قد آدم سائز تک بڑا کرنا امیجک لینٹرن سلائڈ کا بنانا۔ پوسٹیج پورٹریٹ یعنی ڈاک کے ٹکٹ کی برابر چھوٹی تصاویر کا بنانا پیپر و دیاس اوپل اور ریشم پر فوٹو تصاویر کا تیار کرنا نیلی سرخ سبز تصاویر چھاپنا نہایت خوبی سے سمجھایا ہی قیمت صرف ۲ر مجلد عہ ر

المشتہر۔ بی۔ ایل ویش۔ لالہ کا بازار شہر میرٹھ

نوٹ جو اصحاب ہر سہ کتب ایک ساتھ منگائینگے اونکو محصول ڈاک خرچ ویلیو معاف

آزاد

یہ ماہوار رسالہ ایک نرالی سج دھج اور انوکھی شان دلربائی کے ساتھ طرحدار کے تازہ علمی اخلاقی اور تاریخی مضامین سے آراستہ و پیراستہ ہوکر علمی دنیا کی اسٹیج پر جلوہ گر ہوتا ہو اس مین مشہور و معروف مضامین نویسون اور لایق مستند انشاپردازون (جن مین بیشتر گورنمنٹ ہین) کے قیمتی مضامین شیرین زبان شیوا بیان شاعرون کی دلکش غزلین نظمین اور چیدہ چیدہ اشعار ایک نہایت دلکش بے نظیر اور نتیجہ خیز ناول دل کو شگفتہ کرنے والے لطائف و ظرائف مہینہ بھر کی ضروری خبرین مشاہیر کے حالات وغیرہ وغیرہ ہوتے ہین ہندوستان بھر مین اپنے رنگ کا اکیلا اور پہلا رسالہ ہو اسکو مقبول عام بنانیکی ہر طرح کوشش کیگئی ہو قیمت اسکی کم ہو کہ ہر کس و ناکس فائدہ اوٹھا سکے۔ امید ہو کہ اہل ملک اس کی خریداری سے ہماری حوصلہ افزائی کرینگے۔ المشتہر بغن بہادر کا بستہ آزاد دہلوی

لیجیے ملاحظہ فرمائے

فخر گیتی - نام گلدستہ مئی سنہ ۱۹۰۳ء عاشقانہ و لغت دونون پہلو لیے ہوئے نینی تال سے ماہوار نکلتا ہی قیمت سالانہ پیشگی عام خریدارون سے - عہ

نتیجہ شفاعت - یہ نعتیہ کتاب کوڑیون کے مول آپکو گھر بیٹھے ہاتھ آسکتی ہی اگرچہ کلام نعت پہلے بھی آپکی نظرون سے گذرا ہوگا لیکن اسکی خوبیان اسکی ہی مطالعہ سے آشکار ہونگی قیمت .... ۴ عہ

مرغوب احمدی - ایک مختصر سی کتاب غزلیات نعت رسول کریم کی ہمارے کارخانہ مین دوبارہ چھپکر آئی ہی قابل دیدہی نہایت عمدہ عمدہ غزلیات سے مملو ہی باوجودیکہ اسکی قیمت نہایت کم یعنی صرف ۴ عہ مقرر ہی

قطرات اشک - اسمین چھ قومی مضامین مصنفہ قاری محمد سرفراز حسین صاحب غرمی دہلوی درج ہین خوبی ملاحظہ سے ظاہر ہوگی قیمت ۴ عہ

اختر محمدی - یہ کتاب اولیاء اللہ کے حالات مین نہایت خوبی کے ساتھ نظم ہو کر طبع ہوئی ہی ۳ عہ

المشتہر محمد غنی الاسلام مالک فخر گیتی نینی تال -

فرحت - ہر مہینے کی ابتدائی تاریخون مین معقول تعداد مین شایع ہوتا ہی اسمین اخلاقی علمی تواریخی مضامین کے علاوہ ایک جزو ناول کا بھی شامل ہی ساتھ ہی اساتذہ سلف وحال کے چوٹی کے مطلب خیز اشعار درج ہوتے ہین قیمت عام سے بعہ معہ محصول ڈاک ایران ریاست وروسا عظام سے ۱ عہ نمونہ کا پرچہ ۲ عہ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاسکتا ہی -

اشتہارات دو ایک مرتبہ کے لئے فی سطر ۴ عہ زیادہ کے لئے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ ہوسکتا ہی - اجرت ہر حالت مین پیشگی آنی چاہیئے - خریدار یا غیر خریدار کے خطوط کا جواب برابر دیا جائیگا بشرطیکہ وہ ۲ عہ کا ٹکٹ یا جوابی کارڈ بھیجین

المشتہر مہتمم فرحت انارکلی لاہور

شفاخانہ حکیم رام صاحب ترویدی

خضاب

بہت محنت اور تجربہ کے بعد یہ خضاب تیار کیا گیا ہے۔ یونکو خضاب بہت سے فروخت ہوتے ہین کوئی جلد کو بگاڑتا ہے کوئی بالونکو خراب کردیتا ہے کسی کی بدبو ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ ہمارا خضاب ان سب بڑائیون سے پاک ہے خوشبو اعلیٰ درجہ کی چند منٹ مین کھڑے کھڑے بالونکو سیاہ کرتا ہے قیام بھی ایک ہفتہ ہے بال ملایم مثل ریشم کے رہتے ہین جلد پر کوئی اثر نہین ہوتا۔ اس خضاب کی ایک دفعہ کے استعمال کے بعد شائقین دوسرے خضاب کو ہرگز ہرگز ترجیح نہ دینگے قیمت صرف لاگت ہے بڑا بنڈل معہ برش و پیالی وغیرہ ۱؎ عدد چھوٹا بنڈل معہ برش وغیرہ ۱؎ عدد چھوٹا بنڈل علاوہ برش ۱؎۔

ترویدی ہیر آئل یعنی بالونکے لگانے کا تیل خوشبودار مقوی دماغ

ہمارے تیل کو ایک مرتبہ آزمائے کیونکہ یہ تیل تجربہ کار حکیمون کی نگرانی کا بنایا ہوا ہے اور نہایت مقوی اور مفرح اور دیانت سے طیار کیا گیا ہے ہر موسم کیلئے مفید ہے لگانیسے نہ نزلہ پیدا ہوتا ہے نہ بال سفید ہوتے ہین بلکہ دماغ پر مالش کرنے سے دلکو فرحت۔ نظر کو تازگی اور روح کو شگفتگی حاصل ہوتی ہے۔ دردسر کمزوری دماغ آنکھون کے آگے تملونکا نظر آنا بالونکا گرنا وغیرہ وغیرہ انکے استعمال سے دور ہوجاتے ہین دماغی کام کرنیوالون کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے خوشبو مین لاجواب جو عرصہ تک قایم رہتی ہے قیمت فی شیشی کلان (چار اونس ۱۰ تولہ) ۱؎ قیمت فی شیشی خورد (دو اونس یعنی ۵ تولہ) ۱۲ر (نوٹ) بخار کی بیہوشی و سرسام مین مالش کرنے سے اس تیل کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

ترویدی نروائن ٹانک پلز یعنی حبوب ترویدی مقوی اعصاب

یون تو ان امراض کی ہزارہا ادویہ استعمال ہوتی ہین دیکھی جاتی ہین مگر ہمنے بہی نہایت کوشش اور جانفشانی سے یہ گولیان تیار کی ہین جو امراض ذیل کے لئے نہایت مفید ہین ضعف ہرقسم۔ کمزوری دماغ۔ عام ناطاقتی سیر ہونا پیشاب کا زیادہ آنا۔ ضعف اعصاب بعد جوانی کی غلط کاریان۔ فی بکس ۳۰ عدد قیمت ۱؎ (محصول ڈاک ۱ ذمہ خریدار)

المشتہر حکیم جگناتھ ترویدی۔ تمولی اسٹریٹ مراد آباد

مخزن

لاہور سے ہر انگریزی مہینے مین ایکبار شایع ہوتا ہے
ملک کے مستند اور مشہور نامہ نگارون کے علاوہ
ایک معقول تعداد نئے اور ہونہار اہل قلم کی اس کی
اعانت مین مصروف ہی۔ یونیورسٹیون کی ڈگریان پائے
ہوئے اصحاب جنکو آج ملکی علم ادب سے غافل سمجھا
جاتا تھا۔ شوق سے اسکے بنانے مین شریک ہورہے
ہین اور کوئی رسالہ ایسا نہین ہوتا جس مین کم از کم دو چار
مضمون ڈگری یافتہ اصحاب کی طرف سے نہ ہون۔
مضامین عام دلچسپی کے ہوتے ہین اور کوشش کیجاتی ہے
کہ ہر قسم کے مذاق کے لئے کچھ نہ کچھ ہر پرچہ مین موجود ہو۔ رسالہ
کا حجم (۱۸×۲۲) کی تقطیع پر ۱۴۴ صفحہ کا ہی
قیمت عمدہ دبیز ولایتی کاغذ پر بلا محصول تین روپیہ ہے اور
دوم درجہ کے کاغذ پر دو روپیہ ہی اس حجم کا کوئی اور دوسرا رسالہ
ایسی لکھائی اور چھپائی کے ساتھ ان قیمتون پر نہین دیا
جاتا۔ محصول دونون صورتون مین ۶ رسالانہ ہے۔
نمونہ کے پرچہ کیلئے چار آنہ کے ٹکٹ آنے چاہئین

شیخ عبد القادر مالک و ایڈیٹر مخزن لاہور

بچون کا اخبار

کارخانہ پیسہ اخبار سے یہ نیا ماہوار رسالہ بچون کے
خاص مطالعہ کے لئے شایع ہونا شروع ہوا ہی پہلا نمبر
ماہ مئی مین شایع ہوچکا ہی معزز ہمعصرون نے پہلے پرچہ
کو نگاہ پسندیدگی سے دیکھا ہے اور متفقہ طور پر تسلیم
کیا ہے کہ بچون کے اخبار کی ملک مین بہت
ضرورت تھی کوشش کیجائیگی کہ اسے ہر پہلو
سے بچون کیلئے دلچسپ بنایا جائے اور دلچسپی
کے ساتھ ساتھ تعلیمی فائدہ بھی حاصل ہو افسران
محکمہ تعلیم نے بھی اس ارادہ سے بہت ہمدردی ظاہر
فرمائی ہی مگر اسکی پوری کامیابی ملک اور اہل ملک
کی قدر دانی پر منحصر ہے۔ اس کی لکھائی چھپائی
کی عمدگی کا خاص اہتمام کیا گیا ہی۔ یہ رسالہ ۴۸ صفحہ
کا (۱۸×۲۲) کی تقطیع پر ہے اور اسکی قیمت
سالانہ پیشگی صرف ۱ر محصول ڈاک ہے۔ درخواستین
بنام منیجر آنی چاہئین

المشتہر

منیجر پیسہ اخبار۔ لاہور

اشتہار

فیصلہ جات مجلس عالیہ عدالت ممالک محروسہ سرکار عالی جو ۱۳۰۸ف سے اردی بہشت ۱۳۱۱ف تک صادر ہوئے تھے اونکا خلاصہ مولوی محمد عبدالرحیم صاحب وکیل ہائیکورٹ نے بطور ڈائجسٹ کے دو مختلف جلدون مین چھپوا کر عمدۃ النظائر کے نام سے موسوم کیا ہے ان جلدون کے ملاحظہ سے واضح ہوگا کہ فیصلجات دیوانی اور فوجداری کی ایک ایک جلد بالکل علیحدہ مرتب کی گئی ہے اس ترتیب سے وہ مشکلین رفع ہوگئی ہین جو مختلف جلدون مین تلاش کے وقت پیش آیا کرتی تہین صاحب موصوف نے ہم مضمون اور ہم مطلب فیصلہ جات کو ردیف وار مسلسل ایک جگہ جمع کردیا ہے جس فیصلہ مین حکام مجلس عالیہ عدالت نے مختلف مسائل قانونی کو سلجھایا تھا اور جو باعتبار مضامین کے مختلف ابواب اور ردیفون مین آسکتا تہا ایسے فیصلے کو الفاظ کی رعایت سے مختلف ردیفون مین لکھا گیا ہے کتاب کے شروع مین ایک فہرست ابواب کی اور ایک فہرست مضامین کی بہی لگادی گئی ہے جسکی وجہ سے تلاش مین اور زیادہ سہولت ہوگئی ہے علاوہ ان فہرستون کے فہرست اسمائے فریقین بہی دی گئی ہے ہر جلد دیوانی مین فیصلون کے حاشیہ پر اور فوجداری کی جلد مین ہر فیصلہ کے آخر اسمائے فریقین اور اصل کتاب کی جلد اور صفحہ کا حوالہ بہی دیدیا گیا ہے یہ دونون کتابین سید عبدالرزاق صاحب اینڈ کمپنی چارکمان یا بذریعہ مطبع ہذا المشتہر ہین۔ (ف۱) اسی ترتیب سے صاحب موصوف نے انتخاب النظائر (منتخب النظائر یعنی انڈین لا رپورٹ ہر جہار ہائیکورٹ انگریزی کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس۔ الہ آباد کے بائیس سالہ فیصلون کا خلاصہ من ابتدائے ۱۸۷۶ء لغایت ۱۸۹۸ء دو حصون مین طبع کرایا ہے۔ حصہ اول مین ہم مضمون فیصلہ جات دیوانی ردیف وار مسلسل یکے بعد دیگرے جمع کئے گئے ہین اور دوسرے حصہ مین فوجداری بائیس سالہ فیصلہ جات دیوانی اور فوجداری کا مضامین اور ردیف کے لحاظ سے مسلسل ایک جگہ ملجانا بے انتہا سہولت کا باعث ہی جن حضرات کو کتب مذکورۂ بالا کی ضرورت ہو مشتہر یا سید عبدالرزاق اینڈ کمپنی واقع چارکمان حیدرآباد سے بارسال نقد یا ویلیو پے ایبل پارسل یا بذریعہ منی آرڈر یا زر مبادلہ طلب فرماسکتے ہین۔

قیمت کتب حسب ذیل ہی

عمدۃ النظائر	انتخاب النظائر صیغہ دیوانی	منتخب النظائر صیغہ فوجداری	انتخاب النظائر کے جملہ جلدون کے یکمشت خریدار سے ۵ عالی لئے جائینگے اور انتخاب النظائر ومنتخب النظائر کے جملہ جلدون کے یکمشت خریدار سے ۵ عالی محصولڈاک ہر حالت مین ذمہ خریدار۔
صیغہ دیوانی فی جلد سے رعایے	جلد اول سے جلد دوم۔ جلد دوم جزو دوم سے جلد سوم سہ جلد سوم جزو دوم للعہ	جلد اول جلد دوم للعہ	
صیغہ فوجداری " عہ			

المشتہر منیجر مطبع تشریح القوانین (حیدرآباد دکن)

(نئی اور نادر کتابیں)

خیابان فارس

حصہ

ہز اکسلنسی لارڈ کرزن ویسرائے کشور ہند کے بنفقہ

مترجمہ قلمی وایران کا اردو ترجمہ جو ہز اکسلنسی ممدوح کی خاص اجازت سے کیا گیا اور اعلیٰ حضرت حضور نظام بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہ کے اہم گرامی سے باجازت خاص منسوب کیا گیا۔ ہز اکسلنسی لارڈ کرزن کے زمانہ ورود ہندوستان مین مترجم کو اس کتاب کا ایک نسخہ ہز اکسلنسی ممدوح کی بارگاہ مین پیش کرنیکا شرف حاصل ہوا۔ ترجمہ کی خوبی کی یہ شہادت کافی ہے کہ شاہیر ملک مثلاً آنریبل نواب عماد الملک مولوی سید حسین بلگرامی۔ بی۔ اے۔ شمس العلما مولوی سید علی بلگرامی۔ بی۔ اے۔ نواب سعید الملک مولوی سید مہدی علی خان بہادر شمس العلما مولانا شبلی نعمانی۔ استاد الشعرا نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی اور مولانا محمد عبد الحلیم صاحب شرر لکھنوی اور نیز اخبارات پایہ نیر اعظم۔ تیز آصفی مدراس۔ مخزن لاہور وغیرہ وغیرہ نے نہایت بیش قیمت رائین اس کی نسبت لکھی ہین۔ چودہ تصاویر لندن کے کارخانے کی تیار شدہ اور ایک تصویر ہز اکسلنسی ممدوح کی کتاب مین موجود ہے جلد انگریزی خاص اہتمام سے تیار کرائی گئی ہے ضخامت ۶۴۴ صفحے

قیمت جلد اول قسم اول ۵ قسم دوم ۵ سکہ انگریزی

علاوہ محصول ڈاک۔

پتہ ذیل سے ملسکتی ہے

منیجر اختر دکن بک ایجنسی چادر گھاٹ (حیدرآباد دکن)

موجودہ خریداران افسانہ کے ساتھ رعایت

اس وقت تک جو حضرات افسانہ کے خریدار بن چکے ہین اون مین سے جو صاحب بلحاظ اون حقوق کے جو افسانہ کی طرف سے اونکے ذمہ ہین اپنے احباب کو آمادہ خریداری فرماکر چار نئی درخواستین بھجوائین گے تو علاوہ دلی شکریہ کے اون کی خدمت مین جولائی ۱۹۰۳ء کے بعد سے ایک سال تک افسانہ بلا اخذ قیمت بھیجا جائیگا۔

مینجنگ سب ایڈیٹر

افسانہ

۱ - یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شایع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے کا ہوگا۔

۲ - اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتھ مہذب اور نتیجہ خیز ہونگے۔ ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھ ہی فصیح اور بامحاورہ ہو

۳ - اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (۳ے ر) سکہ انگریزی یا (۴ے) سکہ حالی مع محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلے مین کچھ بھی نہین

۴ - پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵ - نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۸ر سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا۔

۶ - خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوشخط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین۔

۷ - اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہو سکے گا۔

ظفر علیخان بی۔ اے۔ مالک و ایڈیٹر افسانہ

جلد اول

نمبر ۸ فروری سنہ ۱۹۰۳ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو میں

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولوں کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر ظفر علیخان بی۔ اے

مطبع شمسی حیدرآباد دکن میں محمد ابراہیم خان اکبرآبادی کے اہتمام

سے چھپا

اشاعت اشتہارات کا ایک عمدہ ذریعہ

خدا کے فضل اور ملک کی قدردانی سے "افسانہ" نے اپنی زندگی کے چھٹے مہینے مین بخیر وخوبی قدم رکھا ہے اور جو کامیابی اس کو اس قلیل عرصے مین ہوئی ہے اوسے ہم اوس کے حق مین فال نیک سمجھتے ہین افسانہ جسکے اجرا کا مقصد اعلیٰ درجہ کے انگریزی ناولون کو جو ایشیائی لحاظ سے دلچسپ اور پر لطف ہون اردو معلے کا زیور پہنا کر ملک مین شایع کرنا ہے خدا کا شکر ہے کہ اس مقصد کو نہایت خوبی سے انجام دے رہا ہے جسکی شہادت ملک کے ہنرور اور نقاد سخن اصحاب دے سکتے ہین۔

چونکہ افسانہ ادنی سے لیکر اعلیٰ طبقہ تک ہر مذاق کے لوگون مین ہر دل عزیز ہے اور بوجہ اپنی دلچسپی کے نہایت شوق سے پڑھا جاتا ہے لہذا اشتہارات کے شایع کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اسکے معاونین اور سرپرستون کی فہرست کو نہ صرف دولت ابد صولت آصفیہ کے وزیر با تدبیر اور امراء عظام و رؤسا کرام اور جلیل القدر عہدہ داران مالی وملکی وفوجی کے اسمار گرامی سے زینت ہی بلکہ مقامات ذیل مین بھی اسکے کثرت سے خریدار ہین دکن۔ میسور۔ بمبئی۔ بلوچستان۔ سندھ۔ پنجاب صوبہ جات سرحدی۔ صوبجات متحدہ۔ آگرہ واودھ۔ ریاست ہائے راجپوتانہ ایجنسی وسنٹرل انڈیا ایجنسی۔ بنگال۔ برہما۔ پورٹ بلیر۔ مسقط۔

(شرح اجرت بخیال آسانی مشتہرین نہایت کم رکھی گئی ہے)

پورا صفحہ سالانہ مدت ۵۲ شش ماہی ۳۰ سہ ماہی ۱۶ نصف صفحہ سالانہ ۳۰ شش ماہی ۱۶ سہ ماہی للعہ اس سے کم اشتہار کی اجرت خط و کتابت سے معلوم ہوسکتی ہے۔

خاکسار ظفر علیخان بی۔ اے ایڈیٹر و پروپرائٹر افسانہ حیدرآباد دکن

یہ پہلی دستاویز سند ہے اسٹنفورڈ سڈلی اور لیٹیشیا ہارڈینج کے نکاح کی جو ویڑ لارڈشپ کے چچا متوفی ارل آف وارنگٹن کی اولاد ناجایز تھی"

ارل آف وارنگٹن - (کسی قدر بے صبری سے گویا کہ یہ مضمون ایسا غیر خوش آیند تھا کہ زیادہ دیر تک اسپر بحث کا ہونا اوسے پسند نہ تھا۔) "خیر آگے چلیئے اس دستاویز کے اصلی اور صحیح ہونے مین تو کسی کو کلام نہین۔"

اسٹیونس - "اور یہ الایزا سڈلی کی سند ولادت ہے جو ۱۲ر اکتوبر ۱۸۱۰ء کو پیدا ہوئی اور یہ دیکھیئے اوس کی وفات کا صداقت نامہ ہے۔ ۱۴ر فروری ۱۸۴۱ء کو الایزا سڈلی کا انتقال ہوا"

مسٹر پیکنہم - "اس سند کے پیش کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ان دستاویزات کے شرایط کی رو سے لڑکی کو تو کسی صورت مین بھی یہ روپیہ نہ مل سکتا۔"

مسٹر اسٹیونس - "مین نے بہ نظر مزید احتیاط یہ سند پیش کر دی ورنہ حقیقت مین تو اس کی ضرورت نہین تھی"

ارل آف وارنگٹن - "آپ نے سچ کہا۔ آپ کی اس احتیاط سے کم از کم اتنا تو معلوم ہو گیا کہ مسٹر اسٹانفرڈ سڈلی مرحوم کے خاندان کی صحیح صحیح حالت اس وقت کیا ہے یعنی بیٹی کا انتقال ہو گیا اور بیٹا زندہ ہے اور یہان موجود ہے"

اسٹیونس - "مای لارڈ۔ اب والٹر سڈلی کی ولادت کے صداقت نامہ کو ملاحظہ فرمایئے جس سے روشن ہو گا کہ اوس کی تاریخ ولادت ۲۵ر نومبر ۱۸۱۴ء ہے"

ارل آف وارنگٹن نے اس تحریر کو بہت غور اور توجہ سے دیکھا اور پھر مسٹر پیکنہم کے حوالہ کر دیا اور اوسنے بھی نہایت ہی باریک نظری سے حرف حرف کر

جانچا اور ارل سے کہا۔ مائی لارڈ اسکے صحیح ہونے مین کوئی کلام نہین ہے۔ اب ہمین والٹر سڈنی کی شناخت کے لئے دو گواہ چاہئین"۔

مسٹر اسٹیونس "چونکہ اس خاندان سے میرے قدیم کے تعلقات ہین اور مین ان تمام حالات سے بخوبی واقف ہون اسلئے غالبًا میری گواہی مین ہز لارڈ شپ کو کوئی عذر نہ ہوگا"

ارل۔ "ہم آپ کو بطور گواہ کے نہایت خوشی سے تسلیم کرتے ہین۔ اسمین بھلا کیا عذر ہو سکتا ہے"

اسٹیونس "اور مسٹر میکچرل دوسرے گواہ ہین"

میکچرل۔ (والٹر کی طرف اشارہ کرکے) "ان صاحبزادے کو مین گذشتہ چھ سال سے جانتا ہون اور ان کی والدہ سے بھی میری شناسائی تھی"

مسٹر پکنہم۔ (کچھ دیر ٹھہر کر) "کیا یور لارڈ شپ کی تشفی کیلیے یہ امور کافی ہین؟"

ارل "بالکل کافی ہین۔ لیکن بلحاظ اسکے کہ آپ میرے مشیر قانونی ہین اس معاملہ کے تصفیہ کا دارومدار آپ پر ہے"

مسٹر پکنہم "مجھے کوئی اعتراض نہین مسٹر اسٹیونس کو تو یور لارڈ شپ جانتے ہی ہونگے"

ارل "ہان خوب جانتا ہون۔ میری ان کی کئی سال کی ملاقات ہے اور مجھے اس امر کا علم ہے کہ وہ ایک صاحب آبرو شخص ہین"

مسٹر پکنہم "تو بس اب دیر کس بات کی ہے"

میکچرل "کسی بات کی نہین صرف معاملہ ختم ہو جانا چاہیے"

مسٹر پیکنہم ۔" اب مین اس تحریر کو جو واگذاشت رقم کے متعلق ہے پڑہتا ہون
یہہ کہکر وہ اپنی کرسی پر سنبھل کر ہو بیٹھا اور ایک دستاویز جو کاغذ کے کئی
دستون پر تہی حاضرین کو اصطلاحات قانونی کے معمولی تکرار اور اعادہ کے ساتہہ
سنانے لگا۔

متبدل الہیت خاتون کو اب غور و فکر کا موقع ملا۔ مسٹر اسٹیونس کی طرف سے اس
دعوے کے پیش ہونے کے لئے وہ کم و بیش تیار تھی کہ الایزا اسڈنی کا انتقال
ہو چکا اور والٹر بقید حیات موجود ہے لیکن میکچرل کے اس صریح جہوٹ سے
کہ وہ کئی سال سے اوس سے واقف ہے حالانکہ اوس صبح سے پہلے اوس نے
میکچرل کو دیکھا تک نہ تھا خاتون حیران و ششدر رہ گئی۔ اس کے علاوہ خاتون
کو اب پہلی مرتبہ یہ بات معلوم ہوئی کہ اوس کی مان ایک جلیل القدر ارل کی ناجائز
اولاد تھی۔ جس کی وجہ سے اوس کا (خاتون کا) اوس امیر سے جس کے سامنے
وہ اس وقت موجود تھی دور کا رشتہ بھی تھا۔ اس علم کی وجہ سے خاتون کے
خیالات ارل آف وارنگٹن کے موافق ہو گئے اور جب اوسنے دیکھا کہ ارل
ایک ستودہ صفات اور پسندیدہ اخلاق شخص ہے اور جو ثبوت اسٹیونس
پیش کرتا ہے اونہین بہ آمادگی و آسانی تمام تسلیم کرتا جاتا ہے تو اوس کا حسن
ظن اور بھی بڑہ گیا۔ اسٹیونس نے جس طرز استدلال سے کام لیا تھا اوس سے
خاتون کو یہ خیال تھا کہ جس شخص کے خلاف مین دعویٰ پیش کیا جائیگا وہ اس دعوے
کی تسلیم کرانیکی راہ مین ہر طرح کی رکاوٹین ڈالے گا لیکن جب اوس نے دیکھا کہ اسٹیونس
کے کذب حق نما کے مقابلہ مین ارل نے ایک رقم کثیر کے دے دینے مین کس

آمادگی اور رضامندی سے کام لیا ہے، تو اوسے نہایت تعجب ہوا۔ مزید براں اب پہلی مرتبہ اوسے معلوم ہوا کہ اسٹیونس نے اوسے صرف دس ہزار پاونڈ کی رقم دینے کا وعدہ کیا تھا جو اوس رقم کی صرف ایک چوتھائی تھی جس کا خود اسٹیونس کے بیان کے مطابق صرف اوسی کو (خاتون کو) استحقاق تھا۔

ادھر ارل آف وارنگٹن کا مشیر قانونی دستاویز داگذاشت پڑھ رہا تھا اور ادھر خاتون کے دماغ میں یہ تمام خیالات جلد جلد گذر رہے تھے۔ اوسے دفعتہً محسوس ہوا کہ گویا ایک پردہ سا اوس کی آنکھوں کے سامنے سے اوٹھ گیا اور ایک خوفناک سازش کی حقیقت اوس پر کھل گئی۔ اس خیال کے آتے ہی وہ اوس شخص کی طرح کانپ اوٹھی جو اپنے آپکو یکایک کسی خوفناک کگار کے پر کھڑا ہوا پائے۔ لیکن باایں ہمہ وہ فیصلہ نہ کر سکی کہ اوسے اس وقت کیا طرز عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اوس کا دماغ بالکل پریشان ہو رہا تھا اور اگر کوئی خیال اوس کے دل میں بالاتر تھا تو یہ تھا کہ جس راہ کو اوس نے اختیار کیا تھا وہ اسقدر طے ہو چکا تھا کہ اب قدم پیچھے ہٹانا ناممکن تھا۔

جس وقت مسٹر پیکنہم نے داگذاشت کی طول طویل دستاویز کا پڑھنا ختم کیا تو یہی خیال خاتون کے ذہن میں سب سے زیادہ غالب تھا۔ بیس منٹ سے بھی زیادہ تک جو بھبھناہٹ اوسکے کانوں کو محسوس ہوتی رہی تھی وہ دفعتہً موقوف ہو گئی اور اب ایک آواز تلطف آمیز لہجہ میں اوسے یہ کہتی ہوئی سنائی دی۔ "اب براہ کرم اسپر دستخط کر دیجیے"

یہ سنتے ہی وہ چونک اوٹھی لیکن ایسی ضعیف القلب نہ تھی کہ زیادہ دیر تک اوس کے اوسان خطا رہتے۔ جھٹ سنبھلکر اوسنے وکیل کے ہاتھ سے قلم لیا اور دستاویز

پر والٹر سڈلی کے دستخط ثبت کردئے - اس کے بعد پیکنہم - اسٹیونس اور میکچرل نے اوسپر اپنی اپنی گواہیان لکھین اور دستاویز ارل کے حوالے کردی گئی -

ارل آف وارنگٹن نے دستاویز لے چکنے کے بعد چند کاغذات ایک لوہے کے صندوق مین سے جو کتبخانہ کے ایک گوشہ مین گڑا ہوا تھا نکالے اور انہین خانون کو دیکر کہا "مسٹر والٹر سڈلی مین نہایت خوشی سے یہ دولت آپکے حوالے کرتا ہون اور آپکو سچے دل سے یقین دلاتا ہون کہ اس دولت کے منتقل کرتے وقت میری دعا ہے کہ خدا آپکو صحت اور خوشحالی عطا کرے"

خاتون پر اسوقت از خود رفتگی اور محویت کا ایک عالم طاری ہو رہا تھا اوس نے انکل سے یہ کاغذ ارل کے ہاتھ سے لے لئے اور اظہار شکر و امتنان کے طور پر چند الفاظ کہے -

جب یہ رسم ختم ہو چکی تو ارل نے اسٹیونس سے مخاطب ہو کر کہا "مسٹر اسٹیونس اگر آپ اور آپ کے دوست برابر کے کمرے مین تشریف لیجا کر نقل کے طور پر کچھ تھوڑا سا ناشتہ کرلین تو میرے لئے موجب عزت ہوگا - افسوس ہے کہ مین آپکا ساتھ نہ دے سکون گا کیونکہ مجھے مسٹر پیکنہم سے ایک ضروری مسئلہ کے متعلق جو ملتوی نہین ہو سکتا مشورہ کرنا ہے - اور اس لیے امید ہے کہ آپ مجھے معذور تصور فرمائین گے"

یہ کہہ کر ارل نے اسٹیونس اور سڈلی سے ہاتھ ملایا اور میکچرل کے ساتھ سر کے خم کرنے سے صاحب سلامت کی - اسکے بعد یہ تینون ناشتہ کے لئے دوسرے کمرے مین چلے گئے -

برابر کے ایک کمرے مین اونکے لئے پر تکلف ناشتہ میز پر چنا ہوا رکھا تھا۔ لیکن سوائے میکچرل کے اور کسی نے اوسکی طرف چندان التفات نہ کی۔ البتہ خاتون نے جسے تشنگی محسوس ہو رہی تھی شراب کا ایک گلاس رغبت سے پیا۔ اسٹیونس کا دل مارے خوشی کے بلیون اچھل رہا تھا اور اسلئے اوس کی بھوک پیاس سب جاتی رہی تھی اس کے علاوہ اوس کا خیال بینک سے جاکر روپیہ وصول کرنے مین اسدرجہ مصروف تھا کہ اوس نے میکچرل کو بھی اون گوناگون نعمتون پر جن سے میز لدی ہوئی تھی۔ زیادہ دقت ضایع نہ کرنے دیا۔

غرضکہ بہت جلد یہ تینون کے تینون بینک آف انگلینڈ کی طرف روانہ ہوئے رستہ مین میکچرل نے اسٹیونس سے مخاطب ہوکر کہا۔ "معاملہ تو نہایت صفائی سے ختم ہوا"

اسٹیونس۔ "ہان جیسا مین چاہتا تھا ویسا ہی ہوا۔ لیکن والٹر خیر تو ہے تم مجھے کچھ مکدر اور ملول سے نظر آرہے ہو۔؟"

خاتون (رکاوٹ سے) "مین معاملہ کو وہ نہین سمجھتا جو دو گھنٹہ پیشتر سمجھا ہوا تھا میری نظرون مین اب اس کا نقشہ ہی کچھ اور ہے"

اسٹیونس۔ "عزیز من تم اوس امیر کی ظاہری خوش اخلاقی اور اوس کے وکیل کی نرمی کی وجہ سے دہوکا کھا گئے۔ یہ عدہ برتاؤ اونہون نے اسلئے کیا کہ اسکے سوائے اون کے لئے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ جب اونہون نے دیکھا کہ ہمارے رستہ مین رکاوٹین ڈالنے سے اونہین کوئی فائدہ حاصل نہین ہوسکتا تو اونہون نے مفت کرم داشتن والے مقولہ پر عمل کرنا مناسب سمجھا"

خاتون۔ (تلخی سے) "لیکن میری موت کا سرٹیفکٹ تو بالکل جعلی تھا"

اسٹیونس۔" ناموں کی صرف تبدیل تھی جس کے بغیر کام ہی نہ چل سکتا۔ لیکن عزیزمن ایک امر خاص مین تمہاری تشفی کرنا مین ضروری سمجھتا ہون۔ یہ ارل آف وارنگٹن جیسا کہ تمکو آج معلوم ہوا تمہارا رشتہ دار ہے۔ آج تک مین نے اس قرابت کا ذکر تم سے اسلیئے نہین کیا کہ جو نفرت اوسے تمہاری ماں سے تھی وہی تم سے ہے۔ تم نے نہین دیکھا کہ جب تمہاری والدہ کا ذکر آیا تو اوس نے میری بات کاٹ دی اور تمہاری واجب التعظیم والدین کے متعلق اوس نے جو گفتگو کی بجبر واکراہ کی۔"

خاتون۔" ہان دیکھا تو سہی۔"

اسٹیونس۔" مین تم کو یقین دلاتا ہون کہ اوسے تم سے سخت نفرت اور کینہ ہے اور اوس سے قرابت رکھنے کے متعلق جو دعاوی تمہاری طرف سے پیش ہونگے اونکو وہ ہرگز ہرگز تسلیم نہ کرے گا۔ بہیئت ایک امیر اور ایک شریف وتعلیم یافتہ شخص ہونے کے اوس نے بہ تقاضاے اخلاق تمہارے ساتھ اچھا برتاؤ کیا لیکن مبارکباد کے جو الفاظ اوس کی زبان سے نکلے اون کو اوس کے دل سے ذرا بھی تعلق نہ تھا۔"

خاتون۔" آپ سچ کہتے ہین۔ آپ کا حرف حرف مجھے یاد آگیا۔ معاف کیجیئے گا کہ کچھ دیر کے لئے مجھے آپ کی دوستی کی طرف سے شبہ ہوگیا تھا۔"

اسٹیونس نے اس سادہ دل خاتون کے ساتھ جسپر اوس کی جادو بیانی اور عیارانہ طرز استدلال نے ایسا زبردست اثر ڈالا تھا۔ اظہار خلوص کے طور پر ہاتھ ملایا اور ایک دفعہ اور حصول عیش وانبساط کے اون ذرایع کا ذکر کرنا شروع کیا جو خاتون کو عنقریب حاصل ہونے والے تھے۔ ان دلایل نے اس امید کے

ساتھہ شامل ہوکر کہ وہ عنقریب لندن کو ہمیشہ کے لئے خیرباد کہنے والی ہے خاتون کو تسکین بخشی اور اوسکے دل کی باغبار اطمینان کے وہی حالت ہوگی جس کے پیدا کرنے کے لئے اسٹیونس نے تقریباً پانچ سال صرف کئے تھے۔

آخر کار گاڑی بینک آف انگلینڈ مین جاکر ٹھہر گئی اور اسٹیونس جلدی سے اُتر کر دلال کی تلاش مین ایک طرف کو گیا تاکہ اوسکی مدد سے وہ رقم کثیر جو اوسے ملا چاہتی تھی اور جسکے حصول کے لئے اوسنے اپنا وقت روپیہ اور اطمینان قلب سب کچھ نثار کیا تھا بطور مناسب حاصل کرسکے۔ خاتون اور میکچرل بینک کے برآمدہ مین اسٹیونس کی واپسی کا انتظار کرتے رہے۔ چند منٹ کے بعد وہ ایک دلال کے ساتھہ جو اوس کے ملاقاتیون مین سے تھا واپس آیا اور اب یہ سب کے سب اوس دفتر کی طرف روانہ ہوئے۔ جہان معاملہ تصفیہ ہونا تھا۔ دلال نے کل معاملہ ایک کارکن کو جو دفتر مین موجود تھا سمجھایا اور کارکن نے ایک بہت بڑی بہی مین کچھہ دیکھکر وہ کاغذات جو لارڈ وارنگٹن نے خاتون کو دئے تھے لے لئے۔ ان کاغذات کا کتاب کے داخلون سے مقابلہ کرنے کے بعد کارکن نے تین آدمیون کو جو دفتر مین ایک طرف کھڑے ہوئے تھے اور جن کی ہیئت چپراسیون کی سی تھی کچھہ اشارہ کیا اس اشارہ کے ساتھہ ہی یہ تینون شخص جلدی سے اسٹیونس میکچرل اور والٹر سڈلی کے پاس آگئے۔ اسٹیونس کے چہرے پر ان آدمیون کو دیکھتے ہی مردنی سی چھا گئی۔ اور میکچرل کو بھی تشویش پیدا ہوئی۔ لیکن خاتون کو ابھی تک خطرہ کا گمان نہ تھا۔

کارکن نے تینون مجرمون کی طرف اشارہ کرکے معنی خیز لہجہ مین کہا "یہی ہین

وہ تین شخص ہین" اور اسکے ساتھہ ہی یہ کہا" تمہارا راز طشت از بام ہوگیا۔ یہ تینون شخص پولیس کے افسر ہین"

خاتون۔" پولیس کے افسر؟ یہ کیا؟"

پولیس افسرونمین سے ایک۔" ہم تمہین گرفتار کرنے کے لئے یہان آئے ہین۔ مزاحمت سے کچھہ فائدہ نہین باہر اور ہمارے ساتھی بہی ہماری مدد کو کھڑے ہین"

خاتون (ہاتھہ ملکر درد و کرب کے لہجہ مین)" یا میرے اللہ یہ کیا مصیبت ہے ای اسٹیونس مجھے تیری وجہ سے کس روز بد کا منہ دیکھنا پڑا"

بدنصیب اسٹیونس نے اپنا سر جھکا لیا اور کچھہ جواب نہ دیا۔ یہ خلاف توقع صدمہ جو عین اوس وقت نازل ہوا جب کہ گوہر مقصود اوس کی مٹھی کے قریب پہونچ گیا تھا اوسکی روح کو پیسے ڈالتا تھا۔

میکچرل کو جب معلوم ہوا کہ کچھہ بنائے نہین بنتی تو قسمت پر صابر و شاکر ہوکر خاموش ہو رہا۔ اب پولیس افسر اور اونکے قیدی پولیس کی کچہری کی طرف روانہ ہوئے اور کارکن اور دلال بہی اونکے ہمراہ ہو لئے۔ خاتون اس ناگہانی صدمہ سے ایسی مضمحل اور ناتوان ہوگئی تھی کہ سہارے کے لئے اوسے اوس افسر کا بازو تھامنا پڑا جسکی وہ نگرانی مین تھی۔

دن کے تین بجے تھے کہ اسٹیونس۔ میکچرل اور سڈنی پولیس کی کچہری مین پیش کئے گئے۔ استغاثہ کی طرف سے بینک آف انگلینڈ کا مشیر قانونی پیروی کرنے کے لئے حاضر تھا چنانچہ مجسٹریٹ نے اوسکی طرف مخاطب ہوکر مقدمہ کی کارروائی اس سوال سے شروع کی" ان قیدیون پر آپ کیا الزام لگاتے ہین"

وکیل۔" الزام یہ ہے کہ انہون نے چالیس ہزار پاونڈ کی رقم ارل آف وارنگٹن

اور بینک آف انگلینڈ سے فریب کے ساتھہ وصول کرنے کی کوشش کی"

میجسٹریٹ "کیا لارڈ وارنگٹن اسوقت یہان موجود ہین"

وکیل "جناب عالی لارڈ وارنگٹن کو تو اسوقت بھی اُس شیطانی جعل اور فریب کا علم نہین جسکے ارتکاب کے لیئے ملزمین نے سازش کی اور جسے ایک حدتک وہ لارڈ وارنگٹن کے خلاف عمل مین بھی لا چکے ہین- لارڈ وارنگٹن نے قیدیون کو بعض دستاویزات دیدی سے جن کی رو سے اونہین یہ اختیار حاصل ہو گیا تھا کہ چالیس ہزار پونڈ کی رقم بینک سے وصول کرلین- بعض ذرایع سے قیدیون کے مقصد کا علم کچھہ عرصہ پیشتر نظمائے بینک کو ہو گیا تھا اور اس بارہ مین اونہین خفیہ اطلاع مل چکی تھی- لیکن نظمائے بینک کو اس بات کی اجازت نہین دیگئی کہ ارل آف وارنگٹن سے اس بارہ مین خط وکتابت کرین- جہان تک ہے اس راز کی اطلاع نظمائے بینک کو ہوئی تھی وہین سے یہ تاکید بھی ہوئی تھی کہ زنہار ایسا نہ کیا جائے ورنہ آیندہ کبھی کوئی اطلاع نہین بہم پہونچائی جائیگی-

"بہرحال مین آج صرف اوسی قدر بیان پر اکتفا کرتا ہون جس سے الزام منسوبہ کی کافی طور پر توثیق ہو جائے تاکہ جناب والا قیدیون کے اوسوقت تک زیر حراست رکھے جانے کا حکم صادر فرمائین جبکہ ارل آف وارنگٹن کی حضوری کا بندوبست کیا جائے"

میجسٹریٹ "مقدمہ کی تفصیل بیان کیجئے"

وکیل (ڈرسٹنی کی طرف اشارہ کرکے) "مین اس قیدی پر یہ الزام لگاتا ہون کہ اُسنے بینک آف انگلینڈ سے اکتالیس ہزار پاؤنڈ کی رقم اس بہانہ سے وصول کرنی چاہی کہ اوسکا نام والٹر سڈنی ہے اور وہ مرد ہے حالانکہ قیدی کا نام الایزا سڈنی ہے اور وہ عورت ہے"

اس بیان پر کچہری مین ایک سناٹا سا چھا گیا اور اگر کوئی آواز سنای دی تو وہ خاتون کی کراہنے کی آواز تھی
وکیل - (اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھکر) "اور ان باتی کے دونون قیدیون رابرٹ اسٹیونس اور ہیومیکچرل پر شریک و معین جرم ہونے کا الزام لگاتا ہون"
ناشاد خاتون نے اون جذبات سے جن پر اب اوسے قابو نہ رہا تھا بے اختیار مغلوب ہوکر ایک پر الم لہجہ مین میجسٹریٹ سے اس طرح خطاب کیا "ہاے افسوس یہ سب سچ ہے - مین حقیقت مین وہ نہین ہون جو نظر آرہی ہون مجھ سے ایک خوفناک فریب دہی اور غداری کا جرم سرزد ہوا (اسٹیونس کی طرف اشارہ کرکے) لیکن اس شخص نے مجھکو اس جرم کے ارتکاب پر آمادہ کیا"
یہ سنکر عدالت مین جسقدر شخص موجود تھے سب کے دل مین خاتون کی طرف سے ہمدردی پیدا ہوگئی یہان تک کہ میجسٹریٹ کا قلب بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہا اور اوس نے ملاطفت کی راہ سے خاتون سے کہا "تمہین اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ تمہارا اسوقت کا بیان دوسرے موقع پر بطور شہادت مخالف کے پیش کیا جائے گا"
خاتون "جو کچھ مجھ سے سرزد ہوا ہے اور جن جن باتون کا مجھے علم ہے وہ سب کچھ اقبال کرنے کو مین تیار ہون - کیونکہ ایسا کرنے سے مین اپنے سنگین جرم کی کسی قدر تلافی کرسکون گی - وہ جرم جسکی اصلی حقیقت مجھ پر اب کھلی ہے"
میجسٹریٹ "ایسی حالت مین مقدمہ کی پیشی کل تک ملتوی ہو"
اس حکم پر افسر چالان کنندہ نے قیدیون کو اپنی حراست مین لے لیا - اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر اونہون نے اپنے آپکو گلڈسپر اسٹریٹ کا مپٹر کے زندان مین

مقید پایا۔

اسطور سے نومبر کی چھبیسوین تاریخ والٹر سڈنی کے لئے ختم ہوئی۔ بجائے اسکے کہ دولت فراوان اوسکے قبضہ مین آتی اور ایک شاداب و دلکشا سرزمین مین جاکر وہ آرام واطمینان کے ساتھہ ایک فرحت انگیز زندگی بسر کرتی اوس نے اپنے آپ کو ایک سنگین جرم کی علت مین مقید پایا۔ دنیا مین بہی کیا کیا ناگہانی انقلاب برپا ہوتے ہین! لیکن اس سانحہ انگیز تاریخ کو اوسکی ایک امید البتہ پوری ہوگئی۔ اور وہ یہ کہ اوس نے اپنا مردانہ لباس اُتار ڈالا اور وہ لباس اختیار کیا جو اوسکی جنس کے مناسب تھا۔ ایک قاصد بنگلہ کو اس غرض سے روانہ کیا گیا کہ بوئیسا کو اس ماجرے کی اطلاع دے اور اوس کی دلربا خاتون کے لئے ایک مناسب جوڑا کپڑون کا لیتا آئے۔ مگر افسوس کہ وہ لباس جسکے اختیار کرنے کا اوسے اس درجہ شوق تہا اوسے پہلی مرتبہ ایک قید خانہ مین پہننا پڑا اور اوس کی عمر کا وہ زمانہ جبکہ اوسنے نسائی وضع و انداز کی طرف عود کیا۔ ایسی حالت مین شروع ہوا جبکہ زندان کی دیوارین اوسکے چارون طرف حایل تہین۔

بہرحال اب وہ زمانہ شروع ہوگیا اور اب سے ہم صرف اوسکا اصلی نام الایزا سڈنی لین گے۔

اکتیسوان باب

انکشاف حقیقت

لوئیسا نے نہایت حزم و دور اندیشی سے یہ اقتضائے مذاق سلیم اپنی خاتون کے لئے ایک سادہ اور غیر مزین پوشاک بھیجی - اس پوشاک کو پہن کر الایزا ایک شاندار اور رعنا عورت کی صورت مین ظاہر ہوئی - قد اوس کا عام زنانے قد سے کسی قدر نکلتا ہوا تھا لیکن اوس کے وضع و انداز کی دلفریبی اور اوسکے حرکات و سکنات کی موزونی برتر از بیان تھی - اگرچہ ایک مدت دراز سے وہ فراخ لباس کی عادی ہو رہی تھی لیکن پھر بھی اس وقت اس نئی وضع کے اختیار کرنے کے باعث اوس مین کسی طرح کا بھدا پن یا غیر موزونیت نہین پائی جاتی تھی - اوسکی سبکرفتاری اور خوش خرامی مین کسی طرح کا فرق نہ آیا تھا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا اوسکے متناسب اور خوبصورت پاؤن ملایم سے ملایم ریشمین جرابون اور نازک سے نازک اونچی ایڑی کے بوٹ کے سوا اور کسی چیز سے آشنا ہوئے ہی نہ تھے -

صبح کے اخبارون مین اقدام فریب دہی کے اوس حیرت انگیز واقعہ کے حالات شایع ہوئے جسکی حقیقت گذشتہ تاریخ کو بینک آف انگلینڈ مین کھل گئی تھی اور جب قیدی پولیس کی عدالت مین مزید تحقیقات کی غرض سے لائے گئے تو ایک جم غفیر اون کے اور علی الخصوص الایزا کے دیکھنے کو عدالت کے دروازہ پر جمع ہو گیا

الایزا کا چہرہ تمتما رہا تھا اور اوسکی آنکھون سے گہرا دلی جوش نمایان تھا۔ اسٹیونس بالکل زرد ہو رہا تھا اور میکچرل منہ تھتھا ئے ہوئے خاموش اور ساکت تھا۔ عدالت مین سر پیٹر لاری برسر اجلاس تھا اور اوسکی دہنی طرف ارل آف وارنگٹن ایک کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ مسٹر ہیگنہم بھی بینک آف انگلینڈ کے مشیر قانونی کے ساتھہ موجود تھا

جسوقت قیدی پیش ہوئے تو الایزا نے میجسٹریٹ سے بہ استقلال خطاب کیا اور کہا کہ کل کے وعدہ کے بموجب مین کامل طور سے اقبال کرنا چاہتی ہون۔ اوسے بیٹھنے کو ایک کرسی دی گئی اور سررشتہ دار عدالت نے اس عجیب و غریب سازش کی ابتدا اور نشو و نما کے متعلق اوس کا اظہار قلمبند کرنا شروع کیا۔

افسوس کہ ایسی مجرمانہ حکایت ایسی دلکش اور سریلی آواز کی وساطت سے اور ایسے ناپاک واقعات کا راوی ایسا دلفریب اور پاکیزہ منہ ہو۔ اوسکے جو الفاظ الایزا کے نازک لبون سے رک رک کر نکلتے تھے بالکل کسی گہو اوس لجلجے مادہ کے مشابہ تھے جو گلاب کی پتیون کو آلودہ کرے۔

جب الایزا سٹڈی کا اقبالی بیان مکمل طور سے قلمبند کیا جا چکا اور وہ اوس اپنے دستخط ثبت کر چکی تو ارل آف وارنگٹن کے مشیر قانونی نے کچھہ مزید واقعات بیان کئے جن کی مدد سے میجسٹریٹ کو مقدمہ کے مفصل حالات معلوم ہو گئے۔ جنہین ہم ذیل مین ہدیہ ناظرین کرتے ہین۔

سابق ارل آف وارنگٹن عادات و اطوار کے لحاظ سے ایک بالکل نرالی طبیعت کا شخص تھا۔ بچپن مین ایک حادثہ کے پیش آجانے کی وجہ سے اوس کی ترکیب جسمانی مین فتور آ گیا تھا اور اوسکا نشو و نما رک گیا تھا۔ اور چونکہ قوی الحس اور شدید الجذبات

تھا اس لئے اوسے ایک لمحہ کے لئے بھی اوس سوسائٹی سے میل جول
رکھنا گوارا نہ تھا جہان اوسکے بہت سے ہمچشموں کی رعنائی اور تنومندی اوس کی
جسمانی بدنمائیوں پر پھبتی اوڑانے کے لئے موجود تھی۔ کیمبرج شایر مین اوس کی
ایک وسیع و زرخیز جاگیر تھی اور یہین وہ اپنی زندگی کا اکثر حصہ تنہائی مین گذارا کرتا تھا
جاگیر وارنگٹن کے محصل کی بیوی ایک لڑکی لٹیشیا ہارڈنج نامی چھوڑ مری تھی۔ اور
جب ارل اوّل اوّل ۱۷۹۰ء مین کیمبرج شایر مین آکر مقیم ہوا تو یہ لڑکی اپنے باپ کے
ساتھ رہتی تھی ۱۶ سال کی تھی۔ لٹیشیا ہارڈنج نکل صورت کی کچھ زیادہ اچھی نہ تھی لیکن
متانت اور وقار کی اوسکے چہرہ پر کچھ ایسی شان پائی جاتی تھی اور اسکے علاوہ منکسر المزاجی
اور ہر دلعزیزی اس درجہ تھی کہ جو اوس سے ملتا تھا اوس کا گرویدہ ہو جاتا تھا۔ کتب بینی
کا اوسے بڑا شوق تھا اور ارل آف وارنگٹن کا کتب خانہ اوسکے لئے ہر وقت کھلا
رہتا تھا۔

خلوت گزین اور تارک الدنیا ارل بہت جلد لٹیشیا ہارڈنج سے مانوس ہوگیا اور اوسے
معلوم ہوا کہ لٹیشیا کی عقلی و ادراکی قوتین بہت بڑھی ہوئی ہین۔ چنانچہ اوس کے فضل
و کمال کی وجہ سے ارل جو اوس سے گفتگو کرنے مین ہمیشہ ایک خاص لطف حاصل
ہوتا تھا۔ رفتہ رفتہ لٹیشیا کی طرف سے جو اوس کی مونس تنہائی تھی ارل کے دل مین
ایک قوی جذبہ کی تحریک ہونے لگی اور ادہر لٹیشیا کو بھی بوجہ اوس عنایت آمیز برتاؤ
کے جو ارل اوس سے کرتا تھا ارل سے محبت پیدا ہو چلی۔ کیمبرج شایر آنے کے کچھ
عرصہ بعد ارل آف وارنگٹن بیمار پڑ گیا۔ اس حالت مین لٹیشیا نے اوس کی تیمارداری
مین جان نثاری اور محبت کا کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا۔ اس واقعہ کے بعد سے لٹیشیا

لہ ضروریات زندگی کے ہوگیا۔

کا وجود اول کے لئے بمنزلہ
تبدیج ان دونون کی
اوسکا نکاح نہین پڑہا لیکن نکاح
مضبوط نہ کرسکتا جس سے یہ دونو
سے سوسائٹی ترک کردی تہی اور جوا
حماقت بن رہا تھا ہمیشہ اس امر کو مانع آیا
باقاعدہ طور پر عقد کرلے۔ غرضکہ لیٹیشیا
پیدا ہوئی اسی دن اس معصوم بچے کی مار

اس بچی کا نام جو ناجائز تعلق کا نتیجہ
ہارڈ یج رکھا۔ خوبصورتی مین یہ لڑکی اپنی مثال
بھی بڑہتا چلا۔ باپ اوس پر جان دیتا تہا۔ اور او
دیکہتا تھا۔ جب اوسکی عمر سولہ سال کی ہوئی تو ارل کا
کا عرفی وارث کالج چہوڑنے کے بعد اپنے چچا سے
ہی تھا کہ اوسکے ماں باپ دونون انتقال کرگئے اور اسلئے وہ بلا شک اپنے چچا ارل
آف وارنگٹن کا دست نگر تھا۔

ارل آف وارنگٹن نے لوگون کے سامنے یہ ظاہر کر رکھا تہا کہ لیٹیشیا ہارڈ یج
اوس کی بھتیجی ہے۔ فریڈرک کو لڑکی کے حسب ونسب کے اصلی حالات معلوم
تھے اور اپنے چچا کے مکان پر پہونچنے سے پہلے وہ اس لڑکی سے کچہ زیادہ اچھی
طرح پیش آنے کے لئے آمادہ نہ تھا۔ اوس کی تربیت اون پر عزور امیرانہ حوالی مین

محبت عشق کے درجہ کو پہونچ گئی اور اگرچہ کسی پادر
ح بہی اوس باہمی محبت اور عقیدت کے رشتہ کو
ان وابستہ تھے۔ استہزا کا خوف جس نے ا
ل کے حق مین بجائے ایک کمزوری
کہ جس عورت سے اوس کو عشق تھا اوس
ہو، اور جس دن ارل کے گھر ایک
اوسے داغ مفارقت دیگئی
ہمیشہ کیلئے
تھی ارل نے اوس
آپ تھی۔ بڑہتی عمر کے ساتہہ اوس کا حسن
اس کے نشو ونما کو فخر و محبت کی نگاہ
بھتیجا اور اوس کی جائداد واملاک
ے ملنے آیا۔ یہ نوجوان اکھڑ

ہوئی تھی جہان صحیح النسب ہونا لوازم زندگی سے شمار کیا جاتا ہے اور جہان صرف اوسی شخص کو عزت کی نظرون سے دیکھا جاتا ہے جو نجیب الطرفین ہو لیکن مس ہارڈنج کی صحبت مین رہتے ہوئے اوسے زیادہ دن نہ گزرنے پائے تھے کہ اسارہ مین اوسکے خیالات بالکل بدل گئے اور مس ہارڈنج کی وقعت وعظمت اوس کے دل مین بیٹھہ گئی۔ یہ حالت تدریج عشق سے بدل گئی اور وہ ہزار جان سے اوس پر عاشق ہوگیا۔

ارل نے اس محبت کو نہایت مسرت کی نظر سے دیکھا کیون کہ ان دونون مین رشتہ ہوجانے سے اوس کی پیاری اور چہیتی بیٹی کا وہ مرتبہ اور درجہ حاصل کرنا مقصود تھا جس کی اوسے دل سے تمنا تھی۔ یہ ظاہر تھا کہ انگلستان کے سب سے زیادہ دولتمند ارل کی بی بی ہونے کی حیثیت سے اوسکا غیر صحیح النسب ہونا کسی کی زبان پر بھی نہ آئے گا۔ لیکن خود لیٹیشیا کے دل مین فریڈرک کی محبت نہ تھی اوس عجیب وغریب تلون کی وجہ سے جو بسا اوقات نہایت مستقل مزاج عورتون مین بھی دیکھنے مین آتا ہے وہ فریڈرک سے سخت متنفر ہوگئی تھی۔ اور چونکہ بلند نظر اور آزاد منش تھی [illegible] دولت اور مرتبہ وجاہ کے حصول کے خیال سے بھی [illegible] نے

تھی۔ ارل کو اپنی بیٹی کا یہ راز معلوم ہوا تو اوس کے دل کو سخت صدمہ پہونچا۔ اوس نے لیٹیشیا کو بہت کچھ سمجھایا بجھایا اور منت سماجت سے زجر و توبیخ سے کہا کہ دہقان کے لڑکے کی محبت کے خیال سے درگزرے۔ لیکن لیٹیشیا نے ایک نہ مانی اور سرکشی کی راہ سے جواب دیا کہ میں جس کے ساتھ چاہون گی شادی کرون گی کسی کے کہنے سننے سے اپنی دلی تمناؤن کا خون نہین کرسکتی۔ اس پر ارل نہایت برافروختہ ہوا اور اوس نے قسم کھائی کہ اگر لیٹیشیا ہارڈنج نے اسٹانفرڈ سڈنی سے شادی کی تو ایک شلنگ بھی نہ اوسکو اور نہ اوس کے خاوند کو ملے گا۔

لیکن ہٹ دھرم اور ضدی لڑکی نے نہ تو اس دھمکی کی کچھ پروا کی اور نہ اوس باپ کے صدمہ کا کچھ خیال کیا جس نے اس ناز سے اوسکو پالا تھا اور ایک دن باپ کا گھر چھوڑکر اسٹانفرڈ سڈنی کے ساتھ بھاگ گئی اور اوسکے ساتھ نکاح کرلیا یہ صدمہ دیرینہ سال ارل پر بجلی ہوکر گرا۔ اوّل تو اوسکے قوا پہلے سے ہی ضعیف اور ناتوان تھے۔ اس پر یہ مصیبت قیامت ہوگئی۔ غم سے نڈھال ہوکر وہ صاحب فراش ہوگیا اور مرنے سے چند ساعت قبل اپنی قسم کے مطابق وصیت کی کہ تمام جائداد باستثنائے اکتالیس ہزار پاونڈ کے جو ارل کا خطاب موروثی حاصل کرنے کے بعد سے اوس نے

سے کوئی نرینہ اولاد چھوڑے بغیر مرجائے یا درصورت اولاد نرینہ کے تو لڑکے لڑکا اکیس سال کی عمر کو پہونچنے سے پہلے مرجائے تو متذکرہ بالا رقم فریڈرک کے قبضہ مین چلی جائے گی۔

غرضکہ دیرینہ سال ارل یہ وصیت کرنے کے کچھ دیر بعد شکستہ دل اور پامال اندوہ والم ہو کر چل بسا اور فریڈرک نے جو تدین و راستبازی مجسم تھا۔ اپنے چچا کی وصیت کے مطابق عمل کرنے کا صدق دل سے عزم کر لیا۔

اسٹافرڈ سڈنی اور لیٹیشیا ہارڈنج کے ہان دو اولادین ہوئین ایک لڑکی اور ایک لڑکا۔ لڑکی کا نام الایزا تھا۔ اور لڑکے کا والٹر۔ الایزا کی صحت بچپن سے اچھی تھی لیکن والٹر جنم روگی تھا۔ والٹر کی پیدائش کے کچھ مدت بعد اوس کا باپ جو ایک عرصہ سے روبہ انحطاط تھا انتقال کر گیا اور لیٹیشیا جس کے پاس اپنے دو بچون کی پرورش کے لئے سوائے ایک چھوٹے سے مقطعہ کی کاشتکاری کے اور کوئی وجہ معاش نہ تھی بیوہ رہگئی چونکہ اوس کی طبیعت ابتدا سے آزاد واقع ہوئی تھی اس لئے اس آڑے وقت مین اوس نے ارل آف وارنگٹن کے آگے جسکے سوال عشق کو اوس نے حقارت کے ساتھ رد کر دیا تھا ہاتھ پھیلانا باعث عار خیال کیا۔ اور اسنے خود کو [illegible] تعلیم

غیر منقولہ جائداد پر تصرف مالکانہ کرنے کی غرض سے مقطعہ مین آیا۔ بیوہ کے ذمہ لگان کی بقایا کی رقم بہت کچھ چڑھی ہوئی تھی۔ اسٹیونس نے جب اوسکے حالات موجودہ و اُمید آیندہ کے متعلق اوس سے استفسار کیا تو بیوہ نے اپنے کل واقعات جیسے اوسوقت تک اوسنے اپنے بچون سے چھپائے رکھا تھا۔ اسٹیونس کو من وعن کہسنائے۔ متوفی ارل کے وصیت نامہ کی شرایط سے وہ بخوبی واقف تھی لیکن اوس نے عزم کرلیا تھا کہ تاوقتیکہ وارث سن بلوغ کو نہ پہونچ جائے اوسوقت تک اس واقعہ کی خبر بہن بھائی مین سے کسی کو نہ کی جائے۔ لیکن اسٹیونس سے ان واقعات کا چھپانا خلاف مصلحت تھا کیونکہ ایسی حالت مین جبکہ بقایا کے تصفیہ پر وہ بالکل قادر نہ تھی یہ ضرور تھا کہ اس امر کی طرف سے اسٹیونس کی تشفی کیجائے کہ آیندہ رقم کے ملنے کی اوسے بہت بڑی امید ہے اور رقم کے وصول ہونے پر یہ تمام قرضہ بیباق کردیا جائے گا۔

رابرٹ اسٹیونس کو بیوہ اور اوس کے بچون کے ساتھ ایک فوری انس پیدا ہوگیا اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ الایزا کے حسن وجمال نے اوس کے دل مین گھر کرلیا تھا کیونکہ وہ ایک سرد مہر اور مطلب پرست دنیادار تھا جس کی نظرون مین عورت کا حسن طلائے

تھا اوسے معاف کردیا اور آیندہ کے لئے مقطعہ کا محصول بہت گھٹا دیا۔ اس طور سے اس خاندان پر اوس کا بہت بڑا اثر قایم ہوگیا اور جب ایک ناگہانی بیماری مین مبتلا ہوکر بیوہ اپنے بستر پر جو انجام کار بستر مرگ ثابت ہوا جا پڑی تو اپنے بچون کو اوس نے اسٹیونس ہی کے سپرد کیا۔

اسٹیونس نے یتیم بچون کے ساتھہ نہایت شفقت کا برتاؤ کیا اور دونون اوس سے اس درجہ مانوس اور اوس کے اس قدر ممنون ہوگئے کہ بیان سے باہر ہے۔ لیکن اسٹیونس کے منصوبہ کی کامیابی یکایک نہایت مخدوش ہوگئی۔ سل کا بیج جو باپ نے بیٹے کے جسم مین بویا تھا وہ مہلک طور پر اگ آیا اور والٹر نے ۱۴ فروری ۱۸۴۱ء کو قضا کی۔

لڑکے کے جسم سے روح جدا ہوئی ہی تھی کہ اسٹیونس نے اوس سحر آمیز اثر کی مدد سے جو الایزا پر اوس نے ڈالنا شروع کردیا تھا۔ الایزا کو اس بات پر آمادہ کیا کہ اپنے بھائی کا لباس اختیار کرے اور اوسکو اپنے بھائی کی نعش کے سرہانے ہی یہ بات سکھائی گئی کہ اس تبدیل ہیئت کے ساتھہ بڑی بڑی اغراض وابستہ ہین۔ مقطعہ والے مکان مین گھر کی خادمہ صرف ایک بڑھیا تھی۔ اور اوسکو بھی اسٹیونس نے ہمسایون مین یہ خبر پھیلانے پر آسانی سے آمادہ کرلیا کہ بھائی بہن مین سے بھائی کا انتقال ہوگیا۔ اس موقعہ پر الایزا باہر نہین نکلی۔ اسٹیونس نے تجہیز و تکفین کا خود انتظام کیا اور گرجا کے جسٹر مین الایزا اسڈنی کا دفن ہونا درج کرادیا اور چونکہ الایزا اس واقعہ کے بعد فوراً ہی اوس بنگلہ مین اوٹھہ گئی جو کلپٹن مین واقع تھا۔ لہذا برک شایر کے مقطعہ مین اور جو لوگ رہتے تھے اونکو اوس کے التباس کا شبہ نہین ہوا۔

اسٹیونس نے مسز سڈنی اور الایزا کی وفات کی اطلاع ارل آف وارنگٹن کو کردی اور اس امیر سے اوس کا تعارف بھی ہوگیا۔ اوس چار سال اور نو مہینے کی مدت مین جو الایزا کی وفات کی اطلاع اور ۲۶ نومبر ۱۸۳۵ء کے درمیان منقضی ہوئی وہ کبھی کبھی گراسوینر کے چوک مین ارل آف وارنگٹن کے مکان پر جاتا رہا اور ہمیشہ یہ ظاہر کرتا رہا کہ والٹر صحیح وسلامت موجود ہے اور بنگلہ مین رہتا ہے۔ لیکن ارل آف وارنگٹن نے کبھی اس نوجوان کے دیکھنے کی خواہش ظاہر نہین کی کیونکہ سالہا سال کا مرور بھی اوس نقش کو نہ مٹا سکا تھا جو لیٹیشیا ہارڈیج نے فریڈرک کے دل پر ثبت کیا تھا۔

جب اسٹیونس نے ۲۶ نومبر کی صبح کو بھیس بدلی ہوئی الایزا کو والٹر سڈنی کے نام سے ارل آف وارنگٹن کے سامنے پیش کیا تو ارل کو اوس کے التباس کے متعلق کچھ بھی شبہ نہین ہوا۔ وہ جانتا تھا کہ اسٹیونس ایک مشہور و معروف سوداگر کا بیٹا ہے اور سوسائٹی مین وقعت کی نظر سے دیکھا جاتا ہے۔ اسکے علاوہ وہ چاہتا تھا کہ یہ معاملہ جس سے سوائے اس کے کہ گزرے ہوئے زمانے کی پرالم یاد دل مین پھر تازہ ہو اور پرانا ناسور پھر تراوش کرے اور کچھ فائدہ متصور نہ تھا جس قدر جلد ممکن ہو ختم ہوجائے۔ غرضکہ جس حد تک ارل آف وارنگٹن کو تعلق تھا اس فریب دہی مین اسٹیونس کو پوری کامیابی ہوئی اور اس مین ذرا شک نہین کہ یہ پورا منصوبہ کارگر ہوجاتا اور راز کبھی طشت از بام نہ ہونے پاتا اگر خفیہ اطلاع وقت پر بینک آف انگلینڈ کو نہ پہونچتی۔

جو داستان ہم نے اوپر بیان کی ہے وہ ارل آف وارنگٹن کے وکیل کے

اظہار اور الایزا اسڈلی کے اقبال کا مجموعی نتیجہ تھی۔ جن لوگون نے اس حکایت کو سنا اون پر اسکا بہت بڑا اثر ہوا اور سامعین کے دلون مین الایزا کی طرف سے ہمدردی پیدا ہوگئی یہان تک کہ لارڈ وارنگٹن نے بھی ایک یا دو دفعہ اوس کی طرف مہربانی کی راہ سے نظر ڈالی۔

اس تحقیقات مین جسکی وجہ سے تمام واقعات کا جو اوپر بیان کیے گئے ہین انکشاف ہوا اور جس کے اثنا مین بنک آف انگلینڈ سے رقم وصول کرنے کی کوشش کے ثبوت کے متعلق کئی شہادتین قلمبند کی گئین دن کے چار بج گئے۔ اور اب میجسٹریٹ نے رابرٹ اسٹیونس ہیومیکچرل اور الایزا اسڈلی کو مجلس نیوگیٹ مین بھیج دیا تاکہ صدر عدالت فوجداری کے آیندہ اجلاس مین اون کے مقدمہ کی سماعت ہو۔

بتیسوان باب

صدر عدالت فوجداری

صدر عدالت فوجداری کا اجلاس آخر کار شروع ہوا یہ عدالت محلہ اولڈ بیلی مین واقع ہے۔ محلہ کی سڑک پر گاڑیون کی کھڑکھڑاہٹ کے رفع کرنے کے لیے پیال بچھا ہوا تھا۔ عدالت کے دروازہ اور محلہ کے قہوہ خانون پر کوتوالی کے جوانون بیرسٹرون اور وکیلون کے منشیون اور اون قیدیون کے اعزا و اقارب کا ہجوم تھا جنکے مقدمات کی آج تفتیش ہونے والی تھی۔

شکنجہ کی چار دیواری مین بہی جو مجلس نیوگیٹ کی سنگین دیوارون اور عدالت فوجداری کے درمیان واقع ہے لوگ کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے اور زندگانی کی یہ موجین اوس زینہ کی طرف امنڈی ہوئی چلی آرہی تہین جو عدالت کی غلام گردش کی طرف رہنمائی کرتا تھا جہان تماشائیون کے لئے نشستگاہون کا انتظام تھا۔ زمانہ سابق مین جو قیدی عدالت کے سوالات کا جواب دینے سے انکار کرتے تہے اونہین شکنجہ مین کھینچا جاتا تہا یہان تک کہ وہ درد سے بیتاب ہو کر یا تو اقبال جرم کرتے تھے اور یا ارتکاب جرم سے انکاری ہوتے تہے۔ یہ قابل نفرین سزا اوس چار دیواری مین دیجاتی تہی جسکا اوپر ذکر ہوا ہے اور اس لئے اس کا نام شکنجہ

کی چار دیواری ہے۔

رچرڈ مارکہم کا نام اون لوگون کے نامون کی فہرست مین جن کے مقدمات کی آج سماعت ہونے والی تھی پہلا تہا۔ چنانچہ وہ نیوگیٹ سے بذریعہ ایک زمین دوز راہ کے جو شکنجہ کی چار دیواری کے تلے تھی عدالت مین لایا گیا۔ عدالت مین اسوقت لوگون کا بے حد ہجوم تھا۔ کیونکہ اس مقدمہ کی دہوم مچ گئی تھی جسوقت رچرڈ مارکہم ملزمین کے کٹہرے مین داخل ہوا تو سب نگاہین اوسپر ایک ساتھ جم گئین۔ اوس کے چہرے پر زردی چھائی ہوئی تھی لیکن اوس کی وضع وطور سے استقلال مترشح ہوتا تھا۔ اوس نے ایک نگاہ چارون طرف ڈالی اور اوس کے بعد اون بارہ آدمیون کو دیکھا جو اوس کی قسمت کا فیصلہ کرنے والے تہے مسٹر مانرو کٹہرے کے قریب کھڑا ہوا تھا۔ وٹنگہم غلام گردش مین تھا۔ اور سر رابرٹ ہاربرو چیمپٹر اور ٹالبٹ ایک ساتھ ایک طرف کو کھڑے ہوئے تہے۔

اہالی جوری سے اقرار صالح لیا گیا اور وکیل استغاثہ نے واقعات مقدمہ بیان کئے جن کی تفصیل حسب ذیل تھی۔ ملزم ایک نوجوان شخص ہے جسے سن بلوغ کو پہونچنے پر دولت کثیر ملنے والی تھی۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ برے لوگون کی صحبت مین بیٹھکر اوس نے اپنے اطوار کو بگاڑ لیا۔ کیونکہ یہ بات ثابت ہے کہ اوس دن کی شام کو جبکہ اوس نے جرم زیر بحث کا ارتکاب کیا پولیس نے اوسے ایک عام قمار خانہ مین گرفتار کیا۔ اس سے قدرتی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اس نوجوان کو جوا کھیلنے کی عادت پڑ گئی تھی اور اس لئے جب روپیہ ہارنے سے اوس کی مالی حالت مخدوش ہوگئی تو بجائے اسکے کہ وہ اپنے دلی کو اس واقعہ کی اطلاع دیتا اوس نے جعلی نوٹون

سے روپیہ حاصل کرنے کی خطرناک تدبیر اختیار کی - یہ نہین کہا جا سکتا کہ یہ جعلی
نوٹ کہان سے اوس کے ہاتھہ آئے لیکن ارکان جوری کو اس بات کا کامل ثبوت
دیا جا سکتا ہے کہ فلان مہاجن کی کوٹھی مین اوس نے پانچ سو پاؤنڈ کا ایک جعلی
نوٹ بھنایا اور گرفتار ہونے پر پچاس پاؤنڈ کا ایک اور جعلی نوٹ اوس کے پاس
سے برآمد ہوا - چند اور واقعات اس واقعہ کے ساتھہ ملکر قیدی کو مجرم ثابت کرتے ہین
مثلاً گرفتار ہونے سے ایک دن پہلے ملزم نے مسز روپرٹ ہاربرو - مسٹر چیمپئن اور
مسٹر ٹالبٹ کے ساتھہ مل کر شام کا کھانا کھایا اور جب ان تینون صاحبون نے میوہ
خوری کے بعد پہل قدمی کے لئے باہر جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو ملزم نے اونہین
اپنے ساتھہ ایک قمار خانے کو چلنے کے لئے کہا جو محلہ کوونٹ مین واقع ہے
اوس کی اس خواہش کی تعمیل سے اونہون نے انکار کر دیا لیکن یہ دیکھکر کہ اس قمارخانہ
مین جانے پر وہ ملاہی ہوا ہے اونہون نے یہ جبر و اکراہ اس خیال سے اوسکے
ہمراہ جانے پر رضامندی ظاہر کی کہ حد اعتدال سے زیادہ شراب پی جانے کی وجہ
سے اوس کی حالت دگرگون ہو رہی تھی - اور اونہین یہ خوف تہا کہ مبادا کوئی عیار
اوسکا روپیہ اڑا لے - روانہ ہونے سے پہلے ملزم نے اپنے رفقا سے دریافت
کیا کہ آیا اون مین سے کسی کے پاس پچاس پاونڈ کے بھنانے کے لائق رقم موجود ہے
لیکن تینون مین سے کسی کے پاس رقم مطلوبہ موجود نہ تھی - اس سے جایز طور پر یہ قیاس
کیا جا سکتا ہے کہ جو پچاس پاؤنڈ کا جعلی نوٹ بعد کو اوس کے پاس سے برآمد ہوا
اوس کو وہ اپنے ہی دوستون مین سے ایک کے گلے منڈہنا چاہتا تہا - دوسرے
دن قمارخانہ مین موجود ہونے کی علت مین زیر حراست رکہے جانے کے بعد جب

ملزم رہا کیا گیا تو اوس نے گھر پہونچتے ہی اپنے نوکرون کو یورپ روانہ ہوجانے کے قصد سے سفر کی تیاری کا حکم دیا۔ اسکے علاوہ ملزم نے دو خط بھی لکھے جو کی لحاظ کے قابل ہین۔ ان مین سے ایک خط تو کسی لیڈی کے نام ہے اور دوسرا ملزم کے ولی کے نام۔ ان خطوط کے بعض فقرات مین ملزم ایک حد تک اپنے آپکو خود مجرم قرار دیتا ہے۔ وہ فقرات یہ ہین۔ "چند وجوہ خاص جن کی تشریح و توضیح اس مقام پر قرین مصلحت نہین مجھے مجبور کرتی ہین کہ دفعتًا لندن چھوڑ کر باہر چلا جاؤن" "میرا لندن مین ایک منٹ ٹھہرنا بھی خالی از خطرہ نہ تھا" جو اطلاعات و اخبارات میرے متعلق عنقریب آپکے کان تک پہونچنے والے ہین اون کی نسبت یہ عرض کرنا اپنا فرض جانتا ہون کہ گذشتہ چند ہفتون سے کل تک مین جس رستے پر آنکھہ بند کئے اور بے سوچے سمجھے دوڑا چلا رہا تھا۔ اوس کے خطرات پر اب مجھکو متنبہ ہوا ہے مین اسوقت بدرجہ غایت متاسف و منفعل ہون۔ اُمید ہے کہ میرا انفعال و تاسف آپکو میری عزت و آبرو کے تحفظ پر مائل کرے گا" فقرہ ماقبل اخیر سے صاف اوس جرم کی طرف اشارہ ہوتا ہے جسکے ارتکاب کا الزام اس وقت قیدی پر لگایا گیا ہے اور آخری فقرہ مین تو ملزم صاف لفظون مین مسٹر مانرو اپنے ولی سے یہ التجا کرتا ہے کہ اس معاملہ کی کانون کان کسی کو خبر نہ ہو۔

جب وکیل بیان استغاثہ ختم کرچکا تو اوس کوٹھی کے محرر نے جہان قیدی نے پانچ سو پاونڈ کا نوٹ بھنایا تھا اپنا اظہار قلمبند کرایا۔

آخر کار سر روپرٹ ہاربرو گواہون کے کٹہرے مین طلب کیا گیا۔ اوس نے یہ بیان لکھوایا کہ گرفتاری کی تاریخ سے ایک دن پہلے قیدی نے شام کا کھانا میرے

ساتھہ کھایا اور کھانا کھا چکنے کے بعد باصرار تمام مجھہ سے مسٹر چیچسٹر اور نیز مسٹر ٹالبٹ سے قمارخانہ معلومہ کو چلنے کو کہا اور یہ بھی دریافت کیا کہ آیا ہم تینون مین سے کسی کے پاس پچاس پونڈ کے نوٹ کی ریزگاری ہوگی۔

اس کے بعد مسٹر چیچسٹر کی باری آئی۔ اوس نے یہ شہادت دی کہ قیدی نے پولیس کی کچہری مین بوقت تحقیقات ابتدائی جو وجوہ اپنی صفائی مین پیش کئے تہے وہ سراسر غلط ہین اور مین نے کبہی کوئی نوٹ بھنانے کے لئے اوسے نہین دیا۔

مارکہم کے وکیل نے اس گواہ پر نہایت سختی سے حسب ذیل جرح کی۔

وکیل "کیون صاحب آپ کون ہین؟"

چیچسٹر۔ "ایک خانگی حیثیت کا جنٹلمین ہون۔"

وکیل "آپ کی وجہ معاش کیا ہے؟"

چیچسٹر "میرے والد نے میرا درماہہ مقرر کر رکھا ہے۔"

وکیل "اور آپ کے والد کون ہین؟ اس سوال کا جواب ذرا سنبھل کر دیجئے۔"

چیچسٹر۔ "میرے والد تاجر ہین۔"

وکیل "تاجر ہین یا بساطی ہین؟"

چیچسٹر "اچہا اگر آپ کو بساطی کا لفظ پسند ہے تو بساطی ہی سہی۔"

وکیل "ہان مجہکو یہی لفظ پسند ہے اب باقرار صالح بیان کیجئے کہ آیا آپکے باپ نے محلہ بتھنل گرین مین کباڑی کی دکان لگا رکھی ہے یا نہین جس مین گاہکون کی چیزین بہی گرو رکہی جاتی ہین؟"

چیچسٹر "میرے والد ایک بہت بڑے زرگری کے کارخانہ کے مالک ہین اور

کبھی کبھی روپیہ بھی سود پر قرض دیا۔"

وکیل (قطع کلام کرکے) "ہان آپ کچھہ کچھہ رستے پر آئے چلیے بات پوری کیجئے۔ آپ نے کہا تھا کہ آپ کے والد کبھی کبھی روپیہ بھی سود پر قرض دیا کرتے ہین"

چیچسٹر (ان سوالات سے پریشان اور شرمندہ ہوکر) "ہان روپیہ سود پر قرض دیتے ہین بشرطیکہ کفالت قابل اطمینان ہو"

وکیل۔ (طنز کے لہجہ مین) "آپ اپنے مطلب کو صحیح لفظون مین ادا کرنے سے کیون اسقدر کتراتے ہین۔ مجھسے سنیئے، آپ کے باپ فالین کے کوٹ پتلون اور جیبی گھڑیان اور پرانا سامان اور اسی طرح کی دوسری چیزون کی کفالت پر سودی روپیہ دیا کرتے ہین۔ لیکن ذرا یہ تو بتائیے کہ آپ کے والد ماجد یعنی اس معزز کباڑی کو کبھی طبقہ امرا مین داخل ہونے اور خطاب پانے کا بھی موقع ملا تھا"

چیچسٹر "جی نہین"

وکیل۔ "تو پھر یہ آنریبل کا دم چھلا جو آپ اپنے نام کے ساتھہ لگاتے ہین یہ کس بنا پر؟"

مسٹر چیچسٹر نے سر جھکا لیا اور کچھہ جواب نہ دیا۔ مدعا علیہ کے وکیل نے اپنا سوال زور دیکر دہرایا اور آخر کار مسٹر چیچسٹر نے عاجزی سے تسلیم کیا کہ مجھے اس خطاب کا کوئی حق نہین یونہی حصول عزت کے خیال سے اختیار کر لیا۔ اسکے بعد وکیل نے پھر جرح کرنی شروع کی۔

"کبھی آپ نے وِنچسٹر کے نام سے بھی سفر کیا ہے؟"

چیچسٹر "ہان جرمنی مین"

وکیل ۔" کس غرض سے آپ نے یہ فرضی نام اختیار کیا تھا ؟"

چیچسٹر ۔" کوئی خاص غرض تو نہ تھی ۔"

وکیل " انگلستان سے روانہ ہوتے وقت کیا آپ مقروض نہ تھے ۔"

چیچسٹر ۔" اس مین کسی قدر سچائی ضرور ہے لیکن متدین سے متدین آدمی بھی بعض دفعہ ایسی مشکلات مین پھنس جاتا ہے ۔"

وکیل ۔" آپ صرف میرے سوالات کا جواب دیجیے اور اون پر رائے زنی نہ کیجیے ۔ یہ کام میرا ہے ۔ آپ مہربانی کرکے جوری کے سامنے بیان کیجیے کہ جرمنی کے سفر کے وقت آپ کے ہمراہ ایک داروغہ یا کوچ مین تھا یا نہین ۔؟"

چیچسٹر ۔" مین جب سفر کرتا ہون تو ہمیشہ اپنے ساتھ ایک ملازم رکھا کرتا ہون ۔"

وکیل ۔" جو شخص اپنے قرض خواہون کے تقاضے کے ڈر سے فرار ہو جائے اوسے اسطور سے روپیہ برباد کرنے کے بجائے زیادہ تامل اندیشی اور کفایت شعاری سے کام لینا چاہیے ۔ اچھا اب یہ بتائیے کہ جب آپ مقام بیڈن مین تھے تو کیا جوئے مین ایک بڑی رقم ہار کر مشکلات مین پھنس جانے کی وجہ سے آپ نے اوس مقام کو یک لخت چھوڑ دیا یا نہین ؟"

چیچسٹر ۔" میرا ایک جنٹلمین سے تماش کھیلنے مین کچھ جھگڑا ہو گیا تھا اور اسلئے دوسرے دن صبح ہوتے ہی مین اوس شہر سے چلدیا ۔"

وکیل " چلدئے اور اپنے نوکر اور اپنے کپڑون کے صندوق کو وہین چھوڑتے گئے اور جلدی مین شاید ہوٹل کا کرایہ دینا بھی بھول گئے ۔"

چیچسٹر " لیکن اس اثنا مین میرا نوکر مجھسے ملا اور مین نے اوس کی تنخواہ جتنی

چڑھی ہوئی تھی۔ اوس سے بھی زیادہ ادا کردی۔"

وکیل "اچھا اب آپ کٹہرے سے ہٹ جائے۔ جو کچھہ مجھے آپ سے پوچھنا تھا پوچھہ چکا۔"

گواہی کے کٹہرے سے باہر چلے آنیکی اجازت پاکر چیچیٹر وہان سے اسطرح نکلا جیسے طوطا پنجرے سے چھوٹ کر نکلتا ہے۔

وکیل استغاثہ نے اب وٹنگہم کو طلب کیا۔ بچارا خانساماں منہ بسورتا ہوا گواہی کے کٹہرے مین داخل ہوا اور بہت کچھہ طول کلامی اور فضول گوئی کے بعد اوس نے آخر اس بات کا اقرار کیا کہ اوسکے نوجوان آقا نے اوسی روز جبکہ وہ گرفتار ہوتا ہے۔ انگلستان سے دفعتاً باہر چلے جانے کا قصد کیا تھا۔ جب اوس پر جرح کیگئی تو اوسنے بیان کیا کہ اس سفر کے اختیار کرنے کی وجہ وہ تاسف اور پشیمانی تھی جو رچرڈ کو اس خیال سے ہوئی کہ مسٹر چیچیٹر اور مسٹر ٹالبٹ اور سر روبرٹ ہاربرو کے پھسلانے سے وہ سیدھے رستہ سے بھٹک گیا۔ وکیل استغاثہ کے سوالات جرح کا جواب دیتے دیتے بڈھے خانساماں نے یکایک اپنی آواز بلند کی اور ججون سے یون خطاب کیا۔

"ظہور (حضور) آپ اقین (یقین) مانئے کہ میان رچرڈ اس سیاہ ترکاری (سیاہ کاری) سے ایسے ہی پاک ہین جیسے خود ظہور (حضور) یہ کام اس چیچیٹر کا کیا ہوا ہے جسنے اپنی درگاہ (داروغہ) کے ساتھہ بھی بے ایمانی کی اور اوس گنوار ٹالبٹ کا جسنے مجھے دلبر کھا۔"

وٹنگہم کے اس بلاغت آمیز فقرے پر جج کسی قدر متبسم ہوئے کیونکہ اس وفادار ملازم نے جس نیت سے یہ باتین کہین تہین۔ اوس مین خلوص کے سوا اور کسی چیز کی

آمیزش نہ تھی۔

جس افسر نے مارکہم کو گرفتار کیا تھا اوسنے اب اس بات کا ثبوت دیا کہ جب اوسنے پولیس کی کچہری مین ملزم کی تلاشی لی تو ملزم کے پاس سے ایک پاکٹ بک جس مین تیس چالیس پونڈ کی اشرفیان اور نوٹ ہونگے برآمد ہوئی اور پچاس پونڈ کا ایک نوٹ بہی نکلا۔ اس کے بعد بینک آف انگلینڈ کے ایک کارکن نے ثابت کیا کہ پانسو پونڈ کا نوٹ جو بھنایا گیا اور جس پچاس پونڈ کے نوٹ کا اب حوالہ دیا گیا ہے وہ دونون کے دونون جعلی تھے۔ اس حد تک پہونچکر پیروکار استغاثہ نے اپنی کارروائی ختم کردی اور جج لنچ کہانے کے لئے اوٹھکر ایک دوسرے کمرے مین چلے گئے۔

مارکہم کو اس مقدمہ کی کارروائی پر اب غور کرنے کا موقعہ ملا۔ جب اوس نے سرروپرٹ ہارپر اور مسٹر چیسٹر کی شیطنت آمیز دروغ بیانی کا خیال کیا تو اوس کے تحیر و استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ لیکن چیسٹر کے چال چلن کی پیروکار صفائی نے جو دہجیان اوڑائی تہین۔ اوس سے اوس کو چیسٹر کی گواہی کے غیر معتبر سمجھے جانے کی طرف سے بہت کچھ اُمید بندہ چلی تھی۔ جب اوس نے دیکھا کہ پیروکار استغاثہ نے اون واقعات کے ترتیب دینے مین جو بطور شہادت مخالف استعمال کئے گئے تھے کس چالاکی اور دانائی سے کام لیا تو وہ کانپ اوٹھا لیکن ساتھہ ہی اس خیال سے اوس کے دلکو کسی قدر تسکین بہی ہوئی کہ اوسکا وکیل انہی واقعات پر جلد نئی روشنی ڈال سکیگا۔ جج اب اپنی اپنی جگہ پر واپس آئے۔ عدالت مین چارون طرف خاموشی چھاگئی اور ملزم کا وکیل شہادت صفائی پیش کرنے کے لئے اوٹھا۔ رچرڈ ایک تپائی پر بیٹھہ گیا اور نہایت توجہ سے اپنے وکیل کی تقریر کے سننے کے لئے تیار ہو

بیٹھا۔ اور ڈنگہم نے اپنے ہاتھ کو محراب کی شکل مین اوسکے کان کے پیچھے اوٹھائے رکھا تاکہ اس اہم موقع پر کوئی لفظ سننے جانے سے رہ نہ جائے۔

پیروکار صفائی نے اپنی تقریر کی ابتدا ملزم کے خاندان اور اوسکے ذاتی اعزاز کے مختصر حالات سے کی اور کہا کہ میرا موکل ایسے مان باپ کے گھر پیدا ہوا جو سوسائٹی مین درجہ اعلےٰ رکھتے تھے اور ایک ایسی جائداد کا وارث ہے جو نہایت بیش قیمت ہے۔ زمانہ نابالغی مین میرے موکل کو اوسکے ولی کی طرف سے جو یہان موجود ہے چھ سو پونڈ سالانہ جیب خرچ کے طور پر ملتے ہین۔ پس ایسے تعلیم یافتہ نوجوان کی نسبت جسے خرچ کرنیکو اتنی بڑی رقم ملتی ہو۔ جو اپنے احباب اور ہمچشمون مین بوجہ اپنے ترین خوش اطواری اور راست کرداری کے وقعت اور عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہو اور جو ضرورت کے پیش آجانے پر اپنے ولی سے ایک بات مین جس قدر روپیہ مطلوب ہو لے سکتا ہو یہ خیال کرنا نہایت ہی لغو ہوگا کہ جعلی نوٹون سے روپیہ پیدا کرنے کے لئے وہ دوسرون کے ساتھ سازش کرے گا۔ یا بطور خود جعل کا مرتکب ہوگا ایسا خیال کرنا بالکل بعید از قیاس ہوگا۔ چونکہ یہ نوجوان نہایت بھولا بھالا تھا اور اوس کی طبیعت ایسی واقع ہوئی تھی کہ جو کچھ دوسرے کہین اوسے بآسانی باور کرلے اور اوس کے علاوہ وہ دنیا کے نشیب و فراز سے بہت کم واقف تھا لہذا بعض بدمعاشون نے اوسے زندگانی کے پہلے ہی مرحلے مین قدم رکھنے پر اپنی راہ پر لگا لیا موجودہ واقعے کی کل حالات چند الفاظ مین بیان کئے جاسکتے ہین۔ چند بدمعاشون نے ملکر یہ قصد کیا کہ جعلی نوٹ چلا کر دولت پیدا کیجائے۔ چونکہ ان مین اوس قزاق کی سی حمیت نہ تھی جو جرم کا ارتکاب تو کرتا ہے لیکن ساتھ ہی اپنی

جان کو بھی خطرہ مین ڈالتا ہے لہذا ان بدمعاشون کو ایک ایسے شخص کی ضرورت تھی جس کو کام نکالکر آڑے وقت مین اپنی سپر بھی بنا سکین - ان بدمعاشون کی اغراض کا یہ آلہ میرامو کل ہے جو اسوقت عدالت کے سامنے کھڑا ہے - جو گواہ پیش ہوئے ہین ان مین سے ایک جسکا اصلی نام چیسٹر ہے مگر جو خود اپنے بیان کے بموجب براعظم یورپ مین ایک دوسرے نام سے سفر کر چکا ہے ایسا شخص نہین جسپر جوری کو کچھ بھی بھروسہ ہو سکے - اس شخص نے ایک ایسا خطاب اپنے نام کے ساتھہ شریک کر لیا جس کا اوسے کچھہ بھی استحقاق نہین اور اپنے وضع و انداز سے ایسا ظاہر کیا کہ گویا وہ ایک بہت بڑا امیر ہے حالانکہ اصل مین وہ بازار بتیھہ ٹل گرین کے ایک کباڑی کا بیٹا ہے - پیروکار استغاثہ نے جس گواہ کی شہادت کو اپنے بیان کے تائید مین خاص طور سے پیش کیا ہے وہ یہی مسٹر چیسٹر ہے جس کو شوخ چشمی اور بیباکی مین کمال حاصل ہے - جو اپنے سے اعلےٰ درجہ کے لوگون کے انداز و اطوار کی اچھی طرح نقل اتار سکتا ہے - جو خوش تقریر - بذلہ سنج - لطیفہ گو اور خوش لباس ہونے کی وجہ سے دوسرونکو دہوکے مین ڈال سکتا ہے اور جو جیبون مین اشرفیان کھنکھناتا ہوا اپنی تہذیب اور شایستگی پر اتراتا ہے اور دوسرون کی ذرا سی بے سلیقگی کو تحقیر اور تنفر کی نظر سے دیکھتا ہے - لیکن انگلستان کی کوئی جوری اپنے ابناے جنس مین سے کسی کو ایسی کمزور شہادت کی بنا پر ہرگز مجرم نہین قرار دیگی کیا ایسے شخص کی شہادت بھی قابل وقعت ہو سکتی ہے جو قمار بازی مین کسی یا جیبانہ حرکت کے باعث بیڈن سے بے تحاشا بھاگ کھڑا ہو اور ایک غیر ملک مین اپنے بچارے نوکر کو جس کی جیب مین ایک پیسہ تک نہ تھا اور جو اوس ملک کی

زبان سے ناآشنا تھا اوس الزام کا نشانہ بنا کر چھوڑ آئے جو خود اوسپر تھوپنا چاہئے تھا۔ جعلی نوٹون کے چلانے کی میرے موکل کو کوئی وجہ نہ تھی کیونکہ وہ دولت مند ہے لیکن مسٹر چیچسٹر کے لئے ضرور وجہ تھی کیونکہ جس قدر روپیہ اوسکا باپ اوسے دیتا ہے اوس مین موجودہ حیثیت سے رہ کر اوس کا گذر نہین چل سکتا۔

یہان وکیل نے بیان کیا کہ کسطرح رچرڈ کو آمادہ کیا گیا کہ بڑے نوٹ کو بھنائے اور کیسے چھوٹا نوٹ اوسکے قبضہ مین آیا۔

اس کے بعد وکیل نے کہا کہ جو خط ملزم نے مسز آرلنگٹن اور مسٹر مارزو کو لکھے تھے اون مین اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ ملزم کو اپنے ساتھیون کے چال چلن کا حال دفعتاً معلوم ہوگیا اور یہ حقیقت اوسپر کھل گئی کہ وہ اونکی صحبت مین سید ہے رستے سے بہک رہا ہے۔ اس فقرہ پر منجانب استغاثہ بہت بڑا زور دیا گیا ہے کہ "وکل تک مین اس راستے پر آنکھ بند کئے اور بے سوچے سمجھے دوڑا چلا جا رہا تھا اوس کے خطرات پر اب مجھکو تنبیہ ہوا ہے" لیکن اس مین اُس نوجوان افسر کی خودکشی کے واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے جو قمارخانہ مین پیش آیا جہان ملزم دوسرون کے اصرار و تقاضا پر گیا تھا نہ کہ دوسری اوس کے اصرار و تقاضا پر۔ ملزم نے اپنے خط مین لکھا ہے کہ میرا لندن ایک منٹ ٹھہرنا بھی خالی از خطرہ نہین۔ اسکی وجہ صاف ظاہر ہے جن لوگون سے اتفاقیہ طور پر اوس کے روابط بڑھ گئے تھے وہ دم بھر کے لئے بھی اوسکا پیچھا نہ چھوڑتے تھے اور ایسی حالت مین وہ لندن مین امن اور سلامت روی کے ساتھ نہین رہ سکتا تھا۔ پھر اوس نے اپنے دلی کو لکھا ہے کہ "مین اس وقت بدرجہ غایت متاسف و متفعل ہون۔ اُمید ہے کہ میرا انفعال و تاسف آپ کو میری عزت و آبرو کی

تحفظ پر مائل کرے گا" اس کا مطلب بھی صاف ہے مسٹر مانرو کو جب اخبارون کی ذریعہ سے یہ خبر پہونچی ہو گی کہ رچرڈ ایک قمار خانے مین موجود ہونے کی علت مین گرفتار ہو کر سزایاب ہوا تو کیا اوسے بیحد رنج اور صدمہ نہ ہوا ہو گا۔ ایسی حالت مین رچرڈ کا اپنے ولی کو اس مضمون کا خط لکھنا بالکل قدرتی امر تھا۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی مدنظر رکھنا چاہیئے کہ یہ خط جلدی اور گھبراہٹ مین لکھے گئے۔ یہی وجہ ہے کہ اون کی عبارت مبہم اور ذو معنی ہے۔ جوری کے معزز ارکان کو چاہیئے کہ اس عبارت کی تاویل یہ حق ملزم کرین۔ اصول عدل وانصاف کی رو سے بارہ حقیقی مجرمون کا رہا کر دینا جس سے خلق اللہ کو سخت سے سخت ایذا پہونچے اس سے پھر بھی بہتر ہے کہ ایک ناکردہ گناہ شخص سزایاب ہو۔ ملزم نے سفر اختیار کرنے کا جو فوری عزم کر لیا تھا اوس کے متعلق ٹنگھم گواہ نے بوقت جرح بیان کیا ہے کہ ملزم کا مقصد یہ تھا کہ جن تین شخصون کے چال چلن اور روپیہ کا حال اوسپر دفعتہً کھلا تھا اون سے اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کچھ دنون کے لئے باہر چلا جائے یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے ان تینون اشخاص سے استدعا کی کہ اوسکے ہمراہ قمارخانہ کو چلین لیکن اونہون نے پہلے انکار کیا۔ خدا کی شان کو دیکھو کہ جن لوگون کا چال چلن اس درجہ مشتبہ ہو وہ ایسے نیک پاک بنین کہ کسی قمار خانہ مین جانے تک سے احتراز کرین علی الخصوص مسٹر آرتھ چیمپٹر جیسا شخص جسکو جوا کھیلتے وقت دوسرے جواریون کو دھوکا دینے کی وجہ سے بیڈن سے نوکدم بھاگنا پڑا ہو۔ اور یہ جو بیان کیا جاتا ہے کہ ملزم نے پچاس پونڈ کے نوٹ کی ریزگاری اپنے تین رفیقون سے طلب کی جس سے اوسکا مقصد اس جعلی نوٹ کا چلانا تھا سو اوس کا جواب مین دے ہی چکا ہون کہ یہ نوٹ چیمپٹر نے

او سے دیا اور اوس سے نوٹ کے بدلے کا روپیہ لے کر سر روپرٹ ہارربرو کے صندوق مین بند کر دیا۔ اس کے علاوہ یہ امر خاص طور سے جوری کی توجہ کے قابل ہے کہ جب ملزم کے پاس سے دو جعلی نوٹ بینک آف انگلینڈ کے برآمد ہوئے تو کیا وجہ ہے کہ جب اوس کے مکان کی تلاشی لیگئی تو نہ تو کوئی اور جعلی نوٹ نکلا اور نہ نوٹ بنانے کے آلات جو قلب ساز لوگ استعمال کیا کرتے ہین برآمد ہوئے۔ یہ امر بھی قابل لحاظ ہے کہ جس نوجوان کے پاس خدا کا دیا سب کچھ موجود ہوا ور جس کو دولت و عزت کسی چیز کی کمی نہ ہو آیا وہ جان بوجھہ کر بلا کسی وجہ خاص کے ایک سنگین جرم کا مرتکب ہو کر اپنی تمام امیدون کا خون کرلے گا۔ اور اپنے چال چلن پر ہمیشہ کے لئے بٹہ لگالے گا۔ یہ خیال بالکل بعید از قیاس اور ناقابل التفات ہے اور مجھے اُمید ہے کہ جو شہادت مین نے پیش کی ہے اوسکو معزز اراکین جوری میرے موکل کی برات کے لئے کافی تصور کرین گے۔

رچرڈسن تمام دلایل کو جو اوس کے وکیل نے اوسکی صفائی مین اس قابلیت کے ساتھہ پیش کین۔ دل کے کانون سے سنتا رہا اور اوس کے دل مین اُمید پیدا ہو چلی کہ عدالت اپنے مدلل اور شافی بیان کے بعد اوس کے حق مین فیصلہ کریگی۔

پیروکار صفائی کی تقریر کے بعد مسٹر انرو کی شہادت قلمبند کی گئی۔ جس نے صفائی کے اس بیان کی تائید کی کہ ملزم ممتول اور خوش حال ہے۔ اس کے بعد سنا گلس کی گواہی ہوئی اور اوس نے چیمسٹر کے بیڈن سے فرار ہو جانے کے واقعہ کو بالتفصیل بیان کیا۔

جب صفائی کے تمام اظہار ختم ہو چکے تو اوس واجب نفرین علدرآمد کی رو سے

جو الزام لگانے والے فریق کو اون صورتون مین جن مین مدعی علیہ کی طرف سے گواہ پیش ہوئے ہون آخری تقریر کا حق دیتا ہے - پیروکار استغاثہ جواب دینے کے لئے اٹھا اور حسب ذیل تقریر کی - صفائی کی طرف سے ملزم کے عالی خاندان اور ذی ثروت ہونے کے واقعہ پر بہت کچھ روز دیا گیا ہے لیکن واضح رہے کہ وجاہت و تمول ہر صورت مین ارتکاب جرم کو مانع نہین آیا کرتے - اسکے علاوہ قانون کو ہمیشہ کسی فعل کے صدور کے متعلق بظاہر کسی وجہ تحریک کے نہ پائے جانے سے متاثر نہ ہونا چاہیئے کیونکہ بعض نہایت سنگین جرایم کا ارتکاب بلا کسی ایسی نسبت یا وجہ تحریک کے ہوا ہے جنکی شافی طور پر توجیہ نہین کی جا سکتی - جو مقصد جوری کے پیش نظر رہنا چاہیئے وہ ارتکاب فعل ہے اور شہادت سے فائدہ یہ ہے کہ اس بات کو ثابت کیا جائے کہ فلان شخص سے فعل مذکور سرزد ہوا یا نہین ہوا - اس مقدمہ مین جعل کا ارتکاب کیا گیا ہے اور ملزم نے جو اس وقت عدالت مین پیش ہے اس جعل کے ذریعہ سے روپیہ حاصل کیا - صفائی کو اس واقعہ سے انکار نہین ہے کہ ملزم ہی وہ شخص ہے جس نے اس طور پر روپیہ حاصل کیا - پس امر تنقیح طلب یہ ہے کہ آیا ملزم کو اس امر کا علم تھا کہ نوٹ جعلی ہے اور میری یہ رائے ہے کہ بعض واقعات نہایت صراحت کے ساتھ اس بات کو ثابت کرتے ہین کہ ملزم پر جرم عاید ہوتا ہے - مسٹر چیسٹر کی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے بذات خود کبھی کوئی نوٹ ملزم کو نہین دیا اور خواہ چیسٹر بدرویہ بھی ثابت ہو جائے تاہم ملزم کے محض زبانی دعوے کے سوا جو اوس نے اپنے وکیل کے ذریعہ سے پیش کیا ہے اور کسی واقعہ سے یہ بات پایہ تحقیق کو نہین پہونچتی کہ دونون نوٹ اوسکو چیسٹر سے ملے - اس مین شک

نہین کہ مسٹر چیسر نے سفر جرمنی کے اثنا مین اپنا نام بدل لیا لیکن ایسا اوس نے اس لئے کیا کہ ایک غیر ملک مین جہان اوس کا کوئی یار و مددگار نہ تھا گرفتار ہونے سے بچے۔ اس مین بھی شک نہین کہ اوس نے اپنے نام کے ساتھ آنریبل کا خطاب شریک کرلیا۔ مگر اوسکے اس فعل کو حماقت اور خود پسندی سے تعبیر کرسکتے ہین نہ کہ جرم سے۔ کیونکہ نصف سے زیادہ انگریز جو کپتان کہلاتے ہین۔ ایسے ہی کپتان ہوتے ہین جیسا مین ہون۔

فریقین کی بحث سن چکنے کے بعد عدالت کے حاکم اعلےٰ نے شہادت جوری کے روبرو پیش کی۔ اور دو گھنٹہ تک واقعات و حالات مقدمہ پر نظر ڈالکر مقدمہ کے مالہ و ماعلیہ سے جوری کو آگاہ کیا۔ اس کے بعد اراکین جوری اٹھکر دوسرے کمرے مین چلے گئے۔ اور دیر تک اپنے فیصلہ پر بحث کرتے رہے۔

آخرکار ارکان جوری اپنی جگہ پر واپس آئے اور اون کے چہرون پر اس خیال کی وجہ سے اطمینان برس رہا تھا کہ مقدمہ سے نبٹ کر گھر جانے کی تو جلد اجازت ملے گی۔ لیکن اوس نوجوان کی طرف سے اون کے دلون مین کچھ بھی رحم نہ پیدا ہوا جس کی حق مین اونہون نے سزا تجویز کی تھی اور جس کی آرزؤن کا اونہون نے خون کر ڈالا تھا۔ کیونکہ جو فیصلہ اونہون نے صادر کیا وہ یہ تھا کہ ہم ملزم پر جرم ثابت پاتے ہین۔

صدر عدالت فوجداری کے اجلاس متفقہ نے اب مقدمہ کی کارروائی کو فیصلہ سنا کر ختم کرنے کی جلدی کی۔ رجرڈ سے کہا گیا کہ اوٹھکر عدالت کا فیصلہ سنے۔ اوسنے اس حکم کی تعمیل ایک سکتے کے عالم مین کی۔ دنیا اوس کی آنکھون مین اندھیر ہو رہی تھی۔ جج کی آواز اوس کے کانون مین نالہ درا کی طرح گونج رہی تھی اور جو کثیر التعداد

شخص عدالت مین جمع تھے وہ اوسے اون لوگون کی طرح جنبش کرتے ہوئے
نظر آرہے تھے جو کسی کو سولی چڑھتے ہوئے دیکھنے کے لئے آئے ہون - جج نے
فیصلہ سناتے وقت ان الفاظ مین اوس سے خطاب کیا - عدالت تمہاری جوانی
پر رحم کرتی ہے اور چونکہ بعض واقعات ایسے ہین جن کی وجہ سے تم کو بہت ہی ادنی
سزا دیجانی کافی خیال کی جاتی ہے لہذا تمکو دو سال کی قید محض کی سزا دیجاتی ہے

تینتیسوان باب

صدر عدالت فوجداری کا دوسرا اجلاس

جب رچرڈ کو عدالت کے پیادے بجس نیوگیٹ مین واپس لے گئے تو اوسکے دل کی وہ کیفیت ہو رہی تھی جس کا سمجھنا بیان کرنے سے زیادہ آسان ہے۔ جج اپنی خوشنما گاڑیون مین اپنے اپنے عالی شان مکانون کو چلے گئے۔ وکیل استغاثہ جسنے اپنے ابنائے جنس کے اخلاق کی محافظت مین اسقدر جوش اور سرگرمی ظاہر کی تھی۔ جلد جلد اپنے عشرت کدہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہان پہونچکر دو بازاری عورتون کی صحبت مین دل خوش کرے جو وہان اوسکا انتظار کر رہی تھین اور باقی کے وکیل بھی اپنے اپنے مکانون کو چلدئے تاکہ جرم اور سیاہ کاری کے نئے مقدمات کے لئے جن کی پیشی کل ہونے والی تھی تیاری کرین۔

رچرڈ نے عدالت سے رخصت ہوتے وقت مارٹن اور ڈنگھم سے ہاتھ ملایا کیونکہ اون سے پھر ملنے کی اجازت اوسکو کہین تین مہینے کے بعد جاکر ملے وہی تھی۔ ان دونون کو ابھی تک اوس کی بے گناہی کا یقین تھا اگرچہ ابھی بارہ آدمی اوسکے مجرم ہونے کی نسبت اپنا یقین ظاہر کر چکے تھے

دوسرے روز الایزا سڈلی - رابرٹ اسٹیونس اور ہیو میکچرل کے مقدمہ کی سماعت ہوئی - کل کی طرح آج بھی عدالت مین لوگون کا اسقدر ہجوم تھا کہ تل رکھنے کو جگہ نہ ملتی تھی - اس مقدمہ کا شہر مین جا بجا چرچا تھا اور ہر شخص کی زبان پر اس کا ذکر تھا نہ صرف اس لئے کہ قیدیون نے جس رقم پر ہاتھ صاف کرنا چاہا تھا وہ بہت بڑی تھی بلکہ اس لئے بھی اس مقدمہ سے خاص و عام کو دلچسپی تھی کہ فریب دہی مین حصہ لینے والی ایک نہایت ہی حسینہ و جمیلہ عورت تھی -

الایزا ایک نہایت ہی سادہ لیکن خوش وضع لباس پہنے ہوئے تھی - جیسا کہ ہم پیشتر کہہ چکے ہین وہ ایک مضبوط دل کی عورت تھی اور اس لئے اوس نے اس موقعہ پر کوشش کی کہ اپنے جذبات اور کیفیات دلی کو حتی المقدور اپنے قابو مین رکھے - اپنے ساتھہ کے دونون قیدیون پر اوسنے ایک دفعہ بھی نگاہ نہ ڈالی اور مقدمہ کی پوری پیشی مین بھی اونکی طرف التفات نہ کی -

اسٹیونس پامال اندوہ و غم ہو رہا تھا - روحانی صدمہ نے اوسپر اس تھوڑے سے عرصہ مین ایسا سخت اثر ڈالا تھا کہ اوس کے چہرے پر جھریان پڑ گئی تھین اور بلا کی زردی چھائی ہوئی تھی اوس کے ہونٹ تک سفید ہو رہے تھے - میکچرل ابھی تک منہ پھلائے اپنی قسمت کی طرف سے ایک طرح کی وحشیانہ بے پروائی ظاہر کر رہا تھا - ارل آف وارنگٹن اس موقعہ پر عدالت مین موجود تھا -

جب ملزمین سے عدالت نے یہ سوال کیا کہ تم نے ارتکاب جرم کیا ہے یا نہین تو اسٹیونس اور میکچرل نے تو یہ جواب دیا کہ ہم بے قصور ہین لیکن الایزا نے استقلال کے ساتھہ ایک دھیمی آواز مین کہا کہ مین حقیقت مین مجرم ہون -

چونکہ ناظرین کو اس مقدمہ کے کل واقعات بیشتر سے بالتفصیل معلوم ہین لہذا ہم اس مقدمہ کی مزید روئداد کو اس مقام پر درج کرنا غیر ضروری سمجھتے ہین۔ صرف اس قدر بیان کر دینا کافی ہوگا کہ جب جوری نے دونون مروقیدیون کی نسبت مجرم ہونے کا فیصلہ صادر کیا تو ارل آف دارنگٹن نے اوٹھ کر نہایت معقول اور پر اثر طور پر عدالت سے الایزا اسڈلی کی شفاعت کی۔ الایزا اس خلاف امید فیاضانہ برتاؤ سے اس درجہ متاثر ہوئی کہ اوس کے آنسو جاری ہوگئے۔ جوری کے رکن اعلےٰ نے بھی اوٹھ کر یہ کہا کہ اگرچہ ملزمہ نے اقبال جرم کر کے ہم کو اپنے مقدمہ کی نسبت تجویز صادر کرنے کے فرض سے سبکدوش کر دیا ہے لیکن ہم بالاتفاق سفارش کرتے ہین کہ عدالت اوس کی نسبت لحاظ مناسب فرمائے۔

جج نے فیصلہ سنانا شروع کیا اور کہا "رابرٹ اسٹیونس تم فریب دہی کے ایک ایسے جرم کے مرتکب ہوئے ہو جو ایک تجارتی اور مہذب ملک مین نہایت ہی سنگین سمجھا جانا چاہیے۔ اسکے علاوہ تم نے ایک نوعمر اور ناتجربہ کار عورت پر اپنے منصوبہ مین کامیابی حاصل کرنے کے لئے اثر ڈالا وہ اثر جو تمہین اوس کی مان اور بھائی اور خود اوسکے ساتھ مہربانی کا برتاؤ کرنے کی وجہ سے حاصل ہوا تھا۔ اس لئے عدالت تمہین سخت سے سخت قانونی سزا دیئے بغیر نہین رہ سکتی اور تجویز کرتی ہے کہ تم کو حبس دوام بہ عبور دریائے شور کی سزا دیجائے۔"

مجرم یہ سنکر لڑکھڑایا اور سہارے کے لئے کٹہرے سے جا لگا کچھ دیر تک تو اوس پر ایک سکتہ کا سا عالم طاری رہا۔ لیکن جب کسی قدر حواس بجا ہوئے تو اوس نے جج سے حسب ذیل الفاظ مین خطاب کیا۔

"مائی لارڈ مجھے اس تجویز کے حق بجانب ہونے کا اعتراف ہے جو میری نسبت صادر کی گئی ہے لیکن مجھے اسقدر عرض کرنے کی اجازت دیجیے کہ الایزا اسڈنی کا اقدام فریب دہی مین کوئی قصور نہین۔ ارل آف وارنگٹن کے ہان بینک کی رسیدون کے واگذاشت کرانے اور اون پر دستخط کرنے کے لئے جانے سے چند گھنٹہ قبل اوسکو اوس مقصد کی اطلاع تک نہ تھی جو میرے پیش نظر تھا۔ اوسوقت بھی جب مین نے اپنے منصوبے کی حقیقت اوسپر ظاہر کی تو جو حصہ اسکی تکمیل مین وہ لینے والی تھی اوس سے بہت کچھ خائف ہوئی اور جھجکی اور اسلئے مجھے مجبوراً جھوٹی سچی دلیلون سے معاملہ کی اصل نوعیت کے متعلق اوسکی تشفی کرنی پڑی۔ مائی لارڈ یہ چند باتین مین نے اس لئے عرض کی ہین کہ وہ اپنے حق کو پہونچے ورنہ مجھے ذاتی طور پر ان باتون کے کہنے سے نہ کوئی نفع ہے نہ نقصان"

اسٹیونس یہ باتین کہکر دم لینے کے لئے بے اختیار اوس کرسی پر بیٹھ گیا جو الایزا اسڈنی کے لئے رکھی گئی تھی اور خاتون کی آنکھین اوس کی اس نیک دلی اور فیاضی کے ثبوت سے ایک دفعہ پھر اشکبار ہوئین۔

اسوقت جج نے فیصلہ کا وہ حصہ جو میکچرل سے متعلق تھا سنانا شروع کیا۔ "میکچرل تم پر شریک و معین جرم ہونے کا الزام ثابت ہوتا ہے۔ تمہارا پیشہ وکالت تھا اور اس پیشہ والا بظاہر معزز اور وقیع خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن تم نے اسکا ذرا بھی خیال نہ کیا اور جو اعتبار قانون کو تمہاری ذات پر بحیثیت ایک وکیل ہونے کے تھا اوسے ایک ایسے بڑے سنگین جرم کے ارتکاب مین مدد دینے کی وجہ سے خاک مین ملادیا۔ لہذا بہ لحاظ مجرم ہونے کے تم اسٹیونس سے دوسرے درجہ پر ہو اور اس لئے

عدالت یہ حکم دیتی ہے کہ تمکو پندرہ سال کی قید کی سزا بہ عبور دریائے شور دیجائے"
یہ کہہ کر جج کچھہ دیر کے لئے رُکا - خاموشی کا یہ عالم تھا کہ پتے کا کھڑکا بھی ہوتا تو
سنائی دیتا - ذرا سے وقفہ کے بعد جج نے فیصلہ کا آخری حصہ حسب ذیل
سنایا" الایزا سڈنی تمنے اس تامطبوع واقعہ مین جو حصّہ لیا ہے وہ اس سے زیادہ
نہین کہ تم دوسرون کی اغراض کا آلہ بنین - پھر بھی یہ امر نظرانداز نہین کیا جاسکتا کہ جب
اوّل اوّل تمنے مردانہ لباس اختیار کیا تو تم سن شعور کو پہونچ چکی تھین اور اس لیے
تمھین غور کرنا چاہیئے تھا کہ کسی قسم کا التباس یا فریب دہی کسی نیک مقصد یا غرض سے
عمل مین نہین لائی جاسکتی - تمنے اقبال جرم مین جو آمادگی ظاہر کی ہے تمہارے ساتھ
کے قیدی نے تمہارے حق مین جو شہادت دی ہے - چوری مے تمہاری سفارش
مین جو کچھہ کہا ہے اور مستغیث نے جس پرزور طور پر تمہاری شفاعت کی ہے یہ سب
باتین ایسی ہین کہ عدالت اونہین نظرانداز نہین کرتی لیکن پھر بھی ضرور ہے کہ تمکو
سخت سزا دیجائے کیونکہ اگر یہ بات تسلیم کرلیجائے کہ جس شخص کی عمر بیس اور تیس سال
کے درمیان ہو وہ اپنے افعال کے لئے ذمہ دار نہین قرار دیا جاسکتا تو بے شمار
صورتون مین اغراض عدالت تلف ہو جائین اور مجرم لوگ ہمیشہ معافیان چاہا کرین اور
طرح طرح کے حیلون سے اس بات کے ثابت کرنے کی کوشش کیا کرین کہ اون کا
جرم ایک حد تک قابل درگذر ہے - لہذا عدالت یہ حکم دیتی ہے کہ تم محبس نیوگیٹ
مین دو سال کی قید محض کی سزا بھگتو"

الایزا کو خیال تھا کہ اوس کے لئے کم سے کم سات سال کی سزائے قید بہ عبور دریائے شور
تجویز کیجائے گی اور جج کے ان الفاظ نے کہ "تمھین سخت سزا دیجائے گی" اوسکے

خیال کو یقین کی حد تک پہونچا دیا تھا - لہذا جج کے آخری الفاظ سے وہ حیران و ششدر رہ گئی اور تحیر و استعجاب کی یہ کیفیت ایسی شدید تھی کہ وہ ڈگمگا کر گر ہی پڑی ہوتی اگر ایک عورت نے دفعتہ اوسے نہ سہارا ہوتا - اس عورت نے اسے ایک کرسی پر لے جاکر بٹھا دیا اور محبت و تلطف آمیز الفاظ سے اوس کی تسلی کرنی شروع کی ایلایزا نے آنکھ اوٹھا کر اس رفیق کے چہرے پر نظر ڈالی اور ڈانیا آرنگٹن کو اپنے سامنے کھڑا دیکھکر اوسے تعجب پر تعجب ہوا -

ساحرہ نے اپنے شیریں لہجہ مین کہا "مس سڈلی گھبرانے کی کوئی بات نہین ارل آف وارنگٹن آپ کے لئے آپکی توقع سے زیادہ کوشش کرنے والے ہین - اون کا قصد ہے کہ ہوم سکرٹری سے کہکر آپ کی سزا مین تخفیف کرادین"

الایزا - "مین اون کے اس احسان کو تمام عمر نہ بھولونگی مین ہرگز اس قابل نہ تھی کہ وہ میرے ساتھہ اظہار ہمدردی کرتے - اس لئے اون کا لطف و عنایت اور بھی زیادہ قابل شکر ہے"

مسنر آرلنگٹن "آپ یہ کیا کہتی ہین - مجھکو ارل آف وارنگٹن کو دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ آپکو فریب اور دہوکا دیا گیا - آپ کی وفادار خادمہ لوئیسا کی زبانی جو حالات ہمکو معلوم ہوئے اون سے ہمکو یقین ہو گیا کہ آپ قابل الزام نہین ہین بلکہ واجب الرحم - ایک بات کو سنکر آپ خوش ہونگی - اور وہ یہ کہ لوئیسا کو مین نے اپنے پاس نوکر رکھہ لیا ہے"

الایزا - "خدا آپکو اس کا اجر دے - یہ خیال حقیقت مین مجھے بے چین کئے ڈالتا تھا کہ بیچاری لوئیسا کا کیا حشر ہوگا"

"اب اس طرف سے تو مجھکو تسکین ہوئی۔ لیکن لوئیسا مجھہ سے کل ملی تھی۔ پھر اس معاملہ کو اوس نے کیون اسقدر مخفی رکھا"

مسز آرلنگٹن "ہم نے اوسے تاکید کردی تھی کہ اس معاملہ کا ذکر آپ سے نہ کرے۔ قبل اسکے کہ آپ پر یہ ظاہر ہو کہ آپ کی دوستی کا دم بھرنے والے بھی بعض لوگ موجود ہین ہم یہ دیکھنا چاہتے تھے کہ اس افسوس ناک اور نامطبوع واقعے مین آپ اپنا طرز عمل آخر تک کیا رکھتی ہین"

الایزا۔ (فرط احسان مندی سے ڈاینا کا ہاتھہ دباکر) "مگر اس فیاضانہ ہمدردی کی مستحق مین کس خاص وجہ سے قرار دی گئی ؟"

مسز ارلنگٹن "بات اصل مین یہ ہے کہ ارل کو آپ کی ماں کے ساتھہ عشق تہا اور اب اونکو اس بات کا افسوس ہے کہ کیون اونہون نے اپنی محبوبہ کے بچون کی مناسب طور پر خبر گیری نہ کی۔ اسکے علاوہ اونہین یہ بہی خیال ہے کہ اگر اون کے چچا مرحوم زندہ رہتے تو کبہی ان بچون کو پریشان حال نہ دیکہہ سکتے اور اس لئے اون کا یہ فرض تہا کہ ان بچون کے ساتھہ سلوک کرتے۔ (شرماکر) اور میری جو پوچہیئے تو جو بات ارل کو اچہی معلوم ہوتی ہے وہ مجھے بہی اچہی معلوم ہوتی ہے"

الایزا۔ "یقین مانئے کہ مین آپ کی یہ عنایت کبہی نہ بہولون گی اور نہ اس کا کبہی بدلا دے سکون گی۔ اب مین ایک خوفناک زندان مین ایک عرصہ دراز تک قید بھگتنے کے لئے جاتی ہون اور خدا ہی کو معلوم ہے کہ اس صدمہ سے مین جانبر ہونگی یا نہین۔ لیکن تادم مرگ مین آپ کی [illegible] شریف النفس اسیر کے لئے دست بدعا ہون گی۔ جس نے میری خطا بخش دی ہے اور میرے دل حزین کو تسکین

پہونچائی ہے"

مسز آرلنگٹن - آپ اسقدر ملول اور دلگیر نہ ہون - اس قید کے زمانہ مین اکثر مین آپ کے پاس آتی رہا کرون گی - اُس کے علاوہ آپ کے واسطے ابھی اس امید کا دروازہ بھی تو کھلا ہے کہ آپ کی سزا مین کچھ تخفیف ہوجاے گی - کیونکہ ارل نے سکرٹری آف اسٹیٹ سے آپ کی پرزور سفارش کرنے کا عزم بالجزم کرلیا ہے"

الایزا نے دوبارہ ڈاکٹر کا شکریہ ادا کیا اور اسکے بعد وہ ایک دوسری سے جدا ہوئین - الایزا کو تو محبس یُوگیٹ کو لے گئے - اور ڈاکٹر ایک غریبا سوکرایہ کی گاڑی مین جس مین وہ قصداً سوار ہوکر عدالت مین آئی تھی اپنے گھر کو روانہ ہوئی -

اسٹیونس - میکچرل اور الایزا سڈنی کے مقدمہ کے ختم ہوتے ہی ولیم بولٹر کے مقدمہ کی پیشی ہوئی جسپر اپنی بی بی کو قتل کرنے کا الزام تھا - اس بدمعاش کے چہرہ پر وحشیانہ پن اور خونخواری برس رہی تھی اور جب اوس سے یہ سوال کیا گیا کہ جو الزام تمپر لگایا جاتا ہے صحیح ہے یا غلط تو اوس نے نہایت تندی سے جواب دیا کہ مین بے قصور ہون - اس مقدمہ مین اگر کوئی امر باعث دلچسپی تھا تو اوس کے کم سن بیٹے کی شہادت تھی جو اوسکے خلاف قلمبند کی گئی - معلوم ہوتا تھا کہ یہ معصوم بچہ اپنے باپ کے خطرہ سے آگاہ ہے کیونکہ اوسنے اظہار نہایت ہی رک رک کر دیا - بہرحال ملزم کے خلاف بدیہی اور قرائنی شہادت ایسی قوی تھی کہ جوری نے ایک منٹ کے

[illegible]

اس وقت جج نے سیاہ ٹوپی پہنکر مجرم کو سزاے موت کا حکم سنانا شروع کیا -

موجودہ خریداران افسانہ کے ساتھ رعایت

اس وقت تک جو حضرات افسانہ کے خریدار بن چکے ہین اون مین سے جو صاحب بلحاظ اون حقوق کے جو افسانہ کی طرف سے اونکے ذمہ ہین اپنے احباب کو آمادہ خریداری فرماکر چار نئی درخواستین بھجوائین گے تو علاوہ دلی شکریہ کے اون کی خدمت مین جولائی ۱۹۰۳ء کے بعد سے ایک سال تک افسانہ بلا اخذ قیمت بھیجا جائیگا۔

مینجنگ سب ایڈیٹر

افسانہ

۱ - یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شایع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے کا ہوگا -

۲ - اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتھ مہذب اور نتیجہ خیز ہونگے - ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھ ہی فصیح اور بامحاورہ ہو -

۳ - اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہوسکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی صلغ (ے ر) سکہ انگریزی یا (ے ہے) سکہ حالی مع محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلے مین کچھ بھی نہین -

۴ - پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا -

۵ - نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۸ر سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا -

۶ - خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوشخط اور واضح مفصل تحریر فرمائین -

۷ - اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہوسکے گا -

ظفر علیخان بی اے - مالک و ایڈیٹر افسانہ

جلد اول

نمبر ۹ سنہ ۱۹۰۳ء مارچ

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو میں

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولوں کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر ظفر علیخان بی۔ اے

مطبع شمس حیدرآباد دکن میں محمد ابراہیم خان اکبر آبادی کے اہتمام

سے چھپا

اشاعت اشتہارات کا ایک عمدہ ذریعہ

خدا کے فضل اور ملک کی قدردانی سے "افسانہ" نے اپنی زندگی کے چھٹے مہینے میں بخیر وخوبی قدم رکھا ہے اور جو کامیابی اس کو اس قلیل عرصے میں ہوئی ہو اوسے ہم اوس کے حق میں فال نیک سمجھتے ہیں افسانہ جسکے اجرا کا مقصد اعلیٰ درجہ کے انگریزی ناولوں کو جو ایشیائی لحاظ سے دلچسپ اور پر لطف ہوں اردو معلے کا زیور پہنا کر ملک میں شایع کرنا ہے خدا کا شکر ہے کہ اس مقصد کو نہایت خوبی سے انجام دے رہا ہے جسکی شہادت ملک کے ہنرور اور نقاد سخن اصحاب دے سکتے ہیں۔

چونکہ افسانہ ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ طبقہ تک ہر مذاق کے لوگوں میں ہر دل عزیز ہے اور جو جو اپنی دلچسپی کے نہایت شوق سے پڑھا جاتا ہے لہذا اشتہارات کے شایع کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اسکے معاونین اور سرپرستوں کی فہرست کو نہ صرف دولت ابد صولت آصفیہ کے وزیر باتدبیر اور امرا عظام و رؤسا کرام اور جلیل القدر عہدہ داران مالی وملکی وفوجی کے اسمار گرامی سے زینت ہو بلکہ مقامات ذیل میں بھی اسکے کثرت سے خریدار ہیں دکن۔ میسور۔ بمبئی۔ بلوچستان۔ سندھ۔ پنجاب صوبہ جات سرحدی۔ صوبجات متحدہ۔ آگرہ واودھ۔ ریاست ہائے راجپوتانہ ایجنسی وسنٹرل انڈیا ایجنسی۔ بنگال۔ برہما۔ پوٹ بلیر۔ مسقط۔

(شرح اجرت بخیال آسانی مشتہرین نہایت کم رکھی گئی ہے)

پورا صفحہ سالانہ مدت ۱۲ ششماہی ۶۰ سہ ماہی ۳۰ نصف صفحہ سالانہ ۶۰ ششماہی ۳۰ سہ ماہی ۱۵ فی سطر اس سے کم اشتہار کی اجرت خط وکتابت سے معلوم ہوسکتی ہے۔

خاکسار ظفر علیخان بی۔ اے ایڈیٹر وپروپرائٹر افسانہ حیدرآباد دکن

تمہید کے طور پر جرم کی سنگین نوعیت کی نسبت بہت کچھ بیان کرنے اور مجرم کو یہ نصیحت کرنے کے بعد کہ جو تھوڑا سا وقت باقی رہا ہے اوسے غنیمت جان کر یاد خدا مین گذارے جج نے یہ حکم دیا کہ ولیم بوسٹر کو قید خانہ مین واپس لیجا کر وہان سے پھانسی پانے کے مقام کی طرف لیجایا جائے جہان اوسے سولی پر اوس وقت تک لٹکا رہنے دیا جائے کہ اوس مین جان باقی نہ رہے۔ یہ حکم دینے کے بعد جج نے اتنا اور کہا کہ خدا تم پر رحم کرے۔

چند سال گذرتے ہین کہ اول درجہ کے چھٹے ہوئے بدمعاشون کا یہ دستور تھا کہ جب عدالت اون کے حق مین سزا تجویز کرتی تھی تو وہ جج کو گالیان دیا کرتے تھے۔ بل بولسر نے بھی اس موقعہ پر اسی پاجیانہ عادت سے کام لیا اور جج کو شوخ چشمی سے گھور کر نہایت مغلظ اور فحش گالیون کا اوسپر تار باندہ دیا۔ اس نفرت انگیز ڈھٹائی اور دریدہ دہنی کو ایک ایسے نابکار کی طرف سے عمل مین آتا ہوا دیکھکر جو قبر کے کنارے کھڑا تھا جملہ حضار عدالت بلا امتیاز و تفریق کانپ اوٹھے۔ عدالت کے پیادون نے بڑہ کر اس جانکزا منظر واقعہ کو روک دیا اور مجرم کو بہت کچھ جد و جہد اور کشمکش کے بعد محبس نیوگیٹ مین پہونچا دیا جہان اوسکو ایک حجرہ مین جہان خونی بند کئے جاتے ہین قید کر دیا گیا۔

ادہر صدر عدالت فوجداری مین ان اہم مقدمات کا تصفیہ ہو رہا تھا اور ادہر شہر کی ایک دوسری عدالت مین دو اور مقدمات کی سماعت ہو رہی تھی جو قابل ذکر ہین۔ پہلے مقدمہ مین ملزم ٹامس آرچر اسٹرانگ تھا جو خوبی قسمت سے شہادت کے پیش نہ ہونے کے باعث بری کر دیا گیا کیونکہ جارج ہاتھنگ جواد سکے خلاف گواہی

دسینے والا تھا حاضر نہین ہوا۔ دوسرا مقدمہ کرینکی جم اور مردہ فروش کا تھا۔ اس مقدمہ کی روئیداد کو اس مقام پر بالتفصیل درج کرنے کی ضرورت معلوم ہوتی۔ صرف اسقدر بیان کردینا کافی ہوگا کہ اول الذکر کو ثانی الذکر کی شہادت پر جو اوسنے سرکار کی طرف سے بوعدہ عطائے معافی جرم دی تھی ایک سنگین نقب زنی کا مجرم قرار دیا گیا۔ کرینکی جم کو جو پہلے بھی کئی دفعہ سزایاب ہوچکا تھا حبس دوام بہ عبور دریائے شور کی سزا دی گئی اور مردہ فروش نیوگیٹ کو بھیجدیا گیا تاکہ سشن کے اختتام پر رہا کردیا جائے۔

چند دن مین عدالت سشن کی کارروائی ختم ہوگئی اور رچرڈ قید خانہ گلٹسپر اسٹریٹ کامپٹر مین بھیجدیا گیا۔ وہان اوسے قیدیون کا لباس پہنایا گیا اور اون قواعد و ضوابط کی پابندی کرنی پڑی جو اون لوگون کو خاص طور سے گران گذرتی ہے جنہون نے ناز و نعم مین پرورش پائی ہو۔ دلیے کو جو اس زندان کی خاص خوراک تھی۔ اوس کا معدہ قبول نہ کرتا تھا۔ شوربے سے جس مین نام کو بھی گاڑھا پن نہ تھا اوس کی بھوک کم نہ ہوتی تھی۔ روٹی البتہ اچھی ہوتی تھی لیکن اسقدر کم مقدار مین دیجاتی تھی کہ اوسپر چٹنی کا گمان ہوتا تھا۔

آخر کار مردہ فروش رہا کردیا گیا۔ اسٹیونس۔ میکچرل اور کرینکی جم نیوسوتھ ویلز کو ایک قیدیون کے جہاز مین بھیجے جانے کے قبل ڈولچ کو بھیجدیے گئے تاکہ وہان جہاز کے لنگر اٹھانے تک قید یا مشقت مین رکھے جائین۔ الائیز اسٹڈی محبس نیوگیٹ مین رہی اور بل بولٹر قاتل بھی کچھ عرصہ کے لئے اسی خوفناک قید خانہ کے اوس زندان مین مقید رکھا گیا جہان وہ قیدی رکھے جاتے ہین جن کے حق مین سزائے موت تجویز کیگئی ہو۔ اور کچھ دن بعد پھانسی پاکر اپنے کیفر کردار کو پہونچا۔

چونتیسوان باب

سبق دیتے دیتے پکڑے گئے

رچرڈ مارکہم کے مقدمہ کے ختم ہوتے ہی سر رو پرٹ ہاربرد اور مسٹر چیپٹر نہایت سرد مہری اور بے اعتنائی کے ساتھ مسٹر ٹالبٹ کو الوداع کہکر عدالت سے ایک ساتھ رخصت ہوئے۔ اور بارتھالمیو کلوز کے چوک کی راہ لی جہان مسٹر چیپٹر نے ایک سستا سا مکان کرایہ پر لے رکھا تھا۔ اس مکان مین صرف دو چھوٹے کمرے تھے جن مین سامان کی قسم سے بہت ہی کم چیزین تہین۔ جب یہ دونون دوست یہان پہونچے تو پانچ بج چکے تھے کیونکہ مقدمہ کی تحقیقات مین تمام دن گذر گیا تہا۔ سامنے کے کمرے مین شام کے کہانے کے لئے میز پر ایک میلا سا دسترخوان بچھا ہوا تھا اور اوسپر کالے دستے کی چھریان اور کانٹے رکھے تھے۔ ٹین کی ایک ڈبیہ مرچ رکھنے کے لئے رانگ کا نمکدان اور معمولی قسم کی چینی کی طشتریان دو آدمیون کے لئے لگی ہوئی تھین کہانا بھی کچھ زیادہ پر تکلف نہ تھا صرف ابلا ہوا گوشت تھا اور آلو اور پورٹر شراب کا ایک بڑا سا قدح۔

بیرونٹ اور اوس کا رنگیلا رفیق چپ چاپ کرسیون پر بیٹھ گئے اور بغیر اشتہا یا رغبت کے کہانا کھایا۔ دونون ملول اور افسردہ ہو رہے تھے کیون کہ انسانیت کی حد سے وہ اسدرجہ نہ گذر چکے تھے کہ جو غدارانہ اور باجیانہ برتاؤ اونہون نے مارکہم کے ساتھ

کیا تھا اور سے یکقلم فراموش کردین - اسکے علاوہ وہ اُن کی مالی حالت بھی بہت کچھ مخدوش رہی تھی -

ایک میلی کچیلی کم رو لڑکی نے کھانا بڑھایا اور اسکے بعد دونون دوست سگار پینے لگے کچھ دیر تک تو اون پر خاموشی کا عالم طاری رہا لیکن آخرکار بیرونٹ نے اپنے رفیق سے مخاطب ہوکر کہا "چیسٹر کیا ہمین کرنے کو اب کچھ نہین رہا کیا اسی مصیبت اور پریشانی مین دن کٹین گے -؟"

چیسٹر - کیا کہون کچھ کہا نہین جاتا تمنے دیکھا نہین آج عدالت مین اوس نابکار وکیل نے میری کیسی قلعی کھولدی - اسکے بعد بھلا مین اس قابل ہون کہ کچھ عرصہ تک نواح ولبسٹ اینڈ مین کہلے بندون پھرا کرون خواہ عدالت کے پیادے میری ٹوہ مین نہ بھی ہون "

بیرونٹ - تو آخر کچھ تدبیر کرنا چاہیئے - تمہاری طرح مین بھی کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہین رہا - میرے جتنے گھوڑے تھے سب بک چکے - گھر کا سامان قرق کیا جاچکا - گاڑیان بہی ضبط ہوچکین اور چاندی کے کچھ برتن جو لے دیکر بطور اثاث البیت کے رہ گئے تھے مہاجن کے ہان گرو پڑ چکے - اب میرے پاس ایک گنی بھی نہین ہے

چیسٹر - چلو بیرونجات کا ایک چکر لگا آئین - لندن اس وقت ہم دونون کے لئے خطرناک ہو رہا ہے - اگرچہ آج کل معمولی چشمے والے شہرون کو جانے کا رسم نہین ہے - پھر بہی ہم امتحاناً ہیسٹنگز یا بتہ اور جگہون کو جاسکتے ہین اور یقین ہے کہ وہان کی بہ نسبت وہان فایدے ہی مین رہین گے "

بیرونٹ - اور وہان کرین گے کیا "

چیچسٹر "اور کسی عقل کے کورے اور گانٹھ کے پورے کو پہانسین گے۔ اور کیا کرین گے۔"

بیرونٹ "مگر چیچسٹر مجھے تو تمہاری طرح تاش اور جوا کھیلنے مین مہارت نہین ہی۔"

چیچسٹر "تو پھر میری طرح تم بھی سیکھ لو"

بیرونٹ "اور مجھے سکھائیگا کون؟"

چیچسٹر "مین سکھاؤن گا اور کون سکھائیگا۔ کیا آرتھر چیچسٹر سے بھی بہتر اوستاد تمکو کہین مل سکتا ہے؟"

بیرونٹ "مگر جواریون کے تمام ہتکنڈون اور چالون کے سیکھنے کے لیے تو مدتون اور صبر ایوب چاہیے اور تم جانتے ہی ہو کہ میرا ان اوصاف سے خالی ہون"

چیچسٹر "ہار روچلو ان اترانون کو چھوڑ دو اور کام کی بات کرو۔ تین دن کی مشق مین تمہین یہ سکھا دونگا کہ بڑے بڑے جواریون کے کان کترنے لگ جاؤ گے"

بیرونٹ "مگر روپیہ کی کیا سبیل ہو۔ بات تو آجا کر اسی پر ہے میرے پاس جیسا کہ مین تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہون صرف اتنا کا نام ہے اور بس۔"

چیچسٹر "اجی روپیہ کی طرف سے فکر مت کرو۔ مین کل ہی اپنے باپ سے جاکر بیس پونڈ کا نوٹ مانگ لاؤن گا۔ اور یہ رقم ہمارے سفر خرچ کے لیے کافی ہوگی"

بیرونٹ "اچھا اگر تم کو اس کا بھروسہ ہو تو ہم اس تمہارے والی تجویز پر عمل کرینگے وقتیکہ ذرا بھی شبہ نہین کرنا چاہیے۔ لیکن مجھے میرا پہلا سبق تو دو"

چیچسٹر "ہان تم نے اب کچھ کچھ چستی اور چالاکی ظاہر کی اور اسی کو مین پسند کرتا ہون"

یہ کہکر چیسٹر نے پردے کھینچ دیئے اور بیرونٹ نے دو موم شمعین روشن کین کمرہ مین قفل ڈالکر چیسٹر نے اپنے صندوقچہ مین سے جواریون کے لوازمات یعنی تاش - پانسے پھینکنے کے خانے اور پانسے نکالے اور دونون رفیق کرسیون پر آمنے سامنے بیٹھ گئے - چیسٹر نے اب بیرونٹ کو وہ تمام چالین بتانی شروع کین جو کہ مشق جواری چلا کرتے ہین اور وہ تمام گر ایک ایک کرکے سکھائے جن مین طاق ہونے کے بعد ممکن نہین کہ جواری خود ہار سکے - اس درس تدریس مین قریب دو گھنٹے کے گذر گئے اور چیسٹر اپنے ساتھی کو ایک نئی چال سکھانے کے لئے تاش کے پتے پھینٹ ہی رہا تھا کہ کسی کے سیڑھیون پر چڑھنے کی آواز آئی اور کچھ دیر بعد کسی شخص نے معمول سے زیادہ زور کے ساتھ دروازہ پر دستک دی - بیرونٹ اور چیسٹر دونون کا رنگ فق ہوگیا اور ایک نے دوسرے سے بہرائی ہوئی آواز مین پہلے تو یہ کہا کہ کہین عدالت کے پیادے نہ ہون اور پھر خود ہی یہ سوال کیا کہ اب ہم کیا کرین - اسکے جواب مین چیسٹر نے کہا کہ دروازہ تو کھولنا چاہیئے خواہ کچھ ہی کیون نہ ہو - یہ کہکر چیسٹر نے دروازہ کھولا اور مکروہ صورت کے آدمی اندر داخل ہوئے - ان مین سے ایک نے کہا -

"مسٹر آرتھر چیسٹر یہان ہین"؟

یہ چیسٹر "وہ تو یہان نہین ہین اور ہم اون کو جانتے بھی نہین - میرا نام ڈیوس ہے مالک مکان سے پوچھ لو - ہے کہ نہین"

یہ باتین چیسٹر نے گھبرائی ہوئی آواز مین اس انداز سے کہین کہ عدالت کے پیادہ کو اگر پہلے نہ بھی یقین تھا تو اب یقین ہوگیا کہ یہی شخص آرتھر چیسٹر ہے - چنانچہ

اوسنے کہا۔

"یہ جیل کسی اور کو دینا۔ مین تمہارے چکمون مین نہین آتا۔ مین اچھی طرح سے جانتا ہون کہ چچسٹر تم ہی ہو۔ یہ دیکھو چار سو ستاون پونڈ کی ڈگری تمہارے نام کی تعمیل طلب ہے۔ رقم تو غالباً تم ادا نہین کر سکتے۔ اسلئے بہتر ہوگا کہ اوٹھ کر فوراً میرے ساتھہ ہولو۔"

چچسٹر۔ (یہ دیکھکر کہ اب نام چھپانا محض لاحاصل ہے) "کہان کو؟"

عدالت کا پیادہ۔ "کہان کو کی بھی ایک ہی کہی۔ وائیٹ کراس اسٹریٹ کے جیلخانہ کو اور کہان کو۔"

چچسٹر۔ (حسرت سے) "اچھا چلو۔

پھر وہی کنج قفس اور وہی صیاد کا گھر"

پینتیسوان باب

دو سال بعد

صدر عدالت فوجداری کے مقدمات کے فیصلہ ہونے کے بعد جنکا گذشتہ فصلون مین ذکر کیا گیا ہے دو سال کی مدت گذر گئی ۱۸۳۷ء ختم ہونے کے قریب تھا اور دسمبر کا مہینہ شروع ہوا تھا۔ صبح کا وقت تہا۔ مطلع صاف تہا۔ نکلتے سورج کی کرنین زمین پر جو سنگ خارا کی طرح سخت تھی پڑ رہی تہین اور ہوا صاف سرد اور جو نشکوار تھی طلوع آفتاب سے بہت دیر پہلے سے ایک لحیم و شحیم اور معمر شخص ایک بہت بڑا لبادہ اوڑھے اور گلے مین اون کا ایک دبیز گلوبند لپیٹے گلٹسپر اسٹریٹ کا میپر کے قید خانہ کے سامنے ٹہل رہا تھا اور قید خانہ کے پھاٹک کو دیکھتے دیکھتے جب تہک جاتا تھا تو سینٹ سپلکر کے گرجا کی طرف نظر ڈالکر دل بہلا لیتا تھا۔

اسی صبح کو ٹھیک پونے دس بجے ایک گاڑی محبس نیوگیٹ کے مہتمم کے مکان کے دروازہ کے سامنے آ ٹھہری۔ اس گاڑی کے اندر ایک خاتون نہایت بیش قیمت سمور اور قاقم کا لباس پہنے بیٹھی تھی اور اوس کے چہرے کا دلاویز حسن مسرت آمیز تبسم کے ساتھ سے دوبالا ہو رہا تھا۔

سینٹ سپلکر کے گرجا کے گھنٹے نے دس بجائے ہی تھے کہ کامپر اور نیوگیٹ کے قید خانون کے دروازے ایک ساتھہ اور ایک مقصد سے کھلے۔ کامپر سے رچرڈ مارکھم آزاد ہوکر نکلا اور نیوگیٹ سے الایزا سڈنی رہا ہوئی۔ ان دونون کو ایک ہی دن رہائی ملی کیون کہ اون کی قید کی میعاد کی ابتدا بھی ایک ہی تاریخ سے ہوئی تھی۔ جسوقت رچرڈ نے گلی مین قدم رکھا تو وفادار وٹنگہم جو اوس کا انتظار کر رہا تھا۔ بڑھکر پدرانہ شفقت کے ساتھہ اوس سے بغلگیر ہوا اور گلے ملکر بچون کی طرح رونے لگا۔

الایزا سڈنی اوس گاڑی مین سوار ہوگئی جو نیوگیٹ کے پھاٹک پر اوس کا انتظار کر رہی تھی اور اندر قدم رکھتے ہی مسز آرلنگٹن نے اوسے گلے لگا لیا۔ اس کے بعد گاڑی تیز تیز شمال و مشرق کی طرف روانہ ہوئی۔

وٹنگہم کی خوشی کا جوش جب ذرا کم ہوا تو اوس نے اپنے نوجوان آقا کو کہا۔ "میان مسٹر مارکھم آپ ہی کے مکان مین آپ کا انتظار کر رہے ہین۔ پہلے کچھہ دنون سے اون کا مزاج خانہ ساز (ناساز) ہے اور وہ ایسے نقی (نقیہہ) ہو رہے ہین کہ اونہون نے سمجھا کہ اگر وہ آپ کو یہان لینے آئے تو اس مبارک وقایع (واقع) کی خوشی کی تاب نہ لاسکین گے۔"

مارکھم "تو جلدی چلو۔ مین اپنے گھر کی صورت دیکھنے کے لئے بے قرار ہو رہا ہون۔" وٹنگہم ایک کرایہ کی گاڑی لے آیا اور دونون اوس مین سوار ہوکر اوس سڑک پر ہو لیے جو مارکھم منر کو جاتی تھی۔ دو سال کی قید نے رچرڈ مارکھم پر بہت بڑا اثر ڈالا تھا۔ اوسکے چہرے کا متناسب حسن اور اوراکی جھلک ابھی تک برقرار تھی لیکن

زندہ دلی کی وہ کیفیت جو عالم شباب کے ساتھ لازم ملزوم ہوا کرتی ہے ہمیشہ
کے لئے زایل ہو گئی تھی اور اوسکے بجائے ایک طرح کی افسردگی چھا گئی تھی جو
بتاتی تھی کہ اس نوجوان کو میدان زندگی کے پہلے ہی مرحلہ مین مصائب و آلام
کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ اگرچہ رچرڈ کا دل ٹوٹ گیا تھا لیکن راست کرداری اور حق
پژوہی کے متعلق جو اصول اوس نے اپنے لئے بچپن سے قایم رکھے تھے
اون مین کسی طرح کا فرق نہ آیا تھا۔ یہ خیال اوسکی افسردگی کو ہر وقت تازہ رکھتا تھا
کہ اگرچہ مین قید خانہ سے نکل آیا لیکن خود میرا چہرہ بتا رہا ہے کہ مین ایک ہاشدہ قیدی ہون
آخر کار گاڑی ایک بڑے منزل کے دروازہ پر پہونچی۔ رچرڈ نے عارضی اطمینان و
مسرت کے ساتھ اوس پہاڑی کی طرف دیکھا جسپر دو درخت کھڑے تھے۔
وہ دو درخت جنکے سایہ کے نیچے آج سے چھ سال پہلے دونون بھائی جدا ہوئے
تھے اور جن کے تلے بارہ سال کے گذر جانے کے بعد دونون مین پھر ملنے کا قرارداد
ہوا تھا۔ رچرڈ کی آنکھ سے آنسو ٹپ ٹپ گرنے لگے اور جو مسرت و اطمینان اوسکے
چہرے پر کچھ دیر کے لئے ظاہر ہوا تھا اوس کی جگہ افسردگی اور رنج کا بادل
چھا گیا۔ اوس نے اپنے دل مین اوس زمانہ کا خیال کیا جب وہ اپنے بھائی سے
جدا ہوا تھا اور اوس زمانہ کی حالت کا اپنی موجودہ حالت سے مقابلہ کیا۔ اوس وقت
اوسکی کایا پلٹ گئی تھی اور ہر ایک چیز اوس کی ہمت بڑھانے والی تھی۔ مگر اب
اوسے ایسا محسوس ہوا کہ گویا تمام کا طوق اوسکی گردن مین ہے۔

گاڑی سے اتر کر رچرڈ کتب خانہ والے کمرے مین داخل ہوا جہان مسٹر مارزو
اوس کا انتظار کر رہا تھا۔ لیکن جب رچرڈ نے اپنے ولی کے چہرے پر نظر ڈالی

تو اوس کے تحیر و استعجاب کی کوئی حد نہ رہی۔ مارزو کی صورت ایسی بدل گئی تھی کہ وہ پہچانا نہ جاتا تھا۔ قد جھک گیا تھا۔ چہرے پر تفکر و تردد کے آثار نمایان تھے۔ آنکھون مین گڑھے پڑے ہوئے تھے اور پیشانی کی جھریون نے "جامۂ ہستی کی آستینون کو" چین رکھا تھا۔ رچرڈ جب کمرے مین داخل ہوا تو مارزو نے کمرے کے چارون طرف دیوانہ وار نظرین ڈالنی شروع کین اور بجائے اسکے کہ بڑھ کر رچرڈ سے بغلگیر ہوتا اوس کا خیر مقدم کرتا وہ فرط ضعف و ناتوانی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا اور دونون ہاتھون سے اپنے منہ کو چھپا لیا۔ اوس کی انگلیون مین سے آنسوؤن کے قطرے ٹپ ٹپ گرنے لگے اور اس قدر رویا کہ ہچکی بندھ گئی۔

رچرڈ نے اسکی یہ حالت دیکھکر کہا "مسٹر مارزو خدا کے واسطے مجھے جلد بتائیے کہ اس رنج و غم کا کیا باعث ہے اور مین یہ آپ کی کیا حالت دیکھتا ہون۔"

مسٹر مارزو (رنج و غم کے لہجہ مین) "عزیز من آخر کار وہ دن بھی آن پہونچا جسکا مجھے اسقدر خوف تھا۔"

رچرڈ (تعجب سے) "جس دن کا خوف تھا وہ آن پہونچا! کیون جناب مین تو یہہ سمجھے ہوئے تھا کہ آپ جنکو میری بے گناہی کا اسدرجہ اعتراف تھا اس موقعہ پر مجھ سے ملکر جوش مسرت ظاہر کرین گے۔"

مسٹر مارزو۔ "عزیز من خدا گواہ ہے کہ تمہاری رہائی پر مجھے کیسی خوشی ہوئی اور وہی خدا اس بات کی بھی شہادت دے سکتا ہے کہ مجھے تمہاری بے گناہی کا کیسے دل سے یقین ہے۔ یقین مانو کہ اگر تمہین فائدہ پہونچ سکے تو مین اپنی اس جان حزین کو بھی تم پر نثار کرنے سے دریغ نہ کرون اور اپنی چمڑی کی جوتیان سلوا کر تمہین پہناؤن مگر

ہائے تمہاری صورت مجھ سے دیکھی نہین جاتی۔"

رچرڈ "غالباً آپ اوس شخص کو نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہین جو مجرم ہونے کی پاداش مین قید کی سزا بھگت چکا ہے۔ اگر اور کوئی ہوتا تو شاید اوس کا یہ سفر حق بجانب ہوتا لیکن جس شخص نے کبھی آپکو نقصان نہ پہونچایا ہو اوسکے ساتھہ آپکا اس طرح پیش آنا اوسے صدمہ پہونچائے بغیر نہین رہ سکتا۔"

مسٹر مارزو "رچرڈ تم اور مجھے نقصان پہونچاؤ! الٰہی یہ کیسی باتین ہین؟ اس سے میری روح کو اور صدمہ پہونچ رہا ہے۔ مگر سنو مین خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہون کہ مجھکو تم سے بیٹون کی طرح محبت ہے اور جو الزام تم مجھپر لگاتے ہو مین اوس سے پاک ہون۔"

رچرڈ (بے صبری سے) "خدایا یہ کیا ماجرا ہے؟ کیا آپ کا مزاج ناساز ہے یا کوئی نامطبوع واقعہ ظہور مین آیا ہے؟ اگر ایسا ہے تو میرے ذاتی معاملات کے متعلق آپ اسوقت توجہ نہ کیجئے بلکہ اس بحث کو کسی اور وقت پر اُٹھا رکھیے۔"

رچرڈ نے یہ بات کہہ کر مسٹر مارزو کے ہاتھہ باہتگی اوسکے چہرے پر سے ہٹائے اور بہ تقاضائے خلوص و الفت اونہین اپنے ہاتھہ مین دبایا۔ اس وقت اوسے اپنے ولی کے تردد آمیز اور تبدیل شدہ چہرے کو دیکھہ کر تعجب پر تعجب ہوا چنانچہ اوسنے کہا "آپ کا مزاج حقیقت مین بہت زیادہ ناساز ہے۔"

مسٹر مارزو (تلخی سے) "جب روح کو صدمہ پہونچتا ہے تو جسم بھی متاثر ہوئے بغیر نہین رہتا۔ یہی حال میرا بھی ہے۔ رچرڈ اگر تم نے پچھلے دو سال مین صدمہ اوٹھایا ہے تو اس مین مین بھی تمہارا شریک ہون اور ہم دونون کے لیے اگر تشفی و تسکین کی وجہ ہے تو یہ ہے کہ ہم دونون بے گناہ ہین۔"

رچرڈ۔ "آپ تو معموں مین باتین کر رہے ہین۔ بھلا آپکو بے گناہی اور قصور سے کیا تعلق جبکہ آپکی ذات سے آجتک کسی شخص کو نقصان نہین پہونچا"

جس وقت رچرڈ نے یہ باتین کہین تو مانرو کے چہرے کی حالت ایسی متغیر ہوگئی کہ رچرڈ کو سخت تعجب ہوا اور ایک طرحکی ہیبت اوسپر طاری ہوگئی۔ تذبذب اور اضطراب کی وجہ سے اوسے سخت تکلیف پہونچ رہی تھی لیکن پھر بھی وہ اپنے دیرینہ سال رفیق سے سوال کرتے ہوئے رکتا تھا۔

آخرکار مانرو نے دفعتہً رچرڈ کے چہرہ پر نگاہین جماکر کہا۔ "رچرڈ مین ایک نہایت خوفناک ماجرے کی اطلاع تمکو دینے والا ہون"

رچرڈ (تشویش کے ساتھ) "کیا یہ خبر میرے بھائی سے متعلق ہے؟ اگر ایسا ہے تو خدارا جلد کہہ ڈالئے اور اس انتظار مین جو موت سے بدتر ہے نہ رکھئے"

مسٹر مانرو "تمہارے بھائی نے نہ کبھی مجھے خود خط لکھا ہے اور نہ کسی دوسرے سے مجھکو اوسکے حالات معلوم ہوئے ہین۔ مین نہین کہہ سکتا کہ وہ اس وقت کہان ہے اور مرگیا ہے یا زندہ ہے"

رچرڈ کے دل نے ہمیشہ سے گواہی دی تھی اور اسوقت بھی کوئی اندرونی چیز ایسی تھی جو اوسکو اس بات کا یقین دلاتی تھی کہ پہاڑی والے دو درختون کے نیچے جو قرارداد اوسکے اور اوسکے بھائی کے درمیان ہوا تھا وہ ضرور پورا ہوگا اور یہی خیال تھا جو اوسکے پرخوف نیند کے زمانہ مین اوس کے لئے باعث تسکین ہوا تھا۔ اسی لئے جب مسٹر مانرو نے کہا کہ موجودہ وحشت اثر خبر کو اوسکے بھائی سے کوئی تعلق نہین تو اوسے اطمینان ہوا اور بے اختیار اوسکی زبان سے یہ لفظ نکلے۔

خدا کا شکر ہے کہ میرے بھائی کے متعلق آپ کوئی خوفناک اطلاع مجھے نہین دینے والے ہین"

مسٹر مانرو" لیکن رچرڈ مین تمھین زیادہ دیر تک تشویش مین نہین رکھنا چاہتا بہتر ہوگا کہ اس خوفناک راز کی حقیقت سے تمھین ایکبارگی آگاہ کردون مختصر یہ ہی کہ تم برباد ہوگئے"

برباد ہی کا لفظ دوسرے لفظون مثلاً بیماری یا افلاس یا قید کی طرح ایک ہی مصیبت کو ظاہر نہین کرتا بلکہ کچہ ایسا جامع اور کثیر المعنی ہے کہ وہ تمام مصائب و آلام جو بنی نوع انسان کے مقدر مین لکہے ہین اس کے سنتے ہی ذہن معاً انکی طرف منتقل ہوجاتا ہے چنانچہ جب یہہ خوفناک لفظ رچرڈ کے کان مین پڑا تو وہ اس طرح کانپ اٹھا کہ گویا اوسے کسی سانپ نے ڈس لیا اور وحشت آمیز تعجب کے لہجہ مین یہ ندا اوسکے منہ سے بلند ہوئی "برباد ہوگیا" مثل مشہور ہے کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کافی ہوا کرتا ہے اس ندا کے بلند ہوتے ہی ایک خیال اوسکے دل مین پیدا ہوا جس سے اوسکو قدرے تسکین ہوئی اور اوس نے کہا "آپکا غالباً یہ خیال ہے کہ میری ناموس برباد ہوئی" یہ ممکن ہے کہ میری عزت برباد ہوگئی لیکن اوس مال و متاع کی لحاظ سے تو مین ابھی تک آباد ہون لیکن وہ کیا اسقدر عزیز کہتی ہے میرے والد مرحوم نے میری تمام جائداد آپکو تفویض کی تھی سنا یا ہے نیکے وقت مین قانوناً سن بلوغ کو نہین پہونچا تھا اور اہل و قانون کے امکان مین نہ تھا کہ میرے نام نیک کے ساتھ میری دولت بھی محو

مسٹر مانرو" باقی لہجہ مین" عزت بھی تباہ ہوئی اور مال و املاک بھی ہاتھ سے جاتا رہا جو بہت بڑی جائداد تمہارے والد نے میرے تفویض کی تھی وہ شومی قسمت سے نئے کاروبار تجارتی منصوبون مین غارت ہوگئی - مین نے سوچا تھا کہ اس تجارت مین تمہارا روپیہ اگر لگا دون گا تو دگنا تگنا نفع ہوگا لیکن افسوس کہ وہ سب منصوبے خاک مین مل گئے"

رچرڈ یہ سنکر سکتہ مین رہ گیا اور کچہہ دیر کے لئے اوسے یہ خیال ہوا کہ اوسکا

دل اس صدمہ سے پاش پاش ہوا چاہتا ہے - اوس کے سینے اور دماغ کو ایک خوفناک بوجھ پیسے ڈالتا تھا اور مایوسی نے اوسے چاروں طرف سے گھیر لیا تھا جسطرح کوئی شخص آدھی رات کے وقت اندھیرے مین چاروں طرف آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہے اور ہر سمت مین ظلمت و وحشت کا دل بادل چھایا ہوا پاتا ہے اسی طرح اوس نے اب اپنی امیدون کی حالت پائی - اپنے بھائی سے ملنے کی امید کے علاوہ اوسکو صرف ایک بات کی طرف سے اطمینان تھا اور وہ یہ کہ اوس کے پاس دولت موجود تھی جسکے ذریعہ سے وہ کسی حد تک اپنا غم غلط کرسکتا تھا لیکن اب یہ امید بھی جاتی رہی اور وہ دنیا کے پردہ پر مثل ایک گدائے بے نوا کے رہ گیا جسکو کسب معاش کے لئے نام نیک کا بھی سہارا نہ تھا - امید کی شمع اوسکے دل کی خلوت خانہ مین بالکل بجھ چکی تھی -

کچھ دیر تک سناٹا چھایا رہا - آخر کار رچرڈ کرسی سے دفعتہً اوٹھا اور اپنے ولی کے قریب جاکر بھرائی ہوئی آواز مین کہنے لگا " اچھا یہ تو بتائیے کہ اس ماجرے کی حقیقت کیا ہے - جو واقعات اس مصیبت کے نازل ہونے کا باعث ہوئے اونکو بیان کیجئے "

مانرو " واقعات مختصر ہین جنہین سنکر تمہین یقین ہوگا کہ مین اتنا قابل الزام نہین ہون - جتنا کہ واجب الرحم ہون - تمہارے مقدمہ کا ابھی شان و گمان بھی نہ تھا کہ مین نے اپنا روپیہ متعدد تجارتی منصوبون مین لگایا لیکن نامساعدت بخت سے ان تمام منصوبون مین ناکامی ہوئی ۱۸۳۶ء مین بہت سے پرانے پرانے تجارتی کارخانون کو نقصان عظیم اوٹھانا پڑا اور میری کوٹھی تو تباہی کے بالکل قریب پہونچ گئی تھی - کسی بری گھڑی مین مین نے ایک سوداگر مسٹر آلن کی رائے پر عمل کیا جسکو امریکہ کے

ساتھہ تجارت کرنے مین بہت نقصان ہو چکا تھا۔ اس کم بخت کے مشورہ پر کاربند ہو کر مین نے تمہاری جائداد کا ایک خفیف سا حصہ اس خیال سے تجارت مین لگایا کہ نہ صرف میری جائداد مجھے پھر واپس ملجائے گی بلکہ ساتھہ ہی تمہاری دولت مین بھی بہت اضافہ ہو جائیگا۔ آلن ان منصوبون مین میرا کام نیابتاً انجام دیتا رہا۔ اوّل اوّل ہمین بہت بڑی کامیابی ہوئی۔ میری مشکلات جلد رفع ہو گئین اور جو روپیہ مین نے تمہاری جائداد سے لیا تھا وہ الضاعف ہو گیا۔ ۱۸۳۶ء کے شروع مین مسٹر آلن کو معلوم ہوا کہ ایک شخص کو اپنی ایک ایجاد کے تیار کرنے کے لئے ایک رقم کثیر کی ضرورت ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ وہ ایجاد جب مکمل ہو جائے گی تو ہمین برسانے لگیگی۔ مسٹر آلن نے اور مین نے یہ صلاح کی کہ اس کام مین روپیہ لگانا چاہیئے لیکن افسوس کہ

طمع را حرف است و ہر سہ تہی

کا قول ہم پر صادق آیا اور نتیجہ وہ ہوا کہ مین اب تم سے بیان کرتا ہون یہ وہ زمانہ تھا جبکہ تم بعد تحقیقات مقدمہ سزایاب ہو چکے تھے۔ مین اوس وقت بیمار تھا اور اپنے بستر سے اوٹھہ بھی نہین سکتا تھا۔ اس لئے میری طرف سے اس معاملہ مین مسٹر آلن نیابت کرتا رہا لیکن یہ ایک نہایت ہی عجیب بات ہے کہ جس شخص کو مین نے ایجاد متذکرہ کے لئے ایک کثیر التعداد رقم قرض کے طور پر دی اوسکو مین نے اپنی آنکھون ایک دفعہ بھی نہین دیکھا چونکہ اتنی بڑی رقم کا مین خود انتظام نہ کر سکتا تھا اس لئے اس کا زیادہ تر حصہ مین نے تمہاری جائداد سے لیا۔ [illegible] یہ چلا جاتا تو مین پھر ایک مرتبہ دولت مند بن گیا ہوتا اور تمہاری جائداد کی مالیت دگنی سے بھی زیادہ ہو گئی ہوتی۔ لیکن افسوس کہ یہ شخص جسکو مین نے اتنی بڑی رقم دیدی تھی اور جس کی کفالت

میرے خیال مین پوری طرح سے قابل اعتبار تھی اوسنے مجھے نہایت شرمناک طور پر دھوکا دیا لیکن اسپر بھی اوس سے قانونی مواخذہ نہین کیا جا سکتا تھا کیونکہ اوس نے نہایت چالاکی سے آلن کو اس منصوبہ مین اپنا شریک بنا لیا تھا۔ اس نقصان عظیم سے آشفتہ حال ہوکر مین نے تمہارا باقی کا روپیہ بھی اس خیال سے کہ شاید قسمت پلٹا کھا جائے دوسرے تجارتی منصوبون مین لگا دیا۔ جو حالت جواری کی ہار کے وقت ہو جاتی ہے وہی میری بھی ہوگئی اور مین رکا تو اوسوقت رکا جب کہ خود تو بالکل برباد ہو گیا اور تمہاری حالت بھی بربادی کے قریب پہونچ گئی"

رچرڈ "بربادی کے قریب؟ تو کیا میری جائداد مین سے کچھ بچ بھی رہا ہے؟ خدا کے لئے جلد جواب دیجئے۔ اگر مین آپ کے منہ سے یہ بات سنون کہ میری جائداد کا ناچیز سے ناچیز حصہ بھی ضایع ہونے سے بچ رہا ہے تو اب بھی مین سب کچھ درگزر کرنیکو تیار ہون"

مارزو "یہ مکان اور اس کے ساتھہ کی زمین بچ رہی ہے اور کسی غیر کو اس پر کسی طرح کا حق نہین ہے مین تمہاری آبائی جائداد غیر منقولہ کو نہ تو اپنے حیطۂ تصرف مین لا ہی سکتا تھا اور نہ میرے ضمیر ہی نے مجھکو اس امر کی اجازت دی کہ اوس پر دست التصرف دراز کرون"

رچرڈ کو یہ سنکر اسقدر تسکین اور اطمینان ہوا کہ بیان نہین ہو سکتا اور اوسنے اپنے ولی کا ہاتھہ فرط احسان مندی سے اس جوش کے ساتھہ دبایا کہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا اوس دن اوسے اپنا ترکہ تمام و کمال ملا ہے غرضکہ اوس نے اپنے ولی سے اس طرح مخاطب کیا "خدا کا شکر ہے کہ مین پوری تباہی سے بچ گیا۔ اب مین کم از کم

اس گوشہ عافیت مین خلوت گزین تو ہو سکتا ہون اور ہر روز اوس پہاڑی پر چڑہ کر جہان برادرانہ محبت کی یادگارین قایم ہین۔ اپنے بھائی کی واپسی کا انتظار تو کر سکتا ہون۔ جناب من یہ ہونا تہا وہ ہو گیا۔ مین اگر آپ کو مورد ملامت بنانا بھی چاہون تو اوس سے کچھ فائدہ نہین اور پچتانے سے بھی کچھ حاصل نہین۔ اس جاگیر سے مختصر سی آمدنی ہو گی۔ مگر وہ میری ضروریات کے لئے کافی ہے۔ جو ترکہ میرے والد نے چھوڑا تھا اوسکے مقابلہ مین دو سو پونڈ سالانہ کی آمدنی بے سر و سامانی سے کچھ ہی زیادہ کہی جا سکتی ہے۔ پھر بھی خدا کا شکر ہے کہ پیٹ بھر کھانے کو روٹی کا سہارا تو باقی رہگیا لیکن مسٹر مانزو آپ کی گذر کیسے ہوتی ہے؟"

مسٹر مانزو۔ "مین ابھی تک اپنے معاملات کی کتھیون کے سلجہانے کا سودا سر مین رکہتا ہون۔ اسکے علاوہ میری بیٹی البن سلادی کا کام کر کے کچھ پیدا کر لیتی ہے"

فیاض فنش چرڈ نے اس وقت اپنے سامنے اوس شخص کو نہ دیکھا جس نے اوسکو بہت بڑی دولت سے محروم کر دیا تہا بلکہ ایک ایسا شخص اوسکے دیکھنے مین آیا جو پیرانہ سری کے ساتہہ انواع و اقسام کے مصائب اور گوناگون رنج و آلام کے صدمے اوٹھائے ہوئے تہا۔ چنانچہ اوسنے مانزو کی بات کاٹ کر کہا۔ اپنی بیٹی سمیت اس مکان مین اوٹھ آیئے اور جو کچھ دال دلیا یہان حاضر ہے اوس مین خوشی تمام میرے شریک ہو جیئے"

مانزو رچرڈ کے اس فیاضانہ برتاؤ پر رو دیا اور کہنے لگا کہ مجھ سے یہ نہ ہو سکیگا کہ تمہاری مہربانی اور فیاضی سے فائدہ اوٹھا کر تمپر اور بار ڈالون رچرڈ نے بہت کچھ اصرار کیا اور منت سماجت کی لیکن مانزو نے ایک نہ سنی۔ آخرکار رچرڈ نے کچھ

کچھ دیر کے بعد کہا۔

"آپ نے مجھے یہ نہ بتایا کہ آپ کے دوست مسٹر آلن کا کیا حشر ہوا۔"

مانرو۔" وہ اپنی ذات سے متدین اور راست باز تھا جس تباہی مین نادانستگی سے اوسنے مجھے پھنسایا اوس کی وجہ سے اوس بیچارے کا دل ٹوٹ گیا اور تین مہینہ کا عرصہ ہوتا ہے کہ اوسکا انتقال ہو گیا۔"

رچرڈ۔" اور اوس نابکار کا کیا انجام ہوا جس نے اپنے پر فریب منصوبون سے اس طور پر ایک شخص کو تو مار ڈالا اور دو کو تباہ کر دیا؟"

مانرو۔" اس کا مجھکو علم نہین۔ مین نے خود اوسکو کبھی نہین دیکھا اور اوسکو بھی یہہ بات معلوم نہ تھی کہ جو رقم قرض کے طور پر اوس نے لی تھی اوسکا اصلی دینے والا مین تھا۔ بعض تجارتی وجوہ سے جنکی تفصیل اسوقت موجب طوالت ہوگی مین نے اس معاملہ مین آلن کو پیش پیش رکھا۔ چنانچہ لوگون کو بھی یہی معلوم تھا کہ رقم کا دینے والا خود آلن ہے اور کل کارروائی بطور گماشتہ کے نہین انجام دے رہا ہے بلکہ بحیثیت اصل سرمایہ دار ہونے کے۔ اس طرح مجھ مین اور اس جارج مانٹیگ مین کبھی کوئی خط و کتابت نہین ہوئی۔"

رچرڈ۔ (تعجب کے لہجہ مین) "جارج مانٹیگ!"

مانرو۔" ہان یہی اوس بدمعاش کا نام ہے جس نے ہمکو غارت کیا۔"

رچرڈ۔ (مضطرانہ انداز سے کمرہ مین ٹہل کر) "پھر وہی جارج مانٹیگ! یہ کیا بات ہے کہ اس شخص کا نام بار بار میرے سننے مین آتا ہے۔ اتنی دفعہ یہ نام میرے سامنے لیا گیا لیکن ہر مرتبہ اظہار نفرت اور ملامت کے ساتھ اور یہہ بات بھی میرے سمجھہ مین نہین آتی کہ جن لوگون نے اس بدمعاش کے ہاتھون مصیبت اوٹھائی ہے اونمین

میرا شمار کیون ہو۔ عجب اتفاقات ہین!"

مسٹر مارزو "کیا تمہاری اس جارج مانٹیگ سے جان پہچان ہے؟ اس نام کو سن کر تمپر عجب اثر ہوا۔"

رچرڈ "میری اوس سے شناسائی نہین ہے۔ آپ کی طرح مین بھی اوس سے کبھی نہین ملا لیکن اوسکے واقعات میرے سننے مین البتہ آئے اور جو کچھ مین نے سنا برا ہی سنا۔ یقین مانئے کہ ایک نہ ایک دن ضرور ایسا آئیگا جب کہ یہ بدمعاش جو اپنے ابنائے جنس کو ہر وقت لوٹتا رہتا ہے اور دوسرونکو تباہ کرکے خود اونکی دولت پر ہاتھ صاف کرتا رہتا ہے اپنے کیفر کردار کو پہونچیگا۔"

رچرڈ اور اوسکے ولی مین کچھ دیر تک اور گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد جب رچرڈ کے سمجھانے بجھانے اور دم دلاسا دینے سے اوسکو کسی قدر تسکین ہوئی تو وہ گھر کو روانہ ہوا۔

چھتیسوان باب

ورود

ناظرین کے دل مین غالبًا اس امر کے دریافت کرنے کی خواہش بے اختیار چٹکیان لے رہی ہوگی کہ مجلس نیوگیٹ سے رہائی پانے کے بعد الیزا سڈنی کو کیا کیا واقعات پیش آئے لیکن قبل اسکے کہ اون واقعات کو بیان کیا جائے ہم یہ امر مناسب سمجھتے ہین کہ رچرڈ مارکہم کے حالات کسی قدر اور بیان کرین۔

مسٹر مازوکی روانگی کے بعد رچرڈ نے ٹنگہم کو اپنی بدلی ہوئی حالت سے آگاہ کیا اور دونون نے ملکر نوکرون چاکرون کی تخفیف اور دوسرے مصارف کی کمی کے متعلق گھر کے مالک کی محدود آمدنی کے لحاظ سے ضروری انتظام کیا کیونکہ واضح رہے کہ رچرڈ اب قانونًا سن بلوغ کو پہونچ چکا تھا اور اس لیے اوس جائداد پر جو جارج مانٹیگ کے پاجی پن کی زد سے بچ رہی تھی پوری طرح سے متصرف ہوگیا تھا۔ اس کے بعد رچرڈ نے ٹنگہم کے ہمراہ اپنے قدیم مکان کو اون مختلف کمرونکو جاکر دیکھا جن کو چھوڑے ہوئے اوسے اتنی مدت گذر چکی تھی اور ہر ایک کمرے کو دیکھکر اوس کے دل مین اون واقعات کی یاد تازہ ہوگئی جو تکلیف دہ اور دردناک تھے اوسکو یاد آیا کہ ان مین سے ایک کمرے مین وہ اپنے بزرگ باپ کے ساتھ شام کے وقت بیٹھکر

اطراف وجوانب کا نظارہ کیا کرتا تھا اور نیز پایۂ تخت لندن کو کھڑکیون مین سے دیکھا کرتا تھا۔ ایک اور کمرہ وہ تھا جہان وہ اپنے پیارے گم گشتہ بھائی کے ساتھ پڑھا کرتا تھا۔ غرضکہ جس طرف اوس نے نظر ڈالی درد انگیز تصورات اوس کے پردۂ خیال پر اور ترآئے وہ اس وقت اپنے آپکو مثل ایک ایسے مجرم کے سمجھتا تھا جس نے ایک عزت والے نام کو بٹا لگا لیا ہو اور اوسے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ گویا اوس کے آباواجداد کی تصویرین اپنے پرانے اور غبار آلودہ چوکھٹون مین سے اوسکو غضبناک نگاہون سے دیکھ رہی ہین لیکن جب وہ اوس کمرے مین داخل ہوا جہان اوسکے باپ نے انتقال کیا تھا تو اوسکے دلی جذبات اوسپر غالب آگئے۔ وہ زمین پر گر کر رونے لگا اور مدت سے غائب مان نے بھی اس وقت اوسکو تسلی دینے کی کوشش نہ کی۔ وہ سترہ کا دلغ لیکر ایک ایسے گھر مین واپس آیا تھا جہان اوس نے ہری بھری امیدون اور عزت وآبرو کے ساتھ جنم لیا تھا۔ وہ ایک ایسے مکان مین دوبارہ آکر داخل ہوا تھا جس کے کمرون مین بہت سے بڑے بڑے اور نیک آدمیون کی تصویرین آویزان تھین۔ یہ آدمی اوس کے آباواجداد تھے لیکن ممکن نہ تھا کہ اوس کی تصویر کو بھی کبھی اون کے درمیان جگہ ملے کیونکہ خوف یہ تھا کہ مبادا کوئی شخص اس مکان مین آکر تصویر کے چوکھٹے پر رہا شدہ قیدی کے الفاظ لکھدے۔ یہ خیالات رچرڈ کے دل مین بے اختیار گذرے کیونکہ گو اوس کا ضمیر اوسے ملامت نہ کرتا تھا لیکن یہ ظاہر تھا کہ دنیا کو اوسکی بے گناہی باور نہ آسکے گی۔

اوس رات رچرڈ بالکل نہ سوسکا اور تمام شب کروٹین لے لے کر سفیدۂ سحری کے طلوع کا اوس نے بڑی اشتیاق سے خیر مقدم کیا جیسے کوئی کشتی شکستہ ایک تختہ پر

بیٹھا ہوا افق کی طرف سے مدد کے اشارہ کو دیکھتا ہو۔ اوسنے جلدی سے اوٹھکر کپڑے پہنے اور پہاڑی کی طرف روانہ ہوا جس کی چوٹی پر پہونچکر وہ اوس تپائی پر بیٹھ گیا جو دو درختون کے درمیان بچھی ہوئی تہی۔ اس وقت وہ خوب جی کھولکر رویا جس سے اوسکے دل کی بھڑاس نکل گئی۔

یکایک اوس کی نگاہ کچھ حروف پر پڑی جو اوس کے بھائی کے بوئے ہوئے درخت کے تنے کی چھال پر کھدے ہوئے تھے غور سے دیکھنے پر اوسنے یہ لفظ درخت پر کھدے ہوئے پائے۔

یوجین

۱۵ دسمبر ۱۸۳۶ء

اس کتبہ کے پڑھنے سے اوس کی خوشی کی کچھ انتہا نہ رہی اور شکر کے لہجہ مین وہ باآواز بلند پکار اوٹھا۔ "خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میرا بھائی ابتک زندہ ہے" یہ حروف جو مین یہان کہدے ہوئے پاتا ہون اس امر کی دلیل ہین کہ میری یاد میرے بھائی کے دل سے محو نہین ہوئی۔ لیکن افسوس بھائی جان نے مصیبت مین میرا ساتھ کیون چھوڑ دیا اور کیون مجھ سے قید خانہ مین ملنے نہ آئے۔ اون سے بغلگیر ہونے کا شوق مجھے بیتاب کئے دیتا ہے مگر اس کو اب بھی سات سال کا زمانہ چاہیئے لیکن مین ان حکایت آمیز الفاظ کا استعمال اونکی نسبت کیون کر رہا ہون۔ مجھے پہلے اون کی رام کہانی سن لینی چاہیئے۔ ممکن ہے کہ اس طور پر مجھے ضرورت کے وقت الگ الگ رہنے پر وہ کسی خاص وجہ سے مجبور ہوئے ہون۔ بہرحال وہ پہاڑی پر تو آئے اور یہان آکر ایک ایسا فرض ادا کرنے کے لئے جو بلاشبہ اون کے نزدیک

مقدس تھا لوہون نے دن بھی مقدس تجویز کیا۔ اس نقش سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارے نجات بخشنے والے کی سالگرہ والے دن یہان آئے۔ آہ یوحنا مین تیرا شکریہ ادا کرتا ہون کیونکہ تیرا یہان آنا مجھے اس امر کا یقین دلاتا ہے کہ جو وعدہ تو نے کیا تھا اوس کا ایفا ۱۰ جولائی ۱۸۴۳ء کو ضرور ہوگا"

جس وقت سے رچرڈ کی نگاہ اپنے گم گشتہ بھائی کی یادگار پر جو درخت پر کھدی ہوئی تھی پڑی تھی اوس کے دلکو ایک طرحکی تسکین حاصل ہوگئی تھی بلکہ نادرست نہ ہوگا اگر یہ کہا جاے کہ پہلے کے مقابلہ مین وہ خوش وخرم نظر آنے لگا البتہ اوسکی عادتون مین خلوت پسندی اور عافیت گزینی زیادہ سرایت کرگئی اور اب وہ اوس شہر غدار کی سیر کو بہت کم نکلتا تھا جس کے جل فریب اوس کی خوشیون کے حق مین ایسے مہلک ثابت ہوے تھے۔

ایک دن ماہ مارچ ۱۸۳۸ء کے وسط مین رچرڈ نے بعد استعجاب ایک فٹن گاڑی کو جس مین دو گھوڑے جتے ہوے تھے اپنے مکان کی طرف آتے دیکھا اور جوان جون گاڑی قریب آ گئی اوسکا اشتیاق آمیز تحیر بڑھتا گیا کہ کون ایسا شخص ہوسکتا ہے جسکو میری ملاقات کی خواہش یہان لائی ہے۔ چند منٹ مین اوس نے مسٹر آرم اسٹرانگ کو جس سے نیوگیٹ کے قیدخانہ مین اوس کی ملاقات ہوئی تھی گاڑی سے اوترتا دیکھا۔ رچرڈ کو اس پرانے ملاقاتی کے آنے سے بے حد خوشی ہوئی اور اوسنے بڑھ کر بڑے خلوص کے ساتھ اپنے مہمان کا خیر مقدم کیا۔

آرم اسٹرانگ نے رچرڈ سے ہاتھ ملا کر کہا "میرے عزیز دوست آخر مین نے تمکو ڈھونڈ نکالا۔ اوس ناپاک زندان سے تمہارے رہا ہونے کی تاریخ کا حساب لگا کر

مین مجھہ سے غلطی ہوگئی تھی۔ چند ہفتے ہوتے ہین کہ مین گلٹ اسپر اسٹریٹ کے زندان کو اس غرض سے گیا کہ تمہاری رہائی پر تم کو مبارکباد دون۔ چند گھنٹے تک مین وہان انتظار کرتا رہا لیکن جب تمہارا پتہ نہ پایا تو آخر داروغہ محبس سے جاکر دریافت کیا کہ تم اوس دن رہا کئے جاوگے یا نہین۔ حالانکہ یہ سوال مجھہ احمق کو پہلے کرنا چاہیے تھا۔ خیر مختصر یہ کہ داروغہ کی زبانی معلوم ہوا کہ

مرغ تو اڑ گیا اور رہ گیا پنجرا خالی۔"

رچرڈ۔" یہ میرا فرض تھا کہ آپ کو خط لکھتا کیونکہ آپ نے ازراہ عنایت مجھکو اپنا پتہ بتا دیا تھا لیکن حقیقت یہ ہے کہ خلوت گزینی کا سودا میرے سر مین کچھ ایسا سمایا ہے کہ"

آرم اسٹرانگ۔" رات کاٹ کر، اور مین یہ سودا تمہارے سر سے نکالنے آیا ہون عشرہ آیندہ تمہین میری رائے کے موافق بسر کرنا ہوگا۔"

رچرڈ۔" مین آپ کا مطلب نہین سمجھا ذرا زیادہ وضاحت کے ساتھہ بیان کیجیے۔"

آرم اسٹرانگ۔" میرا مطلب یہ ہے کہ تم یہ زمانہ میرے ساتھہ میرے ایک دوست کے گھر مین گذارو جو رچمنڈ مین رہتے ہین۔ تنہائی اور گوشہ گزینی سے کبھی تمہارا گذشتہ غم غلط نہ ہوگا۔"

رچرڈ۔" لیکن یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ آپ جانتے ہین کہ مین اس حالت مین اپنے ہمچشمون سے ملنے کے قابل نہین ہون۔"

آرم اسٹرانگ۔" مارکہم کیسی لغو باتین کرتے ہو۔ مین کوئی عذر نہ سونگا۔ تمہین میری فرمایش کی بالضرور تعمیل کرنی ہوگی۔"

رچرڈ۔" لیکن یہ تو کہیے کہ آپ مجھکو ملانا کس سے چاہتے ہین۔"

آرم اسٹرانگ - اٹلی کے ایک امیر سے جو اپنے بال بچون کے ساتھ ہجرت کرکے ابھی ابھی اس ملک مین پہونچا ہے لیکن جسکی دوستی کی عزت مجھے سالہا سال سے حاصل ہے مین نے تم سے شاید بیان نہین کیا کہ مین نے بہت سفر کیا ہے اور ملک اٹلی کے ساتھ مجھے ہمیشہ سے ایک خاص ہمدردی رہی ہے اس ملک کی ریاست کسٹلسیکالا مین جو ایک گرانڈ ڈیوک کے زیر نگین ہے مقام مانٹانی پایہ تخت کسٹلسیکالا مین اول اول اس امیر سے جس کا نام کاونٹ الٹرانی ہے میری ملاقات ہوئی - چونکہ اوس کے سیاسی خیالات مین جمہوریت اور آزادی کا عنصر غالب تھا اور اس لحاظ سے مین اور وہ متحد المقاصد تھے اسلئے میری اوس سے نہایت گہری دوستی ہوگئی - دس سال کا زمانہ ہوتا ہے کہ اوسکو اپنے وطن مالوفہ سے فرار ہونے پر مجبور ہونا پڑا اور اوسنے انگلستان مین آکر پناہ لی - اوس کی بیٹی اسابیلا نے جو ایک حسین اور قبول صورت لڑکی ہے اور جس کے سوا اوسکی اور کوئی اولاد نہین اس طور پر انگلستان ہی مین تعلیم پائی چنانچہ وہ انگریزی زبان نہایت روانی سے بول سکتی ہے دو سال ہوتے ہین کہ کاونٹ الٹرانی کو وطن واپس آنیکی اجازت دی گئی - لیکن چند مہینے کا عرصہ گذرتا ہے کہ ریاست مین بعض ایسی سیاسی پیچیدگیان پڑ گئین کہ اوسے ایکدفعہ اور ترک وطن پر مجبور ہونا پڑا - انگلستان مین آئے ہوئے اوسے اب ایک مہینہ گذرتا ہے اور اوسنے رچمنڈ مین ایک مختصر مگر پر آسایش اور خوش وضع مکان لیکر سکونت اختیار کی ہے اگرچہ وہ بہت بڑا مالدار شخص نہین لیکن اوسکی گذران اچھی طرح ہوتی ہے اسی لئے وہ تنہائی پسند زیادہ ہے - اسکے علاوہ بعض اور وجوہ سے بھی وہ اوس نمایش اور طمطراق سے احتراز کرتا ہے جو اوس کے درجہ کے امرا کے عام لوازم مین شمار

ہوتے ہین - مثلاً اوس سے خطاب کرتے وقت تم اوسکو مائی لارڈ مت کہنا اور یہ بھی یاد رکھو کہ اوس کی بیٹی کو بھی یہی پسند ہے کہ اوسے محض مس ساہیلا کھکر پکارا جائے اور اسکے سوا اور کوئی اعزازی لقب نہ دیا جائے -

رچرڈ (کسی قدر تلخی سے) "لیکن مجھکو اس بات کی کیسی جرات ہوسکتی ہے کہ اس عالی مقام امیر اور اوس کی بیوی اور بیٹی سے جاکر ملون جب کہ مین یہ جانتا ہون کہ چند ہفتے بھی نہین گذرنے پائے کہ مین قید خانہ سے رہا ہوا تھا"

آرم اسٹرانگ "کاونٹ کو تمہارے قید ہونے کے واقعہ کا علم نہین اور نہ آیندہ ہونے کا احتمال ہے - کل اوسنے مجھسے باصرار اپنے ہان چند روز رہنے کو کہا اور سوقت اتفاقیہ طور پر مین نے بیان کیا کہ مین ایک نوجوان دوست سے (یعنی تم سے) ملنے کے لئے جانیوالا ہون - اس کے بعد مین نے تمہارے حالات اس اسلوب کے ساتھ اوس کے آگے بیان گئے کہ اوس نے تم سے تعارف پیدا کرنیکی خواہش ظاہر کی - اس سے تم کو معلوم ہوگا کہ مین تمکو اوسکے ہان لیجانے مین کسی بیجا آزادی سے کام نہین لیتا - اور یہ خوف جو تمکو دامنگیر ہے کہ تمہارے حالات معلوم ہوجائینگے اس سے بچنا ممکن نہین اور یہ خطرہ کبھی نہ کبھی تمکو برداشت کرنا پڑیگا - اگر اب نہین تو چند دن آگے - دنیا کے مردمیدان کو اس قسم کی ہر حیثیت کے لئے ہر وقت طیار رہنا چاہیئے اور تمہاری نسبت مین یہ وثوق سے کہہ سکتا ہون کہ تم جس سے ہوگے اوسکو اپنی راست کرداری اور حق پر وہی کا ثبوت اسطرح دوگے اور اپنی بے گناہی کا یقین اس طور پر دلاؤگے کہ اوس کا غصہ و تنفر بدل بہ ہمدردی و موانست ہوجائے گا - بہر حال جہان تک ممکن ہو اپنی وضع سے ایسا ظاہر کرو کہ تم آلام و انکار سے عاری ہو اور اگر ایسا کروگے

تو یقین مانو کہ کاونٹ الٹرانی نہایت خوشی سے تمہارا خیر مقدم کرے گا"

اس قسم کی باتون سے تسلی پاکر اور اپنے خیر خواہ خلایق دوست کی خالص دوستی سے تازہ جان ہوکر رچرڈ کا چہرہ پھر بشاش نظر آنے لگا اوس زمانے کے بعد سے جب کہ اوسپر مصیبت نازل ہوئی تھی اوسکو کبھی ایسی تسکین نہ ہوئی تھی جیسی کہ اب ہوئی اس وقت اوس کے پاس ایک ایسا شخص موجود تھا جسکو اوسکی بہبودی سے دلچسپی تھی اسکے علاوہ ایک خوشگوار صحبت سے حظ اوٹھانے کا موقع اوسکے سامنے تھا اور مزید براں نقل منظر کا تصور اوسکے دل مین جاگزین تھا۔ ان تمام خیالات نے ملکر اوس مین کئی امنگین پیدا کین اور نئے حوصلے اوسکے دل مین بلند ہوئے۔ اب اُسکو یہ خیال ہونے لگا کہ اپنے آپکو وہ پہلے جن الم نصیب بے یار و مددگار حسرت زدون مین شمار کرتا تھا اب اس انتساب مین کسی ترمیم کی بھی گنجایش ہے۔

سہ پہر کے چار بجے تھے کہ وہ فٹن جس مین مارکہم اور اوسکا دوست خیر خواہ خلایق سوار تھے ایک وسیع باغ مین داخل ہوئی جس کے بیچون بیچ ایک چوڑی سڑک جو درختون کی دو طرفہ قطارون سے محشی تھی چلی گئی تھی اور ایک خوبصورت مکان کے دروازہ پر جاکر ختم ہوتی تھی۔ یہ مکان بڑا نہین تھا لیکن اسکا روبکار کہے دیتا تھا کہ اندر ارام و آسایش کے وسیع سامان مہیا ہونگے۔

ایک ملازم نے جسکی وردی سادہ اور بھڑک سے خالی تھی فٹن کے رکتے ہی آکر اوسکا دروازہ کھولا اور کاونٹ نے انتظار کے کمرہ مین خود آکر اپنے مہمانون کا خیر مقدم کیا آکر اسٹرانگ نے اوس سے نہایت تپاک کے ساتھ ہاتھ ملایا اور جب رچرڈ کا اوس سے تعارف کرایا گیا تو اوس نے ایسی وسعت اخلاق اور گرم جوشی ظاہر کی جس سے معلوم

ہوتا تھا کہ آرام اسٹرانگ کے ہر ایک دوست کو وہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتا ہے
القصہ جہان ملاقات کے کمرہ مین اپنے میزبان کے ساتھ داخل ہوئے جہان کاونٹ
کی بی بی اور بیٹی اور دو اور شخص کہ وہ بھی ملاقاتی تھے بیٹھے ہوئے تھے۔ رچرڈ کو انا لین
امیر کے خاندان سے شناسائی پیدا کرتے ہوئے چھوڑ کر ہم ان نئے لوگون کا حال مختصر
طور پر بدیناظرین کرتے ہین۔

کاونٹ الٹرانی کی عمر چالیس سال کے قریب تھی۔ اوس کے سر اور ڈاڑھی کے
بال جو ابتدا بالکل سیاہ تھے اب قبل از وقت کچھ سفید ہو چلے تھے لیکن مونچھین ابھی
تک کالی سیاہ تھین۔ رنگ چمکتا ہوا گندم گون تھا۔ قد لمبا اور جسم کی بناوٹ مضبوط تھی اگرچہ بدن
کسی قدر چھریرا تھا۔ چہرہ پر متانت اور وقار کی شان برستی تھی اور بے محابا ہو گا اگر یہ
کہا جاے کہ اوسکو دیکھکر فوراً یہ گمان پیدا ہوتا تھا کہ اس شخص کو اپنے بلند پایہ اور عالی
مرتبہ ہونے کا احساس ہے لیکن اس ظاہری شوکت و تمکین سے جو اوس کا نمایان خاصہ
تھی دیکھنے والے پر کوئی غیر خوش گوار اثر نہین پڑتا تھا کیونکہ جو شخص اس امیر سے ملتا تھا
وہ اوس کی وسیع الاخلاقی اور خوش مزاجی کا معترف ہو جاتا تھا۔

کاونٹ کی بی بی اپنے خاوند سے دو سال چھوٹی تھی اور اوس کے چہرے کی
رنگت اور خط و خال سے اوسکا شمالی الاصل ہونا ظاہر ہوتا تھا۔ اصل مین وہ ایک
نہایت شریف النسب جرمن خاتون تھی لیکن اٹالین۔ فرنچ اور انگلش زبانون کے
بولنے پر ایسی ہی قادر تھی جیسے کہ اپنی زبان پر۔

اب اسابیلا کی کیفیت سنئے۔ فقط اتنا کہدینا کہ وہ صاحب جمال تھی کچھ نہ کہنے
کے برابر ہو گا۔ اسابیلا کے وضع و انداز مین اون تمام محاسن کی جھلک نظر آتی تھی

جن کا پر تو عصمت حسن پر ڈالا کرتی ہے اوسکی عمر ۱۶ سال کے قریب ہوگی اور اوسکی سیاہ آنکھون مین اوس جذبہ خیز زمانہ کی گرمیان دوڑ رہی تھی جبکہ زندگانی کی ویران سے ویران اور سنگلاخ سے سنگلاخ گذرگاہون پر لالہ وگل کے تختہ بچھے ہوئے نظر آتے ہین یہ نہ غنچہ کی طرح تنگ تھا لیکن ہونٹ بھرے بھرے اور بیقرارانہ جنبش کا مرکز تھے اور جب وہ مسکراتی تھی تو سفید آبدار موتیون کی دو لڑیان نظر آجاتی تھین۔ بالون کی سیاہی شب تار کی ظلمت کو شرماتی تھی اور جوڑے کی گندھاوٹ وہ سادگی لئے ہوئے تھی جسکا سبق قدرت اپنی درس گاہ مین پہلی مرتبہ دیتی ہے۔ اوسکے ابروؤن کی محراب تناسب اور موزونیت کا نمونہ تھی اور چونکہ اوسکی سیاہ نرگسی آنکھین اوس کے پاک اور بھولے بھالے دل کا آئینہ تھین اور جب وہ نیچے کی طرف دیکھتی تھی تو ان معنی خیز نظرون کے چشمون کو سیاہ ابروؤن کی جھالر چھپا لیتی تھی اسلیئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ اپنے خیالات پر نقاب ڈال رہی ہے۔ اوس کی رنگت مین ملاحت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی لیکن صاف ارغوانی خون اوسکے عمیق صفت لبون اور گلابی نتھنون مین بصد انداز چمکتا ہوا نظر آتا تھا اور جذبات کی برانگیختگی اوسکی منور پیشانی کو لالہ گون کر دیتی تھی شکل تناسب اور رعنائی کے سانچے مین ڈھلی تھی۔ کمر نازک اور ہاتھ پاؤن ایسے چھوٹے چھوٹے تھے کہ صاف معلوم ہوتا تھا کہ اوس کا حسب نسب امیرانہ ہے اور سینہ سے گدرائے ہوئے اوبھار سے اوس کے جسم مین وہ تناسب آمیز گولائی پیدا ہوگئی تھی جو دلاویز تو تھی مگر مستی خیز نہ تھی۔

عادات واطوار طبیعت اور کمالات کے اعتبار سے بھی اسابیلا کی ذات دلچسپیون کا مرکز تھی انگلستان مین تعلیم حاصل کرنے کی وجہ سے انگریزی اوضاع کے پر تمکین اخلاقی

پہلو کے ساتھہ اوس نے اپنے اصلی مولد کی زندہ دلی اور چلبلے پن کو ایک عجب انداز کے ساتھہ ملایا تھا اسی لئے جس طرح وہ بیہودگی اور چھچھورے پن سے معرا تھی اسی طرح پھیکے تصنع اور مضحکہ انگیز آن بان سے بھی پاک تھی۔ بناوٹ اوسے آتی ہی نہ تھی اوس کے عادات و اطوار کا تقاضا تھا کہ جن لوگون سے اوسے سابقہ پڑے وہ بے اختیار اوس کی تعظیم کرین اور اوس کی رفتار و گفتار اور حرکات و سکنات مین بجائے خود ایک ایسا اثر تھا کہ کسی منچلے سے منچلے عیاش کو بھی یہ جسارت نہ ہوسکتی تھی کہ اوس کی طرف بری نظر سے دیکھے باوجودیکہ اوسکی طبیعت مین ابتدا سے شگفتگی موجود تھی پھر بھی اوس کا اکثر وقت علمی مشغلون مین گذرتا تھا غرضکہ وہ ظاہری اور باطنی حسن کے زیور سے پوری طرح آراستہ تھی۔

آرم اسٹرانگ اور رچرڈ کے داخل ہونے پر جو دو جنٹلمین ملاقات کے کمرے مین موجود تھے اون مین اگر کوئی بات قابل ذکر تھی تو یہ تھی کہ وہ نوعمر تھے۔ بانکے ترچھے تھے اور طبقہ امرا سے تھے اسکے علاوہ اون مین اور کوئی خوبی نہ تھی۔ مگر کاونٹ کے گھر تک اون کی رسائی کچھہ اس وصف کے باعث نہ ہوئی تھی بلکہ اوسکی وجہ یہ تھی کہ اون کی ایک متوفی انگریز جنرل سے قریب کی رشتہ داری تھی جس نے نپولین بنا پارٹ کے زمانہ مین فرانسیسیون کے برخلاف اٹلی والون کو مدد دی تھی اور جس خاندان سے کاونٹ کو تعلق تھا اوس کے بہت کام آیا تھا۔ ان نوجوانون کے ظاہر کے متعلق اتنا کہنا کافی ہوگا کہ جدید ترین وضع کا نفیس و پرتکلف لباس پہنے ہوئے تھے۔ ان مین سے ایک کی شکل صورت مین حد درجہ کا زنانہ پن پایا جاتا تھا جس کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ ریش و بروت کا اوسکے چہرے پر نشان تک نہ تھا۔ دوسرا کسی قدر

خوشرو دکھتا اور نکلتی ہوئی چیزون پر ہر وقت تاؤ دیتا رہتا تھا۔ اوس کا لباس فوجی وضع کا تھا۔

زنانہ ممبر نوجوان کو آرم اسٹرانگ اور مارکہم سے کاونٹ نے سر چیری باونس کے نام سے ملایا اور موچھون والے کی تعریف یہ کیگئی کہ یہ آنریبل اسمائلکس ڈیسپرین اور فوج ہزار سرمائین پلٹان ہین۔

سب مہمانون کی آمد اور کھانے کے وقت کے درمیان ایک گھنٹہ گذرا۔ اس اثنا مین جو بات چیت ہوئی اوس سے اس مہمان نواز مکان کے مکینون کے حالات پر جو ناظرین کو نہایت جزئی طور پر معلوم ہوئے ہین کسی قدر مزید روشنی پڑے گی۔

کاونٹ "مسٹر مارکہم آپ لندن کے جس حصہ مین رہتے ہین وہ نہایت ہی خوش آیند اور صحت بخش ہے۔ مین نے اپنے دوست آرم اسٹرانگ کی زبانی جو پتہ آپکے مکان کا سُنا ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ مین پہلے سے اوس کے موقع کو جانتا ہون۔ یہ مکان اوسی پہاڑی کے دامن مین واقع ہے نہ جس کی چوٹی پر دو درخت کھڑے ہین؟"

سر چیری باونس "اخاہ! مجھے بھی یاد آیا۔ کچھ دن ہوئے ہین کہ مین ایک مرتبہ ادھر سے سوار ہو کر نکلا اور مجھے یاد پڑتا ہے کہ یہ آپ کا مکان نہایت خوش اسلوبی اور خوبصورتی سے اوس پہاڑی کے قریب واقع ہے جس کی چوٹی پر دو زیتون کے درخت ہین۔"

رچرڈ "جی ہان وہی میرا مکان ہے لیکن اس کی عمارت پرانی وضع کی ہے جسکو دیکھ کر طبیعت شگفتہ نہین ہوتی۔ پھر بھی۔"

سر چیری باونس (بات کاٹ کر) "معاف فرمایئے گا۔ آپ غالباً ازراہ

انگلستان ایسا فرق ہے میں نے اس کو کبھی دیکھا اور نہ سنا۔ میں نے صرف ایک ہی دفعہ میں نے اس کو دیکھا لیکن پہاڑی کی چوٹی پر سے درختوں کا سہانا سماں ایسا تھا کہ میرا دل پر نقش ہو گیا۔"

رچرڈ یکایک اداس اور دلگیر ہو کر بولا "یہ درخت اب سے کچھ سال پہلے میں نے اور میرے بھائی نے مل کر بوئے تھے اور اب تک اس انتظار میں کھڑے ہیں کہ ہم ایک عجیب و غریب واقعہ دوسرے کاؤنٹ کے سامنے بیان کریں۔"

کاؤنٹ نے عجب!

رچرڈ نے عجب کاؤنٹ کے اظہار حیرت کے ساتھ اسابیلا کی بھی اپنی طرف دل سے متوجہ پایا تو اس عجیب انگیز واقعہ کو جس کا اشارہ کر کے دلچسپی بخشی تھی اس طرح بیان کرنا شروع کیا۔

"قریب سات سال کے ہوئے ہیں کہ یہ واقعہ گذرا۔ میرے بڑے بھائی کا میرے ساتھ جھگڑا ہو گیا۔ اس پر اوس نے عزم بالجزم کر لیا کہ گھر بار چھوڑ کر کہیں نکل جائے اور زندگی کو میدان کی کسی ایسی گمنامی میں قدم رکھے جس کی منزل دولت و ثروت اور نامور ی ہو۔ میں اور وہ پہاڑ کی چوٹی پر ان دو درختوں کے تلے جا رہے اور آپس میں یہ قرار داد ہوا کہ بارہ سال کے بعد ہم پھر اسی مقام پر انہی دونوں درختوں کے درمیان ملیں گے اور اوس وقت ایک دوسرے کے ساتھ اپنے اپنے کارنامے اور دنیا و مال و منزلت کا تبادلہ کریں گے۔ یہ مقدمہ ۱۰ جولائی ۱۷۸۷ء کو پورا ہونے والا ہے۔"

اسابیلا نے کتنے سال کے عرصہ میں جو گذر چکا ہے کیا آپ نے بھائی کی

کوئی خبر آپ کو نہین پہونچی"؟

رچرڈ "براہ راست تو اون کے حالات مجھکو نہین معلوم ہوئے۔ البتہ اتنا کہہ سکتا ہون کہ ۱۸۳۶ء کے بڑے دن کو وہ بقید حیات موجود تھے کیونکہ میری غیبت مین جبکہ مین مکان پر نہ تھا وہ پہاڑی پر گئے اور اس درخت کی چھال پر جو ادنہون نے خود اپنے ہاتھ سے بویا تھا اپنا نام کھودتے گئے"

کپتان ڈیپر "(سونچھون پر تاؤ دیکر) "واللہ نہایت عجیب ماجرا ہے۔ مین نے اس سے پہلے ایسی حیرت خیز داستان کبھی نہین سنی"

سر جیپری باولس "تم کو لازم ہے کہ اس عجیب و غریب واقعہ کو نظم کرکے مس اسابیلا کی البم مین لگا دو"

کپتان ڈیپر "واللہ بات تو تم نے ٹھیک کہی۔ مگر جیپری! بھلا شعر تم کہ لیتے ہو اوس سے اگر آدھے مزے کا شعر بھی مین کہہ سکتا تو ضرور کہتا"

سر جیپری "اسمائلکس تم نے بحری ازدہے پر جو نظم لکھی تھی وہ تو بہت ہی اچھی تھی۔ کیا وہی ہی زیتون کے ان دو درختون کے متعلق نہین لکھ سکتے"

کپتان ڈیپر "لکھنے کو تو واللہ لکھ سکتا ہون لیکن مجھے مس اسابیلا سے اس امر کی شکایت ہے کہ اونہون نے مجھے وہ اژدہے والی نظم اپنی البم کے کسی گوشے مین درج کرنے نہین دی"

کاونٹ (ہنس کر) "بھلا کہتی ہین کہ آپ نے ایک تیلی کو اپنی نظم کے سانچے مین ڈھالنا شروع کیا تھا لیکن بگاڑ دیا"

سر جیپری (ہان مین ہان ملاکر) "اور اب وہ تیلی ایک بہت بڑے مینڈک کی

صورت مین نظر آتی ہے"

کپتان ڈیپر - (مونچھون کو بل دیکر آزردگی کے لہجہ مین) "باؤنس واللہ تمہاری یہ باتین مجھے پسند نہین - تم بہت تکلیف دہ ہوتے جاتے ہو - مس اسابیلا آپ ہی انصاف فرمائین - کیا میری دوستانی والی نظم حقیقت مین ایسی ہی خراب تھی جیسی ظاہر کی جارہی ہے"

مس اسابیلا - "آپکی مشق اوّل ہونے کے لحاظ سے کچھ ایسی بہت زیادہ خراب تو نہ تھی اور میری رائے مین اس نظم پر جو بحری اژدہے کے متعلق آپ نے لکھی ہے ترجیح رکھتی ہے"

کپتان ڈیپر - "واللہ سب میرے مخالف ہین مین تو سمجھتا ہون کہ میرے اشعار چنداں خراب نہ تھے - بہرحال مسٹر مارکہم کی رائے بھی لینی چاہیئے - اس سے میرا مطلب یہ نہین کہ مجھکو مس اسابیلا کے فیصلہ سے اختلاف ہے - واللہ اگر ایسا ہو تو میری موچھین ہی خدا کرے جل جائین مگر -"

سر چیری - "ہان وہ اشعار پڑھے جانے چاہئین تاکہ مسٹر مارکہم محاکمہ کرسکین"

رچرڈ - "مجھے ڈر ہے کہ میری قابلیت ایسی نہین کہ مجھکو اس استشارہ کا اہل سمجھا جاسکے میرے خیال مین تو مس اسابیلا کے فیصلہ کی ناراضی سے کوئی اپیل نہ ہونی چاہیئے"

سر چیری - "جناب والا ہم ضرور آپ کی رائے لین گے - یہ نظم بہت جلدی مین کہی گئی تھی اور اسوجہ سے ممکن ہے کہ جیسا عمدہ اسے ہونا چاہیئے تھا ویسی نہو"

کپتان ڈیپر - "واللہ آدھے گھنٹے سے زیادہ مین نے اس نظم پر صرف نہین کیا چیری تم ہی پڑھ کر سنادو"

مسز چیری ۔ اچھا مین ہی سنا دیتا ہون ۔ ملاحظہ فرمایئے گا حضرات یہ شروع کہ
اشعار کس قدر سادہ مگر معنی خیز ہین ۔

لوٹتا ہے اژدہا دریا مین بل کھاتا ہوا ▭ رات دن قطبین کے نقطون مین کرتا ہوا
رو ہوون کو اور جھینگون کو نگل جاتا ہوا ▭ سرعت رفتار سے موجون کو شرماتا ہوا

کس ادا سے اژدہا جاتا ہے لہراتا ہوا

اوسکے جبڑے ہین ہزارون دانت ہین خونخوار سے ▭ جس مین ہو جاتی ہین غائب چلتی چلکتی کشتیان
اوسکی اک پھنکار سے طوفان کا سماں ▭ اوسکی ایک کروٹ مین جزائر اور مکانکتہ ہین نہان

کس ادا سے اژدہا جاتا ہے لہراتا ہوا

ان اشعار مین سے کسی ایک مصرعہ پر بھی جب کسی طرف سے سند نے تحسین نہ بلند ہوئی
تو مسز چیری نے اپنے دوست کپتان ڈیپر کی طرف سے کھسیانے ہو کر کہا " آگے
کیا خاک سناؤن آپ صاحبون مین سے کسی کو شعر مستحسن نہین ہوتا میرے خیال
مین تو نظم بہت ہی اچھی ہے ۔ خدا جانے آپ لوگون کے مذاق کیسے ہین "

آرم اسٹرانگ (مسکرا کر) واقعی مس اسابیلا حقیقت مین غلطی پر ہین کہ اونہون
نے ہمارے دوست کپتان ڈیپر کی جولانی طبع کے کرشمے سے اپنی البم کے کسی گوشہ
کو مزین نہین کیا ۔ لیکن مسٹر مارکہم نے اپنی قابلیت کے متعلق ابھی ابھی جو کچھ کہا تھا اوس
سے مجھکو اتفاق نہین میرا خیال ہے کہ فنون لطیفہ کے متعلق البم اور شاعری کے
بارہ مین بالخصوص اون کا مذاق نہایت سلیم واقع ہوا ہے اور اون کی رائے قیمت
کی نظر سے دیکھے جانے کے قابل ہے "

اسابیلا " فن شاعری کے متعلق مسٹر مارکہم کے خیالات سنکر مجھے حقیقت مین

نہایت خوشی ہوگی - کیونکہ اس مضمون پر میرے ذاتی خیالات سب سے انوکھے اور نرالے ہین - شاعری کی صحیح تعریف میرے نزدیک مشکل ہے - جس طرح واہمہ خلاق دوسری دنیا کی روحون کو ہمارے عالم مین کبھی کبھی بلا لیا کرتا ہے اسی طرح شاعری حواس پر اپنا جادو تو ڈال دیتی ہے لیکن دیکھنے والے کے ہاتھ نہین آتی اور گو اوسکے سامنے کھڑی ہے ہو کر اپنی طاقت کے زندہ کرشمے اوسکو دکھاتی ہے لیکن چھوئی نہین جاسکتی"

رچرڈ" (دوسرون کی یا ڈوسرائی کے درمیان اس قسم کی دانش آزما تقریر کے سننے سے خوش ہوکر) "مس اسابیلا مجھے آپکی رائے سے پورا اتفاق ہے الفاظ کے ذریعہ سے خواہ وہ کیسے ہی پر شوکت کیون نہ ہون شاعری کی لطافتین اور خصوصیتین ظاہر کی جاسکنی ناممکن ہین - شاعری بالکل اس قول کی مصداق ہے -

خامہ انگشت بدندان کہ اسے کیا لکھیے + ناطقہ سر بگریبان کہ اسے کیا کہیے

اسابیلا" "جی ہان - نقاش قوس قزح یا چمکتے ہوئے قطرہ شبنم کو اپنے پردہ پر نہین لاسکتا اور سنگتراش مورت مین جان نہین ڈال سکتا اسی طرح شاعری کی تعریف بھی نہین کیجا سکتی"

رچرڈ" "جب ہم شاعری کا ذکر کرتے ہین تو جانتے ہین کہ کس مضمون پر گفتگو کی جارہی ہے مگر اسکی ایسی کوئی جامع تعریف ہمارے پاس نہین ہے جو اس کے مفہوم کے تمام پہلوؤن پر حاوی ہو"

کپتان ڈیمپیر" "واللہ مجھے تو ابھی تک یہی خیال تھا کہ شاعری ایک خاص قسم کی موزون اور مقفی عبارت کو کہتے ہین"

کاونٹ کی بی بی (اپنی بیٹی پر فخر اور محبت بھری نگاہین ڈالکر) "میری بیٹی

اس معمے کو حل کرنے آپ کی تشفی کر سکتی ہے"

اپنی نسبت یہ تعریف آمیز فقرہ سنکر اسا بیلا مسترما گئی۔ اوسکو یہ خوف دامنگیر ہونے لگا کہ کہین اہل مجلس یہ نہ سمجھین کہ اوسنے یہ تمام باتین ازراہ تفاخر اپنی لیاقت کے اظہار کیلئے کی تھین۔ رچرڈ کو فوراً معلوم ہو گیا کہ اوس کے دل مین اسوقت کیا خیالات گذر رہے ہین۔ چنانچہ اوسنے خوش اسلوبی سے تقریر کا پہلو بدل کر اول اٹلی کی شاعری کے متعلق کچھ جملے کہے اور اوسکے بعد اہل اٹلی کی طرز زندگی اور رسم و رواج پر گفتگو کرنی شروع کی۔

آخر کار ایک نوکر نے آکر اطلاع دی کہ کھانا تیار ہے اور رچرڈ کاونٹ کی دلربا بیٹی کا ہاتھ ہاتھ مین لیکر کھانے کے کمرے تک جانے اور اثنائے طعام مین اوس کے برابر بیٹھنے کی روح افزا مسرت حاصل ہوئی۔

سینتیسوان باب

خواب

تین ہفتے نہایت خوشی و خورمی سے گذر گئے اور رچرڈ نے کئی دفعہ اس بے پایان مسرت کے لحاظ سے جو اوسکو کاونٹ کے گھر مین آنے سے ہوئی تھی۔ آرتھر اسٹرانگ کا دلی شکر ادا کیا۔

کاونٹ السٹرانی کی بیٹی کی صحبت مین جسقدر زیادہ وقت رچرڈ کا گذرا اوسی قدر وہ اوسکے ظاہری اور باطنی حسن کا معترف ہوتا چلا۔ لیکن اس بات کے دریافت کرنے سے اوسکو کسی قدر بے چینی ضرور ہوئی کہ کپتان اسمائیلکس ڈیسپر اسابیلا سے شادی کرنے کی آرزو رکھتا ہے۔ رچرڈ اس نوخیز خاتون کی گوناگون دلربائیون کا قدرتی طور سے گرویدہ ہوگیا تھا اور اس لئے اوسے نہایت ہی افسوس ہوتا اگر یہ خاتون ڈیسپر جیسے گاودی کے تئین اپنے آپ کو حوالہ کردیتی لیکن ساتھ ہی رچرڈ کو یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ اسابیلا کی طرف سے کپتان کی کسی قسم کی حوصلہ افزائی نہین ہوئی۔ برخلاف اسکے یہ امر بارہا رچرڈ کے دیکھنے مین آیا کہ جب کبھی ڈیسپر نے کوئی لغوبات کہی یا بناوٹ سے کام لیا تو اسابیلا کے لبون پر ایک حقارت آمیز تبسم نمودار ہوگیا۔

اسکے علاوہ ڈیسپر کا برتاؤ دلربا اٹالین خاتون کی ساتھ مودبانہ اور غیر بے تکلفانہ تھا۔ اس سے بھی رچرڈ نے یہ نتیجہ نکالا کہ ابھی تک ڈیسپر نے اپنے دلی خیالات کا اظہار نہین کیا

کیونکہ اگر اوس پر اتفاقات مبذول کیگئی ہوتی تو حقیقت کبھی نہ کسی طرح کہلا گئی ہوتی۔ مزید براں چونکہ اسابیلا کا برتاؤ کپتان ڈیپر کے ساتھ ویسا ہی دوستانہ تھا جیسا کاونٹ کے دوسرے مہمانوں کے ساتھ لہذا رچرڈ کو اس امر کے باور کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی کہ اسابیلا کے دل میں ڈیپر کی جگہ تھی۔

رچرڈ جتنے دن کاونٹ کے گھر مہمان رہا اوسکو خاتون اسابیلا کی صحبت میں رہنے کا بہت زیادہ اتفاق ہوا۔ اوس کو بہت جلد معلوم ہوگیا کہ اوس کے دلربا فریق کو سر جیپری باؤنس اور کپتان ڈیپر کی مسخرہ اور یاوہ بانون کے مقابلہ میں علمی و اخلاقی مضامین پر گفتگو کرنے کا بہت زیادہ شوق ہے۔ چنانچہ بارہا ایسا ہوا کہ جب دوسرے لوگ بلیرڈ کھیلنے یا سگار اور قہوہ پینے میں مصروف ہوتے تھے تو وہ اسابیلا کے ساتھ موسیقی شاعری مصوری۔ اور اٹالین لٹریچر پر طول طویل بحثیں کرتا ہوتا تھا۔ لیکن اسابیلا کی علم و فضل ہی کی پتلی نہ تھی جس کو اوسکے فضائل و کمالات متاثر بنا سکے بلکہ زندہ دل اور شگفتہ مزاج بھی تھی اور اوسکی گفتگو کا موضوع خواہ علمی ہی ہوتا پھر بھی اوس میں ایک طرح کی خوشگوار شوخی پائی جاتی تھی۔

رچرڈ کاونٹ کے گھر میں آنے کے چند ہی دن بعد سے اسابیلا کی ہمدمی و رفاقت کا حزو اعظم بنگیا جب کبھی اسابیلا پیانو بجانے بیٹھتی تو رچرڈ بھی اوس کی طاق کی کتاب کے ورق الٹتا تھا جس کی وجہ یہ تھی کہ کپتان ڈیپر اس فن میں بالکل کورا تھا۔ اور جب کبھی دن کے کھانے کے بعد وہ ٹہلنے جاتی تھی تو رچرڈ ہی اوس کے ہمراہ ہوتا تھا کیونکہ کپتان ڈیپر سر جیپری کو پیپ پلانے یا پیپ دینے کی غرض سے ذرا ذرا سی دیر کے بعد اسابیلا کا ساتھ چھوڑ دیتا تھا اور کبھی

پر بھی ہمیشہ ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ رچرڈ اور اسابیلا ایک دوسرے کے برابر بیٹھے ہوئے نظر آتے تھے۔

اسی طرح تین ہفتے گذر گئے حالانکہ آرم اسٹرانگ کی اصلی تجویز کی رو سے کارنٹ کے گھر میں رچرڈ صرف دس دن گذارنے کے لئے آیا تھا۔ اس عرصہ میں کپتان اسمائیلکس ڈیپر کو چرڈمار کھم کی نسبت کئی دفعہ رقابت کا گمان بھی ہوا۔ آخر کار اس نے قصد کیا کہ اپنے ان شکوک اور شبہات کو اپنے یار غار سر چیری باؤنس سے بیان کرے چنانچہ اس قصد کو اس نے اس طرح پورا کیا۔

ایک دن صبح کے وقت نوعمر زمانہ منش بیرونٹ کو ساتھ لئے وہ باغ میں چلا گیا اور جوش کی حالت میں ٹہلتے ٹہلتے اپنے رفیق سے کہنے لگا۔ "یار چیری واللہ میرے دل میں ایک بات کئی دن سے کانٹے کی طرح کھٹک رہی ہے۔ چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں تمکو اپنا ہمراز بناؤں"

سر چیری۔ (زرد پڑکر) "اسمائیلکس خیر تو ہے۔ کیا کوئی بڑی خوفناک بات ہے؟ کیونکہ اگر ایسا ہو تو میں ابھی جاکر کاونٹ کو بلائے لاتا ہوں اور وہ اپنی بندوق بھی ساتھ لیتے آئینگے"

کپتان ڈیپر۔ "واللہ چیری تم تو نرے گو کہے ہی نکلے۔ واللہ اس بوکھلاہٹ کی بھی کچھ حد ہے کہ ہم تو کہتے ہیں کہ ہمارے راز دار بنئے اور آپ کاونٹون اور بندوقون اور توپون کی ہانکنے لگتے ہیں۔ اچھا اب کان لگا کر سنو۔ میں اسابیلا پر مرتا ہوں (زار اور جان و دل سے اوس پر فریفتہ ہوں)"

سر چیری۔ "ایں گل دیگر گفت۔ مجھے آج تک... معلوم نہ تھا کہ تم نے بھی عشق و

عاشقی کے کوچہ مین قدم رکھا ہے"

کپتان ڈیمپر "تم ابھی صاحبزادے ہو۔ ان باتون کو کیا جانو۔ جب تمہارا بھی بھہ زمانہ آئیگا اور کسی شعلہ رخ کے عشق مین مبتلا ہوگے تو واللہ سوے آتشدیدہ ہو کر رہ جاوگے۔ اور پھر تمہین دوسرون کی حالت معلوم ہو سکیگی۔ غرض یہ کہ مین اس لڑکی پر جان دیتا ہون اور واللہ اگر مین اوسپر قابو نہ پاؤن تو مجھپر خدا ہی کی پھٹکار ہو جو ہو سو ہو مین اوسکو مسز اسمائیلکس ڈیمپر بنا کر رہونگا اور امید ہے کہ چھوٹے اسمائیلکسون کی ایک پلٹن کی پلٹن اوسکو مان کے نام سے پکاریگی۔ واللہ چیری وہ زمانہ بڑے مزے کا ہوگا۔ اوسوقت تم مہینہ ڈیڑھ مہینہ آکر ہمارے ساتھ رہا کرنا اور ہمارے بچون کو گودیون مین کھلایا کرنا۔ واللہ بڑے مزے کا زمانہ ہوگا"

سر چیری "(ڈیمپر کے ننھے بچون کو گودیون مین کھلانے کی دل خوش کن امید پر منھ بسور کر) کیا کہنے ہین اوس زمانہ کی مزیداری کے"

کپتان ڈیمپر "اور اسلیلا کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش میرے لئے کچھ بیجا بھی نہین۔ میرا باپ خطاب دار امیر ہے اور علی ہذا القیاس میرا چچا بھی بیرونٹ ہے۔ اس کے علاوہ میری ذاتی آمدنی تین ہزار پونڈ سالانہ ہے اور آیندہ کی امید مین اوس پر مستزاد۔ واللہ مین اس کا روادار نہ ہونگا کہ کوئی شخص میری جگہ لیلے"

سر چیری "کون شخص تمہاری جگہ لے لینا چاہتا ہے"

کپتان ڈیمپر "مین ٹھیک ٹھیک تو نہین کہہ سکتا کہ کون ہے۔ لیکن ابھی مجھ سے اوصاف بھی گنا نے باقی ہین۔ شکل صورت کے اعتبار سے مین کچھ ایسا گیا گذرا ہوا نہین ہون۔ چیری تم بھی بدصورت نہین ہو۔ میرا مطلب یہ ہے کہ تم

مخصوصیت کے ساتھ بدشکل نہیں ہو اگرچہ تمہاری آنکھیں گلابی بالکل کنجی اور تمہاری پلکیں سفید اور تمہاری ناک چپٹی ہے لیکن داڑھیں زیادہ تنومند اور قوی الجثہ ہوں"

سر جیپری "جی ان تمام باتوں سے انکار کس کو ہے جو تم اس قدر جوش و خروش ظاہر کر رہے ہو۔ آخر تمہارا مطلب کیا ہے"

کپتان ڈیمپیر "مطلب یہ ہے کہ جب یہ تمام باتیں مجھ میں موجود ہیں تو اوس شخص کے ساتھ مجھے کس طرح پیش آنا چاہیئے جو مجھ سے میرے حق چھیننے کی کوشش کرتا ہو"

سر جیپری "تلوار اور پستول سے لڑنے کے لئے اوس سے تحدی کرو۔ مگر وہ کون ہے"

کپتان ڈیمپیر "وہ ذلیل نوولٹا کہ جو دن بھر شاعری اور موسیقی اور خدا جانے کس کس مضمون پر بکواس کیا کرتا ہے۔ اس نابکار نکمے سازشی آدمی نے اسٹرانگ کے پاجی بین کو دیکھا کہ ناحق ایک کل کے چھوکرے کو لاکر میرے لئے استرون کا مالا تیار کر دیا۔ بہرحال تمہارے والی ترکیب چنداں قابل پذیرائی نہیں معلوم ہوتی۔ تم جانتے ہو کہ تلوار اور پستول بچوں کا کھیل نہیں ہے اور۔۔۔ اور۔۔۔"

سر جیپری "اور کیا"

کپتان ڈیمپیر "واللہ جیپری تم تو نرے چغد ہی ہو۔ میں یہ سمجھا تھا کہ تم کوئی ایسی ترکیب بتاؤ گے جس سے سانپ بھی مرے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے"

سر جیپری "تو پھر یہ بہتر ہوگا کہ لڑکی کو گھر سے نکالکر کہیں لے جائیں مثلاً رچمنڈ کو"

کپتان ڈیمپیر "راچسٹر جائے بھاڑ میں۔ جانتے نہیں ہو کہ میری رجمنٹ چیتھم میں

متعین ہے"

سرچیری "تو پھر کنٹربری کو سہی"

کپتان ڈیپر "واللہ یہ بات تم نے ٹھیک کہی۔ کنٹربری ٹھیک جگہ ہے۔ لیکن اگر مین کسیطرح اس مارگہم کی خانہ برانداز سے سکون تو بدرجہا بہتر ہو۔ اس بدمعاش"

کپتان اسمائیلکس ڈیپر اتنا کہکر دفعتاً رک گیا کیونکہ اسوقت ایک دیوار کی آڑ پر جسپر انگوروں کی بیل چڑھی ہوئی تھی دو لوگ دو سنتوں کا کیکا یک رچرڈ مارگہم سے مقابلہ ہوگیا سرچیری باؤنس کے حواس کچھ ایسے پریشان ہوئے کہ وہ یہ کہتا ہوا وہان سے بھاگا کہ میرا اس مین کوئی قصور نہین مین نے کوئی بات نہین کہی" اب بچارا کپتان رچرڈ سے دوبدو ہونے کے لیے یکہ و تنہا رہ گیا۔ رچرڈ نے سیدھے اوسکی طرف آکر سختی سے سوال کیا "میرا نام اس بے وقوف سے کون لے رہا تھا"

کپتان ڈیپر "ارے خوف کے زد پڑکر مین نے یقیناً ایک جملہ کہا تھا اور اب بھی بلا تامل کہہ سکتا ہون کہ۔"

رچرڈ "کیا؟"

کپتان ڈیپر "میرا خیال ہے کہ۔ مین چاہتا ہون کہ۔ واللہ کہ"

رچرڈ "واللہ کہ مین تمکو پیٹے بغیر نہ چھوڑون گا تاکہ تم آیندہ اون لوگون کا نام بے وقعتی سے نہ لیا کرو جن سے تمہارے مراسم قریب قریب اجنبیون کے سے ہون"

یہ کہتے ہی رچرڈ نے کپتان صاحب کی گردن مین ہاتھ دیکر دو گھونسے اس زور سے جمائے کہ اون بچارے کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ ڈیپر نے چاہا کہ مقابلہ کرے لیکن رچرڈ کے پنجے سے چھوٹنے کے پہلے ہی اوس کی سب دلخواہ مرمت ہوگئی۔ اور

اس کے سوا اور اوس سے کچھ نہ ہوسکا کہ انتقام کی دھمکیان دیتا ہوا مکان کو پلٹ جائے
اسی دن کی سہ پہر کو چرڈا اپنے نئے دوستون سے رخصت ہوا۔ مگر پھر بھی نچکر اوس نے
اپنے مکان کو پہلے سے بھی زیادہ سونا اور حسرت بار پایا۔ اوس کو معلوم ہوتا تھا کہ وہ دنیا
سے بالکل الگ تھلگ ہے۔ اور جو جو ظلم اوس پر ہوئے تھے اون کو جب وہ یاد کرتا
تھا تو اوسے ایسا محسوس ہوتا تہا کہ کوئی شخص جلتے ہوئے لوہے سے اوس کے
دلکو داغ رہا ہے۔

اے کاش اگر ہم قسمت کی ابجد کو غور سے پڑہین اور سوچین کہ ہر ایک پتا جو شاخ سے
جدا ہوکر زمین پر گرتا ہے اور ہر ایک پھول جو مرجھاتا ہے اس امر کی مثال ہے کہ انسان
کا بھی ایک نہ ایک دن یہی حال ہونیوالا ہے تو کیسی کیسی سرد مہریان اور کیسی کیسی
سیاہ کاریان زندگی کے صحیفہ سے محو ہوجائین اگر ایک دفعہ انسان کے دل کی یہ
حالت ہوجائے تو زمین آسمانی حقیقتون کا مطبع بن جائے۔ ہمین گو خطیون اور
عیبون کی صورت بھی خال خال نظر آئے لیکن اصلاح اور ترمیم کی گنجایش اوس وقت
سے پہلے پہلے نکلتی رہے جبکہ اس مطبع کی چھپی ہوئی کتابین اوس ابدی الماری مین
رکھی جائین جس مین سوائے خدا کے اور کوئی اون کو نکال کر پڑہ نہین سکتا۔

بہار کی مختلف الالوان جلوہ نمائیون نے ایک دفعہ پھر اپنا رنگ جمایا اور ڈالیون
پر پھول اور شاخون پر پتے نظر آنے لگے۔ ایک شام کو چرڈا اپنے کتب خانہ
مین بیٹھا ہوا دیر تک کتب بینی مین مشغول رہا۔ رات نے اپنا سیاہ پرچم بلند کیا مگر چرڈ
نے کتاب سے سر نہ اوٹھایا اور جب آخر کار وہ سونے کے قصد سے اپنی خواب گاہ
کی طرف گیا تو پو پھٹنے کا وقت قریب تہا۔ پلنگ پر لیٹ کر اوس نے چاہا کہ ایک

نیند لے لے لیکن آنکھون نے بند ہونے سے انکار کیا۔ اوٹھ کر وہ کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہوا اور پردہ ہٹا کر باہر دیکھنے لگا۔ صبح کاذب کی تاریکی ایک سیاہی مائل نقاب کی طرح دریچہ پر پڑی ہوئی تھی لیکن بتدریج یہ سیاہی زائل ہوتی گئی اور اوس کی جگہ نور کے کاذبی تڑکے نے لے لی۔ رچرڈ نے آنکھہ اوٹھا کر پہاڑی کی چوٹی کی طرف دیکھا جسپر دونون درخت کھڑے تھے اور اسوقت اوسے اپنے بھائی کا خیال آیا اور اوسکو رہ رہ کر تعجب ہوتا تھا کہ کیون یوجین اپنے گھر کو نہین آیا اور بے قراری کے عالم مین اوس نے اپنے دل سے بارہا یہ سوال کیا کہ آیا درختون کے تلے والا وعدہ حقیقت مین پورا ہوگا یا نہین۔

اس قسم کے خیالات سے اوس کا دماغ لبریز ہو رہا تھا کہ اوسکی نگاہ یکایک کسی شے پر پڑی جو پہاڑی کی چوٹی پر درختون کے درمیان حرکت کر رہی تھی۔ رچرڈ کے دل پر خوف چھا گیا اور اوسکو معاً واہمہ نے یہ سمجھایا کہ ہو نہ ہو یہ تیرے بھائی کی روح ہے جو ان برگ پوش ستونون کے درمیان اپنا قول و قرار پورا کرنے کی نیت سے آئی ہے۔ مگر یہ وہم جلد اوسکے دل سے مٹ گیا اور اوسکو اپنی اس نادانی پر ہنسی آئی کہ پہاڑی پر منھہ اندھیرے کسی کے جانے مین ایسا کیا رکھا تھا کہ یہ بات اوسکو نہایت ہی عجیب معلوم ہو یہ شے ابھی تک پہاڑی پر موجود تھی اور شکل سے انسان معلوم ہوتی تھی اور جب روشنی ذرا زیادہ ہوئی تو رچرڈ کو معلوم ہوا کہ ایک آدمی ہے جو درختون کے درمیان کھڑا ہوا ہے۔ لیکن یہ وہ گھڑی تھی جب کہ محنت مزدوری پیشہ لوگ کام کاج کے لیے گھر سے نکلتے ہین اور اس لیے اس مین کوئی تعجب کی بات نہ تھی کہ ان ہی لوگون مین سے کوئی ادھر سے گذرا ہو اگرچہ یہ بات ضرور تعجب انگیز تھی کہ کوئی شخص

پہاڑی کی چوٹی پر کچھہ دیر تک کھڑا رہے حالانکہ چوٹی پر پہونچنے کے لیے ضرور تھا کہ اوس نے اپنا راستہ چھوڑا ہو۔

مارکہم کے دل مین اس خواہش نے بے اختیار جگہ لی کہ پہاڑی پر جائے لیکن ساتھہ ہی اوسکو شرم بھی آئی کہ مین کیون وہم کا شکار ہوا جاتا ہون۔ اس کے علاوہ جب وہ صورت جس نے اوسکو اسقدر تشویش مین ڈالا تھا دفعتاً پہاڑی کی چوٹی پر سے غائب ہوگئی تو اوس کا ارادہ اور بھی پختہ ہوگیا کہ اپنے کمرہ کو چھوڑکر باہر نہ جائے۔ چنانچہ اوسنے کھڑکی بند کرلی اور پلنگ پر جا لیٹا جہان بہت جلد اوس کی آنکھہ لگ گئی۔

مارکہم نے اسوقت اپنے آپ کو خواب کے عالم مین پایا۔ حالت خواب مین اوسنے دیکھا کہ ایک ٹھنڈے اور سایہ دار درختون کے جھنڈ مین جہان پرندے خوشی سے شاخون مین چہچہا رہے تھے وہ اسابیلا کے ساتھہ ٹہل رہا ہے اور اوسکو یہ بھی معلوم ہے کہ اوس مین اور اوسکے دلربا رفیق مین ایک طرح کا سمجھوتا قرار پا گیا ہے جس سے نہایت مسرت بخش اور راحت افزا امیدین اوس کے دل مین پیدا ہو چلی ہین۔ اس کے بعد وہ اسابیلا کا ہاتھہ دباتا ہے اور وہ بھی اس محبت بھرے سوال کا جواب اوسی طرح دیتی ہے۔ لیکن دفعتاً یہ نظارہ درہم برہم ہوجاتا ہے کیونکہ درختون کے جھنڈ کے ایک تاریک گوشے مین سے ایک بدمعاش نکلتا ہے جسکے جسم پر چیتھڑے ہین جس کی شکل غلیظ اور نفرت انگیز ہے۔ بالون کی جٹائین الجھی ہوئی ہین۔ ہونٹون پر پپڑیان جمی ہوئی اور ناسور پڑے ہوئے ہین۔ آنکھون مین تندی اور خونخواری بھری ہوئی ہے اور چہرے سے شیطنت ٹپکی پڑتی ہے۔ اس کریہ المنظر خبیث کو دیکھہ کر اسابیلا چلاتی ہے مگر وہ آگے بڑھ کر رچرڈ کا ہاتھہ تھام لیتا ہے اور ایک خوفناک قہقہہ لگا کر کہتا ہے

کہ مین تو تمہارا پرانا دوست ہون جو پہلے پہل تم سے نیوگیٹ کے قید خانہ مین ملا تھا
اس وقت رچرڈ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے اس شفی کے ہاتھ سے اپنا
ہاتھ چھڑانے کی جان توڑ کوشش کی اور اسی کوشش مین اوس کی آنکھ کھل گئی۔
رچرڈ نے جب بیدار ہو کر آنکھین کھولین تو خواب کا خوف المضاعف ہو گیا کیونکہ
اوسنے ایک انسانی چہرہ کو اپنے اوپر جھکا ہوا پایا مگر یہ چہرہ ویسا زشت و کریہ اور خوفناک
نہین تھا جیسا اوس نے خواب مین دیکھا تھا بلکہ خوبصورت تھا اور اوس کے خال
وخط ایسے مانوس تھے کہ اوسنے فوراً اوسے پہچان لیا اور کہا "یوجین۔ پیارے
یوجین" اور یہ کہکر اوس نے اپنے ہاتھ پھیلائے تاکہ یوجین سے جسکو وہ پکار رہا
تھا بغلگیر ہو۔
لیکن چونکی آنکھین کھلی ہی تھین کہ وہ چہرہ فوراً پیچھے کو ہٹ گیا اور رچرڈ کچھ
دیر تک بے حس و حرکت اپنے بستر پر اسی شش و پنج مین پڑا رہا کہ

نہ کہ می بینم بہ بیداریست یا رب یا بخواب

اس غفلت سے اوسکو یکایک کسی اُمنگ نے جگایا چنانچہ پلنگ سے اوٹھکر وہ دروازہ
کی طرف جھپٹا اور زور سے اپنے بہائی کا نام لیکر پکارا۔ دروازہ کے قریب پہونچکر
اوس نے دونون پٹ بالکل بند پائے اور کچھ بھی سراغ اوسکو اس امر کا نہ ملا کہ کوئی
شخص ابھی بھی کمرے مین داخل ہوا تھا۔
اوسنے کوٹ پہنکر وہ سیڑھیان اوتر کر جو معمول تمام دروازے بند اور مقفل پائے
سامنے کا دروازہ کھول کر اوس نے باہر دیکھا مگر کوئی شخص نظر نہ آیا۔ متحیر ہو کر سیڑھیان
پھر کر وہ اپنی خواب گاہ کی طرف چلا اور پلنگ پر دوبارہ جا لیٹا۔ واقعہ سو وقت

موجودہ خریداران افسانہ کے ساتھ رعایت

اس وقت تک جو حضرات افسانہ کے خریدار بن چکے ہین اون مین سے جو صاحب بلحاظ اون حقوق کے جو افسانہ کی طرف سے اونکے ذمہ ہین اپنے احباب کو آمادہ خریداری فرماکر چار نئی درخواستین بھجوائین گے تو علاوہ دلی شکریہ کے اون کی خدمت مین جولائی ۱۹۰۳ء کے بعد سے ایک سال تک افسانہ بلا اخذ قیمت بھیجا جائیگا۔

مینجنگ سب ایڈیٹر

افسانہ

۱ - یہ رسالہ حیدرآباد دکن سے ہر انگریزی مہینے کی پہلی تاریخ کو شایع ہوا کرے گا اور اس کا حجم پچاس صفحے کا ہوگا۔

۲ - اس مین صرف ایسے انگریزی ناولون کا ترجمہ یکے بعد دیگرے درج ہوا کرے گا جو دلچسپ اور پر لطف ہونے کے ساتھ مہذب اور نتیجہ خیز ہونگے۔ ترجمہ مین اس بات کا التزام خاص کیا گیا ہے کہ اصل کے مطابق اور ساتھ ہی فصیح اور بامحاورہ ہو۔

۳ - اس خیال سے کہ خاص و عام اس کے مطالعہ سے مستفید ہو سکین ہم نے قیمت نہایت ہی قلیل یعنی مبلغ (۸ر) سکہ انگریزی یا (۸ے) سکہ حالی مع محصول ڈاک سالانہ مقرر کی ہے جو رسالہ کے حجم چھپائی کی عمدگی اور ترجمہ کی خوبیون کے مقابلے مین کچھ بھی نہین۔

۴ - پیشگی قیمت وصول ہونے یا قیمت طلب پارسل کے ذریعہ سے رسالہ بھیجے جانے کی درخواست آئے بغیر رسالہ جاری نہین کیا جائے گا۔

۵ - نمونہ کا پرچہ ۶ر سکہ انگریزی یا ۸ر سکہ حالی وصول ہونے پر بھیجا جائے گا۔

۶ - خریداران افسانہ سے التماس ہے کہ اپنا پتہ خوشخط اور واضح و مفصل تحریر فرمائین۔

۷ - اجرت اشتہارات کے متعلق جو اس رسالہ مین چھپوائے جائین ہم سے خط و کتابت کرنے پر مفصل حال معلوم ہو سکے گا۔

ظفر علیخان بی۔ اے۔ مالک ایڈیٹر افسانہ

جلد اوّل

نمبر ۱۰-۱۱ و ۱۲

اپریل مئی و جون ۱۹۰۳ء

افسانہ

یعنی

سلیس اور فصیح اردو میں

دلچسپ اخلاقی اور نتیجہ خیز انگریزی ناولوں کے تراجم کا

ماہواری سلسلہ

ایڈیٹر و پروپرائٹر ظفر علیخان بی۔ اے

مطبع شمس حیدرآباد دکن میں محمد ابراہیم خان اکبر آبادی کے اہتمام سے

چھپا

افسانہ

۱- ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ مین حیدرآباد دکن سے نکلتا ہے۔

۲- اس مین بالفعل مسٹر رینالڈز کی مشہور و مقبول کتاب مسٹریز آف لندن کا ترجمہ شایع ہو رہا ہے۔

۳- قیمت سالانہ مع محصول ڈاک ۳ روپیہ سکہ انگریزی یا ۴ روپیہ سکہ ہندوستان ہے۔

۴- افسانہ کی پہلی جلد یعنی جولائی ۱۸۹۳ء سے جون ۱۸۹۴ء تک کے بارہ پرچون کی مکمل ۶ سو صفحے کی کتاب تیار ہے۔ قیمت ۲ روپیہ سکہ انگریزی یا ۲ روپیہ سکہ ہندوستان بلا محصول ڈاک ہے

زمیندار

ہندوستان مین اپنی قسم کا پہلا اخبار ہی جو زمینداروں کے اغراض و مقاصد کی حمایت اور انکے حقوق کے تحفظ اور علم و فلاحت و زراعت کی اشاعت کی غرض سے مہینے مین چار مرتبہ لاہور سے شایع ہوتا ہے اسکے مضامین خود ہمارے مقاصد اور مساعی کی وکالت کر رہے ہین ملک کے معزز اہل قلم ہندو مسلمان اسکے معاون ہین۔ اگرچہ اس اخبار کو نکلے ہوئے صرف پانچ مہینے ہوئے ہین۔ لیکن اس تھوڑے سے ہی عرصہ مین اس نے پبلک مین اس قدر قبولیت حاصل کی ہے کہ ملک کا کوئی حصہ نہین جس مین اس کے خریدار نہون سو استطاعت معاونین سے اخبار کی قیمت صرف ۲ روپیہ سالانہ رکھی گئی ہے۔ مزید طبع اشتہارات کے متعلق ہم سے خط و کتابت کیجائے۔

المشتہر سراج الدین احمد مالک و ایڈیٹر زمیندار لاہور

اعتذار

بود کہ یار نہ پرسد گنہ رحمت کریم
کہ از سوال ملولیم و از جواب خجل

پورے آٹھ مہینے کا عرصہ لگانے کے بعد ہم آج اپنے عنایت فرما ناظرین کی خدمت میں افسانہ کے دو حصے گیارھویں اور بارھویں نمبروں کا ہدیہ لیکر حاضر ہوتے ہیں ہم حیران ہیں کہ اس جرم غیر حاضری کا عذر کن الفاظ میں پیش کریں۔

ہماری حالت اس بیمار کے نگہدار اور زندگی کے کی سی ہے جو خداوند تعالیٰ کی شان غفار الذنوبی پر کچھ بھروسہ کرکے دوا پینے سے گھبرا کے پھینک دیتا ہے اور جب مواخذہ کا جان کنی کا وقت آتا ہے اور اس سے پرسش عمل ہوتی ہے تو سوائے اسکے اور کوئی چارہ نہیں دیکھتا کہ گریبان میں منہ ڈال لے اور اگر بولے گفتار ہو تو صرف اتنا کہہ سکے

ہر چند نیم لایق بخشایش تو ہستم مگر بہ کرم تو نیش نگر

دل پہلے کہ ناظرین افسانہ کی اس ناچیز پر چڑھے اس تھوڑے سے عرصہ میں پیدا ہو گئی ہے اسکے کیا کہنے ہمارا اپنا جرم قیامت میں ایسا سنگین معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا کوئی عذر قابل پذیرائی معلوم نہیں ہو سکتا لیکن جب ہم اون وجوہ تحریک پر نظر ڈالتے ہیں جو اس جرم کے ارتکاب کا باعث ہوئے تو ہم میں اس قدر عرض کرنے کی جسارت پیدا ہو جاتی ہے کہ

در شان من بہ بد رود کشی ظن بد مبر کالودہ گشت خرقہ و لے پاک دامنم

ہم اس موقع پر اپنے جرم کی صفائی میں یہ نہیں عرض کرنا چاہتے کہ اس آٹھ مہینے کی عرصہ میں بہت سی مجبوریاں اور اشغال تھے جن کی وجہ سے افسانہ کی اشاعت میں غیر

معمولی تاخیر ہوئی - ہم یہ نہ کہینگے کہ شروع سال مین ہمکو دہلی کے دربار تاجپوشی مین شریک ہونیکی عزت حاصل ہوئی - اور سیر دربار کے لطف کے نشہ مین ہم ایسے چور ہوئے کہ نہ افسانہ کی خبر رہی اور نہ ناظرین افسانہ کے عتاب کا خوف - ہماری آشفتہ سری اور گریز پائی نے حیدرآباد دکن اور صوبجات متحدہ آگرہ اودھ کو دو مہینے تک ایک کئے رکھا - نہ ہم یہ عرض کرینگے کہ ہماری واپسی پر ممالک محروسہ سرکار عالی نظام مین وبائے طاعون کی شورش نے ہمارے فرایض منصبی مین ایک اہم اضافہ کیا جسکی وجہ سے چھ مہینے تک ہم نے نہ دن کو دن سمجھا اور نہ رات کو رات - نہ ہم یہ عرض کرینگے کہ جب خدا نے اپنے فضل سے طاعون کا اشتداد فرو کیا تو اس خیال سے کہ ہر ایکسیلنسی لارڈ کرزن بہادر کا زمانہ حکومت ہند قریب الاختتام ہے یہ تحریک کی کہ خیابان فارس (یعنی حضور ممدوح کے سفرنامہ ایران کے ترجمے) کی دوسری جلد تکمیل کو پہونچائی جائے تاکہ حضور ممدوح کے انگلستان جانے سے قبل پہلی جلد کی طرح یہ جلد بھی ہز ایکسیلنسی کے نذر کیجا سکے - نہ ہم یہ عرض کرینگے کہ ہم نے استاذی ومولائی علامہ شبلی نعمانی دام اللہ فیوضہم کی الفاروق کا انگریزی ترجمہ جو ہز ایکسیلنسی سرو قار الامرا مرحوم مغفور کی ایما سے شروع کیا تھا اور جو اب تک ناتمام حالت مین تھا اوسکو ختم اور اوس کی اشاعت کا انتظام کرکے اوس شکایت کی ایک حد تک تلافی کی ہے جو وقتاً فوقتاً ہمدرد اسلام انگریز اس امر کے متعلق کرتے رہے ہین کہ کوئی عمدہ مشرقی اسلامی تصنیف انگریزی زبان مین بذریعہ ترجمہ کے نہین لائی جاتی - نہ ہم یہ کہینگے کہ انجمن ترقی اردو نے اپنی قدردانی اور حوصلہ افزائی کے اقتضا سے اس عرصہ مین ڈریپر کی مشہور کتاب کا "نفلکٹ بٹوین رلیجن اینڈ سائنس" کے اردو ترجمہ کی خدمت ہمارے سپرد کی ہے جسے ہم "تاریخ جنگ علم ومذہب" کے نام سے رفاہ عام پریس لاہور مین باہتمام مولوی ممتاز علی صاحب چھپوا رہے ہین -

یہ تمام عذرات گو ہماری اس حالت پر نظر کر کے کہ

یک دل و صد آرزو دل یہ کہ مدعا دہم　　سینہ ہمہ نگارش و سینہ کجا کجا نہم

کیسے ہی موجہ اور ارباب الصناعۃ کے نزدیک کیسے ہی لایق التفات کیون نہون لیکن ہمارا منہ نہین کہ ان کو اپنی صفائی میں پیش کرنے کی جراءت کرین بلکہ ہم اگر کچھ کہہ سکتے ہین تو صرف اتنا کہہ سکتے ہین کہ ہم مجرم اقراری ہین اور جو چاہے اور جوری کے رحم کے ملتجی۔

درگذر چاہیے اس مجرم اقراری سے

اب ہم ناظرین کی عنایت پر بھروسہ کر کے مانے لیتے ہین کہ ہمارا جرم بخش دیا گیا اور ہم سچے دل سے وعدہ کرتے ہین کہ آیندہ افسانہ ہر مہینے کے پہلے ہفتہ مین ناظرین کی خدمت مین حاضر ہوجایا کریگا۔

اس وعدہ کی تو ہمنے اگر مطلق پروا نہ کی تو ہمارا یہ عرض کرنا کافی متصور ہوگا کہ جن مایوسیون اور پریشانیون کی طرف ہم نے افسانہ کے چھٹے نمبر مین اشارہ کیا تھا خدا نے اپنے فضل و کرم سے ان کا سدباب کردیا یعنی میرے دوست اور بھائی مولوی سید محفوظ علی صاحب بی اے صدر مترجم محکمہ نظامت کو توالی صناع سرکار عالی جو افسانہ کے اجرا کے محرکین اول مین سے تھے اور جو کچھ عرصہ کے لئے مجھ سے جدا ہو گئے تھے واپس تشریف لے آئے۔

قاصد خوشخبر امروز نوا ساز آمد　　کز سفر یار سفر کردہ ما باز آمد

غالباً اب تو ناظرین کو اعتراف ہوگا کہ ہم دونون یاران یکدل کے آگے باوجود انہماک فی المنصبی اور کثرت اشغال کے پچاس صفحے کا رسالہ باقاعدہ طور پر ہر مہینے نکالنا کچھ مشکل نہ ہوگا۔

دور شمسی کے تفاوت زمانی کی اصلاح کے لئے جسطرح سے پوپ گریگوری سیزدہم نے سنہ عیسوی کے ماہ اکتوبر کی پانچوین کو ۱۵ اکتوبر سے بدلکر ۱۱ دن کو صفحہ ہستی سے محو کردیا تھا اسی طرح ہم بھی ناظرین افسانہ کی دلچسپی کو مدنظر رکھ کر چھ مہینے کو تقویم نسیان بنانیکی جسارت کرتے ہین۔

اور جولائی ۱۹۰۳ء کو جنوری ۱۹۰۴ء کے دیتے ہین - یعنی ہر پرچہ معمولی حساب سے جولائی ۱۹۰۳ء
مین نکلتا وہ اب جنوری ۱۹۰۴ء مین نکالا جائے گا - اس سے حساب بہت ہی آسانی ہوگی اور ہمارے
سر سے پچھلے پرچون کی باقی داری کا الزام بھی جاتا رہے گا - ہم نے اپنی طرف سے تو سب کچھ انتظام کر لیا
ہے کہ پرچہ ٹھیک وقت پر نکلے اور اوسکو دلچسپ اور پر لطف بنانے مین کوئی دقیقہ اوٹھا نہ رکھا جائے
لیکن اب یہ ناظرین کا کام ہے کہ پرچہ کے استقلال اور نباہت کا انتظام کرین کیونکہ اس ایک سال مین
ہمکو انسانہ کے اجرا مین بہت کچھ مالی نقصان اوٹھانا پڑا ہے - اور جو خیال زیادہ تر اس پرچہ کے جاری
رکھنے کا محرک ہوا ہے وہ یہ ہے کہ عام طور سے ہمارے ملک مین یہ تکلیف ہے کہ پرچہ نکالنے کو
تو نکالے جاتے ہین لیکن اوسکے زندہ رکھنے کا انتظام نہین کیا جاتا - ہم کو ناظرین کی قدردانی اور
ہمت افزائی سے پوری اُمید ہے کہ اپنی بیش بہا اعانت سے اس پرچہ کی زندگی کے مایحتاج
بہم پہونچانے مین - پورا حصہ لین گے - جنوری ۱۹۰۴ء کا پرچہ نہایت ہی دلچسپ ہوگا ہمکو امید ہے کہ ہمارے
معزز ناظرین اپنے احباب کو انسانہ کی خریداری پر آمادہ فرماوین گے اور ساتھ ہی اسکے ہم کو اجازت
دین گے کہ جنوری کا پرچہ ویلیو پے ایبل کر کے اونکی خدمت عالی مین بھیجدیا جائے -

انسانہ کے استحکام کے متعلق ہم ناظرین کو ایک اور اچھی خبر سناتے ہین اور وہ یہ کہ جو کام
علاوہ ترجمہ کے ہم کو خود اپنے ہاتھ سے کرنا پڑتا تھا اور جس مین ہمارا بہت سا وقت صرف ہو جاتا
تھا اوس مین ہاتھ بٹانے کے لئے خدا نے ہم کو ایک اور ایسا شریک عطا کیا ہے جسکو ہم اپنے
قوت بازو کہہ سکتے ہین - ہمارے عزیز معزز مولوی اسحاق علی صاحب علوی کاکوروی نے
اوس محبت کے اقتضا سے جو اونکو ہمارے ساتھ ہے انسانہ کی اشاعت کا کل انتظام اپنے ہاتھ
مین لے لیا ہے -

اگرچہ ہم نے ناظرین کی بہت کچھ مسع خراشی کی ہے مگر مدتون کے بچھڑے ہوئے ملے تھے
جی تو چاہتا تھا کہ شکوہ و شکایت کے دفتر کھولین بہت کچھ کہین اور بہت کچھ سنین لیکن چون کہ ہمکو
یقین ہے کہ ناظرین کا قصہ شروع کرنے کا اشتیاق اسقدر غالب ہے کہ ہماری روکھی پھیکی باتون
مین مزا نہ آئے گا لہذا -

رفتیم یاران تخفیف تصدیع گر در دسر بود از ما شما را

ایڈیٹر

پیش آیا تھا اوس پر نظر ڈالتے ڈالتے اوس کی آنکھ بھر لگ گئی۔ جب دو گھنٹہ کے بعد جاگا تو اوس نے اپنے دل کو یہ کہکر تسلی دے لی کہ

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

اوس نے کپڑے پہنے اور سیدھا پہاڑی کا رخ کیا۔ پہاڑی کی چوٹی پر پہونچکر اوسکی نگاہ بے اختیار اوس درخت پر پڑی جسپر اوس کے بھائی نے اپنا نام کھودا تھا۔ مگر اوس کے تعجب اور خوشی کی کچھ انتہا نہ رہی جب اوس نے دیکھا کہ درخت کی چھال پر اونہی ہاتھوں کے کھودے ہوئے تازہ نشان موجود تھے۔ پہلے نام کے نیچے حسب ذیل الفاظ موجود تھے جن کو کندہ کئے ہوئے چند گھنٹے سے زیادہ نہ گذرے تھے۔

یوجین
۱۰ رمئی ۱۸۳۸ء

رچرڈاس نقش کو دیکھکر بے اختیار کہہ اوٹھا "ریا میرے اللہ تو یہ سب واقعہ سچ تھا خواب نہ تھا"

یہ کہکر وہ اوس تپائی پر جو دونوں درختوں کے درمیان بچھی ہوئی تھی بیٹھ گیا اور زار و قطار رونے لگا۔

اڑتیسوان باب

ایک نامبارک ملاقات

پانچ مہینہ گذر گئے اور اوائل اکتوبر مین رچرڈ کو کاونٹ الٹرانی کے ہان سے پھر چند دن کی دعوت آئی - اس دعوت کے آنے سے رچرڈ کو بے انتہا مسرت ہوئی اور دوسرے ہی دن وہ رچمنڈ کو سدھارا -

کاونٹ نے نہایت تپاک اور گرمجوشی سے اوس کا خیر مقدم کیا - کاونٹ کی بی بی نے کہا کہ افسوس ہے کہ ہم آپ کو بلوا بھیجین - تب کہین جا کر آپ اپنی صحبت سے ہم کو عزت بخشین - اور اسابیلا نے جب اپنا ہاتھ رچرڈ سے ملانے کے لئے بڑہایا تو اوس کے لبون پر تبسم اور چہرے پر سرخی حیا نمودار ہو گئی -

کھانے کے بعد لیڈیز کے اوٹھ جانے سے پہلے کاونٹ نے رچرڈ سے کہا - "آپ سے ملنے کا مجھے بڑا اشتیاق تھا تاکہ اونہین تو اس بہانہ سے کم از کم اوس لطیفہ کے متعلق آپ سے چھیڑ چلے جسکا ذکر آپ کے چلے جانے کے بعد ہم کو بہت ہنساتا رہا - بے چارے باؤنس کو آپ نے ایسا ڈرا دیا کہ اوس کے ہوش وحواس ٹھکانے نہ رہے - اسابیلا کو خوف تھا کہ کہین آپ مین اور ڈیسپر مین ڈوئل کی جنگ نہ چھڑ جائے لیکن ہمین یہ نہ معلوم ہوا کہ اس جھگڑے کی ابتدا

کیون کر ہوئی ۔"

اسابیلا "اباجان آپکو شاید کسی قدر غلط فہمی ہوئی ۔ مجھکو ہرگز بھی اس بات کی طرف سے خوف نہ تھا کہ جدال و قتال تک نوبت پہونچے گی ۔ کیون کہ گو مسٹر مارکہم مین جنگجوی کی تمام صفتین موجود ہون لیکن کپتان ڈیمپر کی نسبت مجھے پورا اطمینان تھا کہ اون سے اس قسم کے نقض امن کی خطا سرزد نہ ہوگی ۔"

مارکہم "جہگڑا کیا تھا ۔ یون ہی ایک خفیف سی بات پر تکرار ہوگئی ۔ افسوس ہے کہ یہ بات آپکے کانون تک پہونچی ۔"

کاونٹ "جنگ لڑائے کا آغاز بھی تو ایک خفیف سی بات ہی سے ہوا تھا ۔ مگر یہی خفیف باتین بسا اوقات نہایت دلچسپ ہوا کرتی ہین ۔"

رچرڈ "بات یہ ہے کہ مین نے کپتان ڈیمپر کو سنا کہ اپنے رفیق کے سامنے مجھے برا بھلا کہہ رہے ہین ۔ اس کا خدا ہی کو علم ہے کہ اس بدگوئی کا مین اونکے نزدیک کسی وجہ سے سزاوار ٹھہرا ۔ بہرحال سر چیری باؤنس تو بھاگ کھڑے ہوئے اور کپتان صاحب کی کنپٹی پر مجھے دو گھونسے مجبوراً جمانے پڑے تاکہ آیندہ ذرا زیادہ وسیع الاخلاقی سے کام لین ۔"

اسابیلا اس لطیفہ پر ہنستے ہنستے لوٹ گئی اور رچرڈ کو بے انتہا خوشی ہوئی جب اوسنے اپنی آنکھون دیکھ لیا کہ دلربا اٹالین کے دل مین ڈیمپر کی ذرا بھی وقعت نہین ۔ کچھ دیر کے بعد کاونٹ نے کہا کہ "ان دونون حضرات کو دوبارہ دعوت دینے مین مجھکو اب کسی قدر تامل ہوگا ۔ مین سمجھا تھا کہ اون کی صحبت پر لطف ہوگی مگر میرا خیال غلط نکلا ۔ ایک کی بے وقوفی اور دوسرے کی بناوٹی اکڑفون سے میرا تک

مین دم آگیا تھا۔ اور جب وہ یہان سے رخصت ہوئے تو مین نے شکر کیا۔ بھر حال آجکل مین اپنی توجہ ایک معاملہ خاص پر مصرف کر رہا ہون۔"

کاونٹس "ان کا ارادہ ہے کہ ایک انگریزی کمپنی مین بطور سرمایہ دار کے شریک ہون۔ مسٹر مارکھم ہم اجنبیون کو یہ دیکھکر حقیقت مین تعجب ہوتا ہے کہ آپکے ملک مین کسی آسانی سے لوگ بے شمار دولت پیدا کر لیتے ہین۔"

کاونٹ ۔(آہ بھرکر) "اٹلی کی تجارت پر تو پانی پھر گیا۔ افسوس۔"

رچرڈ "اگرچہ آپکا تجربہ وسیع ہے لیکن میری رائے ناقص مین آپکو منصوبہ بازون اور دھوکہ دینے والون کے دام تزویر سے بچنے کے لئے بہت کچھ سوچ بچار اور احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔"

کاونٹ "اجی اس کی طرف سے تو بالکل بے فکر رہیئے جس شخص نے بہت بڑی دولت کمانے کے متعلق بعض تجاویز میرے سامنے پیش کی ہین وہ بہت راست باز اور معاملہ کا نہایت کھرا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ مجھکو اس بات کا اندیشہ ہے کہ اٹلی کی سیاسی حالت مجھکو بقیۃ العمر جلاوطن رہنے پر مجبور کرے گی۔ ایسی حالت مین میری دلی آرزو ہے کہ جو کچھ بچا سوچکا ہے میرے پاس ہے اوسکو ایسے کام مین لگاؤن کہ میری بیٹی فارغ البال ہو جائے۔"

اسابیلا (آنکھون مین آنسو بھرلاکر) "ابا جان آپ اچھی طرح سے جانتے ہین کہ مین تھوڑے پر بھی قانع ہو سکتی ہون۔"

رچرڈ "شاید مین آپ کو پہلے بتا چکا ہون کہ مین اپنی جائداد کا زیادہ تر حصہ ایک بدمعاش کی ریشہ دوانیون اور منصوبہ بازیون کی وجہ سے کھو بیٹھا۔ ایسی حالت مین

مین تو اون تمام تجویزون کو جو ہمین حقیقت کو چھوڑ کر وہم کے پیچھے پڑنے کی صلاح دین شبہ کی نگاہ سے دیکھتا ہون۔

"آپکے پاس خدا کا دیا سب کچھ موجود ہے اور اپنے وطن سے دور رہ کر بآسایش و مسرت تمام اپنی زندگی بسر کرنے کی آپ مین مقدرت ہی۔ پھر کیون بیشمار دولت کی تلاش مین آپ اسقدر پریشان اور سرگردان ہو رہے ہین؟"

اسابیلا نے رچرڈ پر احسان بھری نگاہ ڈالی اور کاونٹس کے دل مین بھی رچرڈ کی وقعت بہت کچھ بڑھ گئی۔ بات اصل مین یہ تھی کہ مان ہیٹون کو کاونٹ کے ان تجارتی منصوبون سے دلی اختلاف تھا اور یہی وجہ تھی کہ جب اونہون نے اپنے مہمان کو اپنا ہمصغیر پایا تو اون کو نہایت خوشی ہوئی۔

کاونٹ "میرے خیال مین ہر شخص کا یہ فرض ہے کہ جو جائداد اوس کو ترکہ مین پہونچنے والی ہے اوس کی مالیت کے بڑھانے مین حتی الامکان کوشش کرے چونکہ میری جاگیر جو کنٹکیکا لا مین تھی ضبط ہو چکی ہے اور میرے پاس اس وقت صرف کسی قدر نقد رقم موجود ہے لہذا مین نے عزم کر لیا ہے کہ اس رقم کا بیشتر حصہ ایک ایسے کام مین لگاؤن جس سے بے انتہا نفع ہو"

رچرڈ "لیکن یہ تو فرمایئے کہ جس کام مین آپ روپیہ لگانا چاہتے ہین اوسکی نوعیت کیا ہے؟"

کاونٹ "لندن اور مانٹانی بایہ تخت کسٹلیکا لا کے درمیان تجارتی جہازون کے ایک سلسلہ کا قیام۔ لگہارن اور سوٹیا ویکیشیا کی تمام تجارت اس تجویز سے ہمارے حصہ مین آجائیگی اور مانٹانی اٹلی کا بہت بڑا تجارتی بندرگاہ بن جائے گا"

رچرڈ "یہ تجویز بظاہر تو نافع معلوم ہوتی ہے اور ممکن ہے کہ آپ کے تجربہ کی بدولت اون امیدون کو پورا کرے جن سے آپکا دل لبریز ہے - کسی ایسی تجویز مین سرمایہ صرف کرنا اس سے بدرجہا بہتر ہے کہ اون پرخطر اور موہوم منصوبون مین روپیہ ڈبو دیا جاے جن مین بجز جدت کے اور کوئی پہلو خوبی کا نہین ہوتا"

رچرڈ کی یہ تقریر سنکر کاونٹ ازراہ کامیابی واطمینان تبسم ہوا اور اپنے نوجوان دوست کو اپنا ہمراے بنانیکے پر دل مین بہت خوش ہوا -

دوسرے دن کاونٹ السٹرائی لندن کو سدھارا اور کہین شام کو واپس آیا - کھانے کے بعد جب وہ رچرڈ کے ساتھ اکیلا بیٹھا ہوا کلارٹ پی رہا تھا تو اس نے رلز کے طور پر اپنے رفیق سے یہ بات کہی "مین نے آج صبح اس کام کو شروع کر دیا بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ

درین دریاے بے پایان درین طوفان موج افزا
دل افگندیم بسم اللہ و مجریہا و مرسیہا

مین نے ضروری رقم اپنے شریک کے حوالہ بھی کر دی ہے - اس شریک کا نام مسٹر گرین وڈ ہے - تجویز کو عملی صورت مین لانے کے لئے وہ فوری کارروائی شروع کر دیگا لیکن اس کاروبار مین چند دن تک کاونٹس اور اسابیلا سے نہین کرنا چاہتا کیونکہ تجارتی معاملات مین عورتون کو ہمیشہ وسوسے اور خوف دامنگیر ہوا کرتے ہین"

رچرڈ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا یہ سوچ کر کہ جو ہونا تھا وہ ہو چکا اور اس لئے کاونٹ کو خواہ مخواہ ایسے خدشون مین ڈالنا جو آخر مین چلکر شاید بے بنیاد ثابت ہون مناسب نہ ہوگا - رچرڈ نے اس بار مین فی الحال کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا -

اس واقعہ کو کئی ہفتہ گذر گئے۔ رچرڈ ابھی تک ہیمسٹڈ ہی مین تھا۔ کاونٹ اور اوسکی کنبہ سے جو واقفیت رچرڈ نے پیدا کی تھی وہ بتدریج ایسی گہری ہوگئی تھی۔ کہ ان لوگون کے ملنے سے اوسے ایک خاص قسم کی مسرت ہونے لگی۔ کاونٹ اوس کو بیٹے کی طرح چاہتا تھا۔ کاونٹس کو اوسکی صحبت اس لئے دل خوش کن اور روح آسا معلوم ہوتی تھی کہ وہ جرمن لٹریچر اور تاریخ پر نہایت سلجھی ہوئی تقریر کرسکتا تھا اور جب ماں باپ کی حوصلہ افزائی کی یہ کیفیت تھی تو ممکن نہ تھا کہ بیٹی کے طرز عمل مین مغائرت ہو۔ اسابیلا کا ظاہر و باطن ایک تھا اور کوئی لگی لپٹی بات اوسے نہ آتی تھی۔ اس لئے رچرڈ کو وہ بہت جلد اپنے خاندان کا نہایت قریبی دوست سمجھنے لگی۔ جب کبھی رچرڈ گھر کو پلٹنے کا قصد ظاہر کرتا اور کہتا کہ مین اپنے فیاض منش و عنایت کیش میزبانون کی تواضع سے بہت زیادہ فائدہ اوٹھا رہا ہون اور کاونٹ اور اوسکی بی بی باصرار تمام ملتجی ہوتے کہ رچرڈ چندے اور اونکا مہمان رہے تو اسابیلا بھی کوئی نہ کوئی وجہ اپنی طرف سے ایسی پیش کردیتی جس سے اوسکو چند دن اور ٹھہرنے کا بہانہ ملجائے۔ رچرڈ کو بھی چونکہ کوئی اور شغل نہ تھا لہذا خفیف سے اصرار پر بھی وہ اس مکان مین رہنے پر راضی ہوجاتا جس کے مکین اوس کے ساتھ مہربانی سے پیش آتے تھے اور جہان دلچسپی و کشش کا ایک ایسا مرکز موجود تھا جو آئے دن نئے حسن کا زیور پہنکر ظاہر ہوتا تھا اور نت نئے جادو ڈالتا تھا۔

ایک دن دسمبر کے وسط مین صبح کے وقت رچرڈ اوس بڑی سڑک پر جو کاونٹ کے مکان کے پاس سے ہوکر گزرتی تھی اسابیلا کے ساتھ ٹہل رہا تھا کہ ناگاہ اوس کی نظر ایک اجنبی پر پڑی۔ یہہ شخص جو نہایت کریہ المنظر اور بدقوارہ تھا کسی قدر فصل سے ان دونون کے پیچھے پیچھے آرہا تھا۔ رچرڈ کو پہلے یہ خیال ہوا کہ اس شخص کا بھی رستہ

شاید وہی ہو جو ہمارا ہے۔ اِس لیے اوس نے اسابیلا سمیت ایک دوسری پگڈنڈی اختیار کی لیکن کچھ دیر کے بعد جو مڑ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ اجنبی اب بھی اون کے پیچھے پیچھے آرہا ہے۔ اس شخص کے پھٹے پُرانے کپڑے۔ میلے الجھے ہوئے بال۔ ہفتہ بھر کی بڑھی ہوئی ڈاڑھی۔ غلیظ اور ناپاک جسم۔ اور ہیبت ناک چہرے کے دیکھنے سے رچرڈ کو بے اختیار تشویش پیدا ہوئی۔ اس وقت اوس کو یکایک اپنا خواب یاد آگیا جس سے اوس کے بدن پر تھرتھری چھا گئی۔

رچرڈ نے ارادہ کر لیا کہ اس شخص سے پوچھنا چاہیئے کہ آخر میرے پیچھے آنے مین تیرا مقصد کیا ہے۔ یہ بات جی مین ٹھان کر اوس نے اسابیلا کو ایک نزدیک کے رستہ سے گھر پہونچا دیا اور خود اجنبی سے جو ابھی تک اوس کے پیچھے پیچھے آرہا تھا دوچار ہونے کی غرض سے واپس چلا آیا۔ اجنبی نہایت خیرہ چشمی اور بے باکی کے ساتھ اوس کی طرف بڑھتا ہوا چلا آیا اور جب اوس مین اور رچرڈ مین چند گز کا فاصلہ رہ گیا تو پکارا "کہو بیٹھے اچھے تو ہو۔ کیا پرانے یارون کو اسی طرح بھول جایا کرتے ہین؟

رچرڈ۔ (مردہ فروش کو پہچان کر اور مارے خوف کے زرد پڑ کر) "ایں! انتھونی کیا تم ہو؟"

مردہ فروش "ہان مجھ بیچارے ہی کا نام ٹوٹی ٹڈکنس ہے۔ مگر اوّل میری ایک دو باتون کا جواب دے لو۔ سب سے پہلے تو یہ بتاؤ کہ آج کل تم کرتے کیا ہو؟ اِس کے بعد یہ بتاؤ کہ اس مکان مین کون رہتا ہے؟ اور لگے ہاتھہ یہ بھی کہہ ڈالو کہ وہ لڑکی کون تھی جس کے ساتھہ تم ابھی ابھی ٹہل رہے تھے؟"

رچرڈ (اس بدمعاش کو نفرت آمیز حقارت سے دیکھہ کر) "تم ہو تے کون ہو

ایسے منھ پھٹ بنکر مجھ سے یہ سوال کرنیوالے ؟"

مردہ فروش - (نہایت شوخ چشمی سے) "اچھا اگر تم مین ان سوالون کے جواب دینے کی تو فیق نہین ہے تو تھوڑی سی زحمت گوارا کرکے مین خود دریافت کیے لیتا ہون" یہ کہہ کر مردہ فروش نے کاونٹ کے مکان کا رخ کیا -

رچرڈ - (قدم بڑھاتے ہوئے مردہ فروش کے پیچھے جاکر اور اوس کو روک کر) "کمبخت ! آخر تیرا مطلب کیا ہے ؟ تو نہین جانتا کہ یہ مکان پاک اور متبرک ہے اور اس مین سچائی - عصمت اور آبرو رہتی ہے - اگر اس مکان کے رہنے والون کو تو نے ذرا بھی جتایا کہ تو کون ہے تو تجھے دھکے دے کر باہر نکال دیا جائے گا -"

مردہ فروش - (تلخی سے) "آہ ! اس بتاؤ کا تو مین اس مسیحی سرزمین مین جو بائبلون اور پادریون کا گھر ہے ہمیشہ سے عادی ہون" (پھر اپنے اصلی ڈھٹائی کے لہجہ پر عود کرکے) "بہرحال مین پہلے اس گھر کے رہنے والون سے جاکر خیرات مانگون گا اور رونی کا ٹکڑا مل جانے پر بیان کرون گا کہ جو جنٹلمین اس گھر والی نوجوان خاتون کے ساتھ ابھی ابھی ٹہل رہا تھا وہ نیوگیٹ مین میرے ساتھ قید رہ چکا ہے - اس سے اس گھر کی سچائی عصمت اور آبرو وغیرہ کے برقرار رہنے مین زیادہ مدد ملیگی" یہ کہہ کر مردہ فروش نے پھر کاونٹ کے مکان کی راہ لی -

رچرڈ - (آپ ہی آپ) "خدا اس بدمعاش کو غارت کرے - یہ اب مجھے برباد کرکے رہیگا"

رچرڈ نے مردہ فروش کو پکڑ کر دوبارہ ٹھہرایا جس پر اوسنے کہا - "کہو اب کیا چاہتے ہو - کیا مجھکو اختیار نہین کہ جدہر چاہون جاؤن ؟"

رچرڈ۔ (خواب کے واقعات کی یاد سے پوری طرح متاثر ہوکر) "تم سے ایسے کمینہ پن کی تو اُمید نہین ہوسکتی کہ جاکر میرا راز فاش کردو اور ہمیشہ کے لئے میری خوشی مجھ سے چھین لو"

مردہ فروش "جب تم کُتّے کی طرح مجھے دھتکارتے ہو اور اس حقارت اور نفرت کے ساتھ مجھ سے پیش آتے ہو تو کوئی وجہ نہین کہ مجھے تمہاری ذرا سی بھی پرواہ ہو"

رچرڈ۔ "میرا حقیقت مین یہ مقصد نہ تھا کہ ۔"

مردہ فروش۔ (وحشیانہ لہجہ مین) "ایسی تیسی اس معذرت کی ۔"

رچرڈ۔ "خدا کے لئے کہو کہ آخر چاہتے کیا ہو۔ کیا مجھ سے کسی قسم کی مدد چاہتے ہو"

رچرڈ اس وقت عجب سراسیمہ اور مضطرب الحال ہو رہا تھا اور اوس کے دل مین طرح طرح کے الم ناک اور درد انگیز خیالات گذر رہے تھے۔ اوسے اپنے تصور مین ابھی سے یہ نظر آرہا تھا کہ میرا راز آشکارا ہو گیا ہے۔ کاونٹ کے مہمان نواز مکان سے نکالدیا گیا ہون۔ اسابیلا مجھ سے جدا ہو گئی ہے اور آیندہ ملاپ کی کوئی صورت نہین۔ اور مجھکو ملامت کی جارہی ہے کہ کیون مین نے ایک پاکباز اور نیک نہاد خاندان کو اپنی نجس صحبت سے ملوث کیا۔ اس قسم کے مصائب خیز واقعات کا تخیل بھی ایسا تھا جس کے برداشت کرنیکی اوس مین تاب نہ تھی۔ اور اگر کوئی دوسرا بڑے سے بڑا نقصان بھی اوٹھا کر وہ واقعات مذکور کا ردعمل کر سکتا تو ایسا کرنے مین اوسے ذرا تامل نہ ہوتا۔

غرضکہ مردہ فروش نے اوس کی بے چینی دیکھ کر کہا "جس چیز کو تم مجھے ازراہ

نحاوت نہ دیتے وہی اب بہ تقاضائے خوف تم کو دینی پڑے گی۔ لیکن مجھے اس سے کیا۔ مردہ بہشت مین جائے یا دوزخ مین مجھے حلوے اور مانڈے سے کام۔"

رچرڈ۔ "تمہین چاہیئے کیا؟ مگر آؤ ذرا دور چلکر باتین کرین۔ ممکن ہے کہ وہ لوگ ہمین کھڑکیون مین سے دیکھ لین۔"

مردہ فروش (تند ہو کر طنز کی راہ سے) "پڑے دیکھا کرین مین کیا پرواہ کرتا ہون اپنے ساتھ کے قید کاٹے ہوئے رفیق سے باتین کرنے مین میرا چال چلن مشتبہ ہونے سے رہا۔"

اس شخص کے وضع و انداز اور شکل و شباہت مین کوئی شے ایسی تھی جس کی وجہ سے دیکھنے والون کو بے اختیار نفرت پیدا ہوتی تھی۔ اوس کا موت کا تصور دلانے والا چہرہ۔ اوس کے کالے سیاہ گل مچھے۔ اوسکی گھنی بھوین۔ اوس کی ترچھی نگاہین اور اوس کا خوفناک عرف یہ سب کے سب ملکر اوسکو نفرت انگیز اور حقارت خیز بناتے تھے۔ ایسے ناپاک خبیث کے جسم کو مس کرنا ہی مینڈکون کے ایک رینگنے سے جھول مین ہاتھ ڈالنے کے برابر تھا لیکن اوس کے طنز و طعن کا سننا تو بالکل ہی ناقابل برداشت تھا۔ رچرڈ نے جب اوس کے یہ طنز آمیز فقرے سنے تو پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

مردہ فروش نے جب دیکھا کہ رچرڈ اوس کے ڈھب پر آگیا ہے تو بولا "سنو۔ اگر تم بھلمنساہت کے ساتھ مجھ سے پیش آؤ تو مین تم سے واجبی مطالبہ کرون گا اور زیادہ نہ ستاؤنگا۔ آؤ اس مکان سے کچھ دور چلکر باتین کرین تاکہ معاملہ اطمینان سے طے ہو جائے۔"

رچرڈ اس بدمعاش کے ہمراہ کچھ دور گیا اور جب کاونٹ کا مکان درختوں کے آڑ مین غائب ہو گیا تو دونون ٹھیر گئے۔ اس وقت مردہ فروش نے یکایک پلٹ کر رچرڈ سے یہ سوال کیا "تم غالبًا جانتے ہوگے کہ مین کیا چاہتا ہون"

رچرڈ "روپیہ چاہتے ہو اور کیا چاہتے ہو"

مردہ فروش "ہان روپیہ۔ مین جانتا ہون کہ جب تم نیو گیٹ مین تھے تو تم کو بہت بڑی جائداد ملنے کی توقع تھی۔ غالبًا اس وقت تک سب روپیہ تو نہ اڑا چکے ہوگے"

رچرڈ۔ (اندوہ گین آواز مین) "میری قید کے زمانہ مین میرے ولی نے میرا روپیہ بعض تجارتی منصوبون مین لگا دیا جن مین ناکامیابی ہوئی اور مین بالکل برباد ہو گیا"

مردہ فروش "مین زیادہ سختی نہین کرتا۔ مین جانتا ہون کہ تمہارے پاس ایک عالی شان مکان اور اوس سے متعلق ایک بہت بڑا مقطع ہے"

رچرڈ "خدا گواہ ہے چند ایکڑ زمین سے زیادہ نہین"

مردہ فروش "ان بہانون بتون سے مین تمہارے دم مین نہین آیا جاتا۔ زیادہ باتین بنانے سے کوئی فائدہ نہین۔ معاملہ کی کوئی بات ہونی چاہیئے۔ اس وقت میرا ہاتھ تنگ ہے اور مین نہین جانتا کہ روٹی کما کھانے کی کونسی فوری تدبیر اختیار کرون پہلے مردے کھودنے کا کام مل جایا کرتا تھا اب وہ بھی نہین ملتا"

رچرڈ "مین نے اپنی جائداد کے تلف ہونے کے متعلق جو کچھ تم سے بیان کیا ہے اوس کا حرف حرف سچ ہے۔ اس وقت میری سالانہ آمدنی دو سو پاونڈ سے زیادہ نہین"

مردہ فروش ۔" خیر مین فیاض بنتا ہون اور تم پر تشدد نہین کرتا۔ بالفعل مجھکو تم صرف ۔"

رچرڈ (بات کاٹ کر) "بالفعل! مین اگر تم کو کچھ دونگا تو اس شرط پر دونگا کہ آیندہ کبھی مجھکو دق مت کرو۔"

مردہ فروش (اس خیال سے کہ وعدہ کرنے سے اوسکا ایفا کبھی لازم نہین آسکتا) "خیر یون ہی سہی۔ مجھکو پانچ سو پاؤنڈ دیدو۔ تو پھر کبھی تمہارے پاس نہ آؤنگا۔"

رچرڈ "پانچ سو پاؤنڈ! مجھ سے اس قدر روپیہ کا انتظام نہین ہوسکتا۔"

مردہ فروش (عزم کے لہجہ مین) "اس سے ایک کوڑی کم نہ لونگا۔"

رچرڈ "مین سچ کہتا ہون کہ مجھ سے تمہارا مطالبہ پورا نہین ہوسکتا۔ میرے پاس اسقدر رقم موجود نہین۔ اور کسی سے ادھار بھی نہین لے سکتا۔ تم مجھکو اسطرح کیون ستاتے ہو مین نے تمہارا کیا بگاڑا ہے۔ مجھے برباد کرکے تمہین کیا مل جائیگا اور اگر مین اپنے ہمچشمون مین عزت اور آبرو کے ساتھ مل بیٹھون گا تو تم کو کیا نقصان ہوگا۔ (جوش مین آکر) اور معاش تجھے کیا حق حاصل ہے اور وہ کونسا قانون ہے جسکی رو سے تو یہ روپیہ یا جیانہ طریقے پر یا بالجبر مجھ سے استحصال کرنے کی کوشش کررہا ہے؟"

ان الفاظ کے سننے سے مردہ فروش کے چہرہ پر جو عجیب کیفیت طاری ہوئی اوس کو نہ قلم بیان اور نہ مصور اپنے پردہ پر منتقل کرسکتا ہے۔ معلوم ہوتا تھا کہ وہ نہین جانتا کہ رچرڈ کی ان باتون پر قہقہہ مارکر ہنسے یا خود رچرڈ پر گالیون کا جھاڑ باندھ دے۔ مگر اس موقعہ پر اوس نے یہ دونون باتین کرنین کا ایک کے ترک کرنے سے اوس کا طرز عمل کہین ناقص نہ رہ جائے چنانچہ پہلے تو وہ وحشیانہ ہنسی

اور طعن و تعریض کی راہ سے بے تحاشا ٹھٹھا مار کر ہنسا اور اوسکے بعد ایسی ایسی بیہودہ بہتیان بیچارے رچرڈ پر کہین اور ایسے ایسے ناگفتہ بہ آوازے اوسپر کسے کہ وہ کانپ اوٹھا۔ کچھ دیر کے بعد اس خبیث کا پیٹ گالی گلوچ سے خوب بھر چکا تو رچرڈ سے اوس نے اسطرح خطاب کیا۔

"تم معلوم کرنا چاہتے ہو کہ کس قانون اور کس استحقاق کی رو سے مین تم سے روپیہ مانگتا ہون۔ لو مین تمکو بتائے دیتا ہون۔ میرا قانون وہی ہے جو تمام دنیا مین مروج ہے یعنی زبردستون کا زیردستون کو ستانا۔ اور میرا حق بھی وہی ہے جو تمام دنیا مین برتا جاتا ہے یعنی اوس شخص کا حق جو ایک شے پر اس وجہ سے متصرف ہو جاتا ہے کہ کسی کی مجال نہین کہ اس تصرف سے اوسکو باز رکھ سکے۔ اب تم میرا مطلب سمجھے۔ اگر نہین سمجھے تو کچھ اور بھی سن لو۔"

رچرڈ "وہ بھی کہہ ڈالو۔"

مردہ فروش "مجھے یون ہی سا خیال ہوا تھا کہ جس لڑکی کے ساتھ تم ابھی ابھی ٹہل رہے تھے اوس سے تم شادی کرنے کا قصد رکھتے ہو۔ تمہاری وضع انداز اور باتون نے میرے اس خیال کو یقین کی حد تک پہونچا دیا۔ اب سنو۔ مجھے پانچ سو پاؤنڈ چاہئین۔ اگر تم چاہتے ہو کہ تمہاری محبوبہ کو تمھاری سرگذشت نہ معلوم ہو تو میری یہ شرط پوری کر دو۔"

رچرڈ "مین تم سے قسمیہ کہتا ہون کہ میرے پاس اس قدر رقم موجود نہین۔"

مردہ فروش۔ تو پیدا کرو۔"

رچرڈ "مگر کیسے۔"

مردہ فروش ۔ "نوجوان خاتون کے باپ یا مان یا چچے یا چچی سے قرض مانگو"

رچرڈ "یہ تو کبھی نہ ہوگا ۔ ناممکن ہے کہ مین اسطرح روپیہ بہم پہونچاؤن"

مردہ فروش "تم نے کہا تھا کہ چند ایکڑ زمین ابھی تک تمہارے پاس موجود ہے ۔ اگرچہ میرا خیال ہے کہ زمین تمہارے پاس بہت زیادہ ہے لیکن بالفرض تمہارا بیان صحیح بھی سمجھا جاے تاہم انہین چند ایکڑ کی کفالت پر تم بہ آسانی میرے کے رقم مطلوبہ قرض لے سکتے ہو"

رچرڈ "جس سے میری آمدنی اور بھی کم ہو جائے گی"

مردہ فروش "کیون خواہ مخواہ کے لئے حجت کر رہے ہو ۔ یا تو اقرار کرو کہ ہان دیتا ہون اور یا دو ٹوک جواب دو ۔ یہ تم جانتے ہی ہو کہ اگر لڑکی بغل گرم کرنے کے قابل ہے تو پانچ سو پاونڈ اوسکی ایڑی چوٹی پر قربان کئے جا سکتے ہین"

مردہ فروش کے منھہ سے اسا بیلا کا ذکر ایسے ناپاک الفاظ مین سنکر رچرڈ کانپ اوٹھا اور اوسے ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک خوفناک اور نفرت انگیز سانپ اپنا زہر کسی خوشرنگ اور خوشبودار پھول پر ٹپکا رہا ہے ۔ چنانچہ فرط حقارت سے اوس نے کہا "جس نوجوان خاتون کو تم نے میرے ہمراہ دیکھا تھا اوسکا ذکر اس ناپاک طریقہ پر خدا کے واسطے مت کرو ۔ اگر تم مین کچھ بھی انسانیت ہے تو موقعہ پہچانو"

مردہ فروش "روپیہ بھی دوگے یا نہین"

رچرڈ "مین تمکو دو سو پاؤنڈ دونگا ۔ اس سے زیادہ نہین دے سکتا ۔ اور نہ اس سے زیادہ اپنی جائداد کی کفالت پر قرض لونگا"

مردہ فروش "منظور نہین ۔ لونگا تو پورے پانچ سو پاؤنڈ لونگا ۔

نہین تو ایک پھوٹی کوڑی بھی نہ لونگا"

رچرڈ۔ (طوعاً وکرہاً) "روپیہ ملنے کے لئے کچھ دن چاہئین"

مردہ فروش۔ "اس کی فکر نہین۔ اس وقت جو کچھ بھی تمہارے پاس موجود ہو وہ دو۔ باقی رقم جس دن اور جس جگہ کہو گے مین پھر ملے لون گا"

رچرڈ نے جیب سے بٹوا نکالا۔ دیکھا تو سترہ اشرفیان تھین۔ ان مین سے دو تو اوسنے اپنے پاس رکھ لین اور پندرہ مردہ فروش کے حوالے کین جس نے نہایت خوشی سے انہین اپنی جیب مین ڈال لیا اور کہا "یہ ہے معاملہ کی بات۔ اور اس سے اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ تم اپنی بات کے پکے ہو۔ اب باقی رقم مجھکو کب اور کہان ملے گی؟"

رچرڈ۔ "دو ہفتہ کے بعد مین تم سے لندن مین جہان کہو گے ملونگا"

مردہ فروش۔ "اچھا دو ہفتے کے بعد ہی سہی۔ کبھی ڈارک ہاؤس (سیہ خانہ) کو گئے ہو جو محلہ تجنل گرین مین واقع ہے؟"

رچرڈ۔ (اس نام کو خوف کے ساتھ سنکر) "ڈارک ہاؤس! کس مقام کا نام ہے؟"

مردہ فروش۔ "ایک قہوہ خانہ ہے جس کسی سے بھی اس کا پتہ پوچھ لینا۔ تو اوگے آج کے پندرہویں دن مین شام کے آٹھ بجے تمہارا وہان انتظار کرونگا۔ اگر مجھے آنے مین کچھ دیر ہو جائے تو تم انتظار کر لینا۔ اور اگر اوس رات مین نہ آسکون تو شب آیندہ تو ضرور ہی آؤن گا۔ دیکھو اس وعدہ کے ایفا پر تمام باتون کا دارومدار ہے"

رچرڈ۔ (ہاہی کے لہجہ مین) "مین اپنے عہد پر ثابت قدم رہون گا۔ لیکن تم تو اپنے اقرار سے نہین پھروگے؟"

مردہ فروش "ایسی چپ سادہون گا کہ گونگے بھی شرما جائین اور اگر اتفاقیہ طور پر تم سے کہین رستہ مین مٹ بھیڑ ہو جاے گی تو بالکل انجان بن جاؤن گا۔ اچھا اور رخصت ہوتے ہین"

یہ کہہ کر مردہ فروش لندن کی طرف چلدیا۔ رچرڈ کھڑا ہوا اوس کی طرف دیکھتا رہا یہان تک کہ سڑک کے ایک موڑ پر پہونچکر وہ اوس کی نظر سے غائب ہوگیا۔

اب رچرڈ کی جان مین جان آئی۔

انتالیسوان باب

مسٹر گرین وُڈ

جن واقعات کا فصل گذشتہ مین ذکر ہوا ہے اون کو دس دن گذر گئے۔ ایک روز شام کے چھ بجے کے قریب ایک خوشنما کبرلٹ وضع کی گاڑی ایک مکان کے سامنے آ ٹھہری جو اسپرنگ گارڈنز مین واقع تھا۔ کوچبان کے برابر ایک کم سن لڑکا جسکا قد دستی چھڑی سے زیادہ نہ ہوگا بیٹھا ہوا تھا۔ گاڑی کے رکتے ہی یہ نوخیز خادم بندر کی طرح کوچ بکس سے کودا اور دروازہ پر زور سے دستک دینے لگا تھوڑی دیر یک ملازم نے جو وردی پہنے ہوے تھا اندر سے دروازہ کھولا۔ اور اب گاڑی مین سے ایک خوش وضع وخوش پوش جنٹلمین جس کی عمر چھبیس ستائیس سال کے قریب ہوگی اترا

یہ جنٹلمین گاڑی سے اترتے ہی سیدھا اپنے مطالعہ کے کمرہ مین گیا۔ وہان پہونچکر اوس نے ایک چیک بک نکالی اور اپنے بنک کے نام ایکہزار پاونڈ کا چیک بجی لارڈ سٹرلنگ ڈن لکھہ کر ایک لفافہ مین بند کیا اور اپنے مستعد ملازموں مین سے ایک کے ہاتھہ فوراً لارڈ موصوف کے پاس بھجوا دیا۔ یہ رقم اس جنٹلمین نے سہ پہر کے وقت کسی رشتہ طرفین لارڈ سٹرلنگ ڈن کے ساتھہ بازی لگاکر ہاری تھی اور چونکہ اس قرض کی تعمیل

"آبرو" تھی لہذا ممکن نہ تھا کہ فرض ادا کئے بغیر وہ کھانے پر بیٹھے یا جو تا تک اوتاری چوفیشن سے جدید ترین کارخانے مین سلا ہوا ہونے کے باعث اوسے کاٹ رہا تھا جب چمک دمک سے چکا تو ایک اور ملازم کمرہ مین داخل ہوا اور کہنے لگا "حضور مسز منگلس دیر سے آکر بیٹھی ہوئی ہین۔ تین گھنٹے ہو گئے ہون گے کسی ضروری معاملہ مین کچھ کہنا چاہتی ہین"

مسٹر گرین وڈ (یہی اس جنٹلمین کا نام ہے) "کون مسز منگلس! اخاہ اوسی فرنیچر والے کی جورو۔ اس نے تو تقاضا کرتے کرتے ناک مین دم کر دیا اس کے خاوند کے حساب کی تصفیہ کئے ہوئے ابھی ایک سال بھی نہین گذرنے پایا کہ اس نے تقاضون کی بھرمار شروع کر دی"

ملازم "حضور وہ کہتی ہے کہ اوس کا خاوند قید خانہ دیوانی کی پیادون کی حراست مین ہے"

مسٹر گرین وڈ "اچھا ہوا"

ملازم۔ مگر حضور وہ تو نہایت محنتی اور خلا ملنس آدمی ہے اور

مسٹر گرین وڈ "تو اتنا قرض اوس نے اپنے سر کیون چڑھا لیا"

ملازم "اور اوس کے پانچ بچے بھی ہین"

مسٹر گرین وڈ "یہ ادنیٰ درجہ کے لوگ بھی غضب کے کثیر الاولاد ہوتے ہین جس کے ہان دیکھو نصف درجن سے کم کا جھول نہین نظر آتا۔ مجھے ان سے سخت نفرت ہے"

ملازم (اپنا سلسلہ خطاب جاری رکھ کر) "اور اگر حضور ایک چوتھائی رقم بھی مرحمت فرمائین تو وہ آج رات ہی کو قید خانہ سے چھوٹ جائے"

مسٹر گرین وڈ ۔" مین جنوری تک چھ پنس بھی نہین دونگا ۔"

ملازم ۔" حضور اوس کی بی بی کہتی ہے کہ ایسی حالت مین وہ بالکل تباہ ہو جائیگی"

مسٹر گرین وڈ ۔" تو ہونے دو ۔ جاؤ اوس کی جورو کو مکان سے نکال دو اور لفلیور کو میرے پاس بھیجدو ۔"

تھوڑی دیر مین لفلیور جو مسٹر گرین وڈ کا فرنیچ دار دغہ تھا حاضر ہوا اور اوس سے کے فیشنبل آقا نے اوس سے کہا ۔" لفلیور کل صبح اس ناکارہ جان کو برطرف کردو ۔"

لفلیور ۔" بہت خوب سرکار ۔"

مسٹر گرین وڈ ۔" اس کی گستاخی کو دیکھو کہ مین کھانا کھانے کے لئے کپڑے پہن رہا تھا اور اوس نے آکر ایک قرض خواہ کی چٹھی میرے ہاتھ مین رکھدی ۔"

لفلیور ۔" بہت بجا ارشاد ہوا سرکار کا ۔ مین خود جان کی شکایت سرکار سے کرنیوالا تھا ۔ بڑا سازشی اور چہل فریب کرنیوالا ہے ۔ مین کل ہی سرکار کے حکم کے موافق اسکو برطرف کئے دیتا ہون اور چال چلن کا صداقت نامہ بھی نہ دونگا ۔"

مسٹر گرین وڈ ۔" ہان ٹھیک ہے ایسا ہی کرو ۔ چلو اب مجھکو کپڑے پہنا دو ۔ کیا مہمان آگئے ہین ؟"

لفلیور ۔" سرکار مسٹر چمپئر اور سر رو پرٹ ہاربرد ملاقات کے کمرے مین بیٹھے ہوئے ہین ۔"

مسٹر گرین وڈ ۔" تو چلو جلدی کرو ۔"

میز پر تین چار خط پڑے ہوئے تھے ۔ ان کو بے اعتنائی سے پڑھ کر مسٹر گرین وڈ اپنے پوشاک بدلنے کے کمرے مین گیا ۔ جہان اوس نے ایک چاندی کی سیلاچی

مین ہاتھ دہوئے - ادھر بیچارے فرنیچر والے کی بی بی اپنے پریشان روزگار خاوند کی طرف یہ کہنے کے لئے بصد حسرت ٹپکی کہ جس آخری امید کا سہارا تھا وہ بھی جاتی رہی اور اب سوائے مدیونون کے محبس کے اور کہین اوسکا ٹھکانا نہین - چنانچہ اُدھر تو دیوانی پیادے اس بیچارے کو وائیٹ کراس اسٹریٹ کے قید خانہ کو لے چلے اور ادھر مسٹر گرین وڈ اپنے پر تکلف اور سجے ہوے ملاقات کے کمرے کو اون مہمانون سے ملنے کے لئے گیا جنہین آج شام اوس نے کھانے پر بلایا تھا -

کمرے مین داخل ہوتے ہی مسٹر گرین وڈ نے اپنے مہمانون سے اسطرح خطاب کیا "سر روپرٹ آپ سے ملکر واللہ طبیعت اس قدر مسرور ہوئی کہ بیان سے باہر ہے - کہو چیچسٹر تمہارا مزاج تو اچھا ہے - تم دونون چھ مہینے تک کہان رہے تم سے ملاقات کا ہونا تھا کہ تم دونون کے دونون ہوا ہو گئے اور اتنے زمانہ کے بعد کہین آج صبح تمہاری صورت دیکھنے مین آئی"

پیرونٹ - "بھی قسم ہے جو مین یہ بھی بتا سکون کہ ہم نے اس زمانہ مین کیا کیا کیا بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ کیا کیا نہ کیا - ہم نے پہلے پیرس کی سیر کی پھر برسلس کی ہوا کھائی اور یورپ کے سب ہی مزے لوٹے"

چیچسٹر - "پیرس مین ہماری چاندی تھی - وہان کی مہ جبینون نے تو اپنے حسن کی دولت سے ہماری تواضع کی اور اونکے خاوندون نے اپنے کیسون کی دولت سے"

مسٹر گرین وڈ - (قہقہہ لگاکر) "جہان ایسے دو پرانے کھلاڑی جمع ہو جائین وہان لہو و لعب کی کیا کمی ہو سکتی ہے"

چیچسٹر - "اور اب اینجانب سے اپنے یار غار سر روپرٹ ہاربرو کے نیا رنگ جمانے

اور نئے مشغلے ڈھونڈنے کے لئے پھر انگلستان مین آموجود ہوئے ہین - تھوڑے دنون کے لئے باہر چلے جانا پر پرزے درست کرنے کے واسطے از بس ضروری ہے - اب سے دو سال پہلے قید دیوالی سے چھوٹتے ہی مین نے سیدھا پیرس کا رخ کیا - اور وہان چھ مہینہ رہ کر اور گویا نئے سر سے جنم لیکر پھر لندن آپہونچا"

مسٹر گرین وڈ "سر روبرٹ آج کھوڑ روڈ مین تمہارے حسن مجھ سے ایک ہزار پاؤنڈ کی بازی لے گئے - بیٹھے بٹھائے اتنی بڑی رقم کا نقصان ہو گیا"

بیرونٹ "تو کیا بڈھا ایسی بڑی بڑی بازیان لگایا کرتا ہے ؟"

مسٹر گرین وڈ "ہان کبھی کبھی لگا جاتا ہے - مین سمجھتا ہون کہ تمہارے تعلقات اوس کے ساتھ زیادہ اچھے نہین - کیونکہ جب مہینہ دو مہینے ہوئے - تمہارا حال مین نے اوس سے پوچھا تو بات کو ٹال سا گیا"

بیرونٹ "بات اصل مین یہ ہے کہ چونکہ مین اپنی بی بی کا غلام ہو کر رہنا پسند نہین کرتا اور نہ مجھ مین اتنی تاب ہے کہ سایہ کی طرح ہر وقت اوس کے ساتھ پھرا کرون اس لئے لارڈ اور لیڈی ٹریاردن سمجھتے ہین کہ مین اون کی بیٹی کے ساتھ تغافل کا برتاؤ کرتا ہون - مین نہین چاہتا تھا کہ اوس سے شادی کرون لیکن لیڈی ٹریاردن نے جل دیکر مجھکو پھانس لیا اور بڈھے لارڈ نے ایک بہت بڑی رقم سے میری مٹھی گرم کر دی اور اسطرح شادی ہو گئی"

بیرونٹ اگر چاہتا تو اس واقعہ پر کسی قدر زیادہ روشنی ڈال سکتا لیکن اوسنے اپنے دوست کو یہ بتانا مناسب نہین سمجھا کہ جس نوعمر اور صاحب جمال دوشیزہ

کی آبروریزی اوس نے کی تھی اوس کے باپ سے صاف لفظون مین اوس نے کہدیا تھا کہ تا وقتیکہ بیس ہزار پاؤنڈ مجھکو اپنا قرض بے باق کرنے کے لئے نہ دوگے مین تمہاری بیٹی سے شادی نہ کرون گا۔ یہہ وہی لڑکی ہے جسکا رقت انگیز خط اپنی ماں کے نام ناظرین کے سامنے اوس فصل مین پیش کیا جاچکا ہے جس مین صدر ڈاکخانہ کے بلیک چیمبر کے حالات درج کئے گئے ہین۔

مسٹر گرین وڈ۔ (کچھ دیر کے بعد سیرپورٹ سے مخاطب ہوکر) "تمہین معلوم ہے کہ تمہارے پرانی معشوقہ ڈائنا آرلنگٹن کا کیا حشر ہوا؟"

سر رو پرٹ۔ (ہنسکر) "تم بھی تو اوس کے پرانے عاشقون مین سے ہو جب تمہارا نام مسٹر مانٹیگ گرین وڈ نہ تھا بلکہ محض مسٹر جارج مانٹیگ تھا تو۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "مین نے گرین وڈ کا نام اس لئے اختیار کرلیا ہے کہ میرے ایک اسی نام کے رشتہ دار نے ایک بہت بڑی جائداد کا ترکہ میرے نام چھوڑا۔"

سر رو پرٹ۔ "یار لسے بھرے دینے ہی ہین تو انکو دو جو تمکو نہ جانتے ہون۔ یارون سے کہان چھپوگے۔ ہان ساتھرہ کا ذکر تو ہم نے چھوڑ ہی دیا۔ غالبًا وہ ابھی آرل آف وارنگٹن کے پاس ہوگی۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "مین بھی ایسا ہی سمجھتا ہون۔"

سر رو پرٹ۔ "بات تو یون ہے کہ ڈائنا کو مین ہمیشہ سے دل وجان چاہتا تھا اور اگر وہ مارکھم والا معاملہ نہ پیش آجاتا تو یقین ہے کہ اب تک میرا اور اوس کا ساتھ نہ چھوٹا ہوتا۔"

مسٹر گرین وڈ۔ (گھبراکر) "کون ہے رچرڈ مارکھم! مین نے اوس کا ذکر تو سنا ہے

لیکن آج تک دیکھا کبھی نہین۔"

سر روپرٹ "مجھے اور چیچسٹر کو اپنے بچاؤ کے لئے مجبوراً اوس کو نقصان پہونچانا پڑا۔"

مسٹر گرین وڈ۔ (اکھڑی آواز مین) "ہان۔ افسوس ہے۔ حقیقت مین بہت بڑا افسوس ہے کہ ایسا ہوا۔"

چیچسٹر "معلوم نہین اس مارکیم کا حشر کیا ہوا؟"

مسٹر گرین وڈ "مین نے سنا ہے کہ اوس کی جائداد کا اکثر حصّہ کسی خطرناک تجارتی منصوبہ مین روپیہ لگانے سے تلف ہوگیا۔ لیکن اس کی پوری حقیقت مجھکو نہ معلوم ہوئی۔"

سر روپرٹ "اور جس تجارتی جہازون والی کمپنی کا آج صبح تم ذکر کر رہے تھے اوس کا کیا ہوا؟"

مسٹر گرین وڈ "بات یہ ہے کہ ایک اطالین کا دنٹ میرے ہتھے چڑھ گیا ہے اور مین چاہتا ہون کہ اوس سے کچھ کام نکالون۔ یہ امیر جس کا نام کاونٹ الٹرانی ہے ریاست کسٹلسیکالا واقع ملک ٹلی سے فرار ہوکر یہان چلا آیا ہے۔ کسٹلسیکالا کے گرانڈ ڈیوک کے بھتیجے شہزادہ البرٹو کے ساتھ ملکر اس نے گرانڈ ڈیوک کے برخلاف کوئی سازشی کارروائی کی تھی۔ جس کی وجہ سے البرٹو کو بھی مجبوراً کسی اور ملک مین جاکر پناہ لینی پڑی۔ بہرحال اس کاونٹ الٹرانی سے میری جان پہچان ہوگئی۔ اثنائے گفتگو مین اوس نے مجھ سے بیان کیا کہ اگر کوئی شخص لندن اور مانٹانی پایہ تخت کسٹلسیکالا کے درمیان تجارتی جہازون کا ایک سلسلہ قایم کرے تو اوسکو بیشمار نفع ہو۔ اس کے بعد

اوس نے کہا کہ اگر اس قسم کی کوئی کمپنی کھڑی ہو تو مین بخوشی تمام اپنا سرمایہ اس کام مین لگاؤن - یہ سنتے ہی مین بول اوٹھا - واللہ آپ کو تو اردہوا ہے مین خود ایک عرصہ سے اس تجویز پر غور کر رہا تھا - خدا کو منظور ہے کہ یہ منصوبہ پہلے پہولے جبھی تو دو سرمایہ والے شخصون کے دلون مین ایک ساتھہ اس کا خیال اوس نے پیدا کیا میری یہ بات سن کر کاونٹ کی باچھین کھل گئین اور ایک بہت بڑی رقم وہ اس خیالی منصوبہ کے لئے میرے حوالے کر بھی چکا ہے"

اس وقت ایک نوکر نے آکر کہا کہ کھانا تیار ہے - تینون جنٹلمین اٹھہ کر کھانے کے کمرے کو گئے - کھانے مین ہر طرح کی نعمتین موجود تھین - شراب کے نہایت پرانے اور نہایت قیمتی قرابے اس موقعہ پر نکالے گئے اور کھانے والون نے تمام لذایذ کا حق پوری طرح ادا کیا - اثنائے طعام مین شراب ارغوانی کے جان پرور دور کی طرح لطایف وظرایف کا دور بھی چلتا رہا - بیرونٹ کی خوش مزاجی اور لطافت طبع کا آفتاب اس وقت نصف النہار پر تھا - مسٹر چمپیٹر نے اپنی بذلہ سنجی وطراری سے اپنے دونون رفیقون کے پیٹ مین ہنسا ہنسا کے بل ڈالدیے - اور مسٹر گرین وڈ نے تجارتی جہازون والی کمپنی کے متعلق تجاویز کے پل باندہ دیئے اور تمام مراتب کی توضیح کے بعد اپنے دونون ساتھیون سے اس طرح خطاب کیا -

"میری یہ دلی خواہش تھی کہ تم دونون کو اس کمپنی کے ڈائرکٹرون مین شریک کرتا لیکن مجھکو معلوم ہوا ہے کہ یہی رچرڈ مارکہم جس کا ذکر ہم ابھی ابھی کر رہے تھے کاونٹ کے ہان آتا جاتا ہے - اگر اوسنے کہین تمہارے نام اس کمپنی کے چلانے والون مین دیکھہ پائے تو فوراً ہی بھانڈا پھوڑ دے گا اور اوسوقت کاونٹ اوس پندرہ ہزار پاونڈ کی

رقم کا مجھ سے مطالبہ کرنے لگے گا جو مجھکو اوس کی طرف سے وصول ہو چکے ہین"

چیچسٹر" میری رائے مین تو مناسب یہ ہوگا کہ کاونٹ کے نام ایک گمنام چیٹھی اس مضمون کی لکھی جائے کہ مارکھم عدالت اولڈ بیلی کا سزا یافتہ ہے"

گرین وڈ" ہرگز ایسا نہ کرنا چاہئے بیچارہ کو تمہارے ہاتھون پہلے ہی کیا کچھ کم نقصان پہونچ چکا ہے؟"

چیچسٹر" تمکو اوسکی حمایت کی کیا ضرورت ہے۔ تم نے تو ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہا تھا کہ آج تک تم نے اوسکو دیکھا بھی نہین"

گرین وڈ۔ (سختی کے لہجہ مین) "مین اپنے اوسی قول پر اب تک قایم ہون۔ مگر آپ دونون صاحب دل کے کانون سے سن رکھین کہ اگر آپ صاحبون کو ان مضمون مین میرے ساتھہ شریک ہونے اور میرا ہاتھہ بٹانے کی خواہش ہے (اور یہ آپ اچھی طرح جانتے ہین کہ یہ کام کچھہ میرے ہی کرنیکے ہین) تو بہتر ہوگا کہ مسٹر رچرڈ مارکھم سے آپ کسی قسم کا تعرض نہ کرین۔ بعض خانگی وجوہ ایسی ہین کہ مین رچرڈ مارکھم کو فائدہ پہونچانے کا خواہشمند ہون چہ جائیکہ میری ذات سے اوس کو نقصان پہونچے"

بیرونٹ" مین آپ کے نیک ارادون مین حارج ہونا نہین چاہتا"

چیچسٹر" نہین"

گرین وڈ" اور چونکہ یہ امر ممکن نہین کہ تم اس جہازرانی والی کمپنی مین شریک ہو سکو لہذا مین تمکو ایک اور فائدہ مند معاملہ مین جسکا تعلق ایک مہاجن سے ہے شریک بناؤن گا۔ اصل بات یہ ہے کہ اس مہاجن کی مالی حالت کچھہ عرصہ سے ایسی ہو رہی ہے کہ دیوالہ نکلنے مین کچھہ کسر باقی نہین رہی۔ تین سال ہوتے ہین کہ اوس کے باپنے

پچاس ہزار پاؤنڈ دیکر اوس کی عزت رکھ لی تھی ورنہ کبھی کا اوس کا ٹاٹ الٹ گیا ہوتا۔ پھر بھی عہدہ داران خزانہ کو کسی نہ کسی طرح اوس کی اصلی حالت کا علم ہو گیا اور اونہون نے اوس کی درخواست کو جو کسی ٹھیکہ کے متعلق تھی نامنظور کیا۔ اب اوس کی حالت پہلے سے بھی بدتر ہے اور وہ اور مین دونون ملکر ایک بڑے نفع کے کام کا لگانے والے ہین۔ تم دونون کو بھی مین اس مین شریک کر لون گا۔"

ناظرین کو یاد آگیا ہوگا کہ یہ مہاجن وہی ہے جس کا خط کارپرداز ان بنک چیمبر نے کہولکر پڑھا تھا۔

تینون جنٹلمین اس طور پر آپس مین مزے مزے کی باتین کر رہے تھے کہ ایک ملازم کمرہ مین داخل ہوا اور اپنے آقا کے سامنے ایک چاندی کی کشتی جس مین ایک کارڈ رکھا ہوا تھا پیش کر کے کہنے لگا "حضور یہ صاحب کہتے ہین کہ اگر فرصت ہو تو تھوڑی دیر کے لئے مجھ سے مل لیجیے۔"

مسٹر گرین وڈ۔ (ازراہ استعجاب۔ آپ ہی آپ) "کاونٹ الٹرانی! لندن مین رات کے وقت اتنی دور سے آنے پر کاونٹ کو ایسی ہی کسی خاص ضرورت نے مجبور کیا ہوگا۔ (نوکر سے مخاطب ہوکر) جان اس جنٹلمین کو دفتر والے کمرہ مین لیجاکر بٹھاؤ۔ وہان انگیٹھی مین آگ بھی خوب دہک رہی ہے۔ اور اگر اس سے اوس کے جسم مین کافی حرارت نہ پہونچے تو پھر شاید برگنڈی شراب کا ایک شیشہ اس کام کے لئے زیادہ موزون ہوگا۔"

یہہ ہدایت پاکر ملازم کمرے سے چلا گیا۔ تھوڑی دیر مین مسٹر گرین وڈ اپنے حسابان بابو پیما سے اجازت طلب کر کے کاونٹ کی ملاقات کو اوس پر تکلف اور سجے ہوئے

کمرے مین گیا جو دفتر کا کمرہ کہلاتا تھا۔ گرین وڈ کے داخل ہوتے ہی کاونٹ اوس سے ہاتھ ملایا اور کہا۔ "معاف فرمایئے گا کہ مین ایسا بے وقت آپ سے ملنے کے لئے آیا۔ مگر بات اصل مین یہ ہے کہ مین آج شہر اس غرض سے آیا تھا کہ ایک چھوٹا سا معاملہ طے کرتا جاؤن اور چونکہ جس شخص سے وہ معاملہ متعلق تھا وہ اسی محلہ مین رہتا ہے اس لئے فراغت پانے کے بعد مین نے کہا کہ چلو مسٹر گرین وڈ۔"

مسٹر گرین وڈ (قطع کلام کرکے) "مائی ڈیر کاونٹ آپ طلب معذرت سے مجھکو کانٹون مین گھسیٹتے ہین۔ یہ آپ کا گھر ہے اور اس کے دروازے اور سویر آپکے لئے کھلے ہین لیکن اسوقت تو آپکو گویا میرے دل کی کشش خود کھینچ لائی۔ حقیقت یہ ہے کہ مین آپ سے ملکر ایک معاملہ خاص مین جسکو ہماری تجارتی شراکت سے چندان تعلق نہین گفتگو کرنا چاہتا تھا۔"

کاونٹ۔ "فرمایئے۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "پہلے تو مجھے آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا خانہ نون کو اس تجارتی منصوبہ کی اطلاع ہو چکی ہے؟"

کاونٹ "ہان مین نے آج ہی صبح اون کو تمام ماجرے سے آگاہ کر دیا۔"

مسٹر گرین وڈ "اور وہ اس تجویز کو پسند فرماتی ہین؟"

کاونٹ۔ "جس مین میری رضا ہے اوس مین وہ بھی راضی ہین۔ اور جس چیز کو مین ناپسند کرتا ہون اوس کو وہ بھی ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی ہین۔"

مسٹر گرین وڈ "کیا اونکو یہ بھی معلوم ہے کہ اس تجویز کا محرک مین ہون اور سرمایہ دار اصلی بھی"

کاونٹ۔ اون کو ہر ایک بات کا علم ہے اور جو حسن ظن مجھکو آپ کی

نسبت ہے اوس مین بھی وہ میری شریک ہین - اگر ایسا نہ ہوتا تو بڑے ہی تعجب کا مقام تھا - ہم آپ سے لارڈ ٹریمارڈن کے مکان پر ملے تھے اور اوس امیر نے آپ کی نسبت نہایت ہی اعلیٰ درجہ کی رائے ظاہر کی - ایسی حالت مین یہ کیسے ممکن تھا کہ ہم آپ کو اچھا نہ سمجھین - لیکن ان تمام سوالات کو جو آپ مجھ سے پوچھ رہے ہین اوس معاملہ سے کیا تعلق ہے جسپر آپ مجھ سے گفتگو کرنا چاہتے تھے -؟"

مسٹر گرین وڈ "(کسی قدر گھبراکر) مین نہین جانتا کہ آیا یہ امر مناسب ہوگا کہ اوس گفتگو کا سلسلہ اس وقت چھیڑون اور پھر اول خاص آپ سے - بہرحال مین چاہتا ہون کہ پہلے آپ میرے حالات سے ذرا زیادہ واقفیت پیدا کرلین اور اگر میری خفیف سی خدمت کے باعث آپکا سرمایہ تمکنا ہو سکے تو میری نسبت اور زیادہ نیک گمان قایم کرسکین"

کاونٹ کو اس تمہید کا مطلب بالکل سمجھ مین نہ آیا لیکن مسٹر گرین وڈ نے اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھکر اوس پر اس طرح روشنی ڈالی -

"پچھلے دنون مجھکو لارڈ ٹریمارڈن کے ہان پاک نہاد اور خوش خصال کاونٹس اورانکی مہ جمال صاحبزادی سے ملنے کی عزت و مسرت حاصل ہوئی - کوئی شخص خاتون اسابیلا سے ملکر اون کے ظاہری اور باطنی محاسن کا فریفتہ ہوئے بغیر نہین رہ سکتا - اگر مین مس اسابیلا کے دل مین جگہ حاصل کر سکون تو اپنی دینوی خوشیون کے معراج پر پہونچ جاؤن اور اس واقعہ کو اپنی خوبی قسمت کی دلیل سمجھون - میری یہ جسارت حقیقت مین حد سے زیادہ بڑھی ہوئی ہے لیکن اگر آپ اپنی فرزندی"

اتنا کہہ کر مسٹر گرین وڈ رک گیا تاکہ دیکھے کہ کاونٹ پر اوس کی ان باتون نے کیا اثر کیا - صاف باطن اٹالین امیر کو گرین وڈ کی استدعا ناگوار نہ گذری - کسٹلیکا لامین اوس کی آیندہ

امیدین کچھ ایسی موہوم اور مخدوش ہو رہی تھین کہ وہ اس بات کو اپنا فرض سمجھنے لگ گیا تہا کہ انگلستان کے مہذب اور آزاد خطہ مین اپنی بیٹی کی خوشحالی اور فارغ البالی کے لئے بہترین تدابیر اختیار کرے۔ اسی لئے مسٹر گرین وڈ کی تقریر کو اوس نے دلی اطمینان کے ساتھہ سنا۔ اوس نے اپنے دل مین کہا کہ "گرین وڈ شکل صورت کا اچھا ہے۔ معزز لوگون سے ملتا جلتا ہے۔ امرائے دولت کی نظرون مین وقعت اور عزت رکھتا ہے (واضح ہو کہ لارڈ ٹریمارٹون کو گرین وڈ کی نسبت جو گمان نیک تھا اوسکی وجہ صرف اسی قدر تھی کہ ہز لارڈشپ نے سترطون مین جو روپیہ اوس سے جیتا اوسکو گرین وڈ نے ہمیشہ نہایت باقاعدگی اور پابندی وقت کے ساتھہ ادا کیا) اور بظاہر نہایت دولتمند ہے۔ اس کے علاوہ اوس کے عادات و اطوار شریفانہ ہین اور مذاق سلیم کہتا ہے۔ غرضکہ اوس مین وہ تمام اوصاف موجود ہین جو اوس شخص مین ہونے چاہئین جو میری بیٹی کے رشتے کی درخواست کرے۔" کاونٹ کو چونکہ خود عشق و عاشقی سے زیادہ سابقہ نہ پڑا تھا لہذا اوس نے اوس موانست کو بالکل نہ دیکھا تہا جو بلاشبہ اسابیلا اور رچرڈ مارکہم مین قایم تھی۔ اسلئے کاونٹ کو پل بھر کے لئے بھی یہ خیال نہ ہوا کہ ممکن ہے کہ اوس کی بیٹی کو مسٹر گرین وڈ سے سخت تنفر ہو۔

الغرض کچھ دیر کے بعد کاونٹ نے کہا "مجھے ذرا شک نہین کہ اسابیلا ان خیالات کو دریافت کر کے نہایت خوش ہوگی۔ جو آپ نے اوس کی نسبت ظاہر کئے ہین۔ مین بلا توقف آپ کی دلی خواہشون سے اوس کو آگاہ کردون گا۔"

گرین وڈ۔ "جناب خدا کے لئے کہین ایسا غضب نہ کیجئے گا۔ مین نہین چاہتا کہ خاتون اسابیلا سے آپ اس گفتگو کا اشارہ بھی کرین جو اسوقت مجھہ مین اور

آپ مین ہوئی ہے۔ اون کی نازک طبیعت کو صدمہ پہونچے گا اور وہ مجھکو وحشی سمجھکر ہمیشہ کے لئے مجھ سے متنفر ہوجائین گی ۔ زیادہ تر مناسب یون ہوگا کہ آپ مجھہ کو موقعہ مرحمت فرمائین کہ آپ کی صاحبزادی مجھہ سے ذرا زیادہ واقف ہوجائین"

کاونٹ "مین آپ کا مطلب سمجھا۔ آپ رچمنڈ مین بلا تکلف آیئے اور ہفتہ ڈیڑھ ہفتہ ہمارے ہان مہمان رہیئے ۔ آج کل ہم بالکل اکیلے ہین ۔ مسٹر مارکہم جو ہمارے سب سے آخری مہمان تھے۔ دس دن ہوتے ہین کہ اپنے گھر کو لوٹ گئے"

گرین وڈ "آپ کی دعوت میرے سر آنکھون پر۔ مگر آج کل مشاغل کی اسقدر کثرت ہے کہ بقول شخصے سر کھجانے کی فرصت نہین ۔ اس کے علاوہ آپ جانتے ہین کہ اس شہر تجارتی تجویز کی وجہ سے مین اپنے وقت کو اپنا نہین کہہ سکتا اور"

کاونٹ (بات کاٹ کر) "یہ آپ نے سچ کہا۔ خیر مین کاونٹس اور اسابیلا کو سال نو کے شروع پر لندن مین لاؤن گا۔ لارڈ اور لیڈی ٹریاروڈن نے ہم لوگون کو دعوت کا رقعہ بھیجا ہے اور باصرار و منت تمام دعوت قبول کرنے کے لئے کہا ہے۔ مین اس دعوت کو قبول کرون گا"

مسٹر گرین وڈ نے کاونٹ کا دلی شکریہ ادا کیا اور کچھ دیر کے بعد اٹالین امیر دل مین یہ کہتا ہوا رخصت ہوا کہ حقیقت مین گرین وڈ عوت ۔ دولت اور کارفرمائی و کارپردازی کا پتلا ہے

کاونٹ کے چلے جانے کے بعد مسٹر گرین وڈ کھانے کے کمرہ مین آیا جہان اوسکے دونون دوست اوس کا انتظار کر رہے تھے ۔ کرسی پر آرام سے بیٹھکر اور شراب کا گلاس بھر کر اوس نے بیرونٹ سے اس طرح خطاب کیا "یہ پچھلا گھنٹہ ضایع نہین گیا۔ کچھہ نہ کچھہ کام نکل ہی آیا۔ بلکہ یون کہنا چاہیئے کہ ایک کے بدلے مین نے دو کام نکالے

نہ صرف کاونٹ کی دلربا بیٹی کا رشتہ مین نے اپنے لئے مانگ لیا بلکہ کاونٹ کو اس بات پر بھی آمادہ کرآیا کہ تمہارے خسر لارڈ ٹریاڈن کے ہان چند ہفتے آکر مہمان رہے"

سر روپرٹ ہاربرو "مگر اس انتظام کی شق آخر سے تم نے اپنے لئے کیا فائدہ سوچا ہے؟"

گرین وڈ "اس مین یہ فائدہ ہے کہ کاونٹ کی بی بی اور بیٹی ایسے لوگون کے گھر مین آکر رہین گی جہان رچرڈ مارکہم کے آنے کا احتمال نہین ہوسکتا جس کی وجہ یہ ہے کہ خواہ کاونٹ اوسکو وہان بلائے بھی تاہم وہ خود وہان نہ آئے گا کیونکہ ظن غالب ہے کہ اوس کو یہ بات معلوم ہوگئی ہوگی کہ تم نے لیڈی سیلیا ہنٹنگفیلڈ سے شادی کرلی ہے پس لارڈ ٹریاڈن کے مکان پر وہ اس لئے نہ آئے گا کہ مبادا وہان تم سے اوس کی مٹھ بھیڑ ہوجائے"

سر روپرٹ "اور تم کو مارکہم اور کاونٹ مین تفرقہ ڈالنے کی ایسی کیا پڑی ہے جب جہاز رانی والی تجارت مین چیسٹر اور مین شریک ہون ہی گے نہین؟"

گرین وڈ "کیونکہ اگر مجھکو اس اتفاق کے پیش آجانے کا اندیشہ ہو کہ اس رچرڈ مارکہم سے کاونٹ کے ہان میری ملاقات ہوجائے گی تو مین خود بہ وجوہ چند در چند وہان نہین جاسکتا"

یہ کہہ کر مسٹر گرین وڈ نے گفتگو کا پہلو بدل دیا اور شراب کا دور جلد جلد چلنے لگا۔

چالیسوان باب

قہوہ خانۂ "ڈارک ہاؤس"

مارکہم نے مردہ فروش کے ساتھ جو وعدہ کیا تھا اوس کے ایفا کی تاریخ آخر آپہونچی۔ ضروری رقم بہم پہونچانے کے بعد اوسنے جی کڑا کرکے یہ فیصلہ کر لیا کہ جو خبیث یہ قدرت رکھتا ہے کہ مجھے ایک نرم اور نازک جگہ پر چرکا دے اوس کی دہان بندی کر دینی چاہیئے یہ سوچ کر وہ شام کے وقت پاپیادہ روانہ ہوا اور کچھ دیر کے بعد اون تنگ پیچ در پیچ گلیوں کو قطع کرتا ہوا نظر آیا جو اسپٹل فیلڈ کے گرجا کے نواح میں واقع ہیں۔

غالباً لندن بھر میں غلاظت و نجاست، افلاس و مصیبت اور سیہ کاری و جرائم کے مظاہر کی اتنی کثرت نہ ہوگی جتنی اسپٹل فیلڈ اور متصل گرین کے دو محلوں میں۔ یہاں افلاس و ناداری کے جانگداز مصائب، عیاشی و بدکرداری کی نفس سے بخس حرکتیں۔ اور اوباشی و جرم کی خوفناک سے خوفناک صورتیں بھیس بھیس جا بجا شکل میں نظر آتی ہیں۔ اور وبا کی طرح پھیلی ہوئی ہیں۔ دنیا بھر کی شہر ہو گی جس میں ایسے ناپاک اور خوفناک محلے موجود ہوں جن کا ہم نے یہاں ذکر کیا ہے۔

ڈارک ہاؤس" ایک نہایت ذلیل قسم کا قہوہ خانہ تھا جو کہ لین میں اس مقام سے کسی قدر شمال کی طرف واقع تھا جہاں اب ریلوے لائن اس گلی (بقیہ ص)

کو قطع کرتی ہے - اس قہوہ خانہ کا دیوان خانہ ہر ایک لحاظ سے غلیظ اور نفرت انگیز تھا
گاس کی روشنی کے لیے جو دو ٹونٹیان دیوار مین نصب تھین اون مین سے دہوان
نکل نکل کر چھت پر جم گیا تھا اور دو بڑے بڑے سیاہ دھبے اون کے اوپر نظر
آرہے تھے - میزون کے گرد بیٹھی وضع کی میلی اور غلیظ کرسیان اور تپائیان بچھی ہوئی
تھین جن پر بدمعاش صورت شخص بیٹھے ہوئے تمباکو کے دھوئین اوڑا رہے
تھے اور جو کی شراب پی رہے تھے اور چارون طرف دھوئین کا ایک دل بادل چھایا
ہوا تھا - مارکھم نے جب اپنے آپ کو ایسے مقام اور ایسے آدمیون کی صحبت مین
پایا تو اوسپر گھڑون پانی پڑ گیا لیکن یہ سوچ کر اوس نے اپنے دل کو تشفی دے لی کہ
یہان کے کسی شخص کو معلوم نہین کہ مین کون ہون اور کس غرض سے آیا ہون اس کے
علاوہ جو لوگ قہوہ خانہ مین بیٹھے ہوئے تھے اون مین سے کسی ایک نے بھی اوسکی
طرف توجہ نہین کی اس سے اوس کا وسوسہ بالکل جاتا رہا اور وہ ایک کونے مین سب سے
الگ تھلگ ایک تپائی پر بیٹھ گیا -

رچرڈ نے اوّل اپنے چارون طرف نگاہ ڈالی اور جب دیکھا کہ مردہ فروش
وہان موجود نہین ہے تو شراب کا ایک گلاس منگوا کر صبر کے ساتھ اوس موذی کے آنے
کا انتظار کرنے لگا -

رفتہ رفتہ اوس کے دل مین کچھ خیالات قطار در قطار گذرنے لگے جو بالکل
نئے تھے اور پہلے کبھی اوس کے دل مین نہ گذرے تھے - اس وقت وہ ایک ایسے
بدمعاش کی وہان دوڑی کرنے والا تھا جس نے اوسکو یہ دھمکی دی تھی کہ جس خاندان کے
حسن ظن کے تم اس قدر خواہشمند ہو مین اوس کے سامنے تمہارا راز فاش کردونگا

ہم پہلے ایک مقام پر بیان کر چکے ہین کہ رچرڈ ایک جوان صالح تھا جسکو اپنی آبرو کا بہت بڑا پاس تھا اور جس کا شعار راست کرداری تھا - اوس نے ہزار کوشش کی کہ اس بات کو اپنے آپ سے چھپائے کہ مجھے خاتون اسابیلا کے ساتھ سچی اور حقیقی محبت ہے مگر اوس کی کوشش رائیگان گئی اور جب اوسکو ساتھ ہی یہ خیال ہوا کہ اسابیلا بھی مجھے الفت کی نظر سے دیکھتی ہے - تو وہ جامہ مین پہولا نہ سمایا - وہ عارضی جذبہ جس نے اوسکو مسز آرلنگٹن کی طرف مائل کیا تھا غور و فکر کے اثر سے زائل ہوگیا تھا - اوس محبت مین جس کا محرک محض حسن ظاہری ہو جس مین روحانیت اور اخلاق کا شائبہ بھی نہ پایا جائے اور اوس پاکیزہ و مقدس اور بے لوث محبت مین جس کا مصدر دلربا اسابیلا کی عفت آمتساب ذات تھی رچرڈ کو اب زمین آسمان کا فرق معلوم ہوا - قید سے رہا ہونے کے بعد اوس نے ساحرہ کے مکان کا پتا پوچھنا تو درکنار اوس کے عام حالات تک کسی سے دریافت نہ کئے تھے - اوسکو بالکل خبر نہ تھی کہ ڈائنا کہان ہے یا اوس کا کیا حال ہوا - غرضکہ ڈائنا کی یاد کا اوس کے دل مین ایک شمہ بھی باقی نہ تھا - اب اوس نے اپنے دل سے یہ سوال کرنا شروع کیا کہ آیا اپنی گذشتہ زندگی کے حالات کو اوس عورت سے مخفی رکھنا میرے لئے مناسب اور باعث آبرو ہے جس کی پاک اور سچی محبت کے برقرار رکھنے کا مین دل سے آرزومند ہون جس کی نظرون مین اپنی وقعت کھونے کا مین کبھی روادار نہین ہوسکتا اور جس کے اطمینان قلب کو مین اپنے جذبات یا ذاتی اغراض پر ہرگز نثار نہین کرسکتا ؟

جو سوال رچرڈ نے اپنے دل سے اس طور پر کیا اوس کا خاطر خواہ جواب وہ ابھی دینے نہ پایا تھا کہ اس عالم محویت سے اوسے ایک شخص کی آواز نے جگا دیا - یہ آواز کسی

کے دوسرے سرے سے آئی اور اوس کے کانون کو مانوس معلوم ہوئی -

رچرڈ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو ایک نظر مین سر روپرٹ ہارپر اور مسٹر چیچسٹر کے بدتمیز رفیق مسٹر ٹالبٹ کو پہچان لیا - مگر اوس ٹھاٹھ اور شان و شوکت کے آثار بھی پدیدار نہ تھے جو کسی زمانہ مین مسٹر ٹالبٹ کا لازمہ تھی - اس خیرات دینے والی جنٹلمین کو اب خود خیرات لینے کی احتیاج معلوم ہوتی تھی - اوس کی ٹوپی کا چندوا جو پہلے ریشم سے محشی تھا اب اوس کے زینت بخشنے والے صرف چند سوا خ رہ گئے تھے - اوس کا کوٹ کہنیون پر سے اور پتلون گھٹنون پر سے پھٹی ہوئی تھی - اور جوتے کی ایڑیون نے بھی تلوون کو الوداع کہدیا تھا - جیب مین ایک پینس تک نہ تھا - لیکن چونکہ شراب حضرت کی گھٹی مین پڑی ہوئی تھی اس لئے ڈارک ہاؤس کے سرپرستون کی فیاضی کی بدولت گاہے ماہے بصد التجا سوال کرنے پر گرم پانی ملی ہوئی شراب کے گھونٹ دو گھونٹ حلق تر کرنے کو ملجاتے تھے - جسوقت مارکھم کے کان مین اوس کی آواز پڑی تو وہ پنچ کا ایک گلاس جو ایک قصاب نے اوس کے لئے منگوا دیا تھا ہونٹون کے قریب لیجانے کو تھا - قصاب اور مسٹر ٹالبٹ مین جو باتین ہوئین وہ ذیل مین مندرج ہین -

قصاب :- کہو مسٹر پوکاک (ٹالبٹ کا اصلی نام یہی تھا) کیسے گذرتی ہے ؟"

پوکاک :- مسٹر گرسکن کیا کہون کچھ کھانہین جاتا - ایسی بری گذران ہو رہی ہے کہ خدا کی پناہ - تین سال سے صبح کا کھانا ملتا ہے تو شام کو بھوکا رہتا ہون اور اگر شام کو روٹی ملجاتی ہے تو صبح فاقہ سے گذرتی ہے "

قصاب :- افسوس ہے تمہاری حالت سدھرنے مین نہین آتی - مگر آخر اسکی

وجہ کیا ہے ؟"

پوکاک "یار بات اصل مین یون ہے کہ تین چار سال ہوتے ہین کہ مجھکو بڑی صحبت ملگئی جس نے مجھے اس حال کو پہونچا دیا۔ اور مجھکو نہایت افسوس ہے کہ میری وجہ سے ایک بچارے ناتجربہ کار لڑکے کو جسکو ہمنے پھانسا تھا طرح طرح کی مصیبتین اوٹھانی پڑین۔ مین سب کے سامنے اس کا اقبال کرنے کو تیار ہون"

قصاب "تو معلوم ہوتا ہے کہ تم کو لفنون نے پھانس لیا"

پوکاک "ہان ایسا ہی ہوا۔ بدقسمتی سے مین ایسے لوگون مین جا ملا جو درجہ مین مجھسے بڑھے ہوئے تھے گو حقیقت مین چھٹے ہوئے بدمعاش تھے۔ جو شخص بغیر مقدرت رکھنے کے اپنے سے بڑی حیثیت والے لوگون سے ملتا ہے وہ آخر کو تباہ ہوکر رہتا ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

'با کمن با پیلبانان دوستی

یا درست افراز بر بالائے پیل'

میرا سابقہ ایک بیرونٹ اور ایک بانکے سے ہے جس کا نام چیپٹر یا چیسٹر تھا پڑا۔ بعد کو چلکر مجھے معلوم ہوا کہ یہ بانکا اس بڈھے کباڑی چیسٹر کا بیٹا ہے جسکی دوکان بڑبروالی گلی مین ہے۔ ان دونون نے مجھکو اپنی اغراض کا آلہ بنالیا۔ جب تک مجھ سے کام نکلتا رہا مجھکو میرے ساتھی کھلاتے پلاتے رہے اور میری خاطر مدارات کرتے رہے۔ مگر جب دیکھا کہ میرا وجود ان کے منصوبون کے لئے مفید نہین ہے تو مجھکو نکال باہر کیا۔ اب میری حالت ردی ہونی شروع ہوئی۔ اور اسوقت تک برابر مفلسی اور قلاشی کا میرا ساتھ رہا ہے۔

اس عرصہ مین اگرچہ بیرونٹ اور چیسٹر سے مین کئی دفعہ دوچار ہوا اور اُن کو اپنی شاندار اور بھڑکیلی گاڑیون پر سوار جاتے دیکھا لیکن ان خبیثون نے اتنا بھی نہ کہا کہ پوکاک میرے دلبر یہ لو ایک پاؤنڈ اور جاکر چین کرو"

قصاب "بڑے پاجی تھے مگر تم نے یہ تو بتایا ہی نہین کہ وہ منصوبہ کیا تھا جس مین تم کو اونہون نے اپنا شریک بنایا تھا"

پوکاک "وہ بھی سن لو۔ مجھکو اپنے جرم کا اقبال کرنے مین ذرا بھی عذر نہین لیکن ساتھہ ہی مین یہ بھی کہتا ہون کہ مین نے جو کچھ کیا ان ہی دونون چورون کے ورغلانے اور بھکانے پر کیا۔ میرا نام جیسا کہ تم خوب جانتے ہو بل پوکاک ہے مگر ان دونون کی تحریک پر اپنا اصلی نام چھوڑ کر مین نے ٹابٹ کا نام اختیار کرلیا۔ میرا پیشہ کندہ کاری تھا اور چار سال پہلے تک میرا کام خوب چلتا تھا۔ لیکن بی بی کے مرجانے سے مجھے شراب خواری کی دہت پڑگئی اور اوسوقت سے میری حالت روز بروز بگڑنے لگی۔ ایک دن راہ چلتے مین اس چیسٹر سے میری ملاقات ہوئی۔ اوس نے مجھکو کچھ روپیہ ادھار دیا اور پھر کہنے لگا کہ مین تم کو ایک ایسی ترکیب بتا سکتا ہون جس سے تم بڑی آسانی سے مفت مین بے شمار دولت بھی کمالو اور کسی طرح کی آنچ بھی تم پر نہ آنے پائے"

قصاب "یہان تک تو خاصے رہے"

پوکاک "میری جیب مین ایک پنس بھی نہ تھا اور بی بی کے مرنے سے میرا دل کام کاج اور محنت مزدوری سے اُچاٹ ہوگیا تھا اور یہی جی چاہتا تھا کہ احدی بنا ہوا پھرا کرون۔ ان دونون مین دن رات ایک قہوہ خانہ مین پڑا رہتا تھا اور حکا کی کا

محنت طلب کام کرنے کو طبیعت مطلق نہ چاہتی تھی - ایسی حالت مین مین نے چیسٹر کی تجویز منظور کر لی اور اوس نے مجھکو بیرونٹ سے ملا یا"

اس وقت قصاب نے گرم پانی ملی ہوئی جن شراب کا ایک اور گلاس منگوا کر پوکاک کو دیا - قہوہ خانے مین جتنے لوگ موجود تھے وہ سب کے سب اس قصہ کو نہایت دلچسپی سے سن رہے تھے - مگر کسی کی دلچسپی یا شوق رچرڈ مارکہم کے اشتیاق کی برابری نہ کر سکتا تھا - رچرڈ اپنے کونے مین پوکاک کی نظرون سے دور بیٹھا ہوا ان واقعات کو ہمہ تن گوش ہو کر سن رہا تھا - شراب کا گلاس غٹ غٹ چڑھا جانے کے بعد پوکاک نے اپنا قصہ پھر اسطرح بیان کرنا شروع کیا -

"میرے دونون ساتھیون کو حقیقت مین بہت دور کی سوجھی تھی اور تجویز ایسی تھی کہ ناممکن تھا کہ اوس مین فائدہ نہ ہو - وہ تجویز یہ تھی کہ جعلی بینک نوٹ بنائے جائین - مین اس قسم کی پلیٹین جن پر سے نوٹ چھاپے جاتے ہین پہلے بھی تیار کر چکا تھا اور اس لئے یہ کام میرے لئے نیا نہ تھا - یہ سمجھکر مین نے بیرونٹ اور چیسٹر کی تجویز منظور کر لی - مجھکو اس کی رتی بھر بھی پروا نہین کہ اسوقت جو لوگ یہان موجود ہین اون مین سے کوئی شخص جاکر میرے برخلاف مخبری کر دے - قید خانے مین روٹیان تو کھانے کو ملین گی - لیکن جس بات سے میرے دل کو سخت صدمہ پہونچتا ہے اور جو مجھے کبھی نہ بھولیگی اور جس کو یاد کر کے مین ہمیشہ اپنے آپ کو کوسا کرون گا وہ یہ ہے کہ میری وجہ سے ایک نیک اور پاک نہاد نوجوان مصیبت مین مبتلا ہو گیا اور جو سزا مجھکو اور اون دو حرامزادون کو جو میرے ساتھی تھے ملنی چاہیئے تھی وہ اس بیچارے ناکردہ گناہ نوجوان کو ملی"

قصاب "وہ جوان کون تھا۔"

پوکاک "اوس کا نام مارکہم تھا۔ تمین وہ مقدمہ یاد ہوہی گا۔ مین سال ہوے ہین کہ ان ہی دونون مین اوسنے چالان ہوکر دو سال قید کی سزا پائی۔"

قصاب "مجھے تو یاد نہین پڑتا۔"

پوکاک (اپنے لفظون پر زور دیکر) "یہ مارکہم ٹوٹون کے متعلق بالکل بے قصور تھا اور اوسکو ناحق سزا ہوئی"

قصاب "تو ایسے بے عال کیون ہوئے جاتے ہو تمہاری کیا تمہارا مقصد ہی کہ تم اوسکو چھڑا دیتے اور خود قید بھگتتے؟"

پوکاک "یہ بڑا منحوس اور نامبارک واقعہ تھا۔ اوسوقت کے بعد سے خوش قسمتی نے میرا ساتھ چھوڑ دیا اور جدہر مین نے منہ کیا مصیبت ہی مصیبت میرے حصہ مین آئی لیکن اور سب باتون کو تو جانے دو اس بچی چمپیٹر اور اوس کے بدمعاش ساتھی بیرونٹ کے برتاؤ کا جب کبھی مجھکو خیال آجاتا ہے تو میرا جگر خون ہوجاتا ہے۔ ایک دن جب مین ریجنٹ اسٹریٹ مین اون سے دوچار ہوا اور اون نے مجھسے اکر کہنے لگا کہ بھائی پرانی رفاقت کا صدقہ دو چار پونڈ اس وقت مجھکو دو تاکہ مین پیٹ پر پتھر باندھے پھرنے کی مصیبت سے نجات پاؤن تو اونہون نے میرے ساتھ ایسا سلوک کیا کہ مین دنگ رہ گیا اور دنیا میری آنکھون مین اندھیر ہوگئی۔ بیرونٹ نے جب میری آواز سنی تو آنکھ پر عینک لگاکر کچھ دیر تک تو مجھکو گھورتا رہا اور اس کے بعد اس انداز سے کہ گویا میری اوس کی کبھی کی جان پہچان ہی نہ تھی اپنے رفیق سے مخاطب ہوکر کہنے لگا۔ یہ مسخرا کون ہے؟ یہ سوال سدرپکٹر سے مجھ سے کہا۔ بھلے آدمی آگے بڑھو۔ ہم صرف اونھی کو خیرات دیا کرتے ہین جو اس مضمون کا صداقت نامہ پیش کرسکین کہ اون کا چال چلن اچھا ہے"

قصاب "یہ معلوم ہوتا ہے کہ تم اوسوقت پھٹیل حالت مین ہوگے"

پوکاک "ہان اوسوقت میری پوشاک ایسی اچھی تو نہ تھی جیسی اس وقت ہے"

قصاب "ماشاءاللہ! اس وقت گویا آپ کا یہ ٹھاٹھ ہے کہ ملکہ کی لیوی کے دربار مین ہر ایک کی نظر آپ ہی کے قیمتی لباس پر پڑے گی - اس چھٹی حالت پر اون دونون چھیلون نے تمکو دھتکار دیا تو کیا بُرا کیا"

پوکاک "یہ دل لگی مجھے نہین بھاتی - مین نے تم کو اپنا قصہ سنا دیا - اگر اسکو دلچسپ سمجھتے ہو اور میرے ساتھ اس کے صلہ مین کچھ سلوک کرنا چاہتے ہو تو کچھ بھنے ہوئے کباب منگوا دو کیونکہ کئی دن سے گوشت کو ترس گیا ہون - قرض اوّل تو لون کس برتے پر اور دوسرے یہ سبق بھی مین نے سیکھ لیا ہے کہ

"بہ تمنائے گوشت مردن بہ + نہ تقاضائے زشت قصابان"

قصاب نے جو حقیقت مین ایک نیک طینت شخص تھا اور خوشحال بھی تھا - پوکاک کی بھوکی اسٹرڈیون کو خوشی سے اپنا ممنون احسان بنانے کا ارادہ کر لیا - چنانچہ پوکاک کے سوال کے جواب مین اوس نے کہا "ایسی مزیدار دعوت کھلاؤن گا کہ کئی دن تک یاد رکھوگے - (قہوہ خانے کے ملازم کو پکار کر) ڈک ذرا بھاگتے ہوئے میری دکان تک تو چلے جاؤ - وہان میری بڑھیا سے دو سیر گوشت کے پسندے بنوا کے لاؤ اور یہان لاکر بھون لو - دیکھتا ذرا کرارے ہون - کچھ انڈون کا خاگینہ بھی تیار کر لو - اور روٹی اور مربہ اور مکھن بھی خوب سا ساتھ لاؤ - برانڈی تو ہو ہی گی - لیکن جلدی کرو"

قہوہ خانہ کا ملازم ان ہدایات کی تعمیل کرنے کے لئے فوراً باہر نکلا اور باتین پھر سابق کے مضمون پر ہونے لگین - پوکاک نے وہ تمام حالات پوست کندہ بیان کئے جن سے ناظرین پہلے ہی بخوبی واقف ہین - مارکھم نے اپنے دل مین یہ بات ٹھان لی تھی کہ جب پوکاک سب کچھ بیان کر چکے گا تو مین اپنے آپ کو ظاہر کرونگا -

غرضکہ وہ دونون ہاتھون سے آنکھون کو چھپائے سب سے علیحدہ اپنے گوشۂ تنہائی مین بیٹھا ہوا سب کچھ سنتا رہا۔ اوس کے سامنے اخبار "ہارننگ اڈورٹائزر" کا ایک پرچہ اتار رکھا ہوا تھا اور اوس کی نظرین اوسپر جمی ہوئی تھین تاکہ اگر کوئی اوس کی طرف دیکھے تو یہ جانے کہ یہ شخص اخبار کے مطالعہ مین محو ہے۔

جس وقت سے پوکاک نے اون معاملات کے متعلق جن سے رچرڈ کو اقدر دلچسپی تھی گفتگو کرنی شروع کی تھی رچرڈ دل کے کانون کو کھول کر اوس کا ایک ایک حرف سن رہا تھا۔ اور جب پوکاک کے اقبالی بیان کو سنکر اوسنے یہ معلوم ہوا کہ اب مین اپنی بیگناہی کو اچھی طرح سے ثابت کر سکتا ہون تو اوس کے دل و دماغ مین انبساط و شادمانی کا ایک تلاطم بپا ہوگیا اوس کی نبض مین شدید تموج برپا ہوا اور اوس کا دل اس زور زور سے دھڑکنے لگا کہ اوسے یہ خوف ہونے لگا کہ مبادا میرے دل کی ضربون کی آواز کوئی دوسرا سن لے۔ قہوہ خانہ مین داخل ہوتے وقت اوس نے اس ناپاک و نجس مقام کو نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھا تھا لیکن اب اوس کے دل کی یہ کیفیت تھی کہ وہ بے اختیار چاہتا تھا کہ اسی ناپاک قہوہ خانہ کے فرش پر گر پڑے اور اوس کے غلیظ فرش کو فرط شکر گذاری سے چوم لے۔

کئی گھنٹے گذر گئے۔ پاس کے گرجا کے گھڑیال نے گیارہ بجائے لیکن ابھی تک مردہ فروش نہ آیا۔ قصاب اور پوکاک کھانا کھا رہے تھے اور مارکھم پوکاک سے صاحب سلامت کرنے کی فکر مین تھا کہ اتنے مین قہوہ خانہ کا دروازہ یکایک زور سے کھلا اور دو شخص جو بڑے بڑے لبادے اوڑھے ہوئے تھے بے تحاشا "ڈارک ہاؤس" مین داخل ہوئے۔ یہ دونون شخص چپڑاسی رہے تھے اور ان کے ہاتھ مین

موٹے موٹے ٹھے۔

ان مین سے ایک نے ایک کرسی پر دراز ہوکر اور زور سے قہقہہ لگا کر کہا۔

"رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت"

یہان کسی کی مجال نہین جو ہم کو آکر چھیڑے۔ اس جگہ کو مین خوب جانتا ہون۔ اسکے علاوہ اس قہوہ خانہ کے دروازہ پر پہونچنے سے پہلے پہلے پولیس مین کی نظرون سے ہم غائب ہو چکے تھے۔"

دوسرا "قسم ہے یار مجھکو اس قسم کی لونڈون کی سی حرکتین پسند نہین۔ شہر کی ان بیچ بیچ کی گلیون مین میونسپلٹی کی لالٹینون کو پتھر مار کر پھوڑتے پھرنا حقیقت مین قابل مضحکہ ہے۔ لیکن تم مجھکو کس ناپاک محلہ مین لے آئے۔ مین آج تک نہ جانتا تھا کہ لندن مین ایسے ایسے غلیظ و نجس محلے بھی ہین۔"

پہلا "خیر تمکو یہان آنے سے فائدہ ہی ہوا نقصان تو نہین ہوا۔ بڈھے کو اس خیال سے کہ ایک بیرونٹ اوس کی میز پر بیٹھکر تناول طعام سے اوس کی عزت افزائی کرنے والا ہے ایسی خوشی ہوئی کہ باید و شاید۔ تم نے دیکھا نہین کہ تیسرے ہی گلاس پر اوس نے کیا دندمچائی اور سرور مین آکر اس خوشی مین کہ مین اپنے دوست بیرونٹ کو اوس کے ہان مہمان بنا کر لایا میری پیٹھ پر کیسی تھپکیان دین۔"

اس تقریر کا آخری حصہ سرگوشیون کی وجہ سے سنائی نہ دے سکا۔ لیکن جب کانا پھوسی ہو چکی تو دونون نے بڑے زور سے ایک اور قہقہہ لگایا جس کی وجہ غالبًا یہ تھی کہ جس کام کے لئے وہ لندن کے مشرقی حصہ مین آج شام کو آئے تھے وہ اون کے حسب مراد طے ہو گیا۔

دوسرے قہقہے کی آواز ابھی قہوہ خانہ مین گونج ہی رہی تھی کہ مسٹر پوکاک اپنی جگہ سے اُٹھا اور تازہ وارد اجنبیون کی طرف باہستگی بڑہا اور پاس پہونچکر کہنے لگا۔

"صاحبو حقیقت مین آپ نے اسپٹل فیلڈ مین قدم رنجہ فرماکر ہم غریب لوگون کی عزت بڑہائی۔ کیون جی یہ میری طرف گھور گھور کر دیکھنا کیا معنی۔ کیا اب بہی یہی کہوگے کہ ہم نے تمکو پہچانا نہین۔ کہو چمپٹر میرے گل میرے دلبرا چھے تو ہو۔ غالبًا اوس بڈہے کباڑی اپنے باوا سے ملنے آئے ہوگے؟"

پوکاک کی یہ باتین سنکر قصاب زور سے ٹھٹھا مارکر ہنسا اور قہوہ خانہ مین جو اور لوگ بیٹھے ہوئے تھے اونہون نے بہی اس ٹکلی مین اوس کا ساتھ دیا۔

چمپٹر اور ہیرونٹ کے اوسان اس خلاف توقع مٹ بہیڑ پر خطا ہوگئے۔ لیکن چمپٹر کی جبلی شوخ چشمی اس وقت اوس کے آڑے آئی چنانچہ اوس نے دریدہ دہنی کی راہ سے بڑی آن بان کے ساتہہ پوکاک سے کہا "کیون بے مسخرے تو ہے کون؟"

سر رو پرٹ ہاربرو۔ "قسم ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص نے ہمکو پہچاننے مین غلطی کی۔"

پوکاک۔ "ایسی غلطی کی کہ ابھی ابھی تمہارے آنے سے پہلے تمہارا ہی ذکر کر رہا تہا۔ (حاضرین کی طرف مخاطب ہوکر) صاحبو! یہی وہ دونون بدمعاش ہین جنہون نے مجھکو اپنے جال مین پہانسنا تہا اور جن کا ابہی تہوڑی دیر ہوئی مین آپ سے ذکر کر رہا تہا اور اب دیکہئے یہ مجھکو پہچانتے تک نہین۔"

چمپٹر (ہنسکر) "یہ کہتا کیا ہے؟ ہاربرو تمکو معلوم ہے کہ اس کا کیا مطلب ہے؟"

سرروپرٹ "قسم ہے مجھکو ذرا بھی معلوم نہین - خدا جانے کیا کہہ رہا ہے"

کندہ کار "تو مین ہی تمکو بتائے دیتا ہون کہ مین کون ہون - مین وہی شخص ہون جس نے وہ جعلی نوٹ تیار کئے تھے جن کے چلانے کی علت مین رچرڈ مارکھم کو دو سال قید کی سزا ہوئی - اور تم دونون اچھی طرح سے جانتے ہو کہ وہ اوس جرم کی پاداش مین سزایاب ہوا جس کا ارتکاب ہم نے کیا تھا"

چیسٹر اور بیرونٹ اپنے راز کے اس ناگہانی اور خلاف توقع افشا سے بہوت دم بخود ہو کر رہ گئے - وہ نہ جانتے تھے کہ اس وقت کیا کہین اور کیا کرین خود اونکے چہرے بتائے دیتے تھے کہ یہ مجرم ہین -

پوکاک نے نہایت جوش مین آکر اپنا سلسلہ خطاب اسطرح جاری رکھا "صاحبو ان دونون کو آج رات اس مقام پر کوئی یزدانی یا شیطانی تحریک اس غرض سے لائی ہے کہ جو کچھ مین نے آپ سے بیان کیا ہے اوس کی تصدیق ہو جائے"

چیسٹر نے اپنی جبلی بے باکی اور بے حیائی کی مدد سے پھر ایک دفعہ سنبھالا لیا اور جو الزام اوسپر اور اوس کے رفیق پر لگایا جا رہا تھا اوس کی تردید کرنے کی اسطرح کوشش کی "کیسے ڈھیٹھ سے پالا پڑا ہے - پہلے آدمی مین چیسٹر نہین ہون - چیسٹر کوئی اور ہوگا - تم غلطی پر ہو"

پوکاک (فرط غیظ و غضب سے منہ مین کف بھر لاکر) "جھوٹا دغاباز کہین کا - ابے مین تجھکو اور تیرے ساتھی کو لاکھ آدمیون مین پہچان لون"

مارکھم (اپنے کونے سے اوٹھ کر اور اون لوگون کے سامنے دفعتہً ظاہر ہو کر جن کو اوس سے وہان ملنے کی بالکل توقع نہ تھی) "اور مجھکو بھی پہچاننے مین

کچھ تکلف نہ ہو"

اس وقت قہوہ خانہ میں لوگوں کے دلوں پر ایک عجب کیفیت طاری ہو گئی تماشائی بیحد شوق منتظر تھے کہ دیکھیں اس عجیب و غریب نظارے کا خاتمہ کسطرح ہوتا ہے رچرڈ نے سب کی طرف مخاطب ہو کر کہا۔

"صاحبو حقیقت میں یہی وہ بدمعاش ہیں جن کی بدولت مجھے طرح طرح کے مصائب و آلام کا سامنا کرنا پڑا۔ مگر یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ آج کی رات ہم سب اس مقام پر حسن اتفاق سے جمع ہو گئے اور یہ ہرگز نہ خیال کرنا چاہیئے کہ محض اتفاقیہ طور پر اس مکان میں دہوکا دینے والوں اور دہوکا کھانے والوں کا میل ہو گیا۔ نہیں یہ خدا کی خاص مصلحت تھی اور قادر مطلق کا یہ منشا تھا کہ ایک بے گناہ شخص کی بے گناہی اظہر من الشمس ہو جائے"

رچرڈ نے جب یہ باتیں نہایت پر اثر اور عبرت خیز لہجہ میں کہیں تو لوگوں کے دل بے اختیار متاثر ہو گئے اور چاروں طرف ایک سناٹا چھا گیا۔ وہ خبیث النفس اور قسی القلب شخص بھی جو اس موقعہ پر قہوہ خانہ میں موجود تھے وقت اور تعظیم کی نظر سے اوس نوجوان کو دیکھنے لگے جس نے اس عیاشی اور سیاہ کاری کے خرابات میں قادر مطلق کا نام لیا تھا۔

کچھ دیر کے بعد رچرڈ نے اپنا سلسلہ تقریر اس طرح شروع کیا۔ اگر مجھکو یہ خوف نہ ہوتا کہ ایک شخص جس نے بہ رضا و رغبت خود (بغیر اس امید کے کہ میں اوس کو صلہ دونگا اور بلا اس امر کے علم کے کہ خدا نے اوس کی تمام باتیں سننے کے لیے مجھکو یہاں بھیجدیا) اپنے جرم کا اقبال اور میری بے گناہی کا اعتراف کیا ہے تباہ ہو جائے

اور اگر مجھکو یہ خطرہ نہ ہوتا کہ اس شخص کو میرے طرز عمل سے نہایت سخت نقصان پہونچیگا تو مین اسی وقت تم کو پولیس کی حراست مین دیدیتا اور کہدیتا کہ یہی دونون شخص اوس شیطانی جعل کے اصلی محرک ہین جس مین ٹالبٹ کو اونہون نے اپنے اغراض کا آلہ بنایا اور مجھکو فریب دیکر اپنے جال مین پھانسا۔ لیکن گو مین تم کو سزا نہین دلواتا پھر بھی خدا کبھی اس بات کو جائز نہ رکھیگا کہ تم اپنی بد نیتون مین کامیاب ہو"

چیسٹر (یہ دیکھکر کہ اب کسی بات کا خوف نہین اور اس لئے شوخ چشمی سے کام لیا جا سکتا ہے) "مارشل اللہ کیا عمدہ تقریر فرمائی ہے۔ اس درفشانی کے قربان جائے"

پیرونٹ۔ "قسم ہے میری سمجھ مین نہین آتا کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔ چلو یہان سے جلد مین۔ مجھکو تمہاری اسپیشل فیلڈ کی یہ ایرا غیرا پیچ کلیان صحبت پسند نہین آئی"

مارکھم "مسٹر جارمنہ کا لاکر و۔ اگر ذرا دیر بھی تم یہان اور ٹھہرے تو میرا ہاتھ میرے قابو مین نہ رہیگا"

فتھاب "(نہایت دلجمعی سے اپنا کوٹ اوتار کر اور اپنی نیلی جاکٹ کی آستینین چڑھا کر) مگر پہلے ان کی ذرا گت تو مین لے۔ ایک کی مرمت تو مین کرتا ہون۔ دوسرے کی مدارات کون کرے گا؟"

اس کے جواب مین ایک حجام کے شاگرد نے اوٹھکر کہا "یہ مین کرون گا"

یہ کہکر اوسنے اپنے پائپ کو میز پر رکھدیا اور پورٹر سٹراب کا ایک بہت بڑا پیمانہ چڑھا گھونسا تانے ہوئے دونون مدعا علیہون کی طرف بڑھا۔

اس وقت رچرڈ نے باواز بلند پکارکر کہا "بھائیو ٹھہرو مین تم سے یہ منت کہتا ہون کہ ان پر سختی نہ کرو۔ مین اس قسم کا انتقام نہین چاہتا"

قصاب نے رچرڈ کی ان باتون کی طرف ذرا التفات نہ کی اور کہا "جب تک ان شہدون پر لات مکی نہ برسیگی اوسوقت تک ان کی بناوٹ اور اکڑ نہ جائیگی" اتنا کہکر قبل ازانکہ رچرڈ مزید مزاحمت کرے قصاب نے بیرونٹ کی ناک پر اس زور کا گھونسا جمایا کہ وہ چشم زدن مین قہوہ خانہ کے فرش پر لیٹا ہوا نظر آیا۔"

ادہر نائی نے مسٹر چیمپئر پر اپنے بوٹ کی ٹھوکرون کا تار باندہ دیا اور اسنے ڈک رسید کئے کہ چیمپئر صاحب ادھموئے ہوگئے۔ بیرونٹ گر کر اوٹھا لیکن قصائی نے اوس کی دہنی کنپٹی پر ایک گھونسا اور مارا جس سے وہ پھر دھڑام سے نیچے گر پڑا اور اس حالت مین قصائی نے ٹھوکرون سے اوس کی خاطر خواہ گت بنائی۔

جب چیمپئر اور سر رابرٹ ہاربرو کی قرار واقعی مرمت ہوچکی اور اتنا پٹ چکے کہ اونکا جسم لہولہان ہوگیا اور اون کی ٹانگون مین بھی سکت نہ رہی کہ اوٹھ کر کھڑے ہوسکین تو قصاب اور حجام نے لاتین مار کر اون کو باہر نکالدیا جس پر قہوہ خانہ کے تمام حاضرین نے نعرہائے تحسین وآفرین بلند کئے۔

کچھ دیر کے بعد جب امن قایم ہوچکا تو مارکہم نے اپنے دونون حمایتون کا یہ کہکر شکریہ ادا کیا کہ مین آپ کی ہمدردی اور خیرخواہی کے لحاظ سے آپ کا بہت ممنون ہوا لیکن آپ کو میرا بدلہ اسطرح نہ لینا چاہیئے تہا بہرحال مین آپ دونون کا دل سے شکرگزار ہون۔ یہہ کہہ کر رچرڈ نے ان دونون کو انعام کے طور پر پانچ پانچ پاؤنڈ بھی دے۔ اس کے بعد رچرڈ نے پوکاک کی طرف مخاطب ہوکر کہا "کیا تم اس مضمون کے بیان پر دستخط کرنے پر رضامند ہو کہ مین بالکل بے قصور ہون؟"

پوکاک "بشرطیکہ یہ بیان میرے خلاف استعمال مین نہ لایا جائے"

رچرڈ "جب کہ تم خود اقبال کر چکے ہو کہ جس پلیٹ پر سے جعلی بینک نوٹ بھاپے گئے تھے وہ تمہاری ہی تیار کی ہوئی تھی تو کیا مین اسی وقت تم کو پولیس کی حراست مین نہین دے سکتا؟"

پوکاک "آپ بجا فرماتے ہین۔ مین نے غلطی کی کہ کوئی بھی شرط پیش کی آپ اپنے قول کے سچے اور بات کے پکے ہین"

مارکھم نے بیان مذکورہ بالا کا مسودہ مرتب کر کے ایک کاغذ پر صاف کیا اور پوکاک کے اوسکے نیچے دل مضبوط کر کے دستخط کر دئے۔ جب بیان مکمل ہو چکا تو رچرڈ نے پچاس پاونڈ کے نوٹ کندہ کار کے ہاتھ مین رکھے اور کہا۔

"مین تم کو صدق دل سے معاف کرتا ہون اور تمہارا دلی شکر ادا کرتا ہون۔ یہ رقم میرے شکریہ اور میری خطا بخشی کا ثبوت ہے۔ افسوس ہے کہ میرے ذرایع آمدنی محدود ہین۔ ورنہ زیادہ دیتا۔ اگر میرا کہا مانو تو نیک کرداری اور دیانت داری کا رستہ اختیار کرو اور موجودہ طرز زندگی کو چھوڑ دو اگر کبھی تمکو کسی دوست کی مدد کی ضرورت ہو تو بلا تامل مجھ سے آکر ملو یا مجھے لکھ بھیجو"

پوکاک فرط احسان مندی و پشیمانی سے بے اختیار رونے لگا اور رچرڈ کی فیاضی اور فراخ حوصلگی سے اسقدر متاثر ہوا کہ اوس کے منہ پر مہر خاموشی لگ گئی۔ اب رچرڈ قہوہ خانہ سے رخصت ہوا۔ برک لین مین قدم بڑھائے ہوئے وہ چرچ اسٹریٹ کے رخ مین جا رہا تھا کہ یکایک ایک شخص نے جس کے ہاتھ مین ایک بڑا سا لٹھ تھا اوس کو روک لیا۔ رچرڈ نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا تو مردہ فروش کو اپنے سامنے

کھڑا پایا۔ رچرڈ سے اوس نے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ میرا انتظار کرتے کرتے تھک گئے؟"

رچرڈ "ہان امید تو نہ تھی کہ آج رات آؤ گے"

مردہ فروش "خیر صبح کا بھولا شام کو بھی گھر آجائے تو اوسے بھولا نہ سمجھنا چاہیئے اچھا ہوا کہ اس وقت ہم تم مل گئے ورنہ کل رات تمکو پھر آنا پڑتا"

رچرڈ "ہان اچھا ہوا کہ تم مل گئے کیونکہ میرا وقت اب ایسا قیمتی ہے کہ مین اوسکو ضایع نہین کرسکتا"

مردہ فروش "تو پھر ڈارک ہاؤس کو پلٹ چلو۔ یہ قہوہ خانہ رات بھر کھلا رہتا ہے۔ یا اگر وہان جانا نہین چاہتے تو رقم یہین میرے حوالے کردو۔ رسید تو تمکو لینی ہی نہین۔ یا لینی ہے؟"

رچرڈ "اب رسید دینے کی تمکو ضرورت بھی نہین"

مردہ فروش "مجھے بھی یہی خیال تہا۔ چور دوسرون کے ساتھ پڑے خیانت کیا کرین لیکن آپس مین دیانت ہی کا برتاؤ کرتے ہین۔ کیون کیسے۔ پتے کی کہی۔ مگر روپیہ بھی لائے ہو یا نہین؟"

رچرڈ "ابھی ابھی جب مین قہوہ خانہ مین داخل ہوا تو پوری رقم میری جیب مین موجود تھی"

مردہ فروش "تو اب تک بھی وہین ہوگی"

رچرڈ "کل تو نہین۔ اس مین سے ساٹھ پاؤنڈ مین نے خرچ کرڈالے"

مردہ فروش (سختی سے) "کیسے خرچ کرڈالے۔ کیا مین نے تمکو متنبہ نہین کردیا تھا کہ مین ایک کوڑی کم نہ لون گا"

رچرڈ ۔ مجھکو ایک نہایت عجیب طور پر اپنی بے گناہی کا ثبوت مل گیا۔ اور ان دامون کچھ مہنگا نہین پڑا۔ مجھکو اپنے کپڑے تک بیچنے سے بھی اگر یہ ثبوت حاصل کرنا پڑتا تب بھی مین دریغ نہ کرتا۔"

مردہ فروش (رچرڈ کی بے اعتنائی اور خاطر جمعی سے مشوش ہوکر) "خیر تو جو کچھ پیا ہے وہی لاؤ۔"

رچرڈ ۔ "اب تو ایک شلنگ بھی تمکو نہ دونگا اور یہی کہنے کے لئے اتنی دیر سے کھڑا ہوا۔ تم سے باتین کر رہا ہون۔ اپنی بے وقوفی اور ناعاقبت اندیشی کے باعث جن لوگون سے مین نے حقیقت حال اب تک چھپائے رکھی۔ اب مین نے عزم بالجزم کر لیا ہے کہ سب واقعات سچ سچ بلا کم و کاست اون سے کہدون گا۔"

مردہ فروش ۔ "تم سمجھتے ہو کہ مین ان چکمون مین آجاؤن گا۔ مین ٹالے سے ٹلنے والا نہین۔ سیدھی طرح سے روپیہ دیتے ہو تو دو ورنہ صبح ہی رچمنڈ کو جاکر بھانڈا پھوڑے دیتا ہون۔"

رچرڈ ۔ "تمہین یہ تکلیف کرنے کی ضرورت نہین۔ مین خود ہی سب کچھ کہہ ڈالونگا۔ مگر اس ناحق کی گھس گھس سے کیا نتیجہ۔ جاؤ جو تمہاری مرضی ہو کرو۔ مین تم سے ذرا نہین ڈرتا۔"

مردہ فروش (مایوس ہوکر) "خفا کیون ہوئے جاتے ہو۔ مین نے تو دوستانہ طور پر تم سے مدد مانگی تھی۔ اس وقت میری حالت تباہ ہے پرانی دوستی کا طفیل اسوقت مجھکو سو پاؤنڈ ہی دو۔ بڑا احسان کروگے۔"

رچرڈ ۔ (عزم و استقلال کے لہجہ مین) "ہرگز کچھ نہین دونگا اگر تم پہلے انسانیت کے

ساتھہ مدد مانگتے تو مین بخوشی تمکو کچھہ دے دیتا - لیکن تم نے ایک بہت بڑی رقم مجھہ سے بالجبر استحصال کرنی چاہی - اب جبکہ تم نے دیکھہ لیا کہ تمہاری پاجیانہ دھمکیان کارگر نہین ہوتین تو تم نے منت اور لجاجت کا ڈھنگ اختیار کیا - ایسی حالت مین تمکو مین ہرگز کچھہ نہین دے سکتا -"

مردہ فروش "تو کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ جو کچھہ مین نے کہا تھا اوسے مین کر بھی دکھا سکتا ہون"

رچرڈ "مین خوب جانتا ہون کہ کوئی بدمعاشی ایسی نہین ہے جس مین تم مبتلا ہو - مگر اب مین زیادہ وقت ضایع نہین کرنا چاہتا - مین صرف تمکو یہ بتانے کے لئے ٹھہر گیا تھا کہ تمہاری کمینہ دھمکیان مجھہ پر اثر نہین کر سکتین - چلو اب ٹھنڈے ٹھنڈے ہوا کھاؤ - مجھے تم سے اب کچھہ سروکار نہین - میرا اور تمہارا رستہ اب سے الگ الگ ہے"

یہ کہکر مارکھم آگے بڑھا - لیکن زیادہ دور نہ جانے پایا تھا کہ مردہ فروش نے پھر اوسکو آلیا اور ایک وحشیانہ لہجہ مین کہنے لگا - "تو تم مجھکو مدد دینے سے انکار کرتے ہو"

رچرڈ "ہان کرتا ہون - چلو ہٹو - اپنا رستہ لو"

مردہ فروش (مارے غصہ کے دانت پیستے) "انکار تو کرتے ہو مگر اس کا نتیجہ تمہارے حق مین اچھا نہ ہوگا - مین تمکو اس ہٹ دھرمی کا بہت جلد مزا چکھا دونگا واللہ کہ انتقام لئے بغیر نہ رہون گا -"

رچرڈ "مین اپنی حفاظت اچھی طرح کر سکتا ہون"

یہ کہکر رچرڈ [illegible] ہوا اور ایک دفعہ بھی مڑکر پیچھے نہ دیکھا -

مردہ فروش کچھہ دیر تک خاموش کھڑا ہوا سوچتا رہا کہ کیا کرے لیکن دفعتہً ایک خیال اوس کے دل مین گذرا اور وہ قدم بڑہائے ہوئے دبے پاؤن رچرڈ مارکھم کے پیچھے پیچھے ہولیا۔

اکتالیسوان باب

مردہ فروش کی مان

اسپٹل فیلڈ اور بتھنل گرین کے محلے رچرڈ مارکہم کے لئے بالکل نئے تھے اور آج سے پہلے اس نواح مین اوس کا گذر کبھی نہ ہوا تھا۔

اسوقت آدہی رات کا عمل تھا اور گلیون مین ایک متنفس بھی دکھائی نہ دیتا تھا۔ لالٹینین جو دور دور نصب تھین ان پیچ در پیچ اور تنگ و تاریک گلیون کو روشن کرنے کے بجائے ایک دھندلکا سا پیدا کر رہی تھین جس مین گویا تاریکی کا وجود نظر آرہا تھا۔ رچرڈ کا مقصد تھا کہ جس قدر جلد ممکن ہو شورڈچ کے گرجا تک پہونچ جائے کیونکہ اوس کو معلوم تھا کہ گرجا کے مقابل کرایہ کی گاڑیون کا اڈا ہے یہان اوسکو گھر جانے کے لئے گاڑی کرایہ پر مل سکتی تھی۔ بریک لین کو طے کرکے اوس نے چرچ اسٹریٹ قطع کی اور یہان سے اون نجس و ناپاک اور خطرناک گلیون مین ہولیا جن کا ذکر فصل گذشتہ کے شروع مین کیا جا چکا ہے۔ بہت جلد اوسکو معلوم ہوگیا کہ مین راستہ بہول گیا ہون۔ دیر تک ان تنگناؤن مین بھٹکتا پھرا اور آخرکار اوس نے اپنے آپکو ایک لمبی سی تنگ گلی مین پایا جس مین سے غضب کی سڑاند اٹھ رہی تھی

اور جہان جا بجا گہورے کے ڈھیر اور کیچڑ سے آدھے ہوئے گڑھے موجود تھے۔ اس خطرناک گلی مین ایک لالٹین بھی روشن نہ تھی۔ رات بھی چاندنی نہ تھی کہ اوس کے اجالے مین رستہ دکھائی دیتا۔ چاردون طرف کالی سیاہ رات نے ایک اندھیر ڈال رکھا تھا۔

ایک دو مرتبہ رچرڈ کو خیال ہوا کہ اوس کے پیچھے پیچھے کوئی شخص آرہا ہے قدمون کی چاپ سنکر وہ رک گیا تاکہ جب وہ شخص آئے تو اوس سے رستہ پوچھ لے۔ لیکن یا تو وہ آواز خیالی تھی اور یا اوسکے رکنے پر وہ شخص بھی رک گیا جس کے قدمون کی آواز رچرڈ نے سنی تھی۔ گلی کے دونون طرف جو مکانات تھے اون مین سے بھی کسی مین چراغ روشن نہ تھا اور کسی قسم کی آواز کسی مکان سے نہ آتی تھی۔

رچرڈ اس وقت نہایت سراسیمہ ہو رہا تھا اور اوس کے دل مین طرح طرح کے وسوسے بھی گذرنے لگے تھے اخبارون مین جو واقعات اس مضمون کے اوس کی نظر سے گذرے تھے کہ لندن کے مشرقی حصہ مین بسا اوقات اکیلے دکیلے راہرو پراسرار طور پر غایب ہو گئے اب اوس کو یاد آئے۔ ساتھ ہی اون ہیبتناک جرایم کی یاد بھی اوس کے دل مین تازہ ہوگئی جن کا سراغ حال ہی مین عین اوس نواح مین ملا تھا جہان وہ اس وقت بھٹکتا پھرتا تھا۔ ان تمام باتون کے خیال سے اوسکے دل پر بے اختیار خوف طاری ہو گیا۔

اس خوفناک اور تیرہ و تار گلی مین رچرڈ ہاتھون سے رستہ ٹٹولتا ہوا جا رہا تھا کہ کسی نے دفعتہً پیچھے سے اوس کے سر پر لٹھ کا وار کیا۔ رچرڈ لڑکھڑا کر ایک مکان کے دروازہ کی چوکھٹ پر گر پڑا۔ اسکے ساتھ ہی دروازے کے پٹ زور

سے نکلا اور کسی شخص نے دونون ہاتھون سے اوس کو دروازے
کے اندر دھکیل دیا - اسکے بعد اس شخص نے جسکے دستیانہ وار سے
گر پڑا تھا اندر داخل ہوکر مکان کا دروازہ بند کر لیا -

اس تمام واقعہ کو دو سیکنڈ سے زیادہ نہ لگی ہوگی اگرچہ رچرڈ کو اسقدر چوٹ
نہین آئی تھی کہ اوسکے ہوش و حواس بالکل جاتے رہین لیکن پھر بھی حملہ ایسی تندی
کے ساتھ اور ایسے ناگہانی طور پر ہوا تھا کہ اوس کے اوسان خطا ہوگئے اور اسی
لئے اوس کے مُنہ سے کوئی آواز نہین نکلی - غالباً یہی وجہ تھی کہ اوس کی جان بچ گئی
کیونکہ جس بدمعاش نے اوس پر وار کیا تھا اوسکو یہ خیال ہوا کہ ہاتھ کاری پڑا اور یہ
سمجھکر اوس نے دوسرا وار نہین کیا بلکہ اوس کے جسم کو پھلانگ کر ایک کمرہ مین چلا گیا
رچرڈ نے اس وقت چاہا کہ اوٹھکر دروازہ کی راہ سے بھاگ جائے لیکن یہ
خیال اوس کے دل مین پوری طرح سے آنے بھی نہین پایا تھا کہ خونخوار حملہ آور نے
دیا سلائی جلاکر ایک لیمپ روشن کیا جسکی تیز روشنی چارون طرف پھیل گئی - کمرہ مین
جسوقت اسطرح دفعتہً اجالا ہوا تو رچرڈ اٹھنے ہی کو تھا لیکن روشنی مین کمرہ کے اندر
جو نظارہ اوس نے دیکھا وہ ایسا تھا کہ تھوڑی دیر کے لئے اوس کے حواس پراگندہ
ہوگئے اور مارے خوف کے وہ ہلنے جلنے یا بات کرنے کے ناقابل ہوگیا -

ایک تکیہ پر جو تین کرسیون پر بچھا ہوا تھا ایک لاش رکھی ہوئی تھی - یہ لاش بالکل
برہنہ تھی اور اسکا رنگ وہ نیلاہٹ لیے ہوئے تھا جو بتاتا ہے کہ سڑنے کا عمل
شروع ہوگیا - اسکے قریب ایک بہت بڑی بالٹی رکھی تھی جس مین پانی بھرا ہوا تھا
اور بالٹی کے مین اوپر چھت مین دو مضبوط کنڈے لگے تھے جن مین موٹی موٹی

رسیان لٹک رہی تھین - کمرے کے ایک کونے مین لوہے کے پھکدار گز - کدال - پھاوڑے - لیزم - موٹے رسّے کے پنڈے - آریان - ہتوڑے - کنجیان اور اسی طرحکا متفرق سامان رکھا ہوا تھا -

ان چیزون کو دیکھکر رچرڈ کو نفرت آمیز تعجب ہوا - لیکن اوس کے تحیر و استعجاب کی کچھ انتہا نہ رہی جبکہ اوس کی نظر اوس ناپاک خبیث پر پڑی جس نے اوسکو اس ہیبتناک مکان کے اندر دھکیل دیا تھا - کیونکہ اوس نے کریہ المنظر و خبیث الباطن مردہ فروش کو کمرے مین کھڑا ہوا پایا - رچرڈ نے کچھ دیر کے لئے اس خوفناک نظارہ کو دیکھ کر اپنی آنکھین بند کرلین گویا کہ اسطور پر خوف اور اوس کا خیال اوس کے دل سے دور ہو جائین گے - کچھ دیر کے بعد اوس نے مردہ فروش کو یہ کہتے ہوئے سُنا -

"ممی یہان آکر اس لیمپ کو تو تھامو - مین نے ایک نیا شکار پھانسا ہے اوسکی تلاشی لیتا ہون "

یہ لفظ مردہ فروش کے منہ سے نکلے ہی تھے کہ مکان کے بیرونی دروازے پر آہستہ سے کسی نے دستک دی - مردہ فروش نے جب یہ آواز سنی تو ایک ایسے لہجہ مین جس سے چڑچڑاپن پایا جاتا تھا کہا - "لعنت ہو ان مردودون پر ملاقات کے لئے ان کو آنا بھی تھا تو اسی وقت جبکہ مین اور کام مین مشغول ہون "

یہ سن کر رچرڈ ہارکھم کو اور زیادہ تشویش پیدا ہوئی کیونکہ اوسکو فوراً ہی یہ خیال ہوا کہ یہ مردہ فروش کے دوست ہین جو اندر آنا چاہتے ہین اور یقین ہے کہ مجھکو کو لوٹنے اور میری جان لینے مین یہ اور اولٹی اوس کی تائید کرینگے -

اس وقت مردہ فروش پھر یہ کہتا ہوا سنائی دیا۔" ممی تم پر شیطان کی مار آتی ہی ہو یا نہین"

اسکے جواب مین ایک عورت نے اوپر کی منزل سے آواز دی کہ" آتی ہون - آتی ہون -" کچھ دیر بعد ایک بڑھیا جسکی پیٹھ دہری ہوگئی تھی - جس کے منہ مین ایک دانت نہ تھا اور جو سو کہہ کر چھوارا ہو رہی تھی نمودار ہوئی اوسکی آنکھون مین مگڑھے پڑے ہوئے تھے - اوس کے جسم مین بجز پوست واستخوان کے کچھ باقی نہ تھا - غرضکہ بحیثیت مجموعی اوسکی شکل ایسی نفرت انگیز اور مردہ صفت تھی کہ ممی سے بہتر اوس کے لئے اور کوئی عرف تجویز نہ ہوسکتا تھا - معلوم ہوتا تھا کہ ابھی ابھی مصر کے کسی مقبرے سے دو ہزار برس کی لاش آئی ہے اور اوس مین خدا نے جان ڈالدی ہے -

بڑھیا جسوقت سیڑھیون سے اُتری تو مردہ فروش نے چپکے سے اوس سے کہا" ممی ذرا مجھکو مدد تو دو کہ اس چھوکرے کو گھسیٹ کر چھوارے لے چلون - اس کی جیبون مین بہت سا مال بھرا ہوا ہے - وہ لوگ لاش لینے کے لئے آئے ہین - جو کہین اونہون نے اس نئے شکار کو دیکھ پایا تو کہین گے ہمارا بھی ساجھا لاؤ"

اس وقت دروازہ کو باہر کے شخصون نے دوسری مرتبہ کھٹکھٹایا -

رچرڈ دل مین خوب سمجھے ہوئے تھا کہ اس موقعہ پر مزاحمت کرنی بیفائدہ ہے یہ سوچ کر اوس نے اپنے تئین جان کر مردہ بنایا اور بیحس وحرکت پڑا رہا - اس حالت مین مردہ فروش اور ممی اوسکو گھسیٹتے ہوئے ایک کمرے مین لے گئے جو مکان کے حصۂ عقب مین واقع تھا - اور ممی نے اس کمرے کی زنجیر لگا کر قفل ڈالدیا اسکے بعد مردہ فروش نے جلدی سے جاکر باہر والے کواڑ کھولے اور دو آدمی

اندر داخل ہوئے ۔

ان مین سے ایک تو تمام کریکسمین تھا اور دوسرا بھی ایک اسی کینڈے کا بدمعاش تھا جسکو اوس کے ساتھی بفر کے نام سے پکارتے تھے اِس شخص کا یہ دعوی تھا کہ مین جب کسی کو لوٹتا ہون تو اوس کے جسم پر کپڑا تک نہین چھوڑتا اور چونکہ حالت برہنگی کو اصطلاح مین "ان بف" کہتے ہین اس لئے اس شخص کے عرف کی وجہ تسمیہ بآسانی سمجھ مین آسکتی ہے ۔

کریکسمین نے تعجب کے لہجہ مین مردہ فروش سے کہا "چہ خوش! آپ ہمکو اب پہرون دروازہ پر منتظر بھی کھڑا رکھنے لگے ۔ جی مین تو آیا تھا کہ لات مار کر دروازہ توڑ ڈالون لیکن معلوم نہین کیا سوچکر درگزر کر گیا معلوم ہوتا ہے کہ اب تمہارا دماغ آسمان کی خبر لانے لگا"

مردہ فروش "اے بڑھ بڑھ کے کیون باتین بنا رہا ہے ۔ مین نے جان بوجھکر کچھ تھوڑی ہی دیر لگائی ممی لمبی تانے سو رہی تھی اور مین اوپر جاکر اوسکو جگا رہا تھا ۔ گر تم آج آ کیسے گئے مین تو سمجھتا تھا کہ کل رات آؤ گے"

کریکسمین "آتے تو ہم نہین لیکن تیس اشرفیان آج رات بھر مین کمانے کا خیال لیتا آیا"

مردہ فروش "خاصے رہے ۔ تو اس وقت لاش لینے کو نہین آئے ہو"

کریکسمین "نہین آج اس مردہ کی ضرورت نہین ۔ جس ڈاکٹر کے لئے یہ مردہ تیار کیا گیا ہے اوسکو کہین کل رات کو جاکر اس کی ضرورت ہوگی ۔ اس لئے اسکو اب اوٹھا لیجانا لاحاصل ہے ۔ لیکن ایک اور ڈاکٹر جو میڈیکل سکیس اسپتال کے

قریب رہتا ہے ہم کو شوردچ کے گرجا کے پیچھے ڈیڑھ بجے ملنا ہے"

مردہ فروش "کیا آج ہی رات؟"

کریکسمین "ہان ابھی کوئی گھنٹہ بھر مین اور تمام اور زارون کے ساتھہ"

بفر "ڈاکٹر کہتا ہے کہ گرجا کے قبرستان کے اندر جاکر ہمکو کارروائی کرنی ہوگی مگر تیس پونڈ بھی کچھہ ہنسی ٹھٹھا نہین۔ تینون مین سے ہر ایک کے حصہ مین دس دس پاؤنڈ آئے۔ قسم ہے یہ قبرون مین سے مردے نکالنے کا کام تو نقب زنی سے بھی زیادہ فائدہ کا ہے۔ اوسمین مین تو پھر بھی نقصان کا خطرہ لگا رہتا ہے مگر اسمین پوبارہ ہی ہین۔ کہو تمام تمہاری کیا رائے ہے"

کریکسمین "جو کچھہ بھی ملجائے غنیمت ہے جب کسی خاص دن ہین ایک آدھ مردہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ نہین معلوم ہوتا کہ کسی قبرستان کو جاکر کریدین تو پھر گلی ہین سے کسی زندے ہی کو پکڑکر مردہ بنا ڈالتے ہین"

بفر "خیال تو میرا ہی سہا ہوا ہے۔ تمہین یاد نہین کہ جب ہم کو اسی ڈاکٹر کے لیے جس سے ہم عنقریب ملنے والے ہین ایک لاش کی ضرورت پڑی تو ہم اس مکان کے دروازہ پر دو گھنٹہ تک انتظار کرتے رہے اور آخرکار ایک شخص کو جو مزے مین سیٹی بجاتا ہوا اور چاند کی طرف دیکھتا ہوا جا رہا تھا پکڑ لیا"

کریکسمین "اور اوسوقت مجھکو یہ ترکیب سوجھی کہ اوسکو اولٹا لٹکاکر اوس کا سر پانی کی بالٹی مین ڈبوے رکھنا چاہیے یہانتک کہ اوس کا دم نکل جائے۔ اس طریقہ سے افشائے راز کا خوف بھی نہین ہوتا کیونکہ نہ جسم پر کوئی زخم ہوتا ہے۔ نہ معدہ مین پانی بھرا ہوتا ہے اور الٹا لٹکے رہنے کے باعث پیٹ کے اندر زیادہ پانی بھی

نہین ہوتا"

بفر" کیا مزے کی ترکیب سوجھی تھی۔ اور اب تو ہم باقاعدہ طور سے اس پر عمل کرتے ہین۔ پانی کی بھری ہوئی بالٹی نیچے فرش پر اور پاؤن کو باندہ کر لٹکانے کے رسے اور کنڈے چھت پر اور اوس کے بعد مردہ صاحب سر نیچے پاؤن اوپر لٹکے ہوئے ہین۔ کپڑے نہون تو دیکھنے والا یہ سمجھے کہ قصائی کی دوکان پر بکرا ٹنگا ہوا ہے"

کریکسمین" تو کپڑونکو بدن پر ہم کب چہوڑتے ہین (مردہ فروش کی طرف مخاطب ہوکر جو ان دونون کے مکالمہ کے اثنا مین خاموش بیٹھا ہوا تھا) مگر یار تمہین کیا ہو گیا مگر یار تمہین کیا ہو گیا کیا سوچ رہے ہو؟"

مردہ فروش" مین یہ سوچ رہا تھا کہ جس ڈاکٹر سے تمہارا آج رات ملنے کا قرارداد ہوا ہے اوسکو ایک خاص لاش مطلوب ہے"

کریکسمین" ہان ہے تو سہی۔ جو لاش اوسے چاہیئے وہ ایک حجرہ مین دفن ہے"

مردہ فروش" تو اچھا پھر جلدی چلو۔ ایسے اچھے گاہک سے خلاف وعدگی نہ کرنی چاہیئے"

مردہ فروش کو پورا یقین تھا کہ اپنے زبردست لٹھ کا جو وار اوسنے کیا تھا اوس سے رچرڈ کا کام تمام ہو گیا ہوگا۔ اسی لئے اوس کے دو ساتھیون نے جو نیا معاملہ اوس کے سامنے پیش کیا تھا اوس مین شریک ہونے کی نسبت اوس نے ذرا بھی تامل نہین کیا۔ وہ جانتا تھا کہ رچرڈ کی بیہوشی مین جو کچھ ہوگا وہ صبح

تک اوسکی اپنی جیبون مین پہونچ جائیگا کیونکہ اسی پر جو اس خبیث کی حقیقی مان تھی اوسکو پورا بھروسہ تھا۔ غرضکہ بڑھیا کو چپکے سے چند ہدایتین کرکے کریکسین اور بفر کے ساتھہ چلنے کو تیار ہو گیا۔

ان تینون بدمعاشون نے چند لوہے کے لچکدار گز اور دوسرے اوزار جنکی تفصیل اوپر کیجا چکی ہے اپنے ساتھہ لے لئے۔ اور مردہ فروش نے ایک الماری مین سے دو ڈبے جن مین سے ہر ایک کا حجم چھہ مربع انچ ہوگا نکالا۔ یہ دونون ڈبے ساتھہ لے چلنے کے لئے اوس نے اپنے ساتھیون کے حوالے کردئے اور خود اپنے کوٹھے کی چھت مین ایک لیمپ لٹکا دیا جس پر ٹین کا ایک روزن دار خول چڑھا ہوا تھا تاکہ جس کام پر روشنی ڈالنی مقصود ہو اس روزن کی راہ سے ڈالی جاسکے جب یہ کل تیاریان ہو چکین تو تینون بدمعاش روانہ ہوئے۔

اب ہم رچرڈ مارکھم کی طرف متوجہ ہوتے ہین۔

جسوقت مردہ فروش اور اوس کی مان رچرڈ کو مردہ سمجھکر عقب کے کمرہ مین ڈالکر چلے گئے تو وہ گھبراکر اٹھ بیٹھا اور ناقابل بیان پریشانی اور خوف کی گونا گون کیفیتون نے اوس کے دلکو چھالیا۔

معاذاللہ! جرم۔ سیاہ کاری اور خباثت نفس کی یہ کیسی گھناؤنی اور ڈراونی کمین گاہ تھی۔ جس مین اوس نے اپنے آپکو اسوقت قید پایا۔ برابر کے کمرے سے سڑتی ہوئی لاش کی بو آرہی تھی جس کا تعفن اوسکے دماغ کو پراگندہ اور معدہ مین متلی پیدا کئے دیتا تھا۔ لیکن کیا یہ لاش کسی ایسے شخص کی تھی جو اپنی موت مرا تھا

یا قتل کرڈالا گیا تھا - اوسکو اتنی ہمت نہ ہوئی کہ اس سوال کا جواب ستانی اپنے آپ کو دے کیونکہ وہم نے اوس کے دل مین یہ خوف پیدا کردیا کہ مبادا اس راز کا افشا اوس حق مین بھی ویسا ہی بُرا شگون پیدا کرے -

اوس نے بے اختیار چاہا کہ اس پرخوف جرم گاہ سے جو ایک اچھا خاصا مقتل تھی فرار ہوجائے - مگر فرار کیسے ہوتا - دروازہ مین قفل پڑا ہوا تھا اور دریچہ مین چمکنی لگی تھی - اگر ذرا سی بھی آہٹ ہوتی تو وہ نقیب جو برابر کے کمرہ مین بیٹھے ہوئے ہیبت ناک تجویزین لڑا رہے تھے دفعتاً گھس آتے اور اوس کو قتل کرڈالتے -

یہ خیال رچرڈ کے دل مین گذر رہے تھے کہ اوس نے اون بدمعاشون کو باتین کرتے ہوئے سنا جس کے مفہوم سے اوس کو کسی قدر اطمینان ہوا - جو دو شخص باہر سے آئے تھے وہ تیسرے کو قبر کھود کر مردہ نکالنے کے لئے لیجانا چاہتے تھے - بجائے رچرڈ کے دل مین امید پھر تازہ ہوگئی اور اوسکو ڈھارس بندھ چلی کہ اوسکی جان بچ جائیگی

اس وقت اس ہیبت انگیز مضمون پر برابر کے کمرے والے خبیثون نے گفتگو کرنی شروع کی اور سکو سن کر رچرڈ کے جسم کا ہر ایک رونگٹا کھڑا ہوگیا - یہ ناپاک بدمعاش آپ ہی آپ خوش ہو رہے تھے کہ قتل کے مخفی رکھنے کے لئے ہمنے کیسی کیسی عجیب ایجادین کی ہین - رچرڈ نے خوف آمیز استعجاب کے ساتھ پانی کی بالٹی اور چھت کے کنڈون اور رسّون کی حقیقت کی توضیح کو سنا - پھر اوس کمبختی کے مارے کا واقعہ اوسکو معلوم ہوا جو رات کے وقت اس ملعون مکان کے دروازے کے پاس سے گذرا تھا اور جسکو یہ قاتل مکان کے اندر گھسیٹ لائے تھے اور منھ مین کپڑا ٹھونس کر سر نیچے پاؤن اوپر کرکے چھت سے لٹکا دیا تھا اور سر پانی کی بالٹی

مین ڈبو دیا تھا۔ اس طرح اس بچارے نے جان دی تھی اور اوسکے دیوسیرت قاتلون نے اوس کو وہان رہنے دیا تھا تاکہ لاش سڑجائے اور جس ڈاکٹر کے ہاتھ بیچی جانے والی تھی اوسکو زیادہ تازہ نہ معلوم ہو۔

خدا کی پناہ! کیا ایسے واقعات کا سچ ہونا ممکن ہے؟ کیا ایسے وحشیانہ اور دہشت ناک جرایم کا ارتکاب ایک ایسے بڑے شہر مین ممکن ہے جسکی حفاظت کے لئے پولیس کے ہزارہا بڑی بڑی تنخواہین پانے والے سپاہی مقرر ہین؟

القصہ تینون آدمی جیسا کہ اوپر بیان ہوچکا ہے باہر چلے گئے اور رچرڈ نے اطمینان کی سانس لی۔ مردہ فروش نے کریمین اور بفر کے ہمراہ روانہ ہونے سے قبل ممی کے کان مین یہ لفظ کہے تھے "سعب مین جاچکون تو اوس چھوکرے کی جیب مین سے جو کچھ پاؤ سب نکال لینا۔ کوئی چار پانچ سو پاونڈ کے نوٹ اوس کے پاس ہونگے۔ دیکھنا احتیاط سے نکالنا۔ جب پاکٹون کی تلاشی لے چکو تو اوس کے سب کپڑے اوتار لینا اور کھوپری کو دیکھنا غالباً کھوپری چکنا چور ہوگئی ہوگی۔ کیونکہ میرا لٹھ کاری پڑا تھا۔ اگر زخم ہوا تو کل نیچے والی کوٹھری مین گاڑدون گا۔ ورنہ پانی مین غوطہ دیکر پیر لے پر ڈالدینا۔ کسی نہ کسی ڈاکٹر کے ہاتھ بیچ ڈالون گا۔"

یہی ہدایات تھین جن کی تعمیل کے لئے ممی نے اپنے بیٹے اور اوس کے دونون ساتھیون کے رخصت ہوتے ہی ایک شمع ہاتھ مین لی اور عقب والے کمرے کی طرف بڑھی۔ لیکن دروازہ کھولکر اوس نے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ رچرڈ نے جھپٹ کر اوس کی کلائی پکڑلی۔ بڑھیا کے منھ سے اس ناکامی پر ایک وحشیانہ ندا بلند ہوئی جو بلی کے غرانے کے مشابہ تھی لیکن اور کسی طرح کا خوف

یاسرانہ سیدگی اوس نے ظاہر نہین کی رچرڈ نے تندی کے لہجہ مین اوس سے کہا۔ "لڑاوی قحبہ! خدا نے آخر مجھکو تم خبیثون کے جرایم دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے یہان بھیجا۔"

بڑھیا۔ "مجھکو مارو مت۔ جو کچھ کہو گے اوس کی تعمیل کرون گی۔"

رچرڈ۔ "سچ سچ بتا کہ دوسرے کمرہ مین وہ لاش کیسی رکھی ہوئی ہے۔"

بڑھیا۔ "میرے بیٹے نے اس آدمی کو مارڈالا تھا۔"

رچرڈ۔ "اوس کے کپڑے کدہر گئے ممکن ہے کہ اون مین کچھ کاغذات ہون جن سے مقتول کے نام اور سکونت کا حال معلوم ہو سکے۔"

بڑھیا۔ "میرے پیچھے پیچھے آؤ۔ تم کو دکھاتی ہون۔"

بڑھیا کمرہ سے نکلکر ایک دوسری کوٹھری کی جانب آہستہ آہستہ روانہ ہوئی اور رچرڈ اوس کے پیچھے ہولیا۔ اوسکو خیال ہوا کہ اگر اس بدنصیب شخص کا نام اور پتا معلوم ہو سکے جسکی لاش اس دوزخ نما مکان مین رکھی ہوئی ہے تو ممکن ہے کہ مین اوس کی ورثا کی تشویش رفع کر سکون اور گومین اونکو خبر بدہی جا کر سناؤن گا لیکن اونہین روپیٹ کر صبر تو آجائیگا۔ بڑھیا نے ایک چھوٹے سے مودی خانہ کا دروازہ کھولا اور شمع آگے بڑہا کر کچھ کپڑون کی طرف اشارہ کیا جو اندر ایک کھونٹی پر لٹکے ہوئے تھے اور کہا "اندر جا کر کھونٹی پر سے خود ہی اوتار لو۔ مین انکو نہین چھوتی۔"

یہ کہکر بڑھیا پیچھے ہٹ گئی لیکن شمع کو اسطرح تھامے رہی کہ اوس کی روشنی مودی خانہ مین پڑتی رہے۔ رچرڈ کپڑے لینے کے لئے آگے بڑہا اور کھونٹی پر سے اونکو اوتارنے کے لئے ہاتھ بڑہاتے وقت اوس نے اپنا ایک پاؤن

مومی خانہ کے اندر رکھا۔ قدم کا رکھنا تھا کہ معاً ایک چور دروازہ کا پٹ نیچے کی طرف کھل گیا۔ اور رچرڈ دھڑام سے ایک زمین دوز خندق مین گر پڑا۔

چور دروازہ جو کمانی کے ذریعہ سے کھلتا اور بند ہوتا تھا رچرڈ کے گرتے ہی خود بخود بند ہو گیا اور رچرڈ نے گرتے گرتے بڑھیا کے دماغ خراش قہقہے کی آواز تیرہ و تار خلا مین گونجتی ہوئی سنی۔

اس کے بعد ممی جا کر اوس کمرہ مین ایک کرسی لیکر بیٹھ گئی جس مین بوسیدہ لاش رکھی ہوئی تھی اور جھوم جھوم کر یہ گیت گانے لگی۔

نباشون کا ترانہ

نازنین جسم اک مس مہ پارہ کا — لائے مٹی بین ملانے کے لئے
ساتھ بیٹی کو لیے آتا ہے باپ — کچھ مرتد مین لٹانے کے لئے
جھومتی آتی ہے ماں بھی ساتھ ساتھ — اپنے روٹھی کو منانے کے لئے

ایک مدت سے فضا تھی تاک مین
خاک مل جاتی ہے آکر خاک مین

بھائی بھائی سے کرچلو گر اور کدال — سو رہی وہ ماہ پیکر ہے جہان
کر دیا مٹی کو مٹی سے جدا — ہمکو بھی سونا ہی ہین کیا آنکھ میچان
اب نکالو لاش کو تابوت سے — تاکہ ڈالے عکس ماہ آسمان

مردنی چھائے ہوئے رخسار پہ
اور سنہری زلف عنبر بار پر

توپ دو اوپر سے بھر کر بھائیو — قبر سے کھودی ہے مٹی جیتنے
لے چلو اس گوری گوری لاش کو — اپنے کندھون پر اوٹھا کر جلد تر
پڑ گئی ہے چاندنی بھی ماند اور — کر رہا ہے تیز نشتر ڈاکٹر

تاکہ چیرے اور پھاڑے شوق سے

بند بند اس نقش سیم اندام کے

دل زدہ مان نور کے تڑکے یہان — آئے گی آنسو بہانے کے لئے
مانگنے کو حق مین بیٹی کے دعا — پھول تربت پر چڑھانے کے لئے
آرزو کرنے کو خود بھی موت کی — جذبۂ دل آزمانے کے لئے

اوس کو کیا معلوم کیسے ہم نے کل
نقش کے آرام مین ڈالا خلل

ممی کو یہ گیت گاتا ہوا چھوڑ کر ہم مردہ فروش اور اوس کے دونون ساتھیون کو ہمراہ شور ڈیچ کے گرجا کو جاتے ہین تاکہ دیکھین کہ اونہون نے وہان جاکر کیا کارروائی کی۔

بیالیسوان باب

نباش

مردہ فروش کرمیسمین اور بفراون تنگ وتار اور غلیظ گلیون کو جلد جلد طے کرنے لگے جن کے دوسرے سرے پر شورڈیچ کا گرجا واقع تھا۔ رات اگرچہ ایسی اندھیری تھی کہ ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہین دیتا تھا لیکن یہ لوگ بلا تامل چپ چاپ چلے جارہے تھے۔ وہ اس نواح سے ایسے ہی واقفیت تھے جیسے کوئی شخص اپنے مکان کے کمرون اور ستون سے ہو۔

آخرکار نباش اوس پست چار دیواری کے پاس جا پہونچے جسپر ایک بلند کٹہرا لگا ہوا ہے اور شورڈیچ کے گرجا کے قبرستان کے گرداگرد چلا گیا ہے۔ یہ لوگ اسوقت قبرستان کے پچھواڑے کی ایک تنگ وتاریک گلی مین کھڑے ہوئے تھے جہان ایک بھی متنفس موجود نہ تھا۔ اور اگرچہ شورڈیچ کے کلیسا کی عمارت لندن کے سب سے زیادہ آباد حصہ مین واقع ہے لیکن جس جگہ پر وہ کھڑے ہوئے تھے وہ ایسی تھی کہ وہان سے وہ بہ آسانی قبرستان مین داخل ہوکر اوس مقصد کو پورا کرسکتے تھے جس کے لئے آئے تھے۔

نباشون کے آنے سے کچھ دیر پہلے ایک شخص ایک لمبا فرغل پہنے دیوار کے سائے تلے ٹہل رہا تھا۔ یہ شخص وہ سرجن تھا جسکی علم پرستی نے اس

بات قبرون مین سے مردے نکالنے والون کی قوت نباشیہ کو تحریک ہو پہنچائی تھی سب سے پہلے کریکسین آگے بڑہا اور جب اوس نے دیکھا کہ ڈاکٹر آچکا ہے اور مطلع بالکل صاف ہے تو اوس نے ایک خاص انداز سے سیٹی بجا کر اپنے دونون ساتھیون کو بھی بلا لیا - جب یہ سب لوگ ایک جگہ جمع ہوئے تو سرجن نے چپکے سے پوچھا -

"تم لوگ اپنے سب اوزار تو ساتھ لیتے آئے ہوگے ؟"

مردہ فروش - "ضروری اوزار سب ہمارے پاس موجود ہین"

سرجن - "مگر یہ یاد رہے کہ گرجہ مقبرہ سنگین ہے اور گرجا کے اندر واقع ہے - اس کے پتھرون کا ہٹانا آسان نہ ہوگا"

مردہ فروش - "صاحب آپ وہ مقبرہ ہمکو دکھائیے - اور تھوڑی دیر مین لاش لے لیجئے"

سرجن - "تو ٹھیک ہے - میری گاڑی بھی گلی مین ٹھیک تین بجے آموجود ہوگی - اس کام کے لئے ہم کو کافی وقت ملیگا کیونکہ ۵ بجے تک کوئی شخص گھر سے باہر نہین نکلتا اور اندھیرا تو سات بجے تک بھی رہتا ہے"

اسکے بعد سرجن اور پاش کٹہرے کے اوپر چڑھ کر دوسری طرف قبرستان کے اندر اتر آئے - اس وقت مردہ فروش نے سرجن اور اپنے دونون ساتھیون سے کہا "آپ لوگ یہان دیوار کے سایے مین آرام سے بیٹھے رہین اور مین آگے جا کر دروازہ کھولنے کا انتظام کرتا ہون -" یہ کہہ کر وہ دبے پاؤن قبرون مین سے ہوتا ہوا گرجا کی طرف بڑہا -

سرجن اور کریکسین دیوار کے قریب ایک قبر کے تعویذ پر بیٹھ گئے اور بقیہ

زمین پر اوندھے منھ پٹ لیٹ گیا اور زمین سے کان لگا کر کچھ سننے لگا۔ اس وضع مین چند منٹ تک رہنے کے بعد اوس نے اپنے منھ سے اس طرح کی آواز نکالی جیسے کوئی ریچھ آہستہ سے غراتا ہوا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا وہ کسی خاص اشارہ کا جواب دے رہا ہے جسکی آواز اوسی کے کانون تک پہونچی۔ چنانچہ تھوڑی دیر مین بغیر نے سر اوٹھایا اور کریکسین اور سرجن سے چپکے سے کہا۔ "مُردہ فرشتہ کہتا ہے کہ میری کنجی سے دروازے کا قفل نہین کھلتا"

یہ کہہ کر اوس نے اپنا کان پھر زمین سے لگایا اور پٹ لیٹ کر سننے لگا۔ کچھ دیر درگذری تھی کہ اوس نے پھر کسی اشارہ کا جواب دیا لیکن اس دفعہ جواب مین سیٹی بجادی۔ پھر اوٹھ کر اوس نے اپنے دونون ساتھیون سے چپکے سے کہا۔ "معلوم ہوتا ہے کہ قفل بڑا مضبوط پڑا ہوا ہے اور اوسکو ریتی سے کاٹنے مین پاؤ گھنٹہ لگیگا"

اس کے بعد تقریبًا بیس منٹ گذر گئے۔ سرجن کے دانت مارے سردی کے بج رہے تھے اور یہ خیال اوس کے دل مین رہ رہ کر آرہا تھا کہ مین بھی آج کی رات کس نامطبوع کام کے لئے اس جگہ آیا ہون۔ ان دونون آدمیون کا اتنے فاصلہ پر بات چیت کئے بغیر ایک دوسرے پر اپنے خیالات ظاہر کر لینا اپنے کام کی انجام دہی مین گھڑیال کی سی باقاعدگی ظاہر کرنا اور قبر مین سے مردہ نکالنے کے خدمت کو اس اطمینان اور دلجمعی کے ساتھ اپنے ذمہ لینا۔ یہ تمام ایسی باتین تھین جنھون نے سرجن کو بے اختیار متاثر کیا۔ چنانچہ وہ سر سے لیکر پاؤن تک کانپ اوٹھا اور گھن اور نفرت کی وہی کیفیت اوسپر طاری ہوئی جو اوس

حالت مین ہوتی جب کہ حشرات الارض اوس کے ننگے جسم پر رینگنے لگتے۔

بفر نے دفعتاً زمین سے اوٹھ کر کہا "سب معاملہ ٹھیک ہے۔ چلو"

یہ کہکر بفر گرجا کے جنوبی حصہ کی طرف روانہ ہوا اور سرجن اور کریسین اوس کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ کچھ دور چلکر وہ ایک زینہ کے قریب پہونچے جس کو طے کرکے ایک دروازہ آیا۔ یہ دروازہ کھلا ہوا تھا اور مردہ فروش اوس کے اندر ایک گنبد کے نیچے کھڑا ہوا تھا۔ جب سب اندر آچکے تو دروازہ باحتیاط تمام بند کر دیا گیا۔ ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ باہر خوب سردی پڑ رہی تھی۔ لیکن گرجا کے اندر بھی ٹھنڈ کچھ کم نہ تھی۔ یہان سردی کی یہ کیفیت تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ ریڑہ کی ہڈی کا مغز تک جمتا چلا جا رہا ہے۔ باہر ہوا سائین سائین چل رہی تھی اور گنبد کے اندر ہر قدم رہ رہ کر گونجتا تھا۔

اس وقت مردہ فروش نے سرجن سے کہا۔ "لیجئے صاحب ہم تو تیار ہین اب آپ فرمائیے کہ کام کس مقام پر شروع کرنا چاہیئے"

سرجن ہاتھون سے رستہ ٹٹولتا ہوا آگے بڑہا اور کچھ دور جاکر رک گیا اور کہنے لگا "ہمین مقبرہ کی پتھر پر کھڑا ہوا ہون جسے تمکو ہٹانا ہے۔ بہرحال تم خود معلوم کرسکو گے کہ یہی وہ قبر ہے یا نہین کیونکہ تجہیز و تکفین کل ہی صبح ہوئی تھی اور اس لئے چونا ضرور ہے کہ ملایم ہو"

مردہ فروش نے جھک کر ہاتھ سے اوس خاص مقام کے پتھر کے جوڑون کو ٹٹولا اور پھر اپنی چھری اوس مین داخل کرکے دیکھی اس کے بعد چند منٹ تک خاموش رہ کر اوس نے کہا "آپ کا قیاس درست ہے اس پتھر کی

سل کو یہان نصب ہو کر ایک دو دن سے زیادہ کی مدت نہین گذری۔ لیکن کیا آپکا یہ مقصد ہے کہ ہمارے کام کے آثار ذرا بھی باقی نہ رہین؟"

سرجن۔" یقیناً مین ہرگز نہین چاہتا کہ متوفیہ کے اعزا کو یہ بات معلوم ہو جائے کہ اس مقبرے مین دست اندازی کیگئی ہے۔ اگر اون کو معلوم ہو گیا تو فوراً مجھپر شبہ کیا جائیگا کیونکہ مین نے نعش کا طبی امتحان کرنے کی باصرار خواہش کی تھی اور اونہون نے جم کر انکار کر دیا تھا۔"

مردہ فروش۔" تو پھر ہمکو لیمپ روشن کرنا پڑیگا اور اسی مین سب سے زیادہ خطرہ ہے۔"

سرجن۔" بغیر اس کے چارہ بھی نہین۔ ایک دو دن مین جب قفل ٹوٹا ہوا پایا جائے گا تو ضرور گرجا کے اندر یہ تحقیقات کیجائے گی کہ آیا قفل کے توڑنے والے چور تھے یا نباش۔ ایسی حالت مین نہایت ضروری ہے کہ قبر مین سے لاش کے نکالے جانے کا کچھ بھی سراغ باقی نہ رہے۔"

مردہ فروش۔" بہت خوب جناب۔ آپ حکم کیجئے ہم تعمیل کو تیار ہین۔ چلو یارو لگا لگاؤ۔"

کچھ دیر مین مردہ فروش نے وہ لیمپ روشن کیا جس کا ذکر فصل گذشتہ مین کیا جا چکا ہے۔ اس لیمپ کی شعاعین نیچے کی طرف پڑ رہی تھین اور عمارت کے باقی حصہ مین پھیلنے نہ پاتین۔ اس روشنی مین مردہ فروش نے بہ سرعت تمام تعویذ کے اوس پڑے پتھر کے جوڑون کو دیکھ لیا جس کا ہٹانا مقصود تھا اور جس پر ابھی تک کوئی کندہ نہین کیا گیا تھا۔ اوس نے بغور دیکھ لیا کہ چونا کہان کہان اور کس

طریقہ پر لگا ہوا ہے اور کس مقام پر کم ہے اور کس مقام پر زیادہ اس معائنہ کے بعد اوس نے لیمپ گل کر دیا اور کرکیسین اور بفر کے ساتھہ ملکر کام شروع کر دیا۔

سرجن کی آنکھین بتدریج اندھیرے سے مانوس ہو چلین اور ایک حد تک اوسکو نباشون کا طریقہ کار روائی نظر آنے لگا۔

نباشون نے اول تعویذ کے پتھر کے گرداگرد چونے پر سرکا ڈالا۔ اس کے بعد اپنی جیبون مین سے لمبی لمبی نوک دار اور لچکدار پھل والی چھریان نکالکر پتھر کے جوڑون کے اندر داخل کین۔ چند سکنڈ تک وہ ان چھریون کو جوڑون کے اندر جلد جلد آگے پیچھے چلاتے رہے تاکہ چونا کھرچا جاے اور کچھ کچھ دیر کے بعد درزون مین سرکا ڈالتے گئے۔

جب یہ عمل ختم ہو چکا تو اونہون نے ایک بیرم کا پتلا اور نوک دار سرا اوس تعویذ والے پتھر اور اوس کے برابر کے پتھر کے درمیان داخل کیا۔ مردہ فروش جس کے ہاتھہ مین یہہ بیرم تھا بہت آہستہ آہستہ اوس کو بار بار تھالیسکن ہر دباؤ پر کرکیسین اور بفر ایک لکڑی کا فسانہ اوس خالی جگہ کے اندر داخل کرتے جاتے تھے جو بیرم کے عمل سے زیادہ زیادہ فراخ ہوتی جارہی تھی۔ ان خانون کا یہ فائدہ تھا کہ اگر بیرم ٹوٹ جاتا تو پتھر پھر اپنی اصلی جگہ پر نہ گرنے پاتا۔ آخر کار پتھر اس قدر اونچا اوٹھہ آیا کہ اونہون نے لکڑی کے ایک موٹے سے لٹھے کے سہارے جس کا طول تین فٹ ہوگا۔ اوسکو کھڑا کر دیا۔ اس وقت مردہ فروش نے سرجن سے جو ان لوگون کی

کی کارروائیون کو خوف و نفرت کی نگاہ سے دیکھ رہا تھا کہا کہ اگر اس پتھر کے اوٹھانے مین ہمکو مدد دیجے۔ اس پر سرجن نے تینون کے ساتھ ملکر زور لگایا اور پتھر کو ہٹاکر دو لکڑی کے بیلنون کے ذریعہ سے قبر کے منہ سے کچھ دور لیجا کر ڈالدیا۔ اب مردہ فروش نے سرجن سے پوچھا۔ "آپ کو یقین تو ہوگا تاکہ یہی وہ قبر ہے؟"

سرجن "پورا یقین ہے۔ دن کی روشنی مین پاؤ گھنٹے تک اس کے سرہانے کھڑے رہ کر بھی اندھیرے مین پہچان سکون توحیف ہے میری یادپر۔ اسکے علاوہ چونا بھی گیلا ہی تھا۔"

مردہ فروش۔ (بات کاٹکر) "چونے کے گیلے ہونے پر زیادہ بھروسا نہین کیا جاسکتا۔ ممکن ہے کہ پاس ہی کسی اور کا جنازہ دفن کیا گیا ہو۔ مگر ابھی معلوم ہوجاتا ہے کہ آپ کا اندازہ صحیح ہے یا نہین۔ کیا تابوت لکڑی کا تھا؟"

سرجن "ہان شاہ بلوط کی لکڑی کا تھا اور کالے کپڑے سے ڈھکا ہوا تھا۔ چونکہ متوفیہ کے خاندان سے میرا قدیم کا تعارف تھا اس لئے تجہیز و تکفین کا انتظام خود مین نے ہی کیا تھا۔"

یہ سن کر مردہ فروش نے اون لمبے پکدار لوہے کے گزون مین سے جن کا ذکر اوپر ہوچکا ہے ایک گز نکال کر زور سے قبر کے اندر مارا۔ گز کا سرا ایک تابوت کے ڈھکنے کے اندر گھس گیا۔ اس کو کھینچ کر مردہ فروش نے وہ سرا اپنی زبان پر رکھ کر چکھا اور ہونٹ چاٹ کر بولا "ہان تابوت تو شاہ بلوط ہی کی لکڑی کا ہے اور ڈھکا ہوا بھی کالے کپڑے سے ہے

سرجن ۔" مین نے پہلے ہی کہا تہا کہ میرا قیاس غلط نہ ہوگا "

بناشون نے رسون کے ذریعہ سے تابوت کو قبر مین سے باہر نکالا اور ایک پتھر پر رکھ دیا۔ اس کے بعد مردہ فروش نے ایک چھینی سے تابوت کا ڈھکنا باحتیاط تمام کہولا اور دوسری مرتبہ لیمپ جلایا۔ لیمپ کی روشنی لاش کے زرد چہرہ پر پڑی یہ چہرہ ایک نوعمر لڑکی کا تھا جسکی عمر ۱۶ سال کے قریب ہوگی اور سرجن نے اسکو دیکھتے ہی کہا کہ ہان یہی وہ لاش ہے جو مجھے چاہیئے تھی۔ مردہ فروش نے لیمپ کو پھر بجھا دیا اور اپنے ساتھیون سمیت لاش کو تابوت سے نکالا۔ اس کے بعد ان خبیثون نے لاش کا کفن اتار کر اوسکو بالکل برہنہ کر دیا اور گردن اور پاؤن کو ایک مضبوط رسی سے باندہ کر ایک بڑے تھیلے مین جو اسی غرض سے تیار کیا گیا تھا ڈالکر اوپر سے منہ بند کر دیا۔

جب یہ سب کچھ ہو چکا تو بناشون نے قبر کو پھر اپنی اصلی حالت پر لانا شروع کیا تابوت پر ڈھکنا احتیاط کے ساتھ جڑ دیا گیا اور اس گہوارۂ مرگ کو جو اب خالی ہو چکا تھا قبر کے اندر اتار دیا گیا۔ اسکے بعد پتھر کو لڑھکا کر قبر کے منہ پر نصب کر دیا گیا اور جن چہوٹے ڈبونکا اون پر ذکر ہوا ہے اون مین سے ایک مین سے چونا نکالا گیا تاکہ درزون مین لگا دیا جائے اس وقت مردہ فروش نے تیسری مرتبہ اپنا لیمپ روشن کیا اور چونا اسطرح سے لگایا کہ جن راجون نے خود اپنے ہاتھ سے تعویذ کا پتھر بٹھایا تھا وہ بھی اگر آکر دیکھتے تو نہ کہہ سکتے کہ یہہ پتھر اپنی جگہ سے ہٹایا گیا ہے۔ لیکن چونکہ پہلے چونے کے مقابلہ مین یہ چونا جو اب لگایا گیا تھا ذرا زیادہ ہلکے رنگ کا تھا اور نیا بھی معلوم ہوتا تھا لہذا مردہ

فروش نے دوسرے ڈبہ مین سے جو اپنے گھر سے ساتھہ لایا تھا ایک بھورے رنگ کا سفوف نکالا اور چونے پر چھڑک دیا۔ بالاخر ش سے جگہ صاف کردی گئی جس سے بناشون کی غارتگری کے تمام آثار مٹ گئے۔

گھڑیال نے تین بجائے تھے کہ سرجن اور کفن کھسوٹ لاش والے تھیلے کو اوٹھائے ہوئے گرجا سے باہر نکلے قبرستان کے پچھواڑے کی دیوار کے قریب پہونچکر انہون نے اپنا بوجھہ نیچے رکھدیا اور کریمین یہ دیکھنے کے لیے گیا کہ سرجن کی گاڑی آئی ہے یا نہین۔ چند منٹ مین وہ کھڑے کے قریب واپس آیا اور چپکے سے بولا کہ سب ٹھیک ہے۔ اب ان سب نے ملکر لاش کو اوٹھا کر کھڑے پر سے دوسری طرف نیچے اتارا اور گاڑی مین لیجا کر رکھا یا اس کے بعد سرجن نے ہر ایک کفن کھسوٹ کے ہاتھہ مین دس دس اشرفیان گن کر رکھین اور گاڑی مین لاش کے برابر بیٹھہ گیا جو تیز تیز اوس کے مکان کے طرف روانہ ہوئی۔

تینون نباش اوٹ کر اوسی مکان مین پہونچے جہان سے ایک ساتھہ روانہ ہوئے تھے اور کریمین اور بفر نے سامنے کے کمرے مین اوزار رکھہ کر اپنے اپنے گھر کی راہ لی۔

مردہ فروش نے اپنے ساتھیون کے رخصت ہوتے ہی لیمپ ہاتھہ مین لیکر عقب کے کمرہ کا اس امید پر رخ کیا کہ وہان رچرڈ کی برہنہ لاش دہلی دہلائی رکھی ہوگی لیکن کمرہ خالی پاکر اوسے نہایت تعجب ہوا۔ چنانچہ پہلے تو اوس نے آپ ہی آپ کہا۔ "اس بے وقوف بڑھیا نے یہ کیا تماشا کیا ہے" اور پھر

سیڑھیون کے قریب جاکر باآواز بلند پکارا۔

"ممی جاگتی ہو؟"

چند منٹ مین اوپر کی منزل کا دروازہ کھلا اور بڑھیا لباس شب خوابی پہنے ہوئے سیڑھیون کے اوپر نمودار ہوئی اور کہنے لگی "بیٹا ٹونی تم ہو۔

مردہ فروش "عجب بیہودہ ہے۔ مین نہین تو اس وقت اور کیا تیرا باپ ہوسکتا تھا۔ مگر وہ تازہ لاش کیا ہوئی۔؟"

بڑھیا "تازہ لاش پھر زندہ ہوگئی۔"

مردہ فروش "لاحول ولاقوۃ۔ کیسی باتین کررہی ہو۔ روپیہ کہان ہے کسقدر تھا۔ اور اوسکی کھوپڑی بھی ٹوٹی تھی یا نہین؟"

ممی "مین تم سے کہتی ہون کہ وہ پوری طرح سے ہوش مین آگیا۔ جب تمہارے چلے جانے کے بعد مین اوس کمرہ مین گئی تو اوس نے مجھے شیر کی طرح آدبوچا۔"

مردہ فروش (زمین پر پاؤن مارکر) "شیطان کی پھٹکار مجھ پر۔ مین بھی کیا گدھا تھا کہ تین انچ فولاد اوسکے جسم مین نہ بھونک دیا۔ تو وہ بھاگ گیا اور روپیہ بھی لے گیا اور شاید پولیس والون کو ابھی بلا کر لاتا ہوگا۔؟"

ممی۔ (قہقہہ لگاکر) "ٹونی بیٹا فکر مت کرو۔ وہ ہمارے پنجہ سے چھوٹ کر کہان جاتا ہے۔ مین نے اوسکو ہمیشہ کے لئے سلانے کا پورا پورا انتظام کرلیا۔"

مردہ فروش "کہان ہے۔ کدہر ہے۔ جلد بتاؤ۔"

ممی ۔" جہان اوس کے اچھے اوس سے پہلے گئے "

مردہ فروش (نہایت تشویشناک تذبذب اور بیقراری کے عالم مین) "کیا صحنچی کے کنوئین مین ؟"

ممی ۔" نہین ۔ اوس گڑھے مین جو مودی خانہ کے نیچے ہے "۔

مردہ فروش ۔ (رعد کی طرح گرج کر) "کٹنی ملعون ۔ ڈھڈو کہین کی ! بنا بنایا کھیل بگاڑ دیا ۔ نابکار تو نے اوس کو اوس جگہ سے جا کر گرایا جہان سے اوس کا بچ نکلنا یقینی تھا "

بڑھیا ۔" (نہایت تشویش کے لہجہ مین) "بچ نکلنا یقینی تھا ۔"

مردہ فروش ۔" ہان یقینی تھا ۔ مہینہ ڈیڑھ مہینہ ہوتا ہے کہ مین نے تم سے کہا تھا کہ برابر والے خالی مکان اور اس گڑھے کے درمیان والی دیوار کا ایک حصہ ٹوٹ گیا ہے ۔ باوجود اس کے تم نے اوسکو اسی گڑھے مین جا گرایا "

بڑھیا ۔ (آنکھین نکالکر) تو نے کبھی مجھ سے یہ بات نہین کہی ۔ تیرا ہمیشہ سے یہ قاعدہ ہے کہ اپنے سر سے بلا ٹالنے کے لئے ہر ایک الزام میرے سر تھوپ دیا کرتا ہے "

مردہ فروش ۔ (دانت پیسکر) "امان مجھے زیادہ غصہ مت دلاؤ ۔ تم جانتی ہو کہ مین نے دیوار کے ٹوٹ جانے کا ذکر تم سے کیا تھا اور تم کو یہ بھی معلوم ہے کہ مین نے تم سے کہا تھا کہ اب اس بچے سے کام نہین لینا چاہیئے ۔

ممی ۔" جھوٹ ۔ سراسر جھوٹ "

مردہ فروش ۔" سچ ۔ سراسر سچ ۔ تم کو یاد نہین کہ اوس وقت مین نے

تم سے یہ بھی کہا تھا کہ مین کسی رات کو یہ دیوار اپنے ہاتھ سے چن دونگا ورنہ اگر کوئی شخص بازو والے مکان مین آکر آباد ہوگیا اور اوس نے یہ گڑہا دیکھ پایا تو وہ دل مین خیال کریگا کہ ایسے زمین دوز بچے کی ہم کو کیا حاجت ہوسکتی ہے اور اسطرح ہمارا راز کھل جائیگا "

ممی " تو جھوٹ بکتا ہے - تو نے اس کے متعلق ایک حرف بھی مجھ سے نہین کہا "

مردہ فروش - (سب سے جھنجھلاکر) " خدا تجھے غارت کرے - تو نے میری خانہ خرابی کی - یہ ملعون مارکھم ہم دونون کو تباہ کرکے رہے گا "

مردہ فروش کے دل مین ابھی تک کچھ کچھ امید باقی تھی - زمین دوز گڑہا نہایت عمیق تھا اور اسلئے ظن غالب تھا کہ مارکھم گرکر بے ہوش ہوگیا ہو - یہ سوچکر وہ جلدی سے مودی خانہ کے طرف گیا اور چور دروازہ اٹھایا - اوس کے لیمپ کی تیز روشنی گڑہے کی تہ تک پہونچی - لیکن گڑہا بالکل خالی تھا - آنکھین پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے پر بھی اوسکو کچھ نظر نہ آیا - مایوسی اور خوف کی شدت سے اس وقت اوس کی کیفیت جنونیون کی سی ہوگئی - وہ نہ جانتا تھا کہ اس مکان سے بھاگ جائے یا وہین رہے - اس سخت اضطراب اور تشویش کی حالت مین اوس نے مودی خانہ کے سامنے ٹہلنا شروع کیا اور اس وقت اوس خونی کو بھی اوس کی حالت پر رشک نہ آتا جس کا سولی چڑہنے کا وقت قریب آپہونچا ہو -

تینتالیسوان باب

تلاش بے سود

جب جیرڈ ارکھمی کی دغابازی سے مودی خانے والے غار کے اندر گر پڑا تو اوس کا سر ایک پتھر سے ٹکرایا جس کی وجہ سے وہ بے ہوش ہوگیا اس طور پر پڑے پڑے اوسکو آدہ گھنٹے سے زیادہ دیر گذری ہوگی کہ ٹھنڈی ہوا کے ایک جھونکے نے اوس کو اس بیخودی کی نیند سے جگا دیا اور جب وہ ہوش مین آیا تو وہ تمام خطرات یکے بعد دیگرے اوس کے دل مین گذرنے لگے جنہون نے اس وقت اوس کو گھیر رکھا تھا۔ اس رات کو جو کچھ اوس پر گذرا تھا وہ ایسا تھا کہ اچھے اچھون کے ہوش بگڑ جاتے۔ جس ملعون مکان کے ایک زمین دوز زندان مین وہ اس وقت مقید تھا اوس کے خوفناک راز شورڈیچ کے گرجا کی طرف سدھارنے سے پہلے نباشون نے جو گفتگو کی تھی اوسکے سفاکانہ اسرار کسی بدنصیب مقتول کی لاش اور وہ تمام ہیبت انگیز آلات جو اکیلے ڈکیلے رہروون کو ڈبو کر مارڈالنے کے متعلق اس دوزخ نما مکان کے سامنے کے کمرے مین رکھے ہوئے تھے۔ ان تمام تصورات

نے اوس کے دماغ کو چکرا دیا اور اوس کی حالت قریب قریب مجنونون کی سی ہو گئی۔ اس وقت اوسنے ایسا محسوس ہونے لگا کہ اگر اس زندان مین سے بچ نکلنے کا اوسکو رستہ نہ ملا تو وہ اپنا سر دیوار سے ٹپک ٹپک کر مر جائیگا شدت کرب مین اوس نے اپنی مٹھیان بند کر لین اور سر پیٹ پیٹ لیا۔ کچھ دیر کے بعد جب یاس و کرب کا اشتداد کم ہوا تو اوس نے کوشش کی کہ اپنے دل کو سمجھائے اور جو خطرات اوسکو گھیرے ہوئے تھے اونکے مدافعت کرنے کی کوشش کرے۔ لیکن یہ کوشش اور اولٹی سو ہان روح ہو گئی اور آخر کار بے اختیاری کے عالم مین وہ بہ آواز بلند اسطرح چلایا۔

"اے خدائے بلند و برتر! مین نے تیرا کیا قصور کیا ہے جو مجھکو ان مصائب مین مبتلا کیا گیا؟ کون سا گناہ مجھہ سے ایسا صادر ہوا ہے جس کی پاداش مین مجھے یہ عذاب دیا گیا؟ کیا مین نے اپنے مقدور بھر قولاً و فعلاً تیری اطاعت گزاری نہین کی؟ کیا مین تیری عظمت و عبادت نہین کرتا؟ اے خدائے جل و علا! کیا تیری یہی مرضی ہے کہ مین ایسی بے وقت موت اور پھر ایسی سفاکانہ موت مرون؟ کیا دنیا مین اتنی وسعت نہین کہ مجھ جیسے ہیچ میرز اور کس مپرس کیڑے کے لئے گنجایش نکل سکے؟ کیا مین پہلے ہی کافی آزمایشون اور امتحانون مین نہین ڈالا جا چکا ہون اور کیا اسنے روحانی عذاب کے جانگداز ساعت مین مین کبھی تیرا منکر ہوا؟ جب دغاباز اور باطل پرست لوگون نے دنیا کی نظرون مین مجھکو ذلیل کرنے کا بیڑا اوٹھایا تو کیا تیری مشیت عالیہ کے برخلاف مین نے طاغیانہ خیالات

کو دل مین جگہ دی ؟ اے میرے خدا میری سُن میری دعا قبول کر مجھے اس بے وقت موت سے بچا اور مجھکو اس تباہی سے نکال ۔"

یہ وہ خلوص آمیز اور پرجوش دعا تھی جو چرچ ڈ نے اپنے خالق سے شدت یاس مین کی دعا کرتے وقت اوس نے اپنے ہاتھ اوپر اوٹھائے اور اتفاق ایسا ہوا کہ وہ ایک سوراخ مین جا پڑے جو دیوار مین تھا ۔ معاً اوس کے دل مین امید کی شمع روشن ہوگئی اور جب مزید تلاش پر اوس کو معلوم ہوا کہ یہ روزن اس قدر بڑا تھا کہ وہ اس مین سے سمٹ سمٹا کر باہر نکل سکتا تھا تو اوس کے منھ سے یہ آواز نکلی ۔

"اے ارحم الراحمین ۔ اے بیکسون کے دستگیر ! مین تیرا شکر ادا کرتا ہون ۔ تو نے میری التجا سن لی اور میری مراد بر لایا ۔ میری زبان درازی اور ہرزہ درائی کو معاف کر ۔ میری نادانی تھی کہ مین نے تیری مشیت مین چون وچرا کرنے کی جرأت کی ۔"

اب اوس نے قصد کر لیا کہ جو ہو سو ہو اس روزن مین سے باہر نکلنا چاہئے کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ جس حالت مین وہ اب تھا باہر نکلکر اوس سے بدتر حالت ہونی کسی طرح ممکن نہ تھی ۔ اس کے علاوہ ایک خفیہ اثر نے جس کو اوس نے اوسکا تائید غیبی سے تعبیر کیا یہی تقاضا کیا کہ وہ یہان سے فوراً نکل کھڑا ہو ۔ القصہ وہ رینگتا ہوا اس سوراخ سے باہر نکلا اور نرم گیلی زمین پر اپنے آپ کو کھڑا پایا ۔ چاروں طرف اندھیرا گھپ چھایا ہوا تھا ۔ اوس نے اپنا رستہ ہاتھون سے ٹٹولنا شروع کیا اور قدم قدم پر رکتا ہوا آگے بڑھا ۔ کچھ دیر کے بعد اوس کا قدم

ایک زینے پر پڑا اور اوس کے اطمینان اور خوشی کی کوئی حد نہ رہی جب اوسکو معلوم ہوا کہ مین پتھر کی سیڑھی پر کھڑا ہوا ہون اس زینے پر چڑھ کر اوسکو ایک دروازہ ملا جو دھکا دیتے ہی کھل گیا - دروازے مین داخل ہوکر وہ ہاتھون سے رستہ ٹٹولتا ہوا آہستہ آہستہ آگے بڑھا - چند منٹ مین اوس کو ایک اور دروازہ ملا جس مین ایک چٹکنی لگی ہوئی تھی - اس کے کھولتے ہی اوس نے اپنے آپکو گلی مین پایا دروازے کو باحتیاط تمام بند کرکے وہ اس مقام سے بڑی تیزی سے بھاگا - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا تازی کتے اوس کے پیچھے پیچھے آرہے ہین - بھاگتے مین نہ اوسکو اسکی خبر رہی کہ رستے مین گڑھے ہین نہ اس کا خیال رہا کہ کیچڑ سے اوسکے تمام کپڑے لت پت ہوگئے ہین - بلکہ جی مین یہ کہتا ہوا سرپٹ بھاگا کہ جان بچی لاکھون پائے -

ایک گھنٹہ تک وہ اسی طرح برابر بھاگتا ہوا چلا گیا - آخرکار تکان سے چور ہوکر وہ ایک مکان کے دروازے کے سامنے بیٹھ گیا جہان ایک لالٹین ٹمٹما رہی تھی اپنے پریشان خیالات کو اوسنے جہان تک ہوسکا جمع کیا اور یہ سوچنے لگا کہ میری یہ شتر بے مہار کی سی دوڑ مجھکو آخر کس نواح مین لے آئی ہوگی - لیکن اوس نے جتنا قیاس دوڑایا اتنا ہی اپنے موجودہ حوالی کا راز سربستہ پایا بہرحال اوسکو اتنا معلوم تھا کہ وہ بایہ تخت لندن کے کسی مشرقی حصے مین ہے لیکن یہ ناممکن تھا کہ وہ یہ بتا سکے کہ کس خاص مقام پر ہے -

وہ اسی اُدھیڑبن مین تھا کہ کسی شخص کی پانون کی چاپ اوسکے کان مین پڑی جو اوس کی طرف آرہا تھا - لالٹین کی روشنی مین اوسے جلد معلوم ہوگیا

کہ ایک پولیسمین ہے جو آہستہ آہستہ گشت کرتا ہوا آرہا ہے رچرڈ نے بڑھ کر اوس سے مہذبانہ سلامت کی اور کہا۔

"مہربانی کرکے مجھے یہ بتا دیجئے کہ مین اسوقت کہان ہون؟ چلتے چلتے مین اپنا رستہ بھول گیا۔ یہ کون محلہ ہے؟"

پولیسمین۔ رسکلف ہائی وے"

رچرڈ۔ (تعجب اور پریشانی کے لہجہ مین) سپاہی کے الفاظ کو دہراکر رسکلف ہائی وے!"

رچرڈ پسینے مین تر ہو رہا تھا اور اوس کے کپڑے کیچڑ مین سنے ہوئے تھے۔ سردی بلا کی پڑ رہی تھی اور اس پر تکان نے اور اوسے مضمحل اور ناتوان کر دیا تھا۔ پولیس کے سپاہی سے یہ سنکر کہ وہ اس وقت رسکلف ہائی وے مین تھا جہان سے اوسکا مکان کوسون دور تھا اوسے بہت پریشانی ہوئی لیکن اس وقت یکایک اوسے یاد آیا کہ اوسے ایک ایسا فرض بھی ادا کرنا ہے جو ابنائے جنس کی طرف سے اوسکے ذمہ ہے اور جس سے پہلوتہی کرنا کسی طرح جائز نہین ہوسکتا۔ اوسکو اس بات کا پورا یقین ہوگیا تھا کہ آج رات تائید ایزدی نے مجھے موت کے پنجے سے اس لئے چھوڑایا ہے کہ جرم وسیہ کاری کے ایک خوفناک کمین گاہ کے استیصال و انہدام کا ذریعہ بنون اس وقت ایک ایک منٹ قیمتی تھا۔ تینون بدمعاش بہ اطمینان تمام شورڈچ کے گرجا کو گئے تھے تاکہ اوس مقدس عمارت کی اپنے ناپاک دستبرد سے بے حرمتی کرین۔ اس لئے ممکن تھا کہ اب بھی اتنا وقت مل سکے کہ اونکو وہین گرفتار

کرلیا جائے۔

پولسمین ابھی تک اوسکے قریب کھڑا ہوا تھا جس سے اوسنے دفعتاً اسطرح خطاب کیا: "تھانہ کدھر ہے؟ مجھے ایک نہایت ہی ضروری امر کی پولس کو اطلاع کرنی ہے۔ مین پولس کو تین ایسے خبیث بدمعاشون کا سراغ بتا سکتا ہون جو ——"

پولسمین۔ (قطع کلام کرکے) "آپ کو ان کا پتہ کیسے ملا؟"

رچرڈ۔ "بڑی لمبی داستان ہے۔ یہان اگر بیان کرونگا تو خواہ مخواہ وقت ضایع ہوگا اور ممکن ہے کہ وہ بدمعاش اتنے مین بچ کر نکل جائین۔"

یہ باتین رچرڈ نے کچھ ایسے اضطراب اور جوش کے لہجے مین کہین کہ سپاہی کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اس کا دماغ چل گیا ہے۔ بہرحال اوسنے جواب مین کہا کہ "اچھا میرے ہمراہ چلئے اور جو کچھ آپ کو کہنا ہے سپرنٹنڈنٹ صاحب سے کہئے۔"

رچرڈ اس پر رضامند ہوا اور دونون محلہ کے تھانے کی طرف روانہ ہوئے۔ تھانے مین پہونچ کر پولس مین نے رچرڈ کو سپرنٹنڈنٹ کے سامنے پیش کیا اور رچرڈ نے اپنا قصہ اس طرح بیان کیا:

"مین آج کی رات ایسے خطرون سے بچ کر نکلا ہون جن کے تصور تک سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوجائین۔ شورڈچ کے گرجا کی نواح مین ایک تنگ و تاریک اور نجس گلی مین سے مین گذر رہا تھا کہ کسی نے مجھ پر لٹھہ کا وار کیا جس سے مین بیہوش ہوکر گر پڑا۔ اسکے بعد وہ شخص جس نے مجھ پر حملہ کیا تھا مجھکو ایک مکان کے اندر لیگیا جہان قتل و خونریزی کا بازار ہر وقت گرم رہتا ہے۔ اس وقت بھی کسی بدنصیب کی

لاش اس مکان مین رکھی ہوئی ہے۔ جس بیدردی سے اس شخص کو قتل کیا گیا ہے مین اوس کی کیفیت آپ سے کیا بیان کرون۔

"مین آپ کو بتا سکتا ہون کہ اس مکان مین جو جو خبیثون کی آمد و رفت رہتی ہے وہ کس طریقہ پر اون کمبختی کے ماروں کو جو اون کے مکان کے دروازے کے سامنے سے گذرتے ہین جادو چلتے ہین اور بھیس بدلے ہوئے مکان کے اندر لے آتے ہین اور وہان انواع و اقسام کے عذاب دیکر اون کو مار ڈالتے ہین۔ ان ہیبت انگیز حالات کی تفصیل اگر مین آپ سے کرون تو آپ کانپ اٹھین لیکن وقت گذرتا چلا جا رہا ہے۔ جلدی کیجئے اور میرے ہمراہ چلئے۔ اب بھی وقت ہے کہ اون تینون بدمعاشون کو آپ گرفتار کر سکین جنکے جرایم کا راز آج کی رات تائید ایزدی سے مجھ پر آشکارا ہوا ہے۔"

سپرنٹنڈنٹ۔ (رچرڈ کو سر سے پاؤن تک ایک عجیب طریقہ سے دیکھ کر) "اور ان لوگون کو ہم گرفتار کہان کر سکتے ہین؟"

رچرڈ۔ "وہ اس وقت شوڈیچ کے گرجا مین ہین اور ایک سرجن کے لیئے جس سے وہ قبرستان کے پچھواڑے ڈیڑھ بجے ملنے والے تھے قبرمین سے ایک لاش کھود کر نکال رہے ہین۔"

سپرنٹنڈنٹ۔ "اس وقت تین بجے ہین اور غالباً اب تک وہ لوگ اپنا کام ختم کر چکے ہون گے۔ پس بہتر ہوگا کہ آپ اس انگیٹھی کے قریب آرام کرسی پر بیٹھ کر آگ تاپئے اور آرام کیجئے۔ جب صبح ہوگی تو تھانہ کا کوئی سپاہی آپ کے ساتھ کر دیا جائے گا تاکہ آپکو آپ کے گھر پہونچائے۔"

رچرڈ۔" یہ آپ کیا فرماتے ہین - یہ ناممکن ہے کہ مین یہان مزے سے بیٹھا ہوا آگ تاپا کرون حالانکہ انصاف پکار رہا ہے کہ جو خبیث اپنے انبائے جنس کا خون چوس رہے ہین اون کا سدباب کیا جائے - اگر آپ ان قاتلون کو جو -"

سپرنٹنڈنٹ۔" حضرت اپنی طبیعت کو سنبھالیے اور اس قسم کے خوفناک خیالات اپنے دماغ سے نکال ڈالیے - ذرا عقل کے ناخن لیجیے - آپ جانتے ہین یہ شہر لندن ہے - ایسے آباد شہر مین ایسے واقعات کا پیش آنا جو آپ بیان کر رہے ہین - بالکل ناممکن ہے -"

رچرڈ۔ (بگڑ کر)" اجی حضرت آپنے مجھے بڑی مقرر کیا ہے - مین آپ سے کہتا ہون کہ مین نے جو کچھ آپ سے کہا ہے اوسکا حرف حرف سچ ہے -"

سپرنٹنڈنٹ۔" اور آپ ایسی جگہ سے بچ کیسے نکلے ؟"

رچرڈ۔" جس بدمعاش نے مجھ پر حملہ کیا تھا اوسنے یہ سمجھا کہ اوسکے وار نے میرا کام تمام کر دیا لیکن حقیقت مین کچھ دیر کے لیئے مین صرف بے ہوش ہو گیا تھا"

ایک پولیس مین۔ (دوسرے کے کان مین)" ابھی کہتا تھا کہ تین قاتل تھے - اب صرف ایک رہ گیا - پورا سٹری ہے پاگل خانہ توڑ کے آیا ہے -"

رچرڈ۔ (اپنا سلسلہ تقریر جاری رکھکر)" اسکے بعد مجھے ہوش کے سے ایک گہرے گڑھے مین ڈالدیا گیا - جہان سے ایک سوراخ کے رستہ نکلکر مین بھاگ آیا"

دونون پولیس مینون کو بے اختیار ہنسی آگئی جسکو ضبط کرنے کے لیئے اونہون نے اپنے منہ پھیر لیئے - سپرنٹنڈنٹ سے بھی بغیر مسکرائے نہ رہا گیا -

اس وقت رچرڈ نے پھر سپرنٹنڈنٹ سے مخاطب ہوکر کہا:" اب تو آپ

میرے ہمراہ ضرور چلین گے تاکہ سنور ڈیچ کے گرجا مین پہنچکر ان خبیثون کو گرفتار کیا جائے۔"

سپرنٹنڈنٹ۔" بہتر ہوگا کہ ہم صبح تک انتظار کرین۔ آپ براہ مہربانی بیٹھ جائیے اور اپنی طبیعت کو سنبھالیے آپ کے تمام کپڑے پسینہ مین شرابور اور کیچڑ سے آلودہ ہو رہے ہین۔ غالباً آپ بڑی دور سے چل کر آرہے ہین۔"

رچرڈ۔" مین اب آپ کے اس تامل اور پس وپیش کا سبب سمجھ گیا۔ شاید آپ کو میرا کہنا باور نہین آیا۔ اور آپ کا خیال یہ ہے کہ مین اختلال حواس مین مبتلا ہون۔ مین آپ سے بنت کہتا ہون کہ اس غلط فہمی کی وجہ سے انصاف کا خون نہ کیجئے۔ اس مین شک نہین کہ جو داستان مین نے آپ کو سنائی ہے وہ نہایت عجیب ہے اور اگر کوئی شخص مجھکو ایسی حالت مین یہ قصہ سناتا جس حالت مین مینے آپ کو سنایا تو خود مجھے اسکے ماننے مین تامل ہوتا۔ اسمین بھی شک نہین کہ میری وضع اور قطع اس وقت عجیب ہو رہی ہے اور میری صورت سے وحشت اور میرے لہجہ سے غایت درجہ کا اضطرار ظاہر ہو رہا ہے مگر اوس خدائے بلند وبرتر کی قسم کھاکر کہتا ہون جو سمیع وبصیر ہے کہ مین بالکل ہوش مین ہون اور مجھے اختلال حواس کا عارضہ نہین ہے اگرچہ خدا جانتا ہے کہ جو مصائب آج رات مجھ پر گذرے ہین وہ مضبوط سے مضبوط دماغ کی چولین ڈھیلی کر دینے کے لیے کافی تھین۔"

سپرنٹنڈنٹ۔ (رچرڈ کے وثوق آمیز اور مدلل تقریر سے متاثر ہوکر)

"کیا آپ ہمکو اوس مکان مین سے چل سکتے ہین۔ جہان آپنے ان جرایم کے سرزد ہونیکا ذکر کیا ہے؟"

رچرڈ "وہان تو نہین سے چل سکتا کیونکہ ان تنگ و تار اور پیچ در پیچ گلیون مین جہان میرا پہلے کبھی نہین گذر ہوا رستہ بھول گیا۔ اسکے علاوہ رات بھی اندھیری تھی۔ ایسی حالت مین مین ان مجرمون کی کمین گاہ تک آپکو کیسے لے چل سکتا ہون۔ لیکن یہ مین پھر کہتا ہون کہ قاتل ایک بجے سے کچھ ہی دیر بعد شوردیچ کے گرجا کی طرف گئے تھے تاکہ اوس مقدس عمارت کے اندر ایک ایسے فعل کا ارتکاب کرین جس سے اوسکی بے حرمتی ہو۔ آپ کہتے ہین کہ اسوقت تین بجے ہین۔ ممکن ہے کہ ان مردہ فروشون کی گورکنی کا کام ابھی تک اختتام کو نہ پہونچا ہوا اور اگر ایسا ہو تو آپ اونہین عین ارتکاب جرم کی حالت مین گرفتار کرسکتے ہین"

سپرنٹنڈنٹ "اور اگر ہمکو شوردیچ کے گرجا مین پہونچکر معلوم ہوا کہ کسی شخص نے وہان مداخلت بیجا نہین کی تو"

رچرڈ "ایک ایسے لہجہ مین جس سے سپرنٹنڈنٹ کو بھروسہ ہوگیا" تو مین مان جاؤن گا کہ مین دیوانہ ہون اور مینے آپ کو دہوکا دیا ہے اور اس قابل ہون کہ کسی پاگل خانہ مین بھیجدیا جاؤن"

غرضکہ سپرنٹنڈنٹ نے چار کانسٹبلون کو حکم دیا کہ رچرڈ کے ہمراہ کلیسا سے شوردیچ کو جائین۔ یہ مختصر جماعت جلد جلد اپنی مہم پر روانہ ہوئی مگر منزل مقصود پر جب پہونچے تو گھڑیال نے ٹھیک چار بجائے۔ یہ لوگ جلدی سے کٹہرے پر سے پہانڈ کر قبرستان مین داخل ہوئے اور اوس دروازے کی طرف بڑہے

جہان سے مردہ فروش ایک گھنٹہ پہلے نکل چکے تھے۔ کانسٹبلون مین سے ایک نے دروازہ کو دھکا دیکر کھولنا چاہا جو فوراً ہی کھلگیا۔ ساتھہ ہی کانسٹبل کا پاؤن کسی سخت چیز پر پڑا جسکو اوسنے اوٹھاکر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ایک قفل ہے۔ جسکے اوپر کے حلقہ کو ریتی کے ذریعہ سے کاٹ ڈالا گیا ہے۔

اب چارون کانسٹبل رچرڈ کے ساتھہ گرجا مین داخل ہوئے اور اونہون نے اپنی لالٹینون کی تیز روشنی مین چارون طرف نگاہ تجسس بغور دوڑانا شروع کی جب دیکھہ بھال چکے تو کانسٹبلون مین سے ایک نے کہا:۔

"بیشک ان صاحب نے جو کچھہ کہا تھا سب سچ تھا لیکن یہ بھی سچ ہے کہ پھنسا ہوا شکار ہاتھہ سے جاتا رہا۔"

"دوسرا کانسٹبل" اگر اونھون نے اپنے جرم کا کوئی سراغ نہین چھوڑا تو اپنا کام بھی اونھون نے نہایت ہی ہوشیاری اور چالاکی سے کیا ہوگا۔"

رچرڈ۔ "مین نے سنا ہے کہ مردہ فروش اپنے فن مین ایسے یکتا اور کامل ہوتے ہین کہ جس مقام پر اونہون نے اپنا عمل کیا ہو اوسکا سراغ باریک بین سے باریک بین شخص بھی نہین لگا سکتا۔"

دوسرا کانسٹبل "خیر اگر یہ نہ بھی معلوم ہو سکے کہ ان بدمعاشون نے کس قبر کو کھودا تھا تو فکر کی بات نہین۔ جو کچھہ ہمنے دیکھا ہے اوس سے ہم کو کافی طور پر اس بات کا یقین ہوگیا ہے کہ جو باتین آپ نے ہم سے کہی تھین وہ سب سچ تھین۔"

تیسرا کانسٹبل "چونکہ مردہ فروش یہان موجود نہین لہذا بہتر ہوگا کہ جسقدر

جلد ممکن ہو یہان سے لوٹ چلین اور سپرنٹنڈنٹ صاحب سے رپورٹ کرین کہ گرجا مین ان چور مردہ فروشون نے نقب کر یہ یہ کارستانی کی ہے۔"

رچرڈ۔" مین بھی آپ لوگون کے ہمراہ چلون گا کیونکہ ممکن ہے کہ دن کی روشنی مین مین اوس محلہ کے قریب آپ کو لیجا سکون جہان وہ مکان واقع ہے جس مین یہ بدمعاش رہتے سہتے اور آمد و رفت رکھتے ہین۔"

القصہ پولیس کے کانسٹبل اور رچرڈ اوسی تھانہ کو لوٹ گئے جہان سے آئے تھے اور جب سپرنٹنڈنٹ نے سنا کہ حقیقت مین گرجا کا قفل ٹوٹا ہوا پایا گیا تو اوسنے رچرڈ سے اپنے سابق کے شکوک و شبہات کے لحاظ سے معافی مانگ کر کہا:۔" لیکن جناب اس بات کا تو آپ کو بھی اقرار ہوگا کہ جو حکایت آپنے بیان کی تھی وہ ایسی عجیب و غریب تھی کہ سننے والے کا ذہن معاً اس امر کی طرف منتقل ہوتا کہ اس حکایت کا بیان کرنے والا صحیح دماغ نہین رکھتا۔"

رچرڈ۔" غالباً آپکا یہ خیال ہوگا کہ مین کسی پاگل خانہ سے بھاگ آیا تھا۔"

سپرنٹنڈنٹ۔" بات تو حقیقت مین یہی تھی آپ کی حالت ایسی خوفناک ہو رہی تھی کہ بے اختیار گمان ہوتا تھا کہ آپ مجنون ہین۔ ہان اسپر مجھے یاد آیا کہ آپ کے کپڑون پر کیچڑ کے داغ دھبے پڑے ہوئے ہین اور پسینے مین آپ لت پت ہین اسلیئے مہربانی فرماکر ساتھ کے کمرہ مین چلے جایئے جہان غسل اور تبدیل لباس کا تمام ضروری سامان آپ موجود پائین گے۔

+ + + + + +

سات بجے کے کچھ ہی دیر بعد آفتاب طلوع ہوا اور اس وقت رچرڈ مارکھم

چند افسران پولیس کے ہمراہ جو سادہ کپڑے پہنے ہوئے تھے اون گلیون کے نواح مین چکر لگاتا ہوا پایا گیا جو "برڈ کیج واک" کے نواح مین واقع ہین۔ جس مکان مین شب گذشتہ رچرڈ کو ایسے ایسے دل دہلا دینے والے خطرات کا سامنا کرنا پڑا تھا اوسکی تلاش مین اوسنے اپنے ساتھیون سمیت گھنٹون کوچہ نوردی کی لیکن یہ تلاش و جستجو ایسی ہی بے سود ثابت ہوئی گویا کہ اوس مکان کا وجود ایک خواب پریشان سے زیادہ حقیقت نہ رکھتا تھا۔

آخر کار رچرڈ کو ہار کر کہنا پڑا کہ مین مکان کا پتہ نہین بتا سکتا۔ غرضکہ اہالی پولیس اس موقعہ پر مزید سراغ رسانی کی کوشش ترک کر کے واپس تھانہ کو چلے گئے۔ لیکن ہر دو رکھم مین اور اون مین یہ باہمی قرار داد ہو گیا کہ اس کل معاملہ کو نہایت راز مین رکھا جائے تاکہ جو کوششین سراغ برآمدی کے متعلق آیندہ کی جانے والی تھین اون مین زبان خلق نقارہ بن کر کھنڈت نہ ڈالدے۔

چوالیسوان باب

رچرڈ اور اسابیلا

رچرڈ مارکھم نے عزم بالجزم کر لیا تھا کہ اون واقعات کو جو دو سال تک اوسکے مقید رہنے کا باعث ہوئے تھے کاونٹ الٹرائی پر ظاہر کرنے مین ذرا بھی پس وپیش نہ کرے - لیکن اس کے ساتھ ہی اون امیدون سے دست بردار ہونا بھی بہت ہی شاق تھا جو خاتون اسابیلا کے متعلق اوسنے اپنے دل مین قایم کی تھین - اس سے بڑھکر اوسکے لئے اور کیا تلخ کامی ہوسکتی تھی کہ وہ ساغر عیش جو مدتون کے بعد اوسکے منھ تک پہونچا تھا دفعتاً ہٹا لیا جائے -

اوسکو نہ معلوم تھا کہ جب یہ ماجرا وہ کاونٹ سے بیان کریگا تو کاونٹ پر کس قسم کا اثر پڑیگا - رچرڈ کا خیال تھا کہ کاونٹ الٹرائی اوسکے واقعات کو سنکر بلاشبہ برہم ہوگا کیونکہ آدمیون کی ہمیشہ سے اس کی عادی ہے کہ ظاہری حالات سے کسی شخص کی اندرونی حالت کا اندازہ لگائے - اگر کاونٹ ازراہ شرافت نفس وفیاضی طبع دنیا کے ان عام تعصبات سے اپنے آپ کو ارفع اور اعلےٰ ثابت کرے اور رچرڈ کی بے گناہی پر یقین لے آئے جسکی تصدیق ٹالبٹ عرف پوکاک کی دستخطی تحریر سے ہوئی تھی تو رچرڈ کا خلوص آمیز اقبالی بیان بہت کچھ مفید ثابت ہوگا - لیکن اگر برعکس معاملہ ظہور مین آئے اور کاونٹ بگڑکر اپنے نوجوان دوست کی ملاقات سے

ہمیشہ کے لئے کنارہ کشی اختیار کرے تو ایسی حالت میں رچرڈ کو یہ تسکین تو ہو سکتی تھی کہ اوس نے ایک حسرت انگیز فرض پورا کیا لیکن ساتھ ہی یہ خیال اوسکے دل اور دماغ کو ہلا دینے والا تھا۔ کہ اوسنے اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی ماری اور اپنے ہاتھ سے پتھر مار کر اپنی محبت کے شیشہ کو توڑ دیا اگرچہ وہ شیشہ ایسا تھا جو کسی اتفاقی ٹھیس سے خود بخود چکنا چور ہو جاتا۔

جن واقعات کا گذشتہ فصل میں ذکر کیا گیا ہے اون کے وقوع میں آنے کی دوسری صبح کو جب رچرڈ بستر راحت سے اوٹھا تو اوس نے اپنے دل سے باتیں شروع کیں۔ "اگرچہ میں اپنے دل پر ایسا جبر کرنے والا ہوں جس سے میری زندگی کی خوشگوار تر میں امید کا خون ہو جانا لازمی ہے لیکن پھر بھی میں خوش ہوں خدائے بزرگ و برتر نے جسکی حکومت کے حدود لامتناہی ہیں یہ فرمایا ہے کہ ہماری زندگی کا پیالہ رنج کے تلخ شوراب سے بھرا ہوا ہوگا۔ یہ ارشاد پاک بالکل سچ ہے کیونکہ میں خود اس کی تصدیق کر سکتا ہوں۔ لیکن ان رنج و آلام کا سہنا ہمارے مقدر میں لکھا ہے اون کی تلافی کے لئے خوشیاں اور لذتیں بھی موجود ہیں۔ ہم کو حظ نفس اور قوت روح کے لئے اخلاق کا پاکیزہ چشمہ عنایت کیا گیا ہے اور اس لئے ہمکو لازم ہے کہ جو نعمتیں اور احسانات ہم پر درگاہ باری تعالےٰ سے مبذول کئے جاتے ہیں اون کے لحاظ سے اوس ہستی ذوالجلال والاکرام کے شکر و منت سے عہدہ برا ہونے کی ہر طرح کوشش کریں۔"

یہ خیالات رچرڈ مارکھم کے دل میں دیر تک گذرتے رہے۔ دن اوسنے جوں توں کر کے کاٹا جب شام ہوئی تو گھر سے روانہ ہوا اور کھانے کے وقت سے

چندہی منٹ پہلے کاونٹ کے مکان واقع رچمنڈ مین پہونچا۔ کاونٹ اور اوس کی بیگم نے مسرت بھرے دل سے اوسکا خیر مقدم کیا اور خاتون اسا بیلا کی آنکھون مین اوسکو دیکھہ کر ایک ایسی چمک پیدا ہوگئی جسے دیکھہ کر نہین بتایا جا سکتا تھا کہ اسمین محبت غالب ہے یا حیا۔ کھانا کھا چکنے کے بعد جب رچرڈ کاونٹ کے ساتھہ بیٹھا ہوا سگار پی رہا تھا تو اوس نے قصد کیا کہ اپنی رام کہانی اپنے رفیق کو کہہ سنائے وہ سلسلہ تقریر شروع کرنے ہی تھا کہ کاونٹ نے کہا:۔

"آپ یہ سنکر خوش ہونگے کہ آج صبح میرے نام گرین وڈ کے پاس سے چند خطوط آئے جن مین اوس نے مجھکو یقین دلایا ہے کہ وہ منصوبہ خوب چل رہا ہے"

رچرڈ۔ "حقیقت مین یہ سنکر مجھکو بڑی خوشی ہوئی لیکن آج میرے یہان خاص طور پر آنے کا مقصد یہ تھا ——"

کاونٹ۔ (قطع کلام کرکے) "کہ تجارتی جہازون کے سلسلے والے معاملے پر گفتگو کرو۔ مین تمکو اپنا عزیز جانتا ہون۔ اگر اس مین تم بھی حصہ دار بننا چاہتے ہو تو ابھی وقت ہاتھ سے نہین گیا۔ لیکن اب مین تم سے ایک راز کی بات کہتا ہون۔ ہمارے خاندان کا حال تم سے کچھ چھپا ہوا تو ہے نہین۔ اسلیئے جو بات مین تم سے اب کہنے والا ہون۔ اوسکے متعلق تمہارا مشورہ مفید ہوگا۔ اس کے علاوہ مین یہ بھی جانتا ہون کہ تمہارے دل مین اسا بیلا کی بہت کچھ وقعت ہے اور تم اوس کو بہن کی طرح چاہتے ہو۔ پس ——"

رچرڈ۔ (بات کاٹ کر تھرائی ہوئی آواز مین) "کاونٹ مین آپ کا مطلب نہین سمجھا۔ آپ نے کیا فرمایا ہے؟"

کاونٹ "میں تم سے یہ کہنے والا تھا کہ مسٹر گرین وڈ جو بے انتہا دولت مند ہے اس کے دل میں اسابیلا کی طرف سے محبت پیدا ہو گئی ہے۔"

رچرڈ "خوب!"

کاونٹ "اور میں نے بھی گرین وڈ کی کسی قدر حوصلہ افزائی کی۔"

رچرڈ "یہ آپ کیا فرماتے ہیں؟ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ خاتون اسابیلا کے دل رجحان کا اندازہ کئے بغیر آپ نے مسٹر گرین وڈ کی امید میں بڑھا دی ہوں۔"

کاونٹ "اس کا تو خیال بھی نہ کرو۔ کیا تم کو یہ معلوم نہیں کہ ایک نیک اور سعادتمند لڑکی اسی میں راضی ہوتی ہے جس میں اسکی والدین کی رضا ہو۔"

رچرڈ "جس حد تک معاملات دل کو تعلق ہے انگریزی قوم تو اس اصول پر عمل نہیں کرتی۔"

کاونٹ "(پر غرور لہجہ میں) انگریزوں کا اصول نہ ہو تو ہو میں تو یہی اصول رائج ہے اور مجھے اس میں ذرا شک نہیں کہ اسابیلا نہ صرف دوسرے معاملات میں بلکہ اس معاملے میں بھی اپنے والدین کے احکام کی تعمیل کو اپنا فرض عین سمجھے گی۔"

یہ کہہ کر کاونٹ اوٹھا اور ملاقات کے کمرے میں چلا گیا۔ اس طور پر رچرڈ کا وہ عزم فسخ ہو گیا جس کی نیت کر کے وہ گھر سے چلا تھا۔ کاونٹ کی باتیں سن کر رچرڈ کے دل پر یاس و حسرت کا غبار چھا گیا۔ اس بات کے معلوم ہونے سے کہ کاونٹ مسٹر گرین وڈ کو اپنی فرزندی میں لے لینے کے خلاف نہیں ہے رچرڈ کے دل پر ایک تیر لگا اور اوسے اب پہلی مرتبہ معلوم ہوا کہ اسابیلا سے اوسکو

کس قدر محبت تھی اور دلربا مالین کا عشق اوسکے دل پر کیسا گہرا نقش جما چکا تھا۔
مصیبتیں جب آتی ہین تو ایک جھٹا باندھ کر آتی ہین۔ رچرڈ کے مقدر مین لکھا تھا کہ ملاقات کے کمرہ مین داخل ہوتے ہی ایک صدمہ جانکاہ اوٹھائے اگرچہ اس صدمہ کو پہونچانے والا نہ جانتا تھا کہ اس کا پہاڑ رچرڈ کے دل پر ٹوٹے گا۔
کاونٹس اپنی بیٹی سے اپنے میکے کے قرابت دارون کا ذکر کر رہی تھی۔ کاونٹ اور رچرڈ جب داخل ہوئے تو ان بیٹیان بات کرتے کرتے رک گئین۔ اس پر کاونٹ نے کہا:۔ "ہم کچھ تم لوگون کی باتون مین مخل ہونے کے لئے نہین آئے ہین۔ باتین کرتے کرتے یکایک رک کیون گئین؟"
کاونٹس:۔ "مین مسٹر گلڈرسٹین کا ذکر کر رہی تھی جس کے انتقال کے خبر کل ہی اخبار مین شایع ہوئی ہے۔ اسا بیلا سے مین یہ کہہ رہی تھی کہ جب چند سال قبل مجھکو معلوم ہوا کہ مسٹر گلڈرسٹین جو اپنے آپ کو ہمارا رشتہ دار بتایا کرتا تھا حقیقت مین ہم سے قرابت نہین رکھتا تو مجھکو بے انتہا خوشی ہوئی۔"
کاونٹ:۔ "خوش ہونے کا کیا محل تھا؟"
کاونٹس:۔ "میری خوشی کی وجہ یہ تھی کہ مسٹر گلڈرسٹین کے باپ نے اسٹریا مین بہ علت قلب سازی پھانسی پائی تھی اس مین شک نہین کہ اوسکے پھانسی پانے کے چند سال بعد سرکار پر اوسکی بے گناہی ثابت ہوگئی اور اس کا اعلان بھی کر دیا گیا لیکن تاہم میرا دل اس بات کو قبول نہین کر سکتا کہ میری آبا و اجداد مین ایک ایسے شخص کا بھی شمار ہو جو کسی جرم سنگین کے ارتکاب کی علت مین سزایاب ہو چکا ہو۔ اگرچہ حقیقت مین وہ کیسا ہی بے قصور اور گناہ سے پاک کیون نہ ہو۔"

کاونٹ :۔ "بالکل سچ کہتی ہو۔ مجھکو بھی اوس شخص کی قرابت کے اقرار کرنے سے دلی صدمہ ہو جس کے چال چلن پر دھبا لگ چکنے کا شائبہ بھی پایا جائے"

اسابیلا:۔ "اباجان نہ مجھے آپ کے قول سے اتفاق ہو نہ امان جان کی رائے کے ساتھ۔ جس شخص پر جھوٹا الزام لگایا گیا ہو۔ وہ محض اس وجہ سے ذلیل اور بے وقعت نہین سمجھا جا سکتا۔ ہمکو تو اور الٹی ایسے شخص کے ساتھ جان و دل سے ہمدردی کرنی چاہیئے اور"

کاونٹس :۔ "ین! مسٹر مارکھم یہ آپ کو یکایک کیا ہو گیا؟ کیا نصیب اعدا طبیعت بگڑ گئی؟ بیلا گھنٹی بجاؤ اور نوکر سے مسٹر مارکھم کے لئے ٹھنڈے پانی کا ایک گلاس جلد منگواؤ۔"

(چرچڈ۔ (جس کا چہرہ زرد پڑ رہا تھا۔ ٹوٹی آواز مین) "مین بالکل اچھا ہون۔ مس اسابیلا آپ تکلیف نہ فرمایئے۔ میرے دماغ مین یکایک چکر آ گیا تھا۔ اب اوس کا اثر جاتا رہا۔"

یہ کہہ کر چرچڈ اپنے کمرہ مین جو کاونٹ کے مکان مین اوس کے لئے مخصوص تھا چلا گیا۔ جن جن روحانی عذابون مین انسان مبتلا ہو سکتا ہے سب ایک ایک کر کے چرچڈ پر گذرنے لگے۔ بستر پر گر کر اوس نے پیچ و تاب کھانا شروع کیا معلوم ہوتا تھا کہ ایک سانپ ہے جو اوسکے گرد آ کر لپٹا ہوا ہے اور وہ اپنے آپ کو اوسکے ہیبت ناک آغوش سے چھڑانے کی کوشش کر رہا ہے۔ اوس کی آنکھین حلقون سے نکلی پڑتی تھین۔ بتیسی بند ہو گئی تھی۔ شدت درد کرب مین وہ کبھی اپنے بال نوچتا تھا۔ کبھی سینہ پر دوہتڑ مارتا تھا اور رہ رہ کر آہین بھرتا تھا۔ اس وقت جو

دردانگیز خیالات اوس کے دل مین گذر رہے تھے اون کا ماحصل یہ تھا کہ کاونٹ اپنا فیصلہ سنا چکا۔ اوس کے خاندان سے جس شخص کو تعلق پیدا کرنے کا خیال یا خواہش ہو ضرور ہے کہ سیزر کی بی بی کی طرح اوس کا چال چلن شبہ سے بالکل پاک ہو۔ محض یہی کافی نہین کہ ایسے شخص سے کوئی جرم سرزد ہوا ہو۔ بلکہ لازم ہے کہ اوس پر کبھی کوئی الزام بھی نہ لگایا گیا ہو۔ اتفاقیہ اور غیر مترقبہ طور پر کاونٹ کی طبیعت اور خصایص کا حال مجھکو معلوم ہو گیا۔ نیکی اور پاکبازی کے متعلق اوس کے خیالات جب اس قدر سختی اور تقید کا پہلو لیے ہون تو بھلا مجھکو کب یہ توقع ہو سکتی ہے کہ میرے مصائب سنکر وہ میرے ساتھ ہمدردی کریگا۔

کچھ دیر کے بعد جب رچرڈ کی طبیعت ذرا سنبھلی اور اوس کے ہوش بجا ہوے تو اوسنے اپنے دل سے اس طرح باتین کرنی شروع کین۔ "مگر مین مجنون تھا جو یہ سمجھتا رہا کہ اسا بلا میری ہو سکتی ہے۔ حقیقت مین اس موہوم امید کے چراغ کو اپنے دل مین جلا کر مین نے اپنی حماقت اور نادانی پر پوری طرح سے روشنی ڈالی۔ اب میرے لیے سوائے اس بات کے اور کوئی چارہ نہین کہ اپنی قسمت پر صابر و شاکر ہو کر یہان سے بلا توقف مزید چلدون اور جو کچھ میرے مقدر مین لکھا ہے اوس کے خلاف جد و جہد کرنے مین وقت ضایع نہ کرون۔ اب میرا ٹھکانا ہی پرانا گھر ہو گا اور میرے اس کنج تنہائی سے مجھکو کوئی ترغیب خواہ وہ کیسی ہی زبردست کیون نہ ہو نکال سکے گی۔ کاش مین آج ہی شام کو یہان سے چلا جا سکتا۔ لیکن ظاہرداری کا تقاضا ہے کہ کم از کم کل صبح تک یہان رہون۔ مجھکو چاہیئے کہ اپنی وضع و انداز کو اوسی مخلصانہ رفاقت کے سانچہ مین ڈھالنے کی کوشش کرون جو اس پاک مکان کے مکینون

کا شعار خاص ہے اور چند گھنٹے تک ریاکار بنا رہوں گی یہ بیجا نظر ساضرورت باقی نہ رہے گی کیون کہ مین دل پر پتھر رکھکر پیاری اسابیلا سے ہمیشہ کے لئے رخصت ہوجاؤن گا۔ اب مجھکو اپنے گذشتہ آلام و مصائب کے اظہار کی ضرورت نہین ہے۔ کیون کہ کل سے اس مہمان نواز گھر سے مجھکو ایسا رخصت ہونا ہے کہ پھر پلٹ کر آنا ہی نہین

سفینہ جب کہ کنارے پہ آلگا غالب
خدا سے کیا ستم و جور ناخدا کہیے

اس وقت دلربا نوجوان کے دل کی بھڑاس کو آنسوؤن کی ایک جھڑی نے کسی قدر کم کیا اور وہ اپنے کمرے سے نکلکر ملاقات کے کمرے مین آیا۔ چہرہ پر ابھی تک زردی چھائی ہوئی تھی لیکن متانت و ضبط کی کیفیات بدستور اس کے اندر سے نظر آرہی تھین اسابیلا کچھ دیر کے بعد کنکھیون سے اوس پر پرتشویش نگاہین ڈالنے لگی اور اگرچہ رچرڈ نے بہتیری کوشش کی کہ اپنے دلی اضطراب اور بے چینی کو کسی طرح ظاہر نہ ہونے دے لیکن اس کوشش کا اثر اگر کچھ ہوا تو یہ ہوا کہ اوس کے وضع و انداز سے رکاوٹ اور کھچاؤ ظاہر ہونے لگا اسابیلا کے دل کو اس برتاؤ سے نہایت صدمہ پہونچا اور اوسنے دلاویز باتین کرکے اول تو یہ کوشش کی کہ رچرڈ کی افسردگی کو مٹائے اور جب دیکھا کہ اس کوشش مین کامیابی نہین ہوئی تو اوسکے نازک دل کو اس قدر صدمہ پہنچا کہ قریب تھا کہ وہ بھی اپنے دل کے غبار کو آنسوؤن سے دھوئے۔

رچرڈ نے دل مین کہا کہ اگر مجھ کو پاس آبرو ہے تو کاونٹ اور اوس کی بیگم کی اوس رائے کے معلوم ہوجانے کے بعد جس کا اظہار اتفاقیہ طور پر ہوگیا تھا یہ اگر

ہرگز جائز نہیں ہو سکتا کہ خاتون اسابیلا سے شادی کرنے کی تمنا کو دل میں جگہ دیکر اسی لئے اوسنے اسابیلا کے لطف و محبت کو دبالا کرنے یا اپنے آپکو اوسکی دلبستگی کا موید و معین بنانے سے احتراز کرنا شروع کیا۔ یہ سوچ کر اوسنے اپنی وضع و انداز میں ایک طرح کی رکھاوٹ اور کھنچاؤ پیدا کر دیا۔ کاؤنٹ اور کاؤنٹس نے سمجھا کہ اوسکی طبیعت ناساز ہے لہذا اونکو اوس کا برتاؤ گران نہ گذرا مگر بچاری اسابیلا نے جو اوسکی دل سے شیفتہ تھی اوسکے اس برتاؤ کو کشیدگی خاطر سے منسوب کیا اور اوس کے اس خیال کو اور بھی تقویت ہوئی جب رچرڈ نے باتوں باتوں میں یہ کہا کہ میں کل گھر کو لوٹ جانا چاہتا ہوں۔ یہ سنکر کاؤنٹ نے کہا "کل گھر کو لوٹ جاؤ گے؟ یہ کون؟ وہاں تو تم سے کوئی ملنے جلنے والا بھی نہیں اور یہاں پھر بھی تم چند لوگوں میں بیٹھے ہو گو اون چند لوگوں کی صحبت کیسی ہی روکھی پھیکی اور دل اچاٹ کر دینے والی کیوں نہ ہو۔"

رچرڈ "آپ کیا فرماتے ہیں۔ میں نے جتنے دن آپ کے مہمان نواز گھر میں گذارے ہیں وہ میری زندگی کا خوشگوار ترین حصہ ہیں۔"

کاؤنٹ "تو پھر کم از کم ہفتہ عشرہ اور رہو۔ ہم کو بھی دس پندرہ دن کے بعد خود لندن جانا ہے۔ کیونکہ لارڈ اور لیڈی ہرمارڈن نے ہم سے وعدہ لے رکھا ہے کہ ہم ایک ہفتہ اونکے یہاں گذاریں۔"

رچرڈ "لارڈ ہرمارڈن!"

کاؤنٹ "ہاں کیا تم اونکو جانتے ہو؟"

رچرڈ "صرف نام سنا ہے۔ یہ وہی شخص ہے جس کی بیٹی کی شادی

سر روبرٹ ہاربرو (اس نفرت انگیز نام کو زبان سے نکالتے ہوئے کانپ کر) سے ہوئی تھی؟"

کاونٹ "ہاں وہی سر روبرٹ اپنی بیوی سے نہایت بُری طرح پیش آتا ہے اور مہینوں گھر نہیں آتا۔ اسکے علاوہ جتنی جائداد وہ اپنے ساتھ لائی تھی اوس سب کو یہ خدا کا بندہ اوڑا چکا اور اب سنتا ہوں کہ بھرے طرح قرض میں پھنس گیا۔"

اسابیلا "بیچاری لیڈی سمیلیا کی حالت قابل افسوس ہے۔ مجھے اوس پر رحم آتا ہے۔"

کاونٹ "ہاں مگر یہ تو کہو کہ یہاں سے کل چلے جانے کا خیال جو دفعتہً تمہارے دل میں پیدا ہو گیا اسکی کیا وجہ ہے۔"

اسابیلا (شرما کر) "حقیقت میں آپ نے بہت ہی جلد قصد کر لیا۔"

رچرڈ "اس میں شک نہیں کہ میرا عزم فوری ہے لیکن بعض حالات جو میرے حیطہ ضبط و اختیار سے باہر ہیں۔ اور جن کا بیان کرنا بے فائدہ ہے۔ مجھ کو بسا اوقات مجبور کیا کرتے ہیں کہ فوری عزم قایم کر لیا کروں اور اوسپر کاربند ہوا کروں مگر ساتھ ہی میں آپکو یہ بھی یقین دلاتا ہوں کہ آپ کی مہربانیوں اور عنایتوں کی یاد محبت اور شکر کے حروف سے میرے لوح دل پر لکھی رہے گی۔"

کاونٹ "آپ تو ایسی باتیں کرتے ہیں۔ جیسے ہم سے پھر کبھی ملیں گے ہی نہیں۔"

رچرڈ "اس دنیا میں واقعات کے ظہور کو ہماری مرضی سے ہر موقع پر ہی لگاؤ نہیں ہوا کرتا۔ واقعات کے ظہور کو مشیت ایزدی سے تعلق ہے۔"

عرفت ابی بفسخ العزائم"

اِسابیلا۔ (سر جھکا کر) "مگر بعض حالات ایسے بھی ہین جنمین ہم فاعلیت اور اختیار کی اون صفات کو کام مین لا سکتے ہین جو مختار مطلق نے ہم مین ودیعت کی ہین۔ ایک مقام پر رہنا یا دوسرے مقام کو جانا بہ ظاہر وہ افعال ہین جن کا انحصار ہماری اپنی مشیت پر ہے۔"

اس وقت ایک خادم نے کمرے مین داخل ہو کر کاونٹ کو اطلاع دی کہ کسٹلسیکالا کے گرانڈ ڈیوک کے سفیر متعینہ دربار انگلستان کے پرائیویٹ سکرٹری دوسرے کمرے مین آپ کی ملاقات کا انتظار کر رہے ہین۔

یہ سنکر کاونٹس نے بھی اپنے خاوند کے ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کی اور اوسکی مرضی پاکر اوسکے کمرے مین چلی گئی جہان سکرٹری بیٹھا ہوا انتظار کر رہا تھا رچرڈ" اور اسابیلا اب تنہا رہ گئے اور اسی کا رچرڈ کو خوف تھا۔ اسابیلا کے سامنے وہ نہ جانتا تھا کہ کیا کرے اور کیا کہے۔ کچھ دیر تک دونون خاموش رہے اور یہ خاموشی ایک حد تک دونون کو شاق گذری۔ آخر کار اسابیلا نے نیچی نظر کر کے اور اپنے لہجہ کو جہان تک ممکن تھا بے مہر اور بے پروا بنا کر سلسلہ کلام اس طرح شروع کیا:

مسٹر مارکھم! بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے یہان سے چلے جانے کی دل مین ٹھان لی ہے۔"

رچرڈ (گھبرا کر) "خاتون صاحبہ! مجھے یہان ٹھیرے ہوئے پہلے ہی بہت عرصہ گذر چکا۔"

اسابیلا ۔" مسٹر مارکھم! کیا آپ کا مقصد اس کہنے سے یہ ہے کہ ہم نے آپ کی خاطر مدارات مین کمی کی ہے؟"

رچرڈ ۔" خاتون صاحبہ خدا کے واسطے ایسی باتین کرکے میرا دل نہ دکھائیے"

اسابیلا ۔" (صیغہ واحد غائب مین) "ہم نے اپنی ناچیز بساط کے موافق مسٹر مارکھم کی آسایش کا ہر طرح سے خیال رکھا لیکن وہ ایسے ناگہانی طور پر ہمارے یہان سے رخصت ہو رہی ہین۔ جس سے ہمارا یہ خوف غیر حق بجانب نہین کہ مبادا اونکی آسایش مین کوئی کمی ہوئی ہو"۔

رچرڈ ۔" مین آپ کو کیسے یقین دلاؤن کہ آپ کے شبہات و متکوک سب بیجا ہین"

مس اسابیلا ۔" مین جانتا ہون کہ میری نسبت اس قسم کے بے بنیاد شبہے کرکے آپ دیدہ و دانستہ میرا دل نہ دکھائینگی۔ میرے یہان سے جانے کا باعث یہ نہین کہ خدانخواستہ آپ کے یہان میری آسایش مین کوئی کمی ہوئی۔ بات یہ ہے کہ میری دلی مسرت۔ میری عزت و آبرو اور ہر وہ چیز جو مجھے دل سے عزیز ہے مجھے مجبور کرتی ہے کہ اس مکان کو جہان باوجود اس اتفاقی طور پر رخصت ہونے کے بھی بہت سی طرب افزا اور دلخوش کن یادگارین چھوڑے جاتا ہون خیرباد کہون۔

اس وقت مین اپنے دل کا حال مفصل بیان کرنے کی جرأت اپنے آپ مین نہین پاتا۔ اور شاید یہ حال آپ کو کبھی بھی معلوم نہ ہو۔ لیکن مین جنونیا ہون یہ کیا بک رہا ہون۔ خاتون صاحبہ میری اس ہرزہ درائی کو معاف فرمائیے"

اسابیلا ۔" مسٹر مارکھم از براے خدا اس اضطراب اور بے چینی کو اپنے دل سے دور کر ڈالیے"

رچرڈ۔" اسابیلا! توبہ توبہ مین کیا کہہ گیا۔ خاتون صاحبہ ان بے چینیون اور بے تابیون کا میرے دل سے نکلنا ناممکن ہے۔ آہ اگر آپ سب کچھہ جانتی ہوتین تو آپ کو میری حالت پر رحم آتا۔ مین چاہتا ہون کہ اپنا دل چیر کر آپ کے سامنے رکھدون اور جس راز کا دھوان میرے سینہ سے اُٹھ رہا ہے اوسکو آپ پر ظاہر کردون مگر مجبور ہون۔ آج آپ کے والد ماجد کے منھ سے ایک لفظ اتفاقیہ ایسا نکل گیا جس نے میری تمام امیدون کا خون کردیا۔ مگر مین پھر بہکنے لگا۔ خدا کے واسطے میری باتون کا خیال نہ کیجیے۔ مین تو سچ مچ کا سودائی ہوگیا۔"

اسابیلا" (دبی آواز مین) " اباجان نے کونسی ایسی بات کی تھی جو موجب انتشار خاطر ہوئی؟"

رچرڈ۔ کچھہ جان بوجھہ کر تھوڑا ہی اونھون نے وہ لفظ منھ سے نکالے۔ خود اون کو یہ نہ معلوم تھا کہ اون کی کمان سے ایک تیر چھوٹ رہا ہے۔"

اسابیلا" کیا آپ مجھہ پر بھروسا نہین فرماتے۔ مین بھی تو سنون وہ کیا بات ہے جو نادانستہ اباجان کے منہ سے نکلی اور آپ کے دلی صدمہ کا باعث ہوئی۔"

رچرڈ۔" افسوس کیون آپ مجھ سے وہ بات کہلواتی ہین جس کی وجہ سے ایک ایسی حقیقت پر روشنی پڑے جسکا انکشاف آپ بے سود ہے آپ کے والد اور والدہ دونون نے ملکر ایک ایسی بات کہی جس سے میری تمام امیدون کا خاتمہ ہوگیا مگر ہائے آپ میرے رنج و تشویش اور نا امیدی کے اسباب کا اندازہ نہین کرسکتین۔ میرے درد دل کی کیفیت آپ کے دل سے بالا ہے۔

یہ اضطراب ہے بے چینیان یہ بے تابی مجھے ہمیشہ نہین بجلی کو ایک پل کے لئے "

اسابیلا۔ "مگر آپ کیون اس رنج و غم مین مجھکو اپنا ہمراز نہین بناتے۔ مجھکو آپکے دل کی کیفیت معلوم ہو تو آپ کی غمگساری کرون۔"

رچرڈ۔ "بہ حیثیت دوست کے! خاتون صاحبہ امید کا جو باغ مین نے اپنے دل مین لگایا تھا اور جسے حرص یاس نے اس بیدردی سے پامال کیا اب اوس پر آنسو بہانے سے کیا فائدہ۔ آپ کو کیا خبر کہ کیسے ناخوشگوار واقعات آپکو پیش آنے والے ہین اور آپ کے متعلق آپ کے والد نے کیا کیا تدبیرین سوچی ہین۔"

اسابیلا۔ (فرط غم سے بھرای ہوئی آواز مین) "اور کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ تدبیرین کیا ہین؟"

رچرڈ۔ "خاتون صاحبہ! ان تدابیر کے متعلق مجھ سے کچھ نہ پوچھئے اور مجھے اپنے ہی حال زار کی مرثیہ خوانی کرنے دیجئے جسے سنکر آپ کو رحم تو آئے گا۔ کچھ عرصہ سے میری زندگی آلام و مصائب مسلسل کا مرقع بن رہی ہے۔ جب مین سن بلوغ کو پہونچا تو مجھے معلوم ہوا کہ میری جائداد کثیر جو والد مرحوم ایک شخص کی تحویل مین چھوڑ گئے تھے وہ اوس نے تباہ اور برباد کردی۔ مین جس گھر مین بچپن مین کھیل کود کر بڑا ہوا تھا اور جسکی اینٹ اینٹ سے مجھے محبت تھی۔ کچھ اتفاقات ایسے پیش آئے کہ وہی گھر مجھے کال کوٹھری ہوگیا۔ ہائے بچپن مین اسی گھر مین بیٹھکر مین امیدون کے کیسے کیسے اونچے قلعے بنایا کرتا اور ریاست و امارت کے کیسے کیسے خوش آیند خواب دیکھا کرتا تھا! جب مین اسی مکان مین دو سال کی غیر حاضری کے بعد واپس آیا اور اون جذبات کا جو کسی زمانہ مین میرے سینہ مین تلاطم بپا کیا کرتے تھے اون خیالات سے جو اس مکان مین داخل ہونے کے بعد مرے دل مین

پیدا ہوئے مقابلہ کیا۔ جب مین نے اس پر غور کیا کہ کسطرح ابتدا مین میرے دلمین تمنائین پیدا ہوئین۔ کس طرح آغوش فارغ البالی مین پرورش پاکر پلین۔ بڑہین اور کسطرح پروان چڑہنے سے پہلے ہی اون کا کام تمام ہوگیا۔ جب مین نے خیال کیا کہ مجھے زندگی کی کس سڑک پر جانا چاہیے تھا مگر واقعات و اسباب کی قوی کشش مجھے کسی سڑک پر کشان کشان لے گئی اور کس قدر بیکار اور کمزور تھین وہ کوششین جو مین نے اس گرداب کشمکش مین پڑنے سے بچنے کے واسطے کین تو میری آنکھین کھلین اور مین ایک گہری نیند سے چونکا۔ مجھپر یہ حقیقت کھلی کہ انسان ضعیف البنیان ہے اور اوسکی تجاویز محض پوچ و بادر ہوا۔ مجھے اپنی نسبت یہ معلوم ہوا کہ مین تماشاگاہ عالم مین اوس کٹھ پتلی کی مثال ہون۔ جسکا تار کسی دوسرے کے ہاتھ مین ہو اور جو واقعات مجھے پیش آئے وہ درحقیقت میری ذاتی مساعی یا افعال پر منتج نہ تھے بلکہ خداوند تعالی کی مرضی کے مطابق تھے! خاتون صاحبہ! اب پھر مری وہی کیفیت ہوئی۔ مین ایک پرلطف خواب دیکھ رہا تھا کہ بہشت برین مین کسی پیکر تمثالی کے ساتھہ وصل کے مزے لوٹ رہا ہون اور میرے ہر بن مو سے یہ صدا نکلتی ہے۔

مکن بیدار ازین خوابم خدارا
کہ دارم صحبتے خوش با خیالش

لیکن افسوس! جس طرح گذشتہ زندگی بھر مری تمام امیدون کا عین شباب مین خون ہوتا رہا ہے۔ میری شومی بخت نے اس موقع پر بھی میٹھی نیند سے یکایک چونکا دیا۔ اب نہ وہ بہشت برین ہے نہ وہ پیکر تمثالی۔"

اسابیلا۔ (نیچی نظر کئے ہوئے) "آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ اب نہ وہ بہشت برین رہا نہ پیکر تمثالی"

رچرڈ۔" ہائے اسابیلا! مین تمہارے قابل نہین۔ تاہم تمھین سے مین عقد کرنا چاہتا تھا۔ تمھین میری تمام امیدون کا مرجع تھین۔ تمھین میرے مسرت کدہ دل کا چراغ تھین۔ پیاری اسابیلا! خدا جانتا ہے۔ جب مین خیال کرتا ہون۔ کہ کیا تھا اور کیا ہوگیا۔ تو جی چاہتا ہے کہ رو رو کر اپنی جان دیدون"

اسابیلا۔ (شرما کر اور نظر نیچی کر کے دبی آواز مین) "آپ فرماتے ہین کہ مجھ سے آپ عقد کرنا چاہتے تھے۔ یہ میری ایسی عزت افزائی ہے جسکے ادا کے شکر سے زبان قاصر ہے"

رچرڈ۔" خاموش۔ پیاری اسابیلا خاموش! مجھے اب اتنی جرارت نہین کہ تمہاری زبان سے امید تازہ کرنے والے الفاظ سن سکون مگر اتنا ضرور کہون گا کہ مجھے تم سے محبت ہے۔ شہد بالله کہ مجھے تم سے سچی محبت ہے۔ مین تمہاری محبت مین تباہ ہو رہا ہون۔"

اسابیلا۔ (رچرڈ کے قریب جاکر اور اپنا نازک اور خوبصورت ہاتھ آہستہ سے اوسکی کلائی پر رکھکر) "اب بیفایدہ ہے کہ مین بھی اپنے دلی جذبات کو تم سے چھپاؤن"

رچرڈ جس پر خوشی اور مایوسی کے متفقہ اثر کی وجہ سے اس وقت دیوانگی اور وارفتگی کی حالت طاری ہوگئی صرف اس قدر جواب مین کہہ سکا۔

"تو تم بھی مجھ سے محبت کرتی ہو! تم بھی مجھے چاہتی ہو" اور اوس جذبہ سے مغلوب ہوکر جس پر ایسے وقت مین قابو پانا خارج از امکان بشری ہے اوس نے اسابیلا

کر آغوش محبت میں کھینچ کر اس کی پیشانی کو بوسہ دیا۔ دیر تک اسطرح بغلگیر رہنے کے بعد رچرڈ نے علم سرخوشی میں اسابیلا سے پوچھا "پیاری اسابیلا کیا تمھیں مجھ سے محبت ہے؟"

اسابیلا نے اس سوال کا جواب اثبات میں دیکر رچرڈ کو پھر از خود رفتہ کر دیا اور دونوں محبت کرنے والوں کے عہد نامے پر مہر لگانے کی غرض سے ہونٹ ہونٹوں کے لعلین کے گرم گرم بوسے لئے۔

لیکن ہنگامہ یہ ہوا کہ کاوٹ الٹرائی کہہ چکا ہے کہ کوئی شخص جس پر جرم کا شبہ بھی ہو اوسکے خاندان سے کسی قسم کا تعلق پیدا نہ کر سکے گا۔ اس خیال کا آنا تھا کہ رچرڈ کی نیک نفسی اور پاس آبرو کے خیال نے فوراً اوسکے کان میں چپکے سے کہا کہ ایک بھولی بھالی اور شریف الطبع لڑکی سے اوسکو پیمان محبت استوار کرنے کا کوئی حق نہیں۔ درانحالیکہ اوس لڑکی کا باپ کبھی اسکے عقد پر راضی نہوگا۔ اوس کا دماغ جو پہلے ہی چکر میں تھا اب قریب تھا کہ بالکل چل جائے چنانچہ وہ اوس پری جمال کے آغوش سے جس نے ابھی ابھی اپنی محبت کا اقرار کیا تھا علیحدہ ہوگیا اور کچھ غیر مربوط الفاظ کہتا ہوا جنمیں وہ بالکل نہ سمجھ سکی دروازہ کے باہر چلا گیا اور جلدی جلدی قدم بڑھاتے ہوئے اوس باغ میں آیا جو مکان کی پس پشت تھا۔ یہاں آکر وہ ایک روش پر ٹہلنے لگا۔ جس کے دونوں طرف سایہ دار درختوں کی قطاریں تھیں اور جو باغ کے احاطہ کی دیوار کے متوازی تھیں۔ پہلے تو تلاطم خیالات کی وجہ سے اوسکے قدم تیز تیز پڑتے رہے۔ مگر جب کچھ دیر کے بعد اس تلاطم میں سکون کی کیفیت پیدا ہو چلی تو اوسنے اپنی چال بھی آہستہ کر دی اور گذشتہ نصف گھنٹہ کے

واقعات پر اس طرح غور و فکر کی نظر ڈالنا شروع کی ۔

"اس مین ذرا بھی شک نہین کہ اسابیلا کو مجھ سے محبت ہے لیکن مین ایسا خوش قسمت کبھی نہین ہو سکتا کہ اوس سے عقد کر سکون ۔ میرے ایسے نصیب کہان کہ مین اوسکو گرجے مین لے جاؤن جہان ہمارے پیمان محبت کی توثیق اور میری قلبی مسرت کی تصدیم ہو سکے ۔ افسوس کہ میری خواہشون اور اس امر کے امکان مین ایک ناقابل گذار خندق حایل ہے ! پس میرے لئے بجز اسکے چارہ نہین کہ اپنے پہلے ارادہ کی طرف عود کرون اور صبح ہوتے ہی یہان سے اپنے مکان کی طرف چلدون ۔"

چاندنی صاف چھٹکی ہوئی تھی اور آسمان پر ستارون کی مجلس گرم تھی ۔ رچرڈ کو اوس کا سلسلہ خیالات ہوش کے انتہائی سرے تک لے گیا تھا جو کاونٹ کے مکان سے بہت دور تھا وہ پلٹ رہا تھا کہ چاند کی روشنی مین اوسے ایک آدمی کا چہرہ نظر پڑا جو باغ کے احاطہ کی دیوار پر سے سر جھکائے اوس کی طرف ٹکٹکی باندھے ہوئے تھا ۔

رچرڈ اس چہرہ کو دیکھتے ہی اوچھل پڑا اور قریب تھا کہ کسی کو آواز دے کہ ایک جانی پہچانی آواز سنائی دی :-

"خاموش ! مین تم سے صرف ایک سوال کرنا چاہتا ہون اور پھر ایک بات تم سے کہنا چاہتا ہون مگر یہ سمجھ لینا کہ اخیر بات کا انحصار پہلے سوال کے جواب پر ہوگا"

رچرڈ "بدمعاش ۔ حرامزادہ ۔ قاتل ! یاد رکھ کہ مجھے اس امر مین کوئی بات مانع نہ ہوگی کہ تجھے گرفتار کر کے قانون کے سپرد کرون ۔"

مردہ فروش ۔(کیونکہ یہی شخص تھا) "بیوقوف ہی رہا! ارے اندھیرے اور کھلے میدان میں کس کی مجال ہے کہ مجھے پکڑ پائے۔"

رچرڈ ۔"خیر! اگر اللہ نے چاہا تو وہ دن قریب ہے کہ تجھے اپنی بدکرداریوں کی سزا ملے۔"

مردہ فروش (نہایت طنز کے لہجہ میں) "صاحبزادے صاحب مہربانی کرکے ان چونچلوں کو اور وقت کے لیئے رکھہ چھوڑئے اور اس فقیر کے سوال کا جواب دیجئے۔ کیا آپ ٹھنڈے ٹھنڈے چپ چپاتے ڈیڑھ سو پاؤنڈ سیدھے ہاتھ سے ادھر دلوائیں گے۔ یاد رکھیئے کہ اگر آپ یوں نہ دیں گے تو یار لوگ کسی نہ کسی طرح لے ہی مریں گے۔"

رچرڈ ۔"تم مجھے اس طرح سے کیوں پریشان کرتے ہو؟ میں سانپ کے منھ میں ہاتھہ دینا تم جیسے خبیث کی دربان دوزی کرنے کے مقابلہ میں آسان سمجھتا ہوں۔"

مردہ فروش ۔"اچھا تو اسکا نتیجہ بھگتنے کے لئے بھی تیار رہو۔"

چاندنی روشنی مردہ فروش کے ناپاک اور منحوس چہرے پر پوری پڑ رہی تھی۔ رچرڈ نے دیکھا کہ ان الفاظ کے کہتے وقت اوسکا چہرہ فرط غیظ و غضب سے تمتما اوٹھا۔ اوسکے بعد مردہ فروش دیوار کے نیچے اوتر گیا اور نظر سے غایب ہوگیا۔

اتنے میں کانسٹبل کی آواز سنائی دی جو روش پر ٹہلتا ہوا رچرڈ کی طرف آرہا تھا "مارکھم! کس سے باتیں کر رہے ہو؟"

رچرڈ ۔(گھبراکر اور پریشان ہوکر) "باتیں کر رہا ہوں؟"

کاونٹ ۔ ہاں میں نے تمہاری آواز سنی اور ساتھ اوسکے دوسرے شخص کی آواز بھی جو تمہاری باتوں کا جواب دے رہا تھا۔"

رچرڈ ۔ "ہاں سڑک پر ایک شخص تھا۔"

کاونٹ ۔ "جب میں واپس آیا تو تمکو ڈرائنگ روم میں نہ پایا بیلا سے پوچھا تو اوس نے کہا کہ شاید تمہاری طبیعت ناساز ہوگئی اور تم تازہ ہوا میں ٹہلنے کے لئے باغ میں گئے ہو کنسلیدکالا کے متعلق جو اطلاع سفیر کے سکرٹری کے ذریعہ سے مجھے ملی ہے وہ یہ امید نہیں بندھاتی کہ میں وطن کو جلد واپس جاسکوں اس لئے میں نے بہت ہی اچھا کیا کہ اپنا سرمایہ اس کام میں لگا دیا۔ لیکن اسوقت ہم ان معاملات پر بحث نہ کریں گے کیونکہ کچھ مہمان مکان پر آئے ہیں اور مناسب ہے کہ ہم بھی چلکر اونکے شریک ملاقات صحبت ہوں۔ بھلا بتاؤ تو اس وقت کون کون آئے ہیں۔"

رچرڈ ۔ "مسٹر آرم اسٹرانگ اور اونکے رفقا تو نہیں ہیں۔"

کاونٹ ۔ "آرم اسٹرانگ یہاں کہاں۔ وہ تو یا اعظم یورپ کی سیاحت میں مشغول ہیں۔ ہمان آئے ہیں سر چیری باؤنس اور کپتان اسمائیکس ڈیپر اور میں اونکی صحبت سے کسی طرح خوش نہیں ہوں تاہم اونکے عزیز متوفی نے جو کچھ میری خدمات کی ہیں اونکی وجہ سے میرا وہ فرض ہے کہ اونکے لئے ہمیشہ کھلا ہی رہنا چاہیئے۔"

رچرڈ کاونٹ کے ساتھ ساتھ ڈرائنگ روم میں واپس آیا جہاں کپتان اسمائیکس تو خاتون اسابیلا کے برابر بیٹھا ہوا تھا اور سر چیری باؤنس اپنے مقر

لندن سے آنے کے حالات بیان کرکے کاونٹس کو باتون مین لگانے کی کوشش کر رہا تھا۔ جب ان دونون نے رچرڈ کو آتے دیکھا تو ہاتھ پانون کے طوطے اوڑ گئے اور دونون نے گھبراہٹ مین اوٹھکر اوس سے نہایت ادب آمیز تپاک سے صاحب سلامت کی اور اوسکے بعد پھر باتون مین مشغول ہوگئے ۔

سرجیپری جیسا کہ مین ابھی کہہ رہا تھا پہاڑی کے دامن مین ایک گاڑی ٹوٹ گئی اور گھوڑے بھاگ نکلے اگرچہ اسمائلکس نے شدید و غلیظ گالیان دے دیکر چاہا کہ گاڑی روک لی جاے مگر وہ کہان رکنے والی تھی۔ یہان تک کہ گاڑی سمیت گھوڑون کے ایک کھڈ مین دھڑام سے جاگری اس پر ڈیپر نے بیل کی طرح ڈکرانا شروع کیا اور مین نے ۔۔۔"

اسمائلکس ڈیپر (قہقہہ مارکر) "رونا شروع کیا۔ واللہ اگر جھوٹ کہتا ہون تو اتنا ہی بڑا مرجاؤن۔ ایک گنوار جو پاس سے گذرا پوچھنے لگا کہ کیون جی تمہاری امان جان کو خبر ہے کہ تم باہر نکلے ہو۔ سرجیپری نے یہ سمجھکر کہ گنوار نے یہ سوال سنجیدگی سے کیا تھا اوسکو جواب دیا کہ بھئی مین امان جان سے سفر کی اجازت لیکر یہان آیا تھا۔ واللہ مجھے عمر بھر کبھی اتنی ہنسی نہین آئی جیسی اوس وقت آئی۔"

سرجیپری "بڑے شریر اور جھوٹے ہو جو کہتے ہو کہ مین نے رونا شروع کیا۔ یہ ٹھیک نہین۔ خیر تو ہم نے گاڑی کھڈ مین سے نکلوا کر اوسکی مرمت کروادی"

کاونٹ "اچھا تو یہ کہیے۔ آپ مفتخوان کی منزل طے کرکے آئے ہین"

اسمائلکس ڈیپر "واللہ مین اس کو نظم کرنا چاہتا ہون۔ اگر جھوٹ کہون تو اتنا ہی بڑا مرجاؤن۔ مجھے امید ہے کہ خاتون صاحبہ مجھے اجازت دین گی کہ اس نظم کو

مین اونکے البم مین داخل کردون"

اسابیلا۔ (ہنسکر) "پہلے مین اوس نظم کو پڑہ تو لون۔ مگر چونکہ آپ نے میرے البم کا ذکر کیا ہے مین آپکو دکھانا چاہتی ہون کہ اس خزانہ مین کس کس جواہر کا اضافہ ہوا ہے"

کپتان ڈیپر۔ (اسابیلا نے جو کتاب اوسے دیکھنے کو دی تھی اوسکے ورق الٹ پلٹ کر) "واللہ یہ منظر نہایت خوشنما ہے۔ پن چکی کے پہیے پر پانی کا چلنا نہایت اصلی اور بے تصنع بات ہے اور یہ درخت تو کاغذ مین سے گویا اوگے پڑتے ہین۔ واللہ مین جھوٹ کہتا ہون تو کسی خوبصورت عورت کے لب ہائے تبسم بار دیکھنے نہ نصیب ہون"

سر جیری باونس۔ "کیا کہنے ہین۔ فی الحقیقت تصویر مین دریا بہتا ہوا موجین مار رہا ہے۔ سبز کھیتون مین گائین بھیڑین چل رہی ہین مہربانی کرکے فرمائیے کہ اس بے عدیل تصویر کا بنانے والا کون ہے"

خاتون۔ "یہی تو راز ہے۔ اچھا ان سطور کو بھی پڑہیئے"

کاونٹ۔ "بیلا تم خود پڑہو۔ جس خوبی سے تم پڑہنے کا حق ادا کرتی ہو وہ تمہارا ہی حصہ ہے"

غرضکہ خاتون اسابیلا نے ڈیل کی نظم ایسی دلکش اور سریلی اور شیرین لحن مین پڑہی کہ الفاظ کا حسن دوبالا ہوگیا۔

لندن

لیلیٰ شب نے مانگ سنواری　　آدھی عمر اسی مین گذاری
بجتے ہین پہلے بارہ ٹن ٹن　　پھر بجتا ہے گجر کا ارگن

چاند کی پیلی پیلی کرنین — پیاری چھیل چھبیلی کرنین
سقف فلک پر ناچین چھم چھم — صحن زمین پر اوترین جھم جھم
دیتی ہین تارون کو رچکولے — نور کے لٹکاتی ہین ہنڈولے
پگھلی ہوئی چاندی کا سمندر — بہنے لگا باہر اور اندر
جس نے ملمع اپنا چڑھایا — اور پلٹی اوس شہر کی کایا
جو ہے غداری مین بابل — کہتے ہین سب ملکون کا جسے دل
یعنی عروس دنیا لندن — شاہد دلکش وزیبا لندن
قلعہ کوہ و دشت و بیابان — ہامون دریا وادی میدان
سب پہ تیری آبادی پھیلی — ہو نہین سکتی جس کی گنتی
تیرے عرصۂ دل کے اوپر — تیرے حجلۂ جان کے اندر
کیسے کیسے جذبے ہین پویان — کیسے کیسے بھرے ہین ارمان
اے دنیا کے شہرون کے افسر — سب سے افضل سب سے برتر
حشمت والے شوکت والے — نشۂ دولت کے متوالے
صنعت اور تجارت والے — دولت اور حکومت والے
دانش والے حکمت والے — فلسفہ والے ہیئت والے
ہنڈیون والے نوٹون والے — فائدون والے ٹوٹون والے
برجون اور مینارون والے — باغون اور بہارون والے
ہالون والے پارکون والے — لائبرون والے بارکون والے
ریلون والے تارون والے — برقی موٹر کارون والے

قصرون اور ایوانون والے — ہوٹلون اور میخانون والے
وسکی والے اکشاوا لے — لیمنڈ والے سوڈا والے
مرغیون والے انڈون والے — ریڑھون اور آمنڈون والے
توپون اور بندوقون والے — عاشقون اور معشوقون والے
تنکے چننے والون والے — سر کے دھننے والون والے
گورے گوے گالون والے — بھورے بھورے بالون والے
پیاری پیاری آنکھون والے — ابھرے ابھرے سینون والے
چوری کرنے والون والے — جیب کترنے والون والے
لقون والے لچون والے — شہدون والے اچکون والے
کیسے کیسے گنہ اور بدیان — ہین تیرے دل کے اندر پنہان

دیکھنا ہو گر تمکو تماشا — اچھی طرح سے کبھی لندن کا
واٹرلو کے پل سے دیکھو — وقت پہ صبح صادق کا ہو
پہلی شعاعین سورج کی جب — چاک ہین کرتی دامان شب
وہ دامن کہ ٹکے ہین یکسر — جس مین کروڑون کوکب و اختر
گیسو جبکہ نگار سحر کے — شبنم کے قطرون سے بھیگے
گذرو اگر اس پل پہ قصدا را — دیکھو لو لندن کا نظارہ
سیر کا اصلی وقت یہی ہے — یہ وہ گھڑی ہے جس مین چھپی ہے
مستی عہد شباب لندن — نازو ادا و حجاب لندن

نوٹ ۔ ریزن انگریزی مین کشمش کو کہتے ہین اور آمنڈ اس کو کہتے ہین

یہ وہ ساعت حسن افزا ہے — جوبن اس کا چھٹا پڑتا ہے
صبح کو ہے یہ عروس نکھرتی — ندی پر آکر پانی ہے بھرتی
جیسے کوئی دلبر خنداں — کرتا نقاب سے ہوا چپلیاں
ویسے ہی لندن نوز کے تڑکے — اپنی جبین نور فشاں سے
بادل مست اور جھومنے والے — پیشانی کے چومنے والے
ایک طرف کو ادا سے ہٹا کر — ناز سے شرما کر اٹھلا کر
چہرے کی تاب نہ کھا دیتا ہے — سورج جسکو جلا دیتا ہے
ایسے مین دیکھے کوئی لندن — اوس کے قصر و بام و بر زن
گرجا دیکھے مندر دیکھے — دریا دیکھے بندر دیکھے
دیکھے دریا کی موجون کو — دیکھے بارکون مین فوجون کو
کشتیون کے مستولون کو دیکھو — شاخون پہ پھل اور پھولون کو دیکھے
رونق دیکھے بازارون کی — کثرت دیکھے نظارون کی
پردۂ عبرت پر پھر کھینچے — اپنے تصور کے رنگون سے
اگلون کے آثارون کا نقشہ — پچھلون کے درباردن کا نقشہ
منعم کے اقبال کی صورت — مفلس کے جنجال کی صورت
دل کی فراخی و تنگی دیکھے — بخت کی رنگا رنگی دیکھے
دیکھے غرض یہ سب تصویرین — شان خداوندی کی نظیرین

لندن کا آوازۂ عظمت — سنتی آئی ہے کب سے خلقت

اس نے ایک زمانہ دیکھا — صدیون کا آنا جانا دیکھا
شور یہ تھمت اس کا کہین ہے — خامشی اس کا شعار نہین ہے
جوش جوانی گرچہ ہوا کم — ہے وہی لیکن اس کا دم خم
سیل حیات بہے جاتی ہے — امنڈی موج چلی آتی ہے
صبح کو جب سورج ہے نکلتا — نور کا ایک چشمہ ہے ابلتا
دیکھو پھر وہی شکل مثالی — اور وہی فانوس خیالی
دل کی لگی سینہ مین دکان ہے — درد کا جس مین بھرا سامان ہے
بیم ورجا و حسرت و ارمان — ساز عیان و سوز نہان
ہے کہین فقر کہین ہے تنعم — قسمت کا برپا ہے تلاطم
لاکھون کروڑون عسرت والے — محنت اور مشقت والے
خون پسینا ایک ہین کرتے
اور امیرون کا گھر بھرتے

کپتان ڈیمپر "نایاب۔ نادر! واللہ مین نے ایسی اچھی اور پیاری نظم اس سے پہلے کبھی نہین سنی۔"

سر جیپنی باونس "یہ اوس نظم کے لگے کی ہے جو تم نے سمندر کے سانپ پر لکھی تھی۔ خاتون صاحبہ! کیا یہ نظم بھی اوسی شخص کی لکھی ہوئی ہے جسنے یہ تصویر کھینچی ہے؟"

اسابیلا "ہان دونون ایک ہی ہین اوس کے نام کے حروف وہ کیا کوئے

پر لکھے ہین "

ڈیمپیر۔ "یہ کون شخص ہوسکتا ہے۔؟"

اسابیلا۔ (مسکراکر) "شاید رابرٹ مانٹگمری ہو"

سر جیپری باونس "نہین رابرٹ مانٹگمری نہین ہوسکتا۔ یہ نام رچرڈ مارکھم ہے"

اسکے بعد سر جیپری باونس اور اوسکا دوست یہ خیال کرکے نہایت ہی جزبز ہوئے کہ جس شخص کو ہم عرش معلےٰ پر پہونچا رہے ہین۔ وہ وہی ہے جس نے ایک کو تو ایسا ڈرایا تھا کہ پیٹ مین پانی ہوگیا تھا اور دوسرے کے وہ ڈک رسید کئے تھے کہ ہڈیان پلپلا گئی تھین۔

یہ لوگ تو یون ہنستے بولتے رہے مگر رچرڈ بالکل ساکت و صامت بیٹھا رہا خاتون اسابیلا نے راز و نیاز کے اظہار کے اون طریقون سے جو ہمیشہ عاشق و معشوق کے درمیان سلسلہ تار برقی کا کام دیتے ہین اور جسکے فہم معانی اور درک مطالب سے گرد و پیش کے لوگ قاصر ہوتے ہین۔ رچرڈ کا دل بہلانے اور اوسکی ہمت بڑہانے کی لاکھ لاکھ کوشش کی مگر سب رائیگان اور بے سود ثابت ہوئی۔ رچرڈ نے پاس آبرو کے اقتضاء سے جو ارادہ کیا تھا اوسپر نہایت ثبات و استقلال سے قایم رہا۔ اور اوسے نہایت افسوس ہوا کہ کیون وہ "شرح احوال درون" کرکے پہلے سے بھی زیادہ گرداب مصیبت مین پھنس گیا۔

آخر کار آرام کرنے کا وقت آگیا۔ رچرڈ اپنی خوابگاہ کے کمرے مین گیا مگر سونے کے لئے نہین بلکہ اپنی قسمت پر رونے کے لئے اوسکے ذہن مین دن بھر کے تمام واقعات محفوظ تھے۔ جن تدابیر پر اوسنے عمل کیا اور جن پر عمل کرنا

چاہتا تھا۔ جس شدت سے اسابیلا کی محبت اوسکی جگر شگافی و نمک پاشی کر رہی تھی اور جس سختی سے اسابیلا کے والد کی طرف سے اس پر معترض ہونے کی امید تھی جو جو ہمکیان مردہ فرہ بخش نے اوسے دی تھین۔ اور جو بد قسمتی و مصیبت کا سلسلہ نا متناہی اوسکو چپ و راست سے گھیرے ہوئے تھا۔ یہ سب باتین اوس کے دماغ مین فانوس کی طرح چکر لگاتی اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد علی الترتیب اوسکے چشم تصور کے سامنے آتی رہین۔ نیند کا تو ذکر ہی کیا۔

چشم وا ہے شام سے ہر چند دروازی کی طرح
کیا ہجوم رنج ہے آنے نہین پاتی ہے نیند

جس کمرے مین رچرڈ لیٹا ہوا اپنے آلام و مصائب کا جائزہ لے رہا تھا۔ اوسکی کھڑکی اوس باغ کی طرف تھی جو مکان کی پس پشت واقع تھا۔ یکایک اسی جانب سے ایک عجیب اور خوفناک آواز سنائی دی۔ رچرڈ نے کان لگا کر سنا مگر کچھ معلوم نہ ہوا اور اوسنے سمجھا کہ یہ میرا واہمہ ہی واہمہ تھا۔ چند ہی منٹ گذرے ہون گے۔ کہ پھر ایک ایسی آواز سنائی دی۔ جیسے کھڑکی کے کھلے کواڑ کے بند ہونے سے پیدا ہوتی ہے۔ اب اوسے ایک قسم کی گھبراہٹ پیدا ہوئی اور اوسنے یہ قصد مصمم کر لیا۔ کہ جا کر دیکھین کہ یہ کیا ماجرا ہے۔ اوسنے چارپائی سے اوٹھ کر کھڑکی کھولی اور نیچے کی طرف دیکھا۔ رات بالکل اندھیری تھی۔ اوس نے بہت غور سے دیکھا مگر کچھ معلوم نہ ہوا۔ تاریکی کی اس قدر شدت تھی کہ باغ مین جو درخت کھڑے تھے وہ بھی نظر نہین آتے تھے۔ رچرڈ نے اپنی سانس روکی۔ اوسکے کان مین ایسی آواز پڑی جیسے کچھ لوگ باہم سرگوشیان کر رہے ہون۔

گراون کی باتون کا ایک حرف بھی اوسے سنائی نہ دیا۔ صرف اتنا معلوم ہوا کہ نہایت آہستہ آہستہ سرگوشیان ہو رہی ہین۔ اس سے اوسے یقین ہوگیا کہ اوس کی کھڑکی کے بالکل نیچے لوگ آپس مین باتین کر رہے ہین۔ چند لمحہ کے بعد دروازہ یا کھڑکی کے بھڑنے کی آواز جیسی اوس نے پہلے سنی تھی پھر سنائی دی اور اوسکے بعد سرگوشی بند ہوگئی۔

اس عرصہ مین اوس کی نگاہ تاریکی مین کچھ کچھ دیکھنے کی عادی ہوگئی تھی اور اوسکو پشت کی جانب والے دروازہ کے پاس دھندلی دھندلی تین شکلین ایک دوسرے کے قریب کھڑی ہوئی نظر آئین۔ وہ یہ نہ جان سکا کہ ان کی اس وقت یہان موجودگی کا اصلی باعث کیا ہے اور یہ لوگ کیا کر رہے ہین۔ باین ہمہ یہ ظاہر تھا کہ یہ لوگ کس اچھی نیت سے اس وقت یہان جمع نہین ہوئے تھے۔ یہ خیال کرکے اوس نے ارادہ کیا کہ ان کی سارقانہ تجاویز کا ردعمل کرنے کی فوری کارروائی کرے۔ چنانچہ اوسنے جلد جلد کپڑے پہنے۔ روشنی جلائی اور کمرے سے نکل کھڑا ہوا۔ دروازہ سے باہر قدم رکھتے ہی اوسنے دیکھا کہ کاونٹ بھی لباس شب خوابی پہنے دونون ہاتھون مین ایک ایک پستول لئے اور بغل مین ایک خنجر دبائے دبے پاؤن آرہا ہے۔ رچرڈ کے قریب پہونچتے ہی اوسنے چپکے سے کہا۔ "مین تمھین جگانے کے لئے آرہا تھا۔ خوب ہوا جو تم خود اُٹھ آئے ہو۔ چور مکان کے اندر گھس رہے ہین۔ ہم دونون ملکر ان کو قابو کئے لیتے ہین۔ کیا ضرورت ہے کہ باؤنس یا ڈیسپر کو مدد کے لئے بلایا جائے۔ میرے پاس پستول ہین۔ تم یہ خنجر لو۔ چلو اب آہستہ آہستہ نیچے اترین۔" یہ کہکر بھی آگئے"

یہ کہہ کر کاونٹ۔ رچرڈ اور تین ملازمون کے ساتھہ جلد جلد زینہ سے نیچے اوترا باورچی خانہ مین جو مکان کے پچھلے حصہ مین واقع تھا انھون نے کچھہ شور سنا جب یہ باورچی خانہ کے قریب پہونچے تو سُنا کہ ایک کرخت اور بھدی آواز یہ کہہ رہی ہے "یار دلالہ لیمون بجھا دو اور جھپٹ کر بیچ نکلو۔ پانچ کا مقابلہ ہے"

یہ سنتے ہی کاونٹ نے جھپٹ کر باورچی خانہ کا دروازہ زور سے کھولا اور رچرڈ بھی شمع ہاتھہ مین لئے اوسکے ساتھہ باورچی خانہ کے اندر داخل ہوا۔ چور دو مین سے دو نے جان توڑ کر نکل بھاگنے کی کوشش کی اور فرار ہو گئے لیکن تیسرا اس کوشش مین ناکام رہا اور گرفتار کر لیا گیا۔ شمع کی روشنی اس بدمعاش کے چہرہ پر جو غصہ اور خوف کی مجسم تصویر بن رہا تھا۔ پڑی۔ رچرڈ اسکے دیکھتے ہی کانپ اٹھا کیونکہ گرفتار شدہ چور مردہ فروش تھا۔ لیکن فوراً ہی سنبھلکر اوس نے کہا۔ "کمبخت ملعون آخر تو پکڑا گیا۔ اب قانون کے پنجہ سے تیرا چھٹنا مشکل ہوگا"

کاونٹ۔ (ازراہ استعجاب) "کیا آپ اس ناکار کو جانتے ہین"

مردہ فروش۔ "یہ جانتے ہین اور اسکے اچھے جانتے ہین۔ لیکن سرکار اگر مین آپ کو ایک ایسی قیمتی اطلاع دیسکون جس کا تعلق خود آپ سے اور آپکے کنبہ سے ہو تو کیا آپ مجھہ پر رحم کھا کر مجھے چھوڑ دین گے؟"

کاونٹ۔ "وہ کیا ہے کوئی ایسی ہی بیش بہا خبر ہوگی کہ تم جیسے شخص کو یہ خیال ہو کہ مین اس تجویز پر راضی ہو جاؤن گا"

مردہ فروش۔ "اگر سرکار مجھے قول دین کہ مجھکو چھوڑ دیا جائیگا تو مین آپسے ایک ایسی بات کہون گا۔ جس سے آپ کی بیٹی کی نہ صرف خوشی اور دلی اطمینان

بلکہ آپ کا بچہ کا مقصود ہے"

رچرڈ۔" حرامزادہ باجی کہین کا۔ خبردار جو تو نے اس خاتون کے مقدس نام کو اپنی ناپاک زبان پر لانے کی گستاخی کی"

کاونٹ۔" حقیقت مین اس بدمعاش کی گستاخی کی کوئی حد نہین۔ لیکن ممکن ہے کہ دراصل اوسے کوئی بات ایسی کہنی ہو جو کچھ وزن رکھتی ہو۔ بہرحال اس کو موقع دینا چاہیئے" (مردہ فروش کی طرف مخاطب ہوکر) "اچھا جو کچھ کہنا ہو کہو۔ مین قسم کھا کر وعدہ کرتا ہون کہ تمہارا بیان قابل وقعت ہوا تو مین نہ خود تم سے تعرض کرونگا نہ کسی دوسرے کو اجازت دونگا کہ تم سے باز پرس کرے"

رچرڈ۔" کاونٹ یہ آپ کیا کر رہے ہین۔ للہ جلد بازی سے کام نہ لیجیے اور کوئی عہد و پیمان نہ کیجیے۔ آپ نہین جانتے کہ یہ خبیث کس قماش ہے"

کاونٹ۔ (تحکمانہ لہجے مین قطع کلام کرکے) "عزیز من خاموش رہو۔ مین خود اس شخص کی بات سنونگا۔ انظر الی ماقال ولا تنظر الی من قال"

مردہ فروش۔" سرکار نے خوب کیا کہ میری بات سننے کی ہی ہین ٹھان لی ہے سنئے آپ نے اپنی آستین مین ایک سانپ پال رکھا ہے اور وہ سانپ اسوقت آپ کے سامنے کھڑا ہوا ہے اوسکو اس بات کا فخر ہے کہ اوس نے اپنی چالاکی سے آپ کی بیٹی کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے اور اب اس کوشش مین ہے کہ وہ کسی دیگر آپکو اس بات پر آمادہ کرے کہ آپ اوسے اپنی فرزندی مین لے لین"

رچرڈ۔ (غیظ و غضب سے) "شیطان۔ خونی۔ ڈاکو کہین کا۔ رہ تو جا حرامزادے۔ مین نے تجھے نہ جو پیٹا ہو تو میرا نام رچرڈ مارکھم نہین"

کاونٹ ۔" خاموش ۔ پہلے یہ سن لینا چاہیئے کہ یہ شخص کہتا کیا ہے ۔ اگر اس کی بات سچ ہوئی تو معلوم ہو ہی جائیگا ۔ اور اگر جھوٹ بولا تو ذرا بھی رحم نہ کرون گا ۔"

رچرڈ ۔" مگر کاونٹ پہلے میری ایک بات سن لیجیئے ۔ مین خود سب ماجرا آپ سے بیان کئے دیتا ہون ۔ مجھے ۔"

کاونٹ ۔" مسٹر مارکھم مجھے معاف کیجیئے ۔ پہلے مجھکو اوس کی بات سن لینے دیجیئے (مردہ فروش سے) ہان کہو ۔"

مردہ فروش ۔" جس سانپ کا مین نے ابھی ذکر کیا ہے وہ یہی مارکھم ہے ۔ اسی کی تحریک اور ترغیب سے مینے اور میرے ساتھیون کریکسمین اور بفر نے آج کی شب آپکے مکان پر چھاپہ مارا ۔" بدنصیب رچرڈ یہ بے بنیاد بہتان سنکر چیخ اوٹھا ۔" خدا کی پناہ کیسا افترا پرداز اور جعلساز ہے ۔"

خود کاونٹ کے دلپر اس بات کے سننے سے صدمہ پہونچا ۔ کیونکہ اوسکو دفعتہً رچرڈ کی گذشتہ شب کی پریشانی یاد آگئی اور ساتھ ہی اوس عورت کی یاد بھی اوسکے دل مین تازہ ہوگئی جو رچرڈ نے یکایک رخصت ہو جانے کے متعلق دل مین قایم کیا تھا ۔ بہرحال اوس نے ان خیالات کو ظاہر نہین کیا بلکہ مردہ فروش سے کہا ۔" ہان کہو ۔"

مردہ فروش ۔ (رچرڈ کی طرف حقارت سے اشارہ کرکے) "پندرہ روز سے زیادہ ہوتے ہین کہ یہ مجھکو اس نواح مین آپ کی صاحبزادی کے ساتھہ ٹہلتے ہوئے ملے تھے اور اوسکے دوسرے روز میرے لئے حنا مورہ کا تصفیہ

کرنے کی غرض سے لندن چلے گئے تھے۔ مجھکو ان کی سب حرکتین معلوم ہین۔"

رچرڈ۔ (آپسے باہر ہوکر) "اور تم نہایت پاجیانہ طریقہ سے میری جان کے درپے ہوئے۔"

کاونٹ۔ (پہلے سے بھی زیادہ تحکمانہ لہجہ مین) "خاموش مارکھم۔ تمھارے بولنے کی باری بھی آئیگی۔"

مردہ فروش۔ "ہم نے لندن ہی مین اسکے مشورہ سے سب تدبیرین سوچ لین تھین اور آج ہی شام کو اسکے باغ کی دیوار کے پاس کھڑے ہوکر مجھسے کہا کہ سب معاملہ ٹھیک ہے۔"

کاونٹ۔ "الٰہی مین یہ کیا سن رہا ہون۔ یہ سب واقعہ تو کچھ صحیح سا معلوم ہوتا ہے۔"

رچرڈ۔ "اس مین شک نہین کہ مین نے اوس سے بات کی اور باغ ہی مین کھڑے ہوکر مگر۔"

کاونٹ۔ (چیین بہ جبین ہوکر) "مسٹر مارکھم یہ بار بار بیچ مین بول اوٹھنا مناسب نہین ہے۔"

مردہ فروش۔ "سرکار۔ بس مجھے اب تھوڑا ہی اور کہنا ہے۔ مجھ سے اس مارکھم نے کہا تھا کہ آپ کے گھر مین بہت سی سونے کی اینٹین اور اشرفیان ہر وقت موجود رہتی ہین۔ اور چونکہ اس کی اپنی جائداد تو تلف ہوچکی ہے لہذا اپنے گذارے کی تدبیر اسنے یہ نکالی کہ بڑے گھرون کی ہم لوگون سے مخبری کرکے چوری کے مال مین سے حصہ بٹا لیا کرے۔

"ہم لوگون مین یہ ٹھیری تھی کہ اس معاملہ کو طے کرنے کی غرض سے ہمین لندن مین ایک جگہ جمع ہونا چاہیئے۔ چنانچہ ہم بریک لین کے ڈارک ہاؤس مین ملے

جہان کر یکسین اور بلفر کے مشورہ سے جو ابھی ابھی فرار ہو گئے ہین اس معاملہ کا فیصلہ ہوا۔ بس مجھے صرف اسی قدر عرض کرنا تھا۔ البتہ اس پر اتنا اور مستزاد کر سکتا ہون کہ آپ کے دوست مارکھم صاحب مجھ سے اوّل اوّل مجلس نیوگیٹ مین ملے تھے جہان بہت دنون تک ہماری ان کی گاڑھی چھنا کی۔"

کاونٹ۔ (سرتاپا استعجاب و ہیبت مین غرق ہو کر) "مجلس نیوگیٹ؟"

مردہ فروش۔ "جی ہان سرکار مجلس نیوگیٹ ہی مین مین اس سے ملا تھا جہان یہ اس انتظار مین قید بھگت رہا تھا کہ اس پر جو جعلسازی کا الزام لگایا گیا تھا اوس کی عدالت مین تحقیقات ہو۔ اس علت مین اس کو دو سال قید کی سزا بھی ہوئی۔ پوچھہ لیجئے اس سے کہ مین سچ کہہ رہا ہون یا نہین منھہ سے ہے تو انکار کرے۔"

یہ خوفناک لفظ مردہ فروش کے منھہ سے نکلے ہی تھے کہ ایک دل کو ہلا دینے والی چیخ سیڑھیون کی طرف سے بلند ہوئی اور اسکے ساتھہ ہی کسی شے کے سنگ مرمر کے فرش پر دھم سے گرنے کی آواز آئی۔

یہ چیخ اسابیلا کی تھی۔ رچرڈ بے تاب ہو کر پلٹا کہ جا کر اوسے فرش سے اوٹھائے اور بے اختیار اوسکے منھہ سے اسابیلا کا نام نکلا۔ لیکن کاونٹ نے اوسے روک کر سختی کے لہجہ مین کہا "خبردار صاحب جو آپ میری بیٹی کے پاس گئے۔ جب تک مین واپس نہ آؤن کوئی شخص یہان سے نہ ہلے جلے۔" یہ کہہ کر کاونٹ نے رچرڈ کے ہاتھہ سے شمع لی اور جلد جلد اپنی بیٹی کی کیفیت دریافت کرنے کی غرض سے بڑے کمرہ کی طرف گیا جس کے فرش پر وہ شب خوابی کے لباس مین بیہوش پڑی تھی۔ وہ لڑکی کو اوٹھانے کے لئے جھکا ہی تھا کہ اتنے مین کاونٹس

اپنی ایک خادمہ کے ساتھ ہاتھ مین لیمپ لئے ہوئے نمودار ہوئے۔ اور کاونٹ نے بیٹی کی خبر گیری بی بی کے سپرد کی۔

جب اس طرف سے پورا اطمینان ہوچکا تو کاونٹ باورچی خانہ کی طرف پلٹا جہان خاموشی کے عالم مین اوس کا انتظار کیا جارہا تھا۔ اوس نے آتے ہی مردہ فروش سے پوچھا:-

"کچھہ تمکو اور کہنا ہے؟"

مردہ فروش - (رچرڈ کی طرف خبث آمیز اطمینان سے دیکھہ کر) "جو کچھہ مجھکو کہنا تھا کہہ چکا۔ کیا یہ کافی نہین۔"

کاونٹ - (رچرڈ کی طرف پلٹ کر) "اچھا صاحب اب آپ کہیے۔ کیا اس شخص کے بیان کی تردید آپ بہ آسانی کرسکتے ہین؟"

رچرڈ - "افسوس مجھے مجبوراً مقر ہونا پڑتا ہے کہ اگرچہ مین بالکل بے گناہ تھا لیکن قرائن شہادت میرے خلاف ایسی جمع ہوگئی کہ مجھے سزایاب ہونا پڑا اور نیوگیٹ اور کامپٹر کے محابس مین قید بھگتنی پڑی۔ مگر—"

کاونٹ - (رد و کد کے لہجہ مین) "اب آپکے کچھہ زیادہ کہنے کی ضرورت نہین۔ خدا میرا گناہ بخشے کہ مین نے اس قماش کے آدمی کو اپنی بی بی اور بیٹی سے ملنے دیا۔"

رچرڈ - "کاونٹ الرائی نے مجھے اپنی صفائی مین صرف ایک بات اور عرض کرنے کی اجازت دیجیے۔ اس کاغذ پر اگر آپ نظر ڈالین گے تو آپ کو یقین ہوجائیگا کہ مین بالکل بے خطا ہون۔"

یہ کہہ کر رچرڈ نے وہ تحریر جس پر ٹالبٹ عرف پوکاک کے دستخط ثبت تھے کاونٹ کے حوالہ کی لیکن کاونٹ نے فرط حقارت سے اس کاغذ کو زمین پر پھینک دیا اور کہا:۔

"اور تم خود اپنے منہ سے اقرار کر چکے ہو کہ ایک سنگین جرم کے ارتکاب کی پاداش میں تم نے خونیوں اور ڈاکوؤں اور طرح طرح کے مجرموں کے ساتھ قید کاٹی ایسی حالت میں تم کو کونسا ثبوت اپنی صفائی کا ایسا پیش کر سکتے ہو جس سے ایسا ناپاک داغ مٹ سکے۔ اب یہاں سے چلے جاؤ اور میرے گھر کو اپنے وجود سے ناپاک مت کرو۔"

مارکھیم نے ہزار کوشش کی کہ کاونٹ کو اپنی بے گناہی باور کرائے لیکن کاونٹ نے اس کی ایک نہ سنی اور مارے غصے کے لال پیلے ہو کر برنصیب رچرڈ سے یوں خطاب کیا:۔

"بس اب فوراً چلے جاؤ۔ میں تمہارے ایک منٹ بھی یہاں ٹھہرنے کا روادار نہیں ہو سکتا۔ تم کو شرم نہیں آتی کہ باوجودیکہ تم پر جعل سازی کا شرمناک الزام لگایا گیا اور تم نے سنگین سزا بھگتی پھر بھی قید خانے سے چھوٹ کر آتے ہی ہم لوگوں سے ملنے جلنے لگے۔ اگر ایسے شوخ چشم اور بے حیا لوگ بھی دنیا میں ہوتے ہیں۔ جب میں اس ذلت اور بے عزتی کا خیال کرتا ہوں جو اتنے دنوں مجھکو میری بی بی کو اور میری معصوم اور بھولی بھالی بچی کو تمہاری بدولت اٹھانی پڑی تو میرے خون میں تلاطم بپا ہو جاتا ہے۔"

یہ کہہ کر کاونٹ نے رچرڈ کو دھکے دیکر باورچی خانہ سے باہر نکال دیا۔ رچرڈ

نے اپنے آقا کے برتاؤ کو دیکھ کر بیچارے رچرڈ کو نہایت ذلت کے ساتھ احاطے سے نکال باہر کیا۔

مردہ فروش نے بھی گھر کے پچھواڑے سے باغ کی دیوار پھاند کر اپنی راہ لی رچرڈ جس وقت احاطے سے باہر جا رہا تھا تو مکان کی ایک کھڑکی کھلی جس میں سے سر نکال کر سر چیری بابونس اور آنریبل کپتان ڈیسپر دونوں نے ملکر اوس پر گالیوں کا بھاڑ باندھ دیا۔ اس طور پر گوناگون مصائب و آلام میں مبتلا ہو کر اور بیبنیاد اور ناحق شبہات کا نشانہ بن کر رچرڈ اپنی بے گناہی کے یقین کی پونجی لیئے ہوئے جس سے اوسکی ذرا بھی تسکین نہیں ہو سکتی تھی کاونٹ الٹرائی کے عشرت خانہ سے نکلا۔

نکلا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

کچھ دور جا کر رچرڈ ایک پتھر پر بیٹھ گیا اور مرتا یاس حسرت نگاہ اوٹھا کر آخری مرتبہ اوس مکان کی طرف دیکھنے لگا۔ جہاں اوس کے ٹوٹے دل کی ایک ایسا بیلا رہتی تھی۔ کمروں میں روشنی ادھر سے ادھر جاتی ہوئی اوسکو نظر آئی جس سے اوسے خیال ہوا کہ شاید وہ مسیحا خود بیمار ہے۔ یہ خیال دم بدم کر رچرڈ کے لئے سوہان روح ہوتا تھا کہ یکبارگی ہولناک الزامات مردہ فروش نے اوس کے عاشق پر لگائے تھے وہ یقیناً اوسنے سن لئے ہونگے اور اوسے باور بھی آ گئے ہونگے۔

زبان و قلم اوس جگر شگاف اور سینہ سوز تکلیف کے اظہار سے قاصر ہیں۔ جو اوس وقت ستم رسیدہ اور مظلوم نوجوان کے دل پر گذری۔ شرم۔ ذلت۔ اور

مصیبت کا ایک پہاڑ اوس پر ٹوٹ پڑا تھا اور اوس کی ہستی کو سرمہ کی طرح پیس کر برباد اور صفحۂ گیتی سے محو کئے ڈالتا تھا۔ آخر کار اپنے خیالات کے خلوت کدے کی بھیانک اور ڈراونی ہیئت سے جس کے ساتھ خودکشی کا تصور وابستہ تھا ڈر کر وہ سرد پتھر سے اوٹھا اور اسابیلا کے مکان کی طرف ایک حسرت اور ارمان بھری نگاہ دیر تک ڈالکر اپنے مکان کی طرف ایسا بے تحاشا بھاگا کہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک ہرن ہے جسکے پیچھے تازی کتے لگے ہوئے ہین۔ لیکن جیسے جاگتے اور حقیقی تازی کتے ہرگز ایسے خوفناک نہوتے جیسے وہ روح گداز اور جان فرسا خیالات تھے جو اوس کے ساتھ ساتھ دوڑ رہے تھے اور جن سے اوس نے لاکھ آگے نکل جانے کی کوشش کی لیکن نہ نکل سکا۔ آخر کار اوس کے دماغ مین جوش خون کی سیل بہنے لگی اور وہ مست و بے خود ہوکر اوس ناقے کی طرح دوڑنے لگا جو حدی خوان کا رجز سن کر وارفتہ ہوگئی ہو۔ رجز کا حدی خوان اس وقت اوس کا وردِ دل تھا جو چلا چلا کر یہ رجز اوسکے کانون مین پڑھ رہا تھا۔ کہ

رہا شدہ قیدی۔ رہا شدہ قیدی۔

مین عدم سے بھی پرے ہون ورنہ غافل بار ہا
میری آہ آتشین سے بال عنقا جل گیا

پینتالیسوان باب

الایزا اسڈنی

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جو واقعات ہم نے اس وقت تک بیان کئے ہین وہ ختم ۱۸۳۸ء تک کے ہین۔ اس طور پر گویا تین سال اوس مشہور عدالتی تحقیقات کو گذر گئے تھے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ الایزا اسڈنی پورے چوبیس مہینے کی سزا بھگتنے کو مجس نیوگیٹ مین پابجولان کرکے بھیجی گئی اور اس خوفناک زندان سے اوس کی رہائی کو اب ایک سال کا زمانہ گذر چکا تھا۔

لہذا ماہ دسمبر ۱۸۳۸ء مین ہم پھر الایزا اسڈنی کی طرف متوجہ ہوتے ہین اور یہ قریب قریب وہی زمانہ ہے جن مین اون واقعات کا ظہور ہوا جن کی تفصیل ہم گذشتہ چند فصلون مین درج کر چکے ہین۔ ناظرین کو اس امر کے معلوم ہونے سے غالبا تعجب ہوگا کہ ہم الایزا اسڈنی کو پھر اوسی خوشنما بنگلہ کا مکین پاتے ہین جو اپر کلپٹن مین واقع تھا۔ جس شام کا ہم ذکر کر رہے ہین اوس شام کو الایزا اسڈنی بنگلے کے ڈرائنگ روم مین تابدان کے پاس بیٹھی ہوئی کچھ پڑھ رہی تھی۔

اب اوس کی عمر اٹھائیس سال تھی اور اگرچہ پہلے سے اب کسی قدر اوس کے جسم مین بھاری پن آگیا تھا لیکن پھر بھی اوس کی دل ربائی اور جادو ادائی مین کسی طرح کا فرق نہ آیا تھا۔ بدن مین تھوڑی سی فربہی کے آجانے سے گولائی

اور گدازی ایسی پیدا ہو گئی تھی کہ دل کو بے اختیار چھینے لیتی تھی۔ غرضکہ بہ ہیئت مجموعی اوس کا جسم نور کے سانچے مین ڈھلا ہوا معلوم ہوتا تھا لیکن اس کی مستی خیز جوش کا روعمل وہ پاک اور بے لوث اثر کرتا تھا جو اوسکی سعادت آثار پیشانی اور رسیلی اخضر گون آنکھون مین کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔

ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ الایزا اس وقت بیٹھی ہوئی پڑھ رہی تھی۔ چونکہ دسمبر کا مہینہ تھا اور وقت بھی شام کا تھا اس لئے باہر شدت کی سردی پڑ رہی تھی۔ سردی سے بچنے کے لئے ڈرائنگ روم کی انگیٹھی مین لکڑی کے موٹے موٹے لٹھے دہک رہے تھے اور اون کی حرارت پر تکلف کمرے کی آسایش کو دوبالا کر رہی تھی۔ کچھ دیر مین خوشنما فرانسیسی وضع کی گھڑی نے جو آتشدان کی کارنس پر رکھی ہوئی تھی آٹھ بجائے۔ گھنٹے کی ٹن ٹن کا سریلا تموج ابھی کانون مین گونج رہا تھا کہ لوئیسا جلدی سے گھبرائی ہوئی کمرے مین داخل ہوئی اور دروازہ باحتیاط بند کر کے کہنے لگی:۔

"بیوی بھلا بتاؤ تو کہ کون آیا ہوا ہے"

الایزا۔ (متبسم ہوکر) "اس پہیلی کو مین کیسے بوجھون"

خادمہ۔ "تو مین بھی آپ کو زیادہ منتظر نہین رکھنا چاہتی۔ مسٹر اسٹیونس باہر ٹھٹھر رہے ہین اور بہ منت و سماجت کہہ رہے ہین کہ آپ اونکو باریابی کا موقع دین"

الایزا۔ (متحیر ہوکر) "مسٹر اسٹیونس! ناممکن!"

خادمہ۔ "اسٹیونس اور سچ مچ کے گوشت و خون کے اسٹیونس ہین لیکن سوکھ کر کانٹا ہو رہے ہین اور منہ پر زردی چھا رہی ہے۔ پہچانے ہی نہین جاتے

مین نے بڑی مشکل سے صورت پہچانی۔"

الایزا۔ (ازراہ استعجاب) "لوئیسا کیا دیوانون کی سی باتین کر رہی ہو۔ مسٹر اسٹیونس کو تم نے کہین خواب مین دیکھا ہوگا۔ کیا تمکو یہ معلوم نہین کہ جو سزا اوس بدنصیب کو عدالت سے ملی تھی اوس کی رو سے او سے انگلستان سے کالے کوسون دور ہونا چاہیئے۔"

خادمہ۔ (امر اور وثوق کے لہجے مین) "بیوی دیوانی تو ہون لیکن اتنی بھی بوکھلا نہین گئی ہون کہ ایک شکل خیالی کو انسان مجسم سمجھنے لگون۔ مسٹر اسٹیونس انگلستان مین موجود ہین۔ لندن مین موجود ہین۔ اور اس وقت یہان آپ کے دروازے پر کھڑے ہوئے ہین اور جہان تک موم بتی کی روشنی کی مدد سے میری نگاہ کام کرسکی مین کہہ سکتی ہون کہ بیچارے نے چیتھڑون اور پیوندون سے جسم کو ڈھک رکھا ہے۔"

الایزا۔ (کچھ سوچکر) "تو وہ مجھہ سے ملنا چاہتے ہین"

خادمہ "ہان بیوی"

چند منٹ تک خاموشی طاری رہی۔ آخرکار الایزا نے ایک قطعی لہجے مین کہا۔ "اچھا مین اوس بدنصیب سے ملون گی۔ ممکن ہے کہ اوسکی محتاجی اور ناداری فاقہ کشی کی حد تک پہونچ گئی ہو۔ اِس کے علاوہ مجھہ کو یہ واقعہ بھی بھول نہین سکتا کہ عدالت اولڈ بیلی مین علی رؤس الاشہاد اوس نے میری بے گناہی کا اعلان کیا تھا۔"

یہ سن کر لوئیسا کمرے سے چلی گئی اور ایک منٹ کے بعد اسٹیونس قیدی الایزا اسڈلی کے سامنے آکھڑا ہوا۔

اللہ اکبر! تغیر اور کیسا تغیر! اسٹیونس کی آنکھیں گڑھوں کے اندر گھسی ہوئی اور بالکل بے نور تھیں۔ اوسکے گال زرد اور پچکے ہوئے تھے بالوں میں قبل از وقت سپیدی آگئی تھی اور بدن کی سوکھ کر ہڈیاں نکل آئی تھیں۔ اسکے علاوہ اوسکے کپڑے ایسے پھٹے پرانے تھے کہ حقیقت میں اون پر چیتھڑوں کی تعریف صادق آتی تھی۔

الایزا کی آنکھوں میں بدنصیب اسٹیونس کی حالت زار دیکھ کر آنسو بھر آئے اور رقت بھری آواز میں اوس نے اسٹیونس سے اس طرح خطاب کیا:۔ "یہ میں تمھیں کس حالت میں دیکھ رہی ہوں؟ اپنے وطن میں واپس بھی آئے تو کس صورت میں؟"

اسٹیونس۔ (اکھڑی آواز میں) "خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہاں آنے کی دھن میں کن کن مصیبتوں اور تکلیفوں کا میں نے سامنا کیا ہے۔"

الایزا۔ "تو آپکا جرم معاف کر دیا گیا؟"

اسٹیونس۔ "میرے جیسے مجرموں کو اس آسانی سے معافی نہیں ملا کرتی میں فرار ہوکر آیا ہوں۔"

الایزا۔ "فرار ہوکر آئے۔ کیا اسکا خوف نہیں کہ مکرر گرفتار کئے جاؤ گے؟"

اسٹیونس۔ "خوف تو ہے مگر کیا کروں۔

ہر چہ آید بر سر فرزند آدم بگذرد

مگر پہلے مجھکو کھانا دو۔ بھوک کے مارے میرا دم نکل رہا ہے۔"

یہ کہکر یہ بدنصیب شخص فرط ضعف و ناتوانی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا

اور الایزا نے لوئیسا کو بلا کر کہا کہ کچھ کھانے کو لائے۔ خادمہ ایک کشتی مین مختلف قسم کے مطعومات لگا کر لائی اور میز پر رکھ کر چلی گئی۔ اسٹیونس کھانے پر جو اوسکی سامنے لاکر دھرا گیا تھا۔ بیقرار ہو کر گرا۔ الایزا کی چشم عبرت سے یہ خیال کر کے ٹپ ٹپ آنسو گرنے لگے کہ جو شخص کسی زمانہ مین اس گھر کا مالک تھا وہ آج اسی مین روٹی کا ایک ٹکڑا مانگتا ہوا آیا ہے۔

عجب نادان ہین جنکو ہے عجب تاج سلطانی
فلک بال ہما کو پل مین بخشی ہے مگس رانی

آخر کار اسٹیونس جس نے اثنائے طعام مین ایک بات بھی نہ کی تھی کھانا کھا چکا اور کہنے لگا:۔ "مین کل دوپہر سے پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے تھا۔ جیب مین اوسوقت صرف ایک پنس تھا جو ایک گروہ نان پر صرف ہو گیا۔ کل رات مین دریا کے گھاٹ کے قریب ایک کھلے گودام مین سویا۔ فرش خاک میرا بستر تھا اور ایک بڑا سا پتھر میرا تکیہ آج دن بھر مین لندن کی سب سے زیادہ غیر معروف اور سب سے زیادہ غلیظ و ناپاک گلیون کی خاک چھانتا پھرا۔ مین نہ جانتا تھا کہ کہان جاؤن اور کیا کرون۔ ساتھ ہی یہ خوف بھی دامنگیر تھا کہ ممکن ہے کہ کوئی جان پہچان کا شخص ملجائے اور گرفتار کرادے (طنز کے لہجہ مین) مگر وہ شخص بھی حقیقت مین میرا بہت ہی بڑا واقف ہو جو ان پھٹے حالون مین مجھکو پہچان لے۔ (پھر ایک غمناک اور حسرت انگیز آواز مین) کیا میری حالت حقیقت مین بہت زیادہ متغیر ہو گئی ہے؟"

الایزا۔ (فرط ہمدردی سے اشکبار ہو کر) اس مین ذرا شک نہین کہ آپنے

بہت کچھ مصیبتین اوٹھائی ہین۔"

اسٹیونس "الایزا تم روتی ہو اور اوس شخص کے حال پر آنسو بہا رہی ہو جو ہرگز تمہاری ہمدردی اور توجہ کا مستحق نہین۔"

الایزا "گذشتہ را صلوات۔ مین اون نقصانات کی یاد سے آپ کے دلکو دکھانا نہین چاہتی۔ جو مجھکو آپ کی وجہ سے پہونچے بلکہ آپ کی مہربانیون کی یاد کو تازہ رکھنا زیادہ اچھا سمجھتی ہون۔ پچھلے واقعات کو فراموش کر دینا چاہیئے۔

"گر ملالے بود بود و گر خطاے رفت رفت"

اسٹیونس۔ (بے اختیار متاثر ہوکر) "اے شریف اور پاک دل عورت خدا تجھے اس نیک نیتی کی جزائے خیر دے۔ جو مصائب انگلستان کو واپس آتے وقت مجھ پر نازل ہوئی اون کے اعادہ سے مین تمہاری سمع خراشی نہین کرنا چاہتا میرے کان مشتاق ہین کہ اون واقعات کو سنین جو اس عرصہ مین تم پر گذرے۔"

الایزا "میری داستان کچھ زیادہ لمبی نہین۔ نیو گیٹ کی قید کا زمانہ جون تون کر کے گذر گیا۔ یہ دو سال مین نے جن حالون گذارے اون کی تفصیل اس موقع پر بے سود ہے۔ البتہ اس امر کی توضیح ضروری ہے کہ میری میعاد سزا کی تخفیف کے لئے بہت بڑے زبردست رسوخ کو کام مین لایا گیا۔ مگر بے فائدہ۔ ارل آف وارنگٹن نے سکرٹری آف اسٹیٹ سے میرے حق مین سفارش کی مگر سکرٹری آف اسٹیٹ نے یہ جواب دیا کہ عدالت نے مجھے جو نہایت ہی نرم سزا دی ہے اوس مین مداخلت نہین کی جا سکتی۔ ایک اور واقعہ قابل ذکر ہے ہر تین مہینے کے تین مہینے جب مجلس کے قواعد کے بموجب قیدیون کی رشتہ دارون

کو اون سے ملنے کی اجازت دی جاتی ہے ایک خاتون مجھ سے آکر ملتی رہی۔ اس خاتون کو اگرچہ ارل آف وارنگٹن نے گھر مین ڈال رکھا ہے لیکن مین اوسکو اپنی بہن کہنا اپنے فخر و مسرت کا موجب سمجھتی ہون۔"

اسٹیونس۔ "خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اوسنے تمکو بے یار و مددگار نہ رکھا"

الایزا۔ "ارل آف وارنگٹن نے اس خاتون کی معرفت مجھے یہ کہلا بھیجا کہ مین تمہاری ماں کی یاد کی طفیل نہ صرف تمہارے قصور معاف کرتا ہون بلکہ تمہاری امداد و اعانت کو بھی موجود ہون۔ مگر اس امیر نے جو فیاضانہ اور شریفانہ برتاؤ میرے ساتھ بعد مین کیا اوس کا مجھے وہم و گمان بھی نہ ہو سکتا تھا۔ جب میری رہائی کی صبح طلوع ہوئی تو مسز آرلنگٹن ارل کی خاص گاڑی مین سوار ہو کر مجھکو لینے کے لیئے قید خانہ کے دروازہ پر آئین۔ قید خانہ سے نکلکر مین گاڑی مین بیٹھ گئی اور جب وہ خوشی کا تلاطم جو میرے دل مین قید سے چھوٹنے کی وجہ سے برپا ہو گیا تھا ذرا فرو ہوا تو مین نے دیکھا کہ ہماری گاڑی ہیکنی روڈ پر اپر کلیپٹن کی سمت مین جا رہی ہے۔ مین نے مسز آرلنگٹن پر نگاہ استعجاب ڈالی مگر بجاے اسکے کہ وہ میری تشفی کرتین۔ اونہون نے تبسم پر اکتفا کی۔ آخر کار گاڑی بنگلہ کے قریب پہنچی اور میرا تحیر اور زیادہ بڑھ گیا مگر مسز آرلنگٹن پھر بھی مسکراتی ہی رہین۔ چند منٹ مین گاڑی بنگلہ کے احاطہ مین داخل ہو کر دروازہ پر آ ٹھیری۔ مجھکو تعجب پر تعجب ہو رہا تھا اور مسز آرلنگٹن کا چہرہ مارے خوشی کے دمک رہا تھا۔ لیکن ساتھہ ہی اون کی آنکھون مین آنسو بھی چمک رہے تھے۔ کیا نیک نہاد اور پاک نفس عورت ہے۔ یہ آنسو اس خوشی کے آنسو تھے کہ ارل نے ایک ایسا دلخوش کن اور روح

آسا کام اونکے تفویض کیا۔ القصہ سامنے کا دروازہ کھلا اور لوئیسا دوڑی ہوئی مجھکو لینے کے لئے اندر سے آئی۔ مسز آرلنگٹن میرا ہاتھ اپنے ہاتھ مین ڈالے مجھکو کھانے کے کمرے مین لائین۔ کمرے کا سامان بالکل نیا تھا۔ اسکے بعد اونھون نے مجھکو مکان کے سب کمرے ساتھ چلکر دکھائے۔ باقی کے کمرون کا سامان بھی نیا اور پر تکلف تھا۔ آخرکار فرط مسرت و شادمانی اور انتہائے بیم و رجا کی حالت مین مین اس کمرے کی ایک کوچ پر بیٹھ گئی۔ مسز آرلنگٹن نے اس وقت مجھہ سے کہا میری پیاری الائزا یہ جو کچھہ تم نے دیکھا ہے۔ سب تمھارا ہے۔ یہ مکان بھی تمھاری ہی ملک ہے۔ ارل آف وارنگٹن نے اسکو تمھارے لئے خریدا ہے۔ اور ارل کے مشیر قانونی مسٹر پکنہم کل تمھارے نام کا قبالہ ملکیت لیکر تمھارے پاس آئینگے یہ سن کر مجھکو اس قدر خوشی ہوئی اور احسان مندی کا ایک ایسا تلاطم میرے دلمین برپا ہوا کہ مجھکو غش آگیا۔"

اسٹیونس۔ "شرافت اسی کو کہتے ہین۔ مین جانتا تھا کہ یہ مکان ارل آف وارنگٹن نے خریدا ہے۔ کیونکہ اوس مہلک زمانہ سے پہلے جب میری تمام امیدون کا خون ہوگیا مین نے اس مکان کو پوری قیمت پر رہن کردیا تھا۔ میری روانگی کے چھہ مہینے بعد میرا بھائی جو لورپول مین رہتا تھا۔ نیوساوتھ ویلز مین جا کر آباد ہونیکی غرض سے انگلستان سے ہجرت کرگیا۔ اوسکی زبانی مجھکو معلوم ہوا کہ جس شخص کے پاس مین نے مکان گرو رکھا تھا اوس نے اسے ارل کے ہاتھہ بیچ ڈالا۔ میرے بھائی کا مقصد یہ تھا کہ سڈنی مین سکونت اختیار کرے اور حکام سے کہہ سنکر مجھکو اپنا ملازم کرالے اوس حالت مین مین آزاد ہو جاتا۔ لیکن

"قسمت تو دیکھئے کہ کہان ٹوٹی جا کمند
دو چار ہاتھ جبکہ لب بام رہ گیا"

میرا بد نصیب بھائی لنگر انداز ہوتے ہی تپ محرقہ مین مبتلا ہو گیا اور کچھہ دن کے بعد رہ گرائے عالم باقی ہوا۔ اس سے اندازہ کرو کہ مین کیسا بد نصیب تھا۔

"کم نصیبی اسکو کہتے ہین کہ میرے ہاتھ مین
آتے ہی خاصیت اکسیر آدھی رہ گئی"

الایزا یہ آدھی کیا رہ گئی بالکل ہی جاتی رہی۔ مصیبتین جب آتی ہین تو بہت سی ایک ساتھہ ملکر آتی ہین۔" (کچھہ دیر سوچنے کے بعد) "خوشیان بھی آتی ہین تو ایک ساتھہ بہت سی آتی ہین۔ مجھکو دیکھئے۔ جب تک رنج مقدر مین لکھا تھا مصیبتون کے پہاڑ کے پہاڑ تابڑ توڑ سر پر ٹوٹتے چلے جاتے تھے۔ جب خوشیان آئین تو اونھون نے بھی وہی کیفیت دکھائی۔ مین اپنا قصہ بیان کرتے وقت آپ سے یہ کہنا بھول گئی کہ مسز آرلنگٹن کے قول کے موافق دوسرے دن علی الصباح مسٹر پیکنہم مجھہ سے آکر ملے۔ اور قبالہ ملکیت مکان میرے حوالے کیا۔ مین نے اون سے کہا کہ میری طرف سے اس دستاویز کو آپ اپنے ہی پاس رکھئے۔ اس کے بعد مسٹر پیکنہم نے مجھکو مطلع کیا کہ ارل آف وارنگٹن نے چار سو پاونڈ سالانہ کی آمدنی کی ایک جائداد میرے لئے خریدی ہے۔ مین آپ سے کیا کہون اس فیاضی نے میرے دل پر کیسا اثر کیا۔ مین نے بہ منت مسٹر پیکنہم سے کہا کہ مجھکو اجازت دیجائے کہ جاکر اوس فیاض طبع امیر کے قدمون پر گر پڑون اور اپنے دلی شکریہ کا اظہار کرون لیکن مجھے یہ جواب ملا کہ ہز لارڈ شپ کو مجھ سے ملنا شاق گذریگا

قصہ مختصر یہ کہ مسٹر پکیکنم نے یہ امر میرے ذہن نشین کیا کہ مجھ کو اپنے محسن کے روبرو جاکر اوسکا شکریہ ادا کرنے کی کبھی توقع نہین رکھنی چاہیئے۔ بلکہ مجھ کو خط کے ذریعہ سے بھی کبھی اپنی دلی کیفیت کے اظہار کی کوشش نہ کرنی چاہیئے لیکن اس اچھے وکیل نے ایک طرف سے میرا اطمینان کردیا۔ اوس نے مجھ سے یہ کہا کہ ارل کو مجھ سے کوئی عناد یا ذاتی مخاصمت نہین ہے لیکن اونکو یہ گوارا نہین ہوسکتا کہ جس عورت پر وہ ہزار جان سے عاشق تھے اوس کی بیٹی کو اپنے روبرو دیکھ سکین۔"

اسٹیونس۔ (حسرت کے لہجہ مین) "تو تم خوش وخرم اور باوسیلہ ہو اور مین

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر،

کاش گذرا ہوا زمانہ پھر واپس آجائے اور وہ داغ جو میرے سینہ مین دہک رہا ہے سرد پڑکر بالکل مٹ جائے لیکن مین اپنے اوس تحیر اور استعجاب کو دعا دیتا ہون جس نے مجھے آج کی رات اس نواح مین پہونچا دیا ہے۔ دعا اس لئے دیتا ہون کہ مجھکو خلاف توقع یہ بات معلوم ہوگئی کہ کم سے کم تم تو خوش اور فارغ البال ہو۔ جب مین نے بنگلہ کے قریب ایک رہگزر سے پوچھا کہ اس مکان مین اب کون رہتا ہے اور اوسنے جواب مین کہا کہ مس سڈنی تو میری حیرت اور مسرت کی کوئی حد نہ رہی۔ مین نے دل مین کہا کہ ہوبہو یہ مس سڈلی تھمین ہو۔ ارل آف وارنگٹن کی فیاضی کا جو قصہ تم نے سنایا ہے اسکے سننے کے لئے مین پہلے سے طیار تھا۔"

الائزا۔ مین نہین جانتی کہ بغیر اون کی اعانت اور دستگیری کے میرا کیا حشر ہوتا اور مین اس وقت کہان اور کس حال مین ہوتی۔ اونھون نے میرے ساتھ جو برتاؤ کیا ہے اوسکے اعتراف کے لئے میرے پاس کافی لفظ نہین ہین۔ دوست تو کیا باپ اور بھائی بھی اس سے زیادہ مہربانی کے ساتھ پیش نہ آسکتے اور اوس فرشتہ خصال خاتون مسز آرلنگٹن کے شکریہ کی بھی مجھ مین استطاعت نہین جسنے قید کے زمانہ مین آآکر میری روح خستہ پر دم دلاسا سے اور تسکین و تشفی کے مرہم کا پھاہا رکھا اور مجھکو وہ امیدین دلائین جو بوجہ احسن پوری ہوئین ہین۔ اور سب سے بڑھکر شکر و منت کا مستحق خدائے جل وعلیٰ ہے جسنے باوجود میری خطاؤن اور قصورون کے مجھکو ایسے ایسے انعامات عظیم واحسان عمیم کا مورد بنایا

شکر نعمتہائے اورچندان کہ نعمتہاے او
عذر تقصیرات من چندان کہ تقصیرات من

ہان مین نے یہ تو آپ سے کہا بھی نہین کہ جس زمانہ مین مسٹر آرلنگٹن مجھ سے ملنے کے لئے مجلس مین آیا کرتی تھین۔ اون کی زبانی مجھکو اون تعلقات کا حال معلوم ہوا جو اون مین اور ارل آف وارنگٹن مین قایم ہین۔ وہ اپنے آلام و مصائب کی شرح میرے آگے کیا کرتی تھین اور اون کی زبانی مجھکو معلوم ہوا کہ جس ناہنجار نے اون کو نیکی کے رستہ سے اوّل اوّل بھٹکایا وہ جارج مانٹیگ تھا۔"

اسٹیونس۔" جارج مانٹیگ! معلوم نہین یہ شخص اب کہان ہے۔ بڑا عیار اور چلتا پرزا ہے اور قابلیت بھی رکھتا ہے۔ اور اگر چاہے تو مجھے مدد بھی دیسکتا ہے"

الائزا۔" سنتی ہون کہ اب اوسنے گرین وڈ کا نام اختیار کر لیا ہے اور محلہ

اسپرنگ گارڈنز مین ایک شاندار حویلی مین رہتا ہے۔ مسز آرلنگٹن کچھہ دن ہوئے یہان آئی تھین۔ یہ واقعات مجھکو اون کی زبانی معلوم ہوئے اونھون نے مجھہ سے یہ بھی کہا کہ مانٹیگ نے اپنے شناساؤن اور دوستون مین یہ خبر مشہور کر رکھی ہے کہ ایک دور کے رشتہ دار کے انتقال کی وجہ سے اوسکو ایک بہت بڑی جائداد ترکہ مین ملی ہے اور چونکہ اس رشتہ دار کا نام گرین وڈ تھا اور اوس نے اپنے وصیت نامہ مین ترکہ پانے والے کیلئے یہ شرط لازمی قرار دی تھی کہ وہ گرین وڈ کا نام اختیار کرے لہذا مانٹیگ نے یہ نام اختیار کر لیا ہے۔"

اسٹیونس۔" تو مانٹیگ عروج پر پہونچگیا اور مین خاک مین مل گیا۔ اوسکی سازشون اور جعلسازیون نے اوسکو مالا مال کر دیا اور مجھے اس حال کو پہنچایا ایک دولت مند رشتہ دار کے مرنے کی خبر اوڑانا محض ایک دھوکے کی ٹٹی ہے جسکی آڑ مین وہ اوس تمام دولت اور مال متاع کے انبار کو دنیا کی آنکھون کے سامنے ظاہر کرنا چاہتا ہے جو گذشتہ چار یا پانچ سال کے اثنا مین اوسنے جمع کی ہے۔ کیا تم اس عرصہ مین اوس سے ملی ہو؟"

الایزا۔ (شرماکر) "میرے قید خانہ سے رہا ہونے کے چند دن بعد وہ یہان آیا تھا مگر مین نے اوس سے ملنا پسند نہین کیا۔ مین تنہائی اور خلوت گزینی کو زیادہ پسند کرتی ہون۔"

اسٹیونس۔" تو مین تمہاری گوشہ گزینی مین مخل ہوا۔"

الایزا۔" مین آپ کو اس سے زیادہ اچھی حالت مین دیکھتی تو زیادہ خوش ہوتی لیکن جیسا کہ مین ابھی ابھی کہہ چکی ہون مجھکو اون عنایات کی یاد کا دھرانا

بمقابلہ اِسکے زیادہ مرغوب ہے کہ اون مصائب پر نظر ڈالون جو آپ کے التباس مجرمانہ سے منتج ہوئے۔ اگر میری محدود آمدنی کسی حد تک آپ کے حوایج کی کفیل ہوسکتی ہے تو مین حاضر ہون۔ اب آپ کیا قصد رکھتے ہین۔"

اسٹیونس "میرا قصد ہے کہ امریکہ چلا جاؤن اور جو تجارتی تجربہ اور معلومات مجھکو حاصل ہین۔ اون کی مدد سے اپنے لئے کسب معاش کی کوئی متین آمیز تدبیر نکالون۔ انگلستان مین میرا ایک ایک منٹ کا قیام خطرات و مخاوف سے پر ہے کیونکہ اگر مین گرفتار ہو جاؤن تو مجھکو یقیناً اوسی دور دراز سرزمین مین واپس بھیجدیا جائے جہان میرے بہت سے ہموطن وہ وہ مصیبتین سہ رہے ہین جنکے تصور سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہین اور جہان میری حالت اب کی دفعہ ایسی ہو جائیگی کہ قلم اور زبان اوس کے اظہار سے قاصر ہونگے۔"

الائزا "آپ کے اس قصد مین مین آپ کی معاونت کرون گی۔ مسٹر پکنہم کے پاس میرا روپیہ جمع رہا کرتا ہے۔ اسوقت میرے حساب مین اونکے پاس سو پاونڈ جمع ہونگے۔ مین کل ہی وہ روپیہ منگوائے لیتی ہون۔ اگر یہ رقم آپ کی تدابیر و تجاویز کی ممد و معاون ہو تو حاضر ہے۔"

اسٹیونس۔ (فرط مسرت و شادمانی سے اوچھلکر) "الائزا مین کس منھ سے تیرا شکر ادا کرون۔ مینے

'تیرے جود و کرم مین ابر نیسان کا مزا پایا'"

الائزا۔ "آپ میرا شکریہ نہ ادا کیجئے۔ اگر مین اپنے ابنائے جنس مین سے کسی کی پیشانی پر سے غم و فکر کی ایک شکن کو مٹا سکون تو اتنی ہی خوشی میرے لئے

کافی ہے" (اشرفیون سے بھرا ہوا ایک بٹوا دیکر) "آپ اپنی موجودہ ضروریات کے لئے یہ چند اشرفیان لیتے جایئے اور کل شام کو پھر آیئے۔ اوسوقت مین وہ سو پاونڈ بھی آپ کو دونگی تاکہ آپ دنیا کے دوسرے حصہ مین جاکر قسمت آزمائی کرسکین۔"

اسٹیونس نے فیاض منش اور شریف الطبع عورت کے نازک ہاتھہ سے بٹوا لیا اور شکر اور احسان کے آنسو بہائے۔ اسکے بعد وہ رخصت ہوا اوس کے دل کا بوجھ اوس وقت کے مقابلہ مین بہت زیادہ ہلکا ہوگیا جبکہ ایک گھنٹہ پیشتر اوسنے ڈرتے ڈرتے عجز و انکسار کے ساتھ بنگلہ کے دروازہ پر دستک دی تھی۔

اے زر تو خدا نہ ولیکن بخدا
ستار عیوب و قاضی الحاجاتی

چھیالیسوان باب

مسٹر گرین وڈ کے ملاقاتی

جس واقعہ کا گذشتہ فصل مین ذکر کیا گیا ہے اوسکی دوسری صبح کو مسٹر گرین وڈ اپنے کتب خانہ مین بیٹھا ہوا تھا۔ اس وقت وہ اوس قسم کا ڈھیلا ڈھالا لباس پہنے ہوئے تھا جو امرا اپنے مکانون مین پہنا کرتے ہین۔ ایک فرانسیسی وضع کی مخملی ٹوپی جس کے حاشیہ پر چپہ چپہ پر سنہری لیس ٹکی ہوئی تھی اوس کے گھونگرالے

عطر و خوشبو مین بسے ہوئے بالون کی زینت کو دوبالا کر رہی تھی - ایک پر تکلف ریشمین لبادہ جسکو کمر پر سے ایک طلائی ڈوری نے سمیٹ رکھا تھا اور جو بڑے بڑے خوشنما پھندنون سے مزین تھا - اوس کے جسم کے تناسب کو چھپانے کی بیفایدہ کوشش کر رہا تھا - اوس کی قمیص کا کالر ایک کالے ریشمین فیتے کے اوپر جس مین ایک ہیرے کی پن لگی ہوئی تھی مڑا ہوا تھا - اوس کی انگلیون مین بیش قیمت جڑاؤ انگوٹھیان چمک رہی تھین -

لکھنے کی میز پر ایک خوشنما فرانسیسی وضع کی جیبی گھڑی ایک لمبی سونے کی زنجیر سمیت خطون کے ایک ڈھیر مین اس انداز کے ساتھ رکھی ہوئی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ بے پروائی سے یہان ڈال دی گئی ہے - ایک ہزار گنی کا ناتمام چیک - چند بینک نوٹ اور کچھ اسٹرفیان ایک طرف کو پڑی ہوئی تھین - اور میز کے ایک کنارے پر متعدد ملاقات کے کارڈ مشہور مہاجنون - سوداگرون امیرون اور پارلیمنٹ کے ممبرون کے نام کے اس طرح پڑے ہوئے تھے کہ دیکھنے والے کو گمان ہوتا تھا کہ جلدی مین بے ترتیبی کے ساتھ رکھ دئے گئے ہین -

دولتمندی و تمول اور بڑے درجہ کے لوگون سے شناسائی رکھنے کی یہ تمام غیر مرتب شہادتین صرف دکھانے کی تھین حقیقی نہ تھین - مسٹر گرین وڈ نے دنیا کو دھوکا دینے کے جو ڈھنگ اختیار کر رکھے تھے یہ بھی اون مین سے ایک تھا - جن مہاجنون اور سرمایہ دارون اور امیرون کے نام کے کارڈ اوس کی میز پر رکھے ہوئے تھے اون مین سے بہت کم ایسے تھے جن سے اوس کی شناسائی تھی - گھڑی چیکون کی کتاب اور اشرفیان جس پریشان طور پر میز پر بکھری ہوئی

تھین اوس کی ترتیب خود اوسکے اپنے ہاتھ نے کی تھی کسی معشوق نے بھی کسی خاص غمزہ یا انداز کو اوس احتیاط سے اختیار نہ کیا ہوگا - جس احتیاط سے مسٹر گرین وڈ ان چھوٹی چھوٹی باتون کو خواہ وہ کیسی ہی خفیف تھین کرتا تھا اور اسمین ذرا شک نہین کہ جو لوگ اس کمرہ مین آکر اوس سے ملتے تھے اون پر انہی باتون کا بہت بڑا اثر پڑتا تھا - جو کچھ وہ کرتا تھا اوسکا ایک خاص مقصد ہوتا تھا - اور وہ پہلے سے سوچ لیتا تھا کہ مجھکو فلان بات فلان اشارہ اور فلان کام کے لئے فلان وقت طیاری کر رکھنا چاہیئے - اوس کا ایک ایک لفظ خواہ کیسا ہی جلدی مین اوسکی زبان ادا کرتی کچھ نہ کچھ وزن اور کوئی نہ کوئی مفہوم رکھتا تھا - اور اوس کی عقل دقیقہ سنج کی ترازو مین تولا جا چکا ہوتا تھا - باوجود ان تمام باتون کے وہ شخص جسنے فطرت انسانی کا تجربہ کرنے مین اس کمال سے کام لیا تھا اور جو ایسی باریکیون اور نفاستون سے کام لیتا تھا - صرف اپنے اٹھائیسوین سال مین تھا - افسوس اوسنے اپنی خداداد قابلیتون کو کسقدر برے کامون مین صرف کیا اور وہ حیرت انگیز ملکہ جو فطرت نے ترقی کے راز کے دریافت کرنے کے متعلق اوس مین ودیعت کیا تھا - اوسنے کیسے ناپاک طریقہ پر استعمال کیا -

میز پر جو چیزین ایسے باترتیب اور ساتھ ہی اسقدر غیر مرتب طور پر چنی ہوئی تھین اونکو مسٹر گرین وڈ متانت آمیز اطمینان کے ساتھ دیکھ رہا تھا اور جب اوس کے دل مین یہ خیال پیدا ہوتا تھا کہ انہی چھوٹی چھوٹی باتون نے اوسکو اتنے بڑے درجہ پر پہنچا دیا تو ایک خفیف سا تبسم اوسکے گوشہ ہائے لب پر نمودار ہو جاتا

تھا۔ دنیا کو وہ حقارت کی نظر سے دیکھتا تھا اور اہل دنیا کو مضحکہ مین اوڑاتا تھا۔ قانون کی اوسکو تل بھر بھی پروا نہ تھی کیون کہ وہ نہایت اطمینان اور حبارت کے ساتھہ اوس رستہ پر چلتا تھا جسکے کنارے پر خطرون اور آفتون سے بھرا ہوا ایک خوفناک غار واقع تھا لیکن اوسکے قدم نے کبھی لغزش نہین کھائی۔ اوسنے بہت سے لوگون کو لوٹا تھا اوسنے بہت سے شخصون کی دولت کو اپنی دولت مندی کا ذریعہ بنایا تھا اوسنے اپنے تمول کی عمارت کی بنیاد اپنے ابنائے جنس کی امیدون اور کامیابیون پر رکھی تھی لیکن باین ہمہ وہ اپنی تجویزون اور منصوبون کو اس حکمت سے قایم کرتا تھا کہ قانون کی زد سے خود ہمیشہ بچ جاتا تھا اور اگر اوسکے ستم رسیدون مین سے کوئی شخص اوسپر بدمعاملگی اور بددیانتی کا الزام لگاتا تھا تو اوسکے پاس ہمیشہ ایک نہ ایک معقول عذر اپنے طرز عمل کے حق بجانب ثابت کرنے کے لئے موجود ہوتا تھا۔

اگر کوئی شخص اوس سے یہ کہتا کہ تمہاری تجویزون اور منصوبون نے مجھکو برباد کر ڈالا اور میرے پاس ایک پیسہ بھی نہین رہا تو وہ نہایت دلیری اور شوخ چشمی سے یہ جواب دیتا کہ اس آدمی کے ہوش تو ٹھکانے ہین۔ کیا اسے یہ معلوم نہین کہ جتنا نقصان اس کا ہوا ہے۔ اوس سے زیادہ میرا ہوا ہے۔ اگر اس نے سینکڑون کا نقصان اوٹھایا ہے تو مین نے ہزارون کا۔ تجارت ایک طرحکا جوا ہے۔ جس مین نفع بھی ہے اور نقصان بھی۔ مین بھلا اس بات کب ذمہ دار ہوسکتا ہون کہ اسے نفع ہی ہوتا۔ ایسی حالت مین اس کا مجھہ پر الزام لگانا کیسی بے وقوفی کی بات ہے۔

اس قسم کی باتون سے پاس والون کو تو یہ گمان ہوتا کہ حقیقت مین جو کچھ یہ کہہ رہا ہے اس کا حرف حرف سچ ہے اور یہ نہایت ہی راست باز اور معاملہ کا کھرا ہے لیکن اطمینان نہ ہوتا تھا تو اوس بیچارے کا جسکا نقصان ہوچکا تھا۔

گرین وڈ نے اپنی ان سازشون اور دو فصلہ مین کی کارروائیون کا اکثر حصہ خاص شہر لندن کے اندر کیا تھا۔ جہان وہ جارج مانٹیگ کے نام سے مشہور تھا۔ جب اوسنے بہت کچھ دولت جمع کرلی تو محلہ ویسٹ انڈ مین اوٹھ آیا اور اپنے نام کے ساتھ گرین وڈ کا دم چھلا لگا کر گویا ایک نئی زندگی بسر کرنے لگا۔

ایک بہت بڑا کمال اوس مین یہ تھا کہ اپنے تمام جذبات اور خواہشات کے ضبط پر اوسے پوری قدرت تھی۔ البتہ عورتون کے مقابلہ مین اوس کی کچھ پیش نہ جاتی تھی۔ وہ اپنی نفسانی خواہشون کا پورا غلام تھا اور ایک نہایت بیباک عیاش تھا۔ جہان ایک دفعہ اوس کا دل آجاتا تھا کوئی چیز اوسکی نفسانی خواہشون کی راہ مین مانع اور مزاحم نہین ہوسکتی تھی۔ وہ بھاری سے بھاری رقم اور بڑی سے بڑی تکلیف کے متحمل ہونے کے لئے طیار ہوجاتا بشرطیکہ ایسا کرنے سے اوسکے جذبات نفسانی پورے ہوسکتے اور دیوانی و فوجداری قانون کی پیچیدگیون مین مبتلا ہونے کا اگر امکان تھا تو صرف اوس صورت مین جبکہ اوسے اپنی ناجائز خواہشون کی تعمیل مدنظر ہوتی۔ دنیا مین اس قسم کے بہت سے لوگ پائے جاتے ہین اور بڑے شہرون خصوصاً لندن مین ایسے لوگون کی تعداد بہت ہے

جب مسٹر گرین وڈ اپنے کتب خانہ کی یہ پر عجب طریقہ متذکرہ بالا ترتیب دے چکا تو اوسنے گھنٹی بجائی۔ اوس کا فرانسیسی خانساماں جسکا نام لفلیور تھا گھنٹی سنکر

حاضر ہوا اور ادب سے مسٹر گرین وڈ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ مسٹر گرین وڈ ایک آرام کرسی پر جو میز کے قریب رکھی ہوئی تھی لیٹ گیا اور اپنے نوکر کو حسب ذیل ہدایتیں دینے لگا۔

"لفلیور آج صبح کاونٹ الٹرالی آئیں گے۔ جب اون کو آئے ہوئے دس منٹ گذر چکیں تو تم یہ چٹھی لاکر مجھکو دینا۔"

یہ کہہ کر گرین وڈ نے ایک سربمہر چٹھی اپنے نام کی خانساماں کو دی اور پھر سلسلہ ہدایات اس طرح شروع کیا:۔

"بارہ بجے کے قریب لارڈ ٹریارڈن آئیں گے۔ پندرہ منٹ تک جب وہ مجھ سے باتیں کر چکیں تو اندر آکر تم یوں کہنا کہ حضور! ڈیوک آف پورٹس ماؤتھ نے اپنے آدمی کر ہاتھ کہلا بھیجا ہے کہ آج شام کا خاصہ حضور بالضرور اونکے ساتھ تناول فرمائیں۔ سمجھے؟"

اس کے جواب میں لفلیور نے جو ایک ہوشیار اور زمانہ شناس خانساماں تھا اور اپنے آقا کی کارروائیوں پر نگاہ یا اشارے تک سے نکتہ چینی کرنا خلاف آئین خانساماں گری سمجھتا تھا نہایت متانت اور سنجیدگی کے ساتھ جواب دیا کہ "حضور خوب سمجھا۔" اس کے بعد گرین وڈ نے اپنے ملازم سے کہا:۔

"اب سنو! سر روپرٹ ہاربرو دس بجے کے قریب آئیں گے۔ اون سے کہدینا کہ سرکار مکان پر تشریف نہیں رکھتے۔"

لفلیور۔ "بہت خوب سرکار۔"

گرین وڈ۔ "ٹھیک ایک بجے لیڈی سسیلیا ہاربرو آئیں گی۔ اون کو ملاقات کے

کمرہ مین لاکر بٹھانا۔"

لفلیور۔" بہت خوب سرکار۔"

گرین وڈ۔" اور کوئی آئے تو کہدو کہ نہین مل سکتے۔"

"امشب اے دربان مہمان عزیز آمدست گر کسے احوال من پرسد بگو در خانہ نیست"

لفلیور۔" بہت خوب سرکار۔"

گرین وڈ۔" چار بجے مین ہوا خواری کے لئے گاڑی مین سوار ہوکر باہر جاؤنگا۔ اوس تم پرکلپٹن کے محلہ کی طرف جانا اور کسی مناسب طریقہ سے جو باعث شبہ نہ ہو کسی سے یہ پتہ لگانا کہ آیا بنگلہ مین ابھی تک مس سڈلی ہی فروکش ہین اور آیا اب بھی وہ ویسی ہی تنہائی کی زندگی بسر کرتی ہین جیسی اوس وقت کرتی تھین جب پچھلی مرتبہ اوس نواح مین جاکر تم نے تحقیقات کی تھی۔"

لفلیور۔" مین سرکار کے حکم کی پوری پوری تعمیل کرونگا۔"

گرین وڈ۔" ادہر سے ہالووے کی طرف بھی چکر لگاتے آنا اور کسی نہ کسی طرح یہ دریافت کرتے آنا کہ مسٹر مارکھم مکان پر موجود ہین۔ یا نہین۔ اس کے علاوہ اور بھی جو کچھ اطلاع اونکے متعلق تکمیل سکے حاصل کرتے آنا۔ مین تم سے پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ اس نوجوان کے حالات اور اوس کی خفیف سے خفیف حرکات وسکنات و افعال و کردار کے معلوم کرنے سے مجھے عمیق دلچسپی ہے۔"

لفلیور۔" بہت خوب سرکار۔ مین اس حکم کی بھی پوری پوری تعمیل کرونگا۔"

گرین وڈ۔" آج رات کو تم ادنی درجہ کے لوگون کا لباس پہن کر اوس کلال خانہ مین جانا جو سیفرن ہل پر واقع ہے اور جسے اوس نواح کے چور اچکے اور شہدے

"بونرنگ کن" کے نام سے پکارتے ہین۔ اس کلال خانہ مین ایک شخص نام کریکسمین نامی اکثر آیا جایا کرتا ہے۔ اوس سے ملکر میرا نام لینا اور کہنا کہ کل شب کے ۹ بجے تم کو ایک ضروری کام کے لئے بلایا ہے۔ یہ پانچ پونڈ کا نوٹ بھی اوس کو پیشگی اجرت کے طور پر دینا۔"

لفلیور۔ "بہت خوب سرکار۔"

گرین وڈ۔ "اب یہ مصنوعی ہیرے اور یہ پانچسو پونڈ کا نوٹ لیکر جلدی سے اوس مہاجن کے پاس جاؤ جو کوچۂ اسٹرانڈ مین رہتا ہے اور اسکے ساتھہ کی اصلی ہیرے جن کی تفصیل اس پرچہ مین درج ہے۔ چھڑا لے لاؤ۔ تمکو اتنا وقت ملجائیگا کہ قبل اسکے کہ کوئی شخص میری ملاقات کو آئے تم ہیرے واگذاشت کرکے یہان پہونچ جاؤ۔"

لفلیور۔ "جی ہان سرکار ابھی جاتا ہون۔"

گرین وڈ۔ "اگر تمہاری واپسی پر لارڈ ٹریمارڈن یہان موجود ہون تو ہیرون کا پیکٹ جو سفید کاغذ مین لپٹا ہوا ہوگا مجھکو دینا اور یہ کہنا کہ ڈیوک نے حضور کو سلام کہا ہے اور یہ پیکٹ بھیجا ہے۔"

لفلیور۔ "بہت خوب سرکار"

اس طور پر صبح کی ہدایات ختم ہوئین۔ اور خانساماں وہ چٹھی جو مسٹر گرین وڈ نے خود اپنے نام لکھی تھی اور ہیرون کے مصنوعی مثنے اور بینک نوٹ لیکر چلا گیا۔ کوئی آدھ گھنٹے کے بعد وہ ایک چھوٹا سا سرخ چمڑے کا ڈبہ لئے ہوئے پھر کمرے مین داخل ہوا۔ اس ڈبہ مین جگمگاتے ہوئے ہیرون کا ایک ہار تھا جنکی

قیمت کم سے کم بارہ سو گنی ہوگی - ڈبہ دیکر خانسامان کمرے سے باہر چلا گیا لیکن چند منٹ کے بعد پھر آکر اوس نے اپنے آقا سے کہا کہ کاونٹ الٹرانی سرکار سے ملاقات کرنا چاہتے ہین -

مسٹر گرین وڈ اٹالین امیر سے معمول سے زیادہ تپاک اور گرم جوشی سے ملا - اور جب دونون ایک کوچ پر پہلو بہ پہلو بیٹھ گئے تو مسٹر گرین وڈ نے اپنے ملاقاتی سے کہا :- " مائی ڈیر کاونٹ آپ یہ سنکر نہایت خوش ہونگے کہ ہمارا منصوبہ خوب چل رہا ہے - آپ کو یاد ہوگا کہ مین نے آپ سے کہا تھا کہ علاوہ اوس سرمایہ کے جو مین نے اور آپنے ملکر اس کام مین لگایا ہے ہمکو دو لاکھ پاؤنڈ اور چاہئین - تب کہین جاکر ہمارا کام اچھی طرح سے چل سکتا ہے - سو کل ہی ایک مہاجن کا خط اس کے متعلق مجھکو وصول ہوا - جس مین وہ آسان شرایط پر یہ رقم دینے کے لئے آمادگی ظاہر کرتا ہے - اب اس مین ذرا بھی شک نہین کہ سرمایہ کی طرف سے ہم کو پورا اطمینان ہے "

کاونٹ :- " تو آخر کمپنی قطعی طور پر قایم ہوچکی ؟"

گرین وڈ :- " جی ہان قطعی اور حکمی طور پر "

کاونٹ :- " اور وہ دستاویز مجھکو کب ملے گی - جس مین اس امر کی کفالت ہوگی کہ جو سرمایہ مین نے اس منصوبہ مین لگایا ہے وہ جون کا تون محفوظ رہیگا خواہ آخر مین چلکر کمپنی کا حشر کچھ ہی کیون نہ ہو "

گرین وڈ :- " اوس دستاویز کی تکمیل کل شام تک ہوجائے گی - کل شام کا کھانا آپ میرے ہمراہ کھائیے کھانے کے بعد اس معاملہ کا تصفیہ ہوجائے گا -

مین نے اپنے وکیل سے کہہ رکھا ہے کہ ساڑھے آٹھ بجے شام تک اپنے کسی کارندہ کے ہاتھ وہ دستاویز بھیجدے۔"

کاونٹ۔ (اس انتظام سے خوش ہوکر) "مین بسر وچشم حاضر ہون گا۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "کچھہ تعویق تو اس کارروائی مین ہوگئی۔ لیکن قصور میرا تھا"

کاونٹ۔ "جو تشویش اور تعجیل مین نے اس بارہ مین ظاہر کی ہے اوسکی لحاظ سے مین قابل معافی ہون۔ اس مین شک نہین کہ مین نے اس دستاویز کی تکمیل کے لئے آپ پر حد سے زیادہ تقاضا کیا ہے لیکن ساتھہ ہی آپ کو اس کا بھی خیال رکھنا چاہیئے کہ مین نے اپنا تمام سرمایہ اس تجویز مین لگا دیا ہے۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "آپ معافی مانگ کر مجھکو کس لئے محجوب فرماتے ہین۔ آپ نے جو کچھہ کیا بہ تقاضائے احتیاط و پیش بندی کیا۔ مگر آپ مجھکو بھی معاملہ کا نہایت کھرا پائین گے۔"

کاونٹ۔ "مجھکو بے اطمینانی کی کوئی وجہ نہین ہوسکتی۔ اگر مجھکو آپ پر پورا بھروسا نہ ہوتا تو مین اپنا روپیہ ہی کیون آپکے حوالے کر دیتا۔ آپ جانتے ہین کہ مین اس ملک مین اپنے اور اپنے خاندان کے لئے اس سرمایہ کی مدد سے ایک معقول گذارہ کی صورت نکالنا چاہتا ہون کیونکہ اگر میرے اپنے ملک مین صورت حالات بدل کر میرے موافق نہ ہوگئی۔ تو پھر باقی عمر مجھے کرسٹلسیکالا سے جلاوطنی کی حالت مین گذارنی پڑے گی۔ اور اس کی مجھکو بہت ہی کم توقع ہے کہ میری قسمت کا ستارہ اب اوس افق سے طلوع ہوگا۔ میرے جمہوری اصولون نے کرسٹلسیکالا کے گرانڈ ڈیوک اور وہان کے امرا کو میرے سخت خلاف کر دیا ہے

اور چونکہ اقتدارات اب امرا کے ہاتھ مین آ گئے ہین اور ظن غالب ہے کہ یہی حالت ایک غیر محدود زمانہ تک قایم رہے گی۔ لہذا مجھے کوئی امید نہین ہو سکتی۔ مین بخوشی تمام جمہور کی معاونت و تائید کرتا اور باشندگان کسٹلسیکا لا کے لئے ایک ایسی حکومت کے قیام مین حصّہ لیتا جو جمہوری و شخصی اصول کی امتزاج پذیر مرکّب ترکیب پر مبنی ہو لیکن مشکل یہ ہے کہ جو لوگ اس وقت برسر اقتدار و حکومت ہین وہ اس قسم کے اصول کو نفرت کی نظر سے دیکھتے ہین۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "مین نے سنا ہے کہ شہزادہ کسٹلسیکا لا جو گرانڈ ڈیوک کا بھتیجا اور ولیعہد ہے آپ اوسکے دست راست تھے۔"

کاونٹ۔ "آپ کو یہ اطلاع صحیح ملی ہے۔ مین حقیقت مین ولیعہد بہادر کا ایک جان نثار رفیق ہون۔ لیکن اگر پوپ روم اور شاہان نیپلز و سارڈینیا نے امرائے کسٹلسیکا لا کی حمایت کی تو شہزادہ صاحب ولیعہدی سے ہٹا دیئے جائینگے اور ایک غیر ملک کا شہزادہ گرانڈ ڈیوک کے تخت پر بٹھایا جائے گا۔ ایسی حالت مین موجودہ ولیعہد تادم مرگ جلاوطن رہین گے۔ اور اون کے گذارہ کے لئے اون کو ریاست سے ایک حبہ بھی نہ ملے گا۔"

مسٹر گرین وڈ۔ "کسٹلسیکا لا عمدہ ملک ہوگا۔؟"

کاونٹ۔ "ایک نہایت دلکشا۔ وسیع اور آباد ملک ہے۔ اور پیداوار کے لحاظ سے اپنی مثال آپ ہی ہے۔ آبادی بیس لاکھ سے اوپر ہے۔ پایۂ تخت مانٹانی ایک شاندار اور خوشنما شہر ہے جس مین ایک لاکھ مخلوق خدا رہتی ہے۔ گرانڈ ڈیوک کی سالانہ آمدنی دو لاکھ پاونڈ ہے لیکن اس پر بھی وہ قانع نہین۔ اوس کی

رعایا اوس سے کچھہ خوش نہین ۔"

مسٹر گرین وڈ "اور وہ قابل ستایش شہزادہ اسوقت کہان ہے جس نے محض اپنے اہل ملک کی خیر خواہی اور بہبودی کے واسطے اپنی ولیعہدی کی آرزوؤن اور تمناؤن کا خون کر ڈالا ۔ اور تاج و تخت کے مالک بننے کے بجائے جلاوطن ہونا زیادہ پسند کیا ۔"

کاونٹ "یہ ایک راز ہے جو شہزادہ صاحب کے شرکا رحال ہی کو معلوم ہے ۔"

مسٹر گرین وڈ "مین جانتا ہون کہ آپ شہزادہ صاحب کے جان نثار ہوا خواہون مین سے ہین اور مجھے یہ حق ہرگز حاصل نہین کہ ایک ایسے پاک راز کے افشا کے لئے آپ پر اصرار کرون لیکن چونکہ میرے اور آپکے مقاصد ایک ہین اور آپکی ہوا خواہی کا مین دم بھرتا ہون اس لئے مجھ کو اگر آپ اپنا ہمراز بنا لین تو کوئی مضایقہ نہین ۔"

اس وقت دروازہ کھلا اور لفلیور چاندی کی کشتی مین ایک خط رکھے ہوئے اندر داخل ہوا ۔ یہ خط اوسنے گرین وڈ کو دیا اور پھر خود الٹے پاؤن باہر چلا گیا ۔ گرین وڈ نے کاونٹ سے معافی طلب کی اور خط کھول کر پڑھنے لگا ۔ چند منٹ کے بعد اوس نے کاونٹ سے کہا ۔ "یہ خط اوسی سرمایہ دار کا ہے ۔ اس مین اچھی خبر بھی ہے اور بری بھی ۔ وہ رقم دینے کا وعدہ تو کرتا ہے مگر ابھی نہین بلکہ تین مہینے کے بعد ۔"

کاونٹ (پریشانی کے لہجہ مین) "تین مہینے کے بعد! تو اتنی اور دیر ہو گئی ۔"

گرین وڈ ۔ "تین مہینے ہوتے ہی کتنے ہین ۔ چٹکی بجاتے مین گذر جائینگے

یہ خط پڑھ کر آپ میرے دوست کے صادق الوعدہ ہونے کا اندازہ خود کر سکتے ہیں"

یہ کہہ کر گرین وڈ نے یہ خط (جو خط بدلکر اوسنے خود لکھا تھا) کاونٹ کو دیا جسے پڑھ کر اوس کی پوری طرح سے طمانیت ہوگئی - اسکے بعد کاونٹ رخصت ہونے کے لئے اٹھا اور کہنے لگا" مین کل شام کو ٹھیک سات بجے آپ کے دولت کدہ حاضر ہونگا - یہ تو آپکو یاد ہی ہوگا کہ چند دن مین مین بال بچون سمیت کچھ عرصہ کے لئے لارڈ ٹریمارڈن کے ہان مہمان ہونیوالا ہون"

گرین وڈ" اوس وقت مین خاتون اسابیلا کو اپنی جانب ملتفت کرنیکی جسارت کروں گا"

کاونٹ" مین یہ تو آپ سے کہنا بھول ہی گیا کہ رچرڈ مارکھم جو میرے ہان آتا جاتا تھا اور جسکے ساتھ میرا برتاؤ بالکل عزیزون کا سا تھا نہایت پاجی نکلا"

گرین وڈ - (حقیقی تعجب کے لہجہ مین) "پاجی نکلا!"

کاونٹ" پاجی اور وہ بھی اول درجہ کا ایک سنگین جرم کی علت مین قید کاٹ آیا ہے"

گرین وڈ - (اس دفعہ بناوٹی استعجاب کی راہ سے) "ناممکن ہے کہ ایسا ہو"

کاونٹ" افسوس حرف بہ حرف سچ ہے - پرسون رات اوسنے چورون سے میرے مکان مین نقب لگوا ہی دیا تھا - اور ان بدمعاشون سے ازراہ مشیعت یہ بھی کہا کہ وہ میری بیٹی کو عقد مین لانا چاہتا ہے"

گرین وڈ - (زور دیکر) "ایسا ہرگز نہ ہوا ہوگا - آپ کو غلط اطلاع ملی"

کاونٹ" میرے پاس اسکا پورا پورا ثبوت موجود ہے - لیکن اب تو مجھے جلدی ہے کل اس واقعہ کو مفصل عرض کرون گا"

یہ کہہ کر کاونٹ رخصت ہوا -

محل خانہ

مصنفہ مولوی سید علی سجاد صاحب دہلوی عظیم آبادی مصنف نئی تہذیب ایک اعلیٰ درجہ کا دلکش نتیجہ خیز قابل قدر اور نیچرل اخلاقی ناول جس میں شادی غمی موت ولادت اور سفر کی رسمیں جہیز کی فروس چوتھی اور زچہ خانہ وغیرہ کا بہ تمثیل سماں۔ عقل آرا کی وفات کا لاجواب حسرت ناک سین۔ دکھن کی دولہ والوں کی گفتگو۔ ساس کا ٹوٹکے سے منہ بند کرنا۔ دلہن کا سنوارنا۔ زچہ کا حال (ساسہ کا بیان۔ بیگمات لکھنؤ کے پورے طرز معاشرت کا نقشہ آپس کی تہذیب کا سین۔ بی بی کا گھر آنا۔ مہمان کا منانا۔ بیٹے اور بہو کے دلچسپ خطوط۔ انا اور مغلانیوں کی مزاحیہ۔ بیواؤں اور اچھوتوں کا ذکر۔ لوریاں اور بچے کے تماشے۔ صحنک۔ خدا کی بات۔ جہیز اور طاق بھرنے کی دلچسپ کیفیتیں۔ رحم گلگلے پنجیری سہرے گھٹی وغیرہ کے نسخے اور بنانے کی ترکیب۔ نذر و نیاز۔ جدنے سیلے ٹوٹکے ٹامرے شیخ سعدی کی لمبی کی مثل اچھی بہو بری ساس بری بہو بری ساس اچھی بہو اچھی ساس میں نفاق کی وجہیں اور اصلاح کی تدبیریں علاوہ اسکے سینکڑوں مفید باتیں پند و نصیحت کی داستین از ابتدا تا انتہا خاص محلات لکھنؤ کی شیریں زبان اور اعلیٰ درجہ کے فصیح محاورہ میں اس دلکش عنوان سے بیان کیگئی ہیں کہ حیرت ہوتی ہے میرے خیال میں اس طرز کا پر اثر اور معنی خیز افسانہ اسوقت تک ہندوستان سے نہیں شایع ہوا ہے۔ یہ محاورات اور مشاہدات کا ایک قیمتی ذخیرہ۔ رسم و رواج کی سچی تاریخ۔ اردو انشاپردازی کی جان اور سوشل مارل لٹریچر کا ایک مصفا آئینہ ہے۔ معزز اخبارات ہندوستان نے ہر حیثیت سے بڑھ چڑھ کر تقریظوں کے ساتھ اسکی قدر افزائی کی ہے اکثر قصحاء اور خاتونان محترم لکھنؤ نے بھی اس تصنیف پر اپنا استحسان ظاہر کیا ہے اور بہت کچھ مدحت سرائی کی ہے۔ اس لاجواب ناول میں عکسی تصویریں بھی ہیں اور ایک اچھے باغ میں مزار مقدس کا الم ناک سماں دیکھکر بیساختہ دل امنڈ آتا ہے۔ مطبع مفید عام آگرہ میں نہایت خوبی کے ساتھ دلچسپ کاغذ پر طبع ہوا ہے۔ ہر ورق الوح کا صفحہ گلدستہ میں چھپا ہے۔ اس کتاب میں ۸۰ باب ہیں اور جو باب ہے

وہ انتخاب ہے۔ اور بقول صاحب اخبار وکیل امرتسر ساری کتاب کا یہ عالم ہے ع گرشہ دامن دل سیکشہ کہ جا ایں جا است" باوجود ضخامت و اہتمام بسیار قیمت علاوہ محصول ڈاک صرف تین روپیہ ہے جناب میر سید جان صاحب شہرتی۔ بنگلہ اتی خانہ عظیم آباد پٹنہ کے پتہ سے ملسکتی ہے۔

اودھ اخبار مطبوعہ ۲۹ اگست ۱۹۰۳ء میں مولانا سید علی سجاد صاحب عظیم آبادی سابق ہیڈ ماسٹر مدرسۃ العلوم اسلامیہ لکھنؤ و پراکیوٹ سکرٹری والی محمودآباد کی یہ تصنیف اردو ناولوں میں خاص قدر بلکہ غور و توجہ کے قابل ہے۔ صورت کے لئے خوبی سیرت لازم ہے اور ناولوں کی وہ دل آویزیاں جو اخلاقی حیثیت سے طبائع پر نیک اثر نہ پیدا کر سکیں یا اچھا برا دونوں اثر پیدا کریں نوجوانان ملک کے حق میں سم قاتل ہیں۔ اس اصول میں لائق مصنف نے صفحہ دہی میں دکھائے ہیں جو کوئی عمدہ اخلاقی نتیجہ پیدا یا معلومات کو وسیع کر سکتے ہیں۔ زبان اور بیان کا مصنف کتاب کے دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے اور عبارت محاورات ایسے استعمال کئے ہیں جو میرزا دبیر مرحوم کے کلام حضرات کے سمجھنے میں پہلے آئے ہوں گے۔ کتاب بھی ایسی کاغذ طباعت انتظام ہے کہ ہر لحاظ اور لطف اور سیر و دلچسپی دیتے پائیں اور محل خانہ کو مردوں کی طرح ہر شریف لڑکی بڑے جھپک پڑ سکتی ہے۔ ہر خاندان میں ایسی کتاب کی بڑی الفت و محبت حاصل کرنا ہے اور چھوٹے بچوں کی تربیت اور پرورش کے لئے بہت سی وہ باتیں جو اس کتاب میں معقول سمجھی محل خانہ سے حاصل ہو سکتا ہے اور کسی ذریعہ سے حاصل نہ ہو سکے گا اور اگر ہر فی اور ہر عقل آدمی کی سیرت اختیار کرے تو ہماری سوسائٹی بہت صاف ہو سکتی ہے اور تمام وہ امور جو تعلیم نسواں اور اولاد کی تربیت کے بالغ ہیں اور جن کی نکات کی گتھی کسی طرح سلجھتی نہیں بہت عمدہ دور ہو سکتی ہیں۔ ہم مصلح دین گے کہ اہل ملک اس بیش بہا تصنیف کی قدر کریں اور مصنف علام کو اس بات کا موقع دیں کہ وہ اس کی باقی ماندہ جلدوں کی جلد تکمیل فرمائیں۔ کتاب کی صحت اور صفائی طبع وغیرہ قابل نظیر ہے۔

راقم آغا محمد مہدی۔ مہدی۔ از عظیم آباد